Kitab Nagri Special

Kitab Nagri Special

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp No : 0316-7070977

انتباہ:اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جاے۔

تو ہے منزل میں تیرا مسافر

کتاب نگری اسپیشل

ارم راحیل

"مس فارہ آپ کو سر متین بلا رہے ہیں۔۔"

نور اپنی جگہ پر بیٹھتی ہوئی بولی۔ لہجہ دھیما تھا۔ فارہ نے مانیٹر سے نگاہ ہٹا کر اسے دیکھا۔ جس کا چہرہ بجھا ہوا تھا۔ اسے نور سے کچھ پوچھنے کی ضرورت ہی محسوس نا ہوئی۔ اس کا چہرہ دیکھ کر اندازہ ہو گیا تھا۔ کہ اسے نوکری سے فارغ کر دیا گیا ہے۔ دو تین مہینے پہلے تک تو سب بہت اچھا چل رہا تھا۔ کہ ان کی کمپنی کے اونر کو یہ کمپنی سیل کرنی کی جانے کیوں ضرورت آن پڑی۔ اور ساتھ ہی وہاں کام کرتے ورکرز کو دھچکا لگا۔ جب انھیں یہ بتایا گیا۔ کہ یہ کمپنی سیل کی جا رہی ہے تو جو نئے اونر ہونگے ان کی کوئی گارنٹی نہیں کہ وہ انھیں ہی بطور سٹاف رکھیں گے یا اپنا نیا سٹاف متعارف کروائیں گے۔

سب کی اچھی گزر بسر ہو رہی تھی۔ لیکن ایک دم ایسی آفت سے سب اپنے اپنے کمفرٹیبل زون سے نکلے۔ فارہ ایچ آر ڈیپارٹمنٹ میں تھی۔ اس کی جاب اچھی تھی صبح نو سے شام پانچ۔۔۔ باقی سب کی طرح اسے بھی دکھ

ہوا تھا۔اور پریشانی نئی نوکری کے لیے۔جو آج کل مشکل سے ہی ملتی ہیں۔اور مل جائیں تو دوبارہ سے سب وہی نئی جگہ ایڈجسٹ کرنا۔وہی لمبا پروسیس۔جس میں مہینے لگ جاتے تھے۔اس کی کوشش یہی تھی کہ وہ ادھر ہی ٹک جائے۔یوں بھی ڈیڑھ سال ہو گیا تھا اسے یہاں۔لیکن دیکھتے ہیں قسمت کو کیا منظور ہوتا ہے۔وہ بہت سی دعائیں مانگتی وہاں سے اٹھی تھی۔

اندر ہی اندر گھبراہٹ سی بھی ہو رہی تھی۔دراوزے کے پار جانے کیا فیصلہ ہونے والا تھا۔دروازے کے نزدیک پہنچ کر اس نے دروازہ ناک کیا۔اندر سے متین صاحب کی آواز آئی تو وہ دروازہ کھولتی اندر گئی۔

"اسلام وعلیکم۔۔"پہلا قدم رکھتے ہی اس کی نظر سامنے کرسی پر بیٹھے شخص پر گئی تھی۔کچھ پل کے لیے وہ تھمی۔کمرے میں تین افراد موجود تھے سب اس کی طرف متوجہ تھے۔

"آیئے مس فارہ۔۔۔پلیز بیٹھیے۔۔۔"متین صاحب نے اپنی ساتھ کچھ فاصلے پر رکھی کرسی کی طرف اشارہ کیا۔وہ سنبھل کر آگے بڑھی۔

"شکریہ۔۔"وہ سنجیدہ سی بیٹھ گئی۔چہرہ اس وقت بلکل سپاٹ تھا۔

"مس فارہ یہ ہیں کمپنی کے نئے اونر فرہاد ملک اور ان کے ساتھ بابر صاحب۔۔۔سر یہ ہیں مس فارہ اکرام۔۔۔انھیں ہمارے ساتھ کام کرتے ایک سال اور سات ماہ ہو چکے ہیں۔اس پورے عرصے کی ان کی جو بھی کارکردگی ہے وہ آپ کے سامنے ہے۔اور میں یہ بلا جھجک کہہ سکتا ہوں کہ یہ ان چند افراد میں سے ایک ہیں جن کی کارکردگی بہترین رہی ہے۔۔۔"

کمپنی کا نیا اونر فرہاد ملک اپنے سامنے پڑی فائل کو دیکھتے ہوئے متین صاحب کی بات سن رہا تھا۔ متین صاحب یہاں کے ہیڈ تھے۔ سعید صاحب جن کی یہ کمپنی تھی۔ ان کے بعد متین صاحب اس کمپنی کو لُک آفٹر کرتے تھے۔ اور اس وقت بھی نئے اونر کی مدد کر رہے تھے۔

فارہ کی نظریں میز پر پڑی پانی کی بوتل پر مرکوز تھیں۔ وہ خاموش تھی اور وہی خاموشی اس کے وجود کا حصار کیے ہوئے تھی۔ اس نے متین صاحب کی بات کے جواب میں کچھ نہیں کہا تھا۔

فرہاد ملک نے فائل سے نگاہ اٹھا فارہ پر سرسری نگاہ ڈالی۔ لیکن یہ نگاہ ڈالنے والا ہی جانتا تھا یہ نگاہ ہرگز سرسری نا تھی۔ صرف سرسری کا تاثر دیا گیا تھا۔

"ایمپریسو۔۔۔ڈیڑھ سال میں صرف تین چھٹیاں۔۔۔" یہ فرہاد ملک کے ساتھ رکھی کرسی پر براجمان بابر صاحب تھے۔ فارہ خاموش رہی۔ کیا بولتی۔۔۔ایک دم اس کا دل اس سب سے اچاٹ ہوا تھا۔ اور جس نوکری کا وہ سوچ کر پریشان ہو رہی تھی۔ اس وقت کہیں پسِ پشت چلی گئی تھی۔ دل و دماغ میں جانے کیا کیا طوفان سے اٹھنے لگے تھے۔ جو اسے اس کمرے سے کہیں دور لے گئے تھے۔ وہ غائب دماغی سے سامنے بوتل پر نظریں جمائے تھی۔

"بہت خوب آپ کی کارکردگی واقعی قابلِ ستائش ہے مس فارہ۔۔" بابر صاحب کا لہجہ تعریفی تھا۔ متین صاحب مسکرائے۔ فرہاد نے نظریں فارہ پر جمائی۔ کمرے میں بیٹھے تینوں افراد اس کی طرف متوجہ تھے۔ لیکن جس کے بارے میں بات کی جا رہی تھی وہ اس وقت ماحول سے غائب تھی۔ اور یہ بات وہ تینوں بھانپ گئے تھے۔ کہ فارہ اکرام ذہنی طور پر یہاں حاضر نہیں تھی۔

"فارہ اکرام۔۔۔۔دھوکہ بازی تو تمہارے خون میں ہے۔۔۔۔تم اس قابل نہیں ہو کہ تم سے کسی بھی قسم کا رشتہ جوڑوں۔۔۔۔۔۔۔آئندہ اپنی شکل مت دکھانا مجھے۔۔۔نکل جاؤ یہاں سے۔۔۔۔جاؤ۔۔۔"

"مس فارہ۔۔۔"متین صاحب نے اسے دوسری بار پکارا تھا۔جب وہ چونک کر غائب دماغی سے ان کی طرف دیکھنے گی۔

"آپ ٹھیک ہیں۔۔"بابر صاحب کو تشویش ہوئی۔

"جی۔۔"فارہ نے لبوں پر زبان پھیری۔اور خود پر قابو پایا۔اس دوران بھولے سے بھی اس نے فرہاد پر نگاہ نہیں ڈالی تھی۔جبکہ وہ کرسی سے ٹیک لگائے اسی پر نظریں ٹکائے تھا۔اس کے چہرے کے ایک ایک تاثر اور اتار چڑھاؤ کو جانچ رہا تھا۔

"آپ ٹھیک نہیں ہیں۔۔۔مس اکرام۔۔۔"فرہاد نے اسی طرح اپنے انداز میں کوئی تبدیلی لائے بغیر اسے دیکھتے ہوئے کہا۔اپنی نگاہ اٹھانے کے لیے فارہ نے اس پل کتنی ہمت کی وہی جانتی تھی۔اس نے اپنی نگاہ میں زمانے بھر کی سرد مہری سموئی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"آئی ایم فائن۔۔۔یو کین کنٹینیو۔۔"دونوں کی نظریں ملی تھیں۔گویا ایک جنگ چھڑی ہو۔اس کے دیکھنے پر بھی فرہاد نے اس پر سے اپنی نگاہ نا ہٹائی۔کمرے میں موجود باقی دونوں افراد خاموشی سے انھیں دیکھ رہے تھے۔جو ایک دوسرے پر نگاہیں جمائے خاموش تھے۔لیکن یوں لگ رہا تھا خاموش نہیں ہیں۔کتنے ہی لمحے یونہی بیت گئے۔

متین صاحب نے سوچا کہ انھیں فارہ کو ہلانا چاہیے لیکن سامنے بیٹھے فرہاد ملک بھی تو جیسے ڈھیٹ پنے کا مظاہرہ کر رہے تھے۔اپنی نظریں ہٹا ہی نہیں رہے تھے۔اسی پل بابر صاحب کا فون بجا۔تو وہ معذرت کرتے کال پر بات کرنے کے لیے آفس سے باہر نکل گئے۔

"متین صاحب میں آپ کو کچھ دیر بعد بلاتا ہوں۔۔۔"

فرہاد نے نگاہ ہٹائی تو اتنا کہا۔متین صاحب "جی سر" کہتے باہر چلے گئے کمرے میں وہ دونوں اکیلے رہ گئے۔بمشکل دس سیکنڈ گزرے ہوں گے جب فارہ اپنی کرسی سے کھڑی ہوئی۔

"کہاں جا رہی ہو۔۔۔"فارہ کے چہرے پر ناگواری چھائی۔

"آنکھوں میں آج بھی کمال کا دیکھتی ہو۔۔۔"

وہ کرسی سے ٹیک لگائے پر سکون سا اسے نظروں کے حصار میں لیے گمبھیر لہجے میں بولا۔فارہ نے کاٹ دار نظروں سے اسے دیکھا۔

"بکواس بند کرو اپنی۔۔۔"اس کی بات پر فرہاد کا انداز پر سکون نا رہ سکا۔اسے سبکی محسوس ہوئی۔وہ جھٹکے سے اپنی جگہ سے اٹھا تھا۔اس کی تلملاہٹ دیکھ کر فارہ کے لبوں پر طنزیہ مسکراہٹ پھیلی۔جس نے جلتی پر تیل کا کام کیا۔فرہاد کو اپنے اندر طوفان اٹھتا لگا۔

"اور تم آج بھی برداشت نہیں کر سکتے فرہاد ملک۔۔۔"فارہ کا انداز افسوس بھرا تھا۔وہ کہہ کر پلٹ رہی تھی۔جب فرہاد نے اسے بازو سے کھینچا۔اور کھینچتے ہوئے آفس میں پڑے صوفے کی طرف لے جا کر پھینکا۔

"جنگلی انسان تمیز نہیں ہے تمہیں۔۔۔دور رہو مجھ سے۔۔۔"وہ جو اپنے دھیان میں پلٹ کر باہر نکلنے کے ارادے سے تھی۔ سنبھل نا سکی اور صوفے پر گرنے کے بعد غصے اور ناگواری کے ملے جلے احساس سے چیخی تھی۔

"چپ۔۔۔تمہاری تو پتہ نہیں لیکن میری عزت ہے۔۔۔"فرہاد نے غراتے ہوئے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ کر اس کی آواز بند کی۔اس کی بات پر فارہ کے اندر طوفان سا اٹھا غصے سے بھرپور وہ دونوں ہاتھوں سے اپنے منہ پر جما اس کا ہاتھ ہٹانے لگی۔ جس سے وہ دونوں مزید نزدیک ہوئے تھے۔فرہاد جانتا تھا اس کی بات سے اسے تکلیف پہنچی ہے وہ بخوبی قریب سے اس کے تاثرات دیکھ رہا تھا جو بھرپور زور لگا رہی تھی۔فرہاد نے گرفت ڈھیلی کی تو کچھ پل کے تگ و دو کے بعد وہ کامیاب بھی ہوئی۔اور اس زور آزمائی کی وجہ سے فارہ کی سانس پھول گئی۔اسے کچھ پل لگے اپنا سانس بحال کرنے میں۔یہ سب اچانک ہوا تھا۔ عمل بھی اور اس کا ردعمل بھی۔اور اسی دوران فرہاد نے اس کے چہرے پر آئے بال ہٹانے کے لیے ہاتھ بڑھایا جسے فارہ نے بیچ میں ہی جھٹک دیا۔اور غصے سے فرہاد کا گریبان دونوں ہاتھوں میں جھکڑا۔اس وقت فارہ کو اس کی حرکت اور باتوں پر اتنا طیش تھا کہ وہ خود پر قابو کھو چکی تھی۔

"میری بات غور سے سنو۔۔۔میرے سامنے عزت کی بات مت کرنا۔۔۔عزت کی بات تمہارے منہ سے اچھی نہیں لگتی۔۔۔ڈرتی نہیں ہوں تم سے نا ہی تم سے لے کر کھاتی ہوں۔سنبھال کر رکھو اپنی نوکری۔اور آئندہ مجھے چھونا مت۔۔"شدید غصے میں بولتی وہ اس کا گریبان چھوڑ کر جھٹکے سے اٹھی تھی۔اس کا ڈوپٹہ لہراتا ہوا فرہاد کو چھو کے گیا۔چھوٹی سی بات پر غصہ کرنے والے فرہاد کو اس کے گریبان پکڑنے پر ذرا غصہ نہیں آیا تھا۔وہ تو اس کو بہت قریب سے صرف دیکھ رہا تھا۔اس کے چہرے کے ایک ایک نقش کو۔۔۔اس کے ہلتے

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

لبوں کو۔۔۔اس کی آنکھوں کو۔۔۔جن میں صرف نفرت تھی۔۔۔بھرپور نفرت۔۔۔دروازہ زوردار آواز سے بند ہوا تھا۔وہ جاچکی تھی لیکن اس کی خوشبو فرہاد کے پاس تھی۔فرہاد اپنی جگہ پر ویسے ہی بیٹھا تھا۔اس نے اپنی ہتھیلی سامنے کی جس پر ہلکا سا لپسٹک کا نشان تھا جو فارہ کے منہ پر ہاتھ رکھنے سے ملا تھا۔وہ مسکرایا۔وہ بے بسی سے کیسی مچل رہی تھی۔فرہاد کو اس پر ترس آیا۔

"اتنا ڈھونڈا فارہ اکرام تمہیں اور کہاں چھپی ہوئی تھی تم۔۔۔"

****

وہ اپنے کیبن میں آئی اور جلدی جلدی چیزیں رکھنے لگی۔نور جاچکی تھی۔متین صاحب نے اس کو غصے سے اپنا ہینڈ بیگ اٹھاتے دیکھا۔اس سے پہلے کہ وہ اس سے کوئی بات کرتے وہ اِدھر اُدھر دیکھے بنا تیزی سے باہر نکلی تھی۔

"لگتا ہے انھیں بھی فارغ کر دیا ہے۔۔۔شکر ہے میں بچ گیا ہوں۔۔"

وہ اس کی حالت سوچتے خود شکر کرنے لگے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کیا ہوا سر۔۔۔"بابر صاحب کمرے میں آئے تو وہ اسی طرح صوفے پر بیٹھا تھا۔

"آں کچھ نہیں۔۔۔ایسا کریں آج کو سب کام ختم کریں۔۔۔میں گھر جا رہا ہو باقی کا کل کنٹینیو کریں گے۔۔۔"

وہ ٹیبل کے قریب آیا۔فارہ اکرام کے ڈاکومنٹس کا فولڈر لیا۔اور اپنی چیزیں اٹھاتا بولا۔

"جی سر۔۔۔"

"اگر کوئی بات ہوئی تو مجھے کال کر لیجیے گا۔۔۔ گڈ بائے۔۔"

فرہاد کہہ کر باہر نکلا تھا۔

****

"کیا سمجھتا ہے اپنے آپ کو میرے اور اس کے کب ایسے تعلقات رہیں ہیں کہ اس انداز میں بات کرے مجھ سے۔۔۔۔اور اب کیوں آیا ہے وہ۔۔۔۔ نہیں وہ نہیں آیا۔۔۔۔ یہ میری منحوس قسمت پھر سے مجھے وہی لے آئی ہے۔۔۔۔"

پورے راستے میں اس کا دماغ اسی طرح کی باتیں سوچتا رہا۔ اور سوچ سوچ کر اس کے جسم میں انگارے بھر رہے تھے۔ اس کا دل کیا وہ واپس جاکر اس انسان کا قتل کر آئے۔ جس کا نام فرہاد ملک تھا۔ ویسے تو وہ لوکل ٹرانسپورٹ پر آتی جاتی تھی۔ اس نے ٹائمنگ ہی اس حساب سے سیٹ کی تھی۔ کہ اسے آنے جانے کا اتنا مسئلہ نہیں تھا۔ لیکن آج وہ غصے میں بے وقت باہر نکلی تھی تو کیب لی۔ اور سارا رستہ کڑھتے ہوئے طے ہوا۔

"باجی۔۔۔ مس۔۔۔ ہیلو۔۔۔ میم۔۔۔"

اپنی عادت سے مجبور وہ سوچنے کم کڑھنے میں اتنی مصروف تھی کہ ڈرائیور اسے متوجہ کر کے تھک گیا لیکن وہ ویسے ہی گم رہی۔ تنگ آکر اس نے گاڑی روکی۔ اور پیچھے کو پلٹا۔

"باجی جی آگے گھر کا رستہ آپ بتائیں گی کہ یہاں راستے سے کسی کو روک کر پوچھوں یا مین روڈ پر اُتاروں۔۔"

"کیا مطلب ہے تمہارا لوگوں کو کیسے پتہ میرے گھر کا رستہ عجیب بات کر رہے ہو تم اور مین روڈ پر کیوں اتارو گے۔۔۔" پہلے ہی غصہ سے برا حال تھا ڈرائیور کی بات نے اور پارہ چڑھا دیا۔

"تو باجی جی پچھلے دس منٹ سے میں آپ کو بلا رہا ہوں بتائیں کس طرف جانا ہے آپ نے۔۔۔ لیکن مجال ہیں آپ نے کسی بات کا جواب دیا ہو۔۔۔ اگر آپ اب بھی جواب نا دیتی تو میں تو پکا سمجھا تھا آپ بہری ہیں۔۔۔"

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

"عجیب انسان ہو۔۔۔ کوئی پریشان بھی ہو سکتا ہے۔۔۔۔ آپ بہری ہیں۔۔۔۔ چلو گاڑی سٹارٹ کرو میں بتاتی ہوں۔۔۔" فارہ نے اس کی نکل اتار کر کہا۔

"چلیں باجی جی اتنا غصہ نا کریں میری بات کا آپ نے ہی مجھے یہ سوچنے پر مجبور کیا ہے۔۔۔۔ ورنہ مجھے بھی کوئی شوق تھوڑی ہے۔۔۔" ڈرائیور بھی باتوں کا شوقین لگتا تھا۔

"اچھا اچھا۔۔۔ آگے سے بائیں طرف گلی آئے گی ادھر جانا ہے۔۔۔" فارہ نے بات ختم کرنا چاہی۔

"یہ لو۔۔۔" گھر آنے پر فارہ نے اسے کرایہ دیا۔

"باجی جی پریشان نا ہوا کریں چار دن کی زندگی ہے ہنس کھیل کر گزرا کریں۔۔۔ یہ کیا بندہ اب بولے اور سنے بھی نا۔۔۔" وہ پلٹ رہی تھی جب ڈرائیور کی بات پر رکی۔ بھلا آدمی تھا۔ لہجہ بھی سادہ تھا۔ فارہ ہلکا سا مسکرا کر سر ہلا کر پلٹ گئی۔

"آہ۔۔۔ آج کا دن بدترین دن تھا۔۔۔" دروازہ کے تالے میں چابی گھماتے ہوئے اس نے اس نے دکھی دل سے سوچا تھا۔۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

****

کمرے میں آتے ہی موبائل والٹ نکال کر بیڈ پر پھینکا اور ساتھ ہی فارہ اکرام کی فائل بھی۔ دس منٹ کے پر سکون شاور کے بعد دماغ بھی کچھ سوچنے کے قابل ہوا تھا۔ ذہن مسلسل سوچوں میں کے چکر میں تھا۔ اب بھی

تولیے سے بال خشک کر کے تولیہ صوفے پر اچھال دیا۔بلیک ٹی شرٹ اور ٹراؤزر میں اونچا لمبا قد۔یونہی بکھرے بالوں سمیت وہ بیڈ پر بے نیم دراز ہوا اور فائل پکڑی۔

فارہ اکرام۔۔اور آگے آفس سے متعلق اس کی مزید تفصیل لکھی تھی۔فرہاد کی نگاہ ایڈریس پر جمی تھیں۔دو سے تین بار اس نے ایڈریس پڑھا۔اور فائل میں موجود باقی کی تفصیل پڑھنے لگا۔

"ہمم۔۔۔محترمہ خاصا اچھا ریکارڈ رکھتی ہیں۔۔۔کاش مزاج بھی اتنا ہی اچھا ہوتا ان کا۔۔۔"۔پھر ہاتھ بڑھا کر موبائل پکڑا اور فارہ کا دیا گیا نمبر سیو کرنے لگا۔نمبر لکھنے کے بعد نام لکھنا تھا۔وہ فارہ بھی لکھ سکتا تھا لیکن لکھا نہیں۔

"نہیں فارہ نہیں۔۔۔۔۔"نمبر دیکھتے ہوئے نچلا ہونٹ سے دانتوں کے بیچ دبائے وہ سوچ رہا تھا۔

کچھ دیر سوچنے کے بعد اس کے لبوں پر خوبصورت مسکراہٹ آئی تھی۔اور انگلیوں نے قیمتی ٹچ موبائل پر جو لکھا تھا وہ تھا۔۔۔

"My Gem.."

بہت عرصے بعد ایک خالص اور مطمئین سی کیفیت نے فرہاد ملک کے دل و دماغ کو پر سکون احساس سے نوازا تھا۔

جو بھی تھا۔فارہ اکرام سے مل کر اسے جو خوشی محسوس ہوئی اس میں وہ سب کچھ نظر انداز کر گیا تھا۔۔۔سب کچھ۔۔۔۔

یہ بھی کہ وہ بھی ان افراد میں شامل ہے جنہوں نے اسے دکھ اور تکلیف دی تھی۔

****

"ماما نے بتایا آج تم جلدی آگئی۔۔۔"

سوہا چائے کے دو کپ لیے اوپر آئی تھی۔ اسے باہر برآمدے میں کرسی پر بیٹھے دیکھ کر اس کے پاس رکھی دوسری کرسی پر بیٹھتی ہوئی بولی۔

"ہوں۔۔۔"

"کیا ہوا طبیعت تو ٹھیک ہے۔۔۔"

"ہوں ٹھیک ہوں مجھے کیا ہونا ہے۔۔۔"

"مجھے تو نہیں لگ رہی ٹھیک۔۔۔"

"فارہ کیا ہوا ہے۔۔۔ جاب ختم ہو گئی کیا۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اس کا بجھا بجھا اور اداس چہرہ دیکھ کر سوہا کو تشویش ہو رہی تھی۔ سوہا کو بتایا تھا اس نے جاب کا اسے لگا فارہ اسی وجہ سے پریشان ہو گی۔

"ہوں۔۔۔ ختم ہو گئی۔۔۔"

فارہ نے کپ اٹھا کر سپ لیتے ہوئے کہا۔ تو کچھ پل کے لیے سوہا بھی خاموش ہو گئی۔

"کوئی بات نہیں یار۔۔۔ کہیں اور ہو جائے گی۔۔۔ اللہ سے اچھی امید رکھو۔۔۔"

سوہا نے اس کا ہاتھ تھپتھپا کر تسلی دی۔ اور مسکرا کر اسے دیکھا۔

فارہ نے اثبات میں ہولے سے سر ہلایا۔ سوہا اس کا دھیان بٹانے کے لیے اِدھر اُدھر کی باتیں کرنے لگی۔

فارہ خود بھی سوچ سوچ کے تھک چکی تھی۔ سوہا سے بات کر کے کچھ دیر کو ہی سہی وہ ریلکیس ہونے کی کوشش کر رہی تھی۔

لیکن رات کو سوتے وقت پھر وہی سب گھومنے لگا۔ نیند کہیں غائب ہو چکی تھی۔

"تمہاری تو پتہ نہیں لیکن میری عزت ہے۔۔"

اس کے کانوں میں فرہاد کی آواز گونجی۔ اس کے منہ پر ہاتھ رکھے بولتا وہ فارہ کو زہر سے بھی برا لگا تھا۔

"ہاں تم لوگوں کی ہی تو عزتیں ہیں باقی سب تو بے کار ہیں۔۔۔۔"

فارہ کے دماغ میں اس کی بات بیٹھ گئی تھی۔ اس بات سے تکلیف ہی اتنی پہنچی تھی۔ وہ تھک کے اٹھ بیٹھی۔ دل کر رہا تھا۔ کہیں غائب ہو جائے۔ جہاں کوئی نا ہو۔ کوشش کے باوجود بھی وہ خود کو ریلکیس نہیں کر پا رہی تھی۔ اور نیند کا نام و نشان نہیں تھا۔ اسے شدت سے سلیپنگ پلز کی اہمیت کا احساس ہوا جو اس کے پاس نہیں تھیں۔ اور رات کے وقت مل بھی نہیں سکتی تھیں۔ وہ تھک رہی تھی دماغ میں گھومتی باتوں سے۔ اور کوئی حل بھی نظر نہیں آ رہا تھا۔ تنگ آ کر اس نے سر دونوں ہاتھوں میں تھاما تھا۔

"اللہ کرے مر جاؤ تم فرہاد۔۔۔ اور دوبارہ کبھی تمہیں نا دیکھوں۔۔۔"

نفرت کی انتہا پر جا کر اس نے دل کی گہرائیوں سے دعا کی تھی۔

لیکن اس سے ہوا کچھ نہیں پوری رات بے آرام ہی کٹی تین بجے کے قریب جا کر اعصاب نے جواب دیا تو جانے کب نیند کی وادیوں میں گم ہو گئی۔

* *

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

"آج کا دن کتنا روشن ہے۔۔یا مجھے ہی لگ رہا ہے۔۔"شرٹ کے بٹن بند کرتے کھڑکی سے سنہرے دن کو چمکتے دیکھ کر سوچا۔اور مسکرا دیا۔

فارہ کے برعکس اسے بہت سکون کی نیند آئی تھی۔خود کو شیشے میں دیکھ کر تنقیدی نگاہ ڈالی اور دروازے کی جانب بڑھ گیا۔آج فل بلیک میں ڈریس اپ ہوا تھا۔رنگت چمک رہی تھی۔اور خود بھی کافی چمک رہا تھا۔ڈائننگ ٹیبل پر آیا تو فضل کو بھی آج کچھ تو الگ ہی لگا۔

"صاحب جی شادی پر جانا ہے کیا۔۔"

"نہیں۔۔کیوں۔۔"

"وہ۔۔۔کچھ نہیں۔۔۔ایسے ہی۔۔۔"فضل گڑبڑایا۔

"اچھا جلدی سے ناشتہ لے کر آؤ۔۔۔مجھے جلدی نکلنا ہے۔۔۔"

"جی سب تیار ہے۔۔ابھی لایا۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

فضل کچن کی جانب گیا تو فرہاد نے موبائل آن کیا۔نوٹیفیکیشن دیکھنے کے بعد دل کو کھد بھد سی ہوئی۔جلدی سے کانٹیکٹ لسٹ میں جا کر "مائی جیم" پر کلک کیا تو دوسری جانب رنگ ہونے لگی۔کان پر لگایا تو بیل ہو رہی تھی۔لیکن کال اٹینڈ نہیں کی گئی۔فضل ناشتہ لگانے لگا تو اس نے فون سائیڈ پر رکھ دیا اور ناشتے کی طرف متوجہ ہوا۔جبکہ فضل سوچ رہا تھا آج صاحب کو کیا ہوا ہے۔روز سے بلکل الگ دِکھ رہے ہیں۔روز تو اتنے سیریس ہوتے ہیں اور کام کام اور کام بس لیکن آج کچھ تو ہوا ہے۔۔۔

"کیابات ہے فضل۔۔۔"فضل کی نظریں مسلسل خود پر جمی محسوس ہوئیں تو فرہاد نے پوچھ ہی لیا۔

"کچھ نہیں صاحب جی۔۔۔ آج آپ بہت بدلے لگ رہے ہیں۔۔"

"اچھاا۔۔۔"وہ ہلکا سا مسکرا کر بولا۔

"جی صاحب۔۔"فضل کہہ کر خاموش ہو گیا۔ آگے کیابات کرتا۔وہ خوش تھا اپنے صاحب کے لیے۔کہ فرہاد صاحب آج بہت عرصے بعد بدلے بدلے لگ رہے تھے۔اب وجہ کچھ بھی ہو۔اسے کیا کرنا تھا جان کر۔

"بابر صاحب آج میں سیدھا نئی کمپنی ہی جاؤ گا آپ بھی وہی آجایئے۔۔۔ کمپنی کا نیا نام اور اس سے متعلق بات بھی ہو جائے گی وکیل صاحب کو بھی فون کر دیجیے وہ بھی وہی آئیں۔۔۔ہوں۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔اللہ حافظ۔۔"فرہاد نے فون پر بات مکمل کی۔اور کپ میں بچی چائے پینے لگا۔

"صاحب جی آج لنچ یا ڈنر میں کچھ سپیشل کھائے گے آپ۔۔"

"لنچ پر آنا تو مشکل ہے۔۔۔ڈنر میں سبزی بنالینا کوئی بھی۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"جی صاحب۔۔۔ٹھیک ہے۔۔۔"

"اوکے فضل اللہ حافظ۔۔۔"وہ کرسی سے کھڑا ہوتا اپنا بیگ اور موبائل اٹھاتا بولا۔

"اللہ کی امان صاحب جی۔۔۔"

"شکریہ فضل۔۔۔"فرہاد نے فضل کو مسکرا کر کہا اور باہر کی جانب قدم بڑھائے تھے۔

****

"بابر صاحب مجھے اپنے آفس روم کا ڈیکور بھی چینج کرنا ہے۔۔۔اور آفس میں بھی کچھ تبدیلی کروانی ہے۔۔۔اس کام کو آپ دو تین دن تک کروائیں۔۔۔زیادہ دن نہیں لگنے چاہیے۔۔۔"

"جی سر ہو جائے گا۔۔۔"

"اس کے بعد ہی ہم نئے سٹاف کے لیے انٹرویو کریں گے جب تک آپ یہ سب سیٹنگ بھی مکمل کر لیں۔۔۔"

"اوکے سر۔۔۔میں اس سلسلے میں فون کر کے ابھی کام شروع کرواتا ہوں۔۔"

"گڈ۔۔"فرہاد نے کہا تو بابر صاحب سر ہلاتے باہر نکل گئے۔

"اور متین صاحب۔۔۔آپ کے ساتھ بھی بات ہو جائے۔۔۔"فرہاد بابر صاحب کے نکلنے کے بعد متین صاحب کی طرف متوجہ ہوا جو خاموشی سے ان کی گفتگو سن رہے تھے۔

"آپ کو سپیشل سعید صاحب نے ریفر کیا ہے مجھے۔۔۔ان کو آپ پر بھرپور اعتماد ہے۔۔۔لیکن مجھے آپ پر اعتماد نہیں ہے۔۔۔میں آپ کو چانس دے رہا ہوں آپ کی پرفارمنس پر منحصر ہے کہ آپ خود اس کمپنی کے لیے اہل ثابت کر سکیں گے یا نہیں۔۔۔"

"جی سر۔۔۔تھینک یو۔۔۔۔آپ کو مایوسی نہیں ہو گی۔۔۔"

"ہوں۔۔۔توکل کے باقی جو ورکر رہ گئے تھے ان کے ساتھ آج بات کرتے ہیں۔۔۔بابر صاحب بزی ہونگے آپ میرے ساتھ رہیے۔۔۔۔"

"جی سر۔۔۔تو میں بلانا شروع کروں۔۔۔"

"ہوں دس منٹ بعد آپ آیئے پھر شروع کرتے ہیں۔۔۔ایسا کریں آپ مس فارہ کو بھیجیں۔۔۔"

"اوکے سر۔۔۔آں۔۔۔مس فارہ سر آپ نے تو انہیں جاب سے نکال نہیں دیا تھا۔۔"فرہاد کہہ کر فائل کھول چکا تھا۔جب متین صاحب بھی اٹھتے ہوئے روانگی میں پہلے تو ہاں کہہ گئے پھر یاد آنے پر بتایا۔

"کیا مطلب۔۔"فرہاد کے ماتھے پر بل پڑے۔واضح انداز میں بدلاؤ آیا تھا۔

"سر وہ تو نہیں آئیں شائد آج۔۔۔کیونکہ کل جب وہ گئیں کافی غصے میں تھیں۔۔۔میں سمجھا آپ نے انھیں نوکری سے نکال دیا ہے۔۔۔"

"نہیں وہ جاب پر ہیں۔۔۔آپ دیکھیں آگر وہ آئیں ہیں تو بھیجیے آفس نہیں تو مجھے آکر بتایئے۔۔۔بلکہ رکیے میں خود معلوم کرتا ہوں۔۔۔"فرہاد نے فون اٹھا کر نمبر گھمایا۔

"یس۔۔۔مس فارہ آئیں ہیں۔۔۔"

"نو سر۔۔۔"

"اوکے۔۔انھیں کال کر کے ان کے نا آنے کی وجہ معلوم کیجیے۔۔۔اور مجھے انفارم کریے۔۔"فرہاد نے فون رکھا اور اپنا موبائل پکڑا۔۔۔وہ فارہ کو فون کرے یا نا کرے اسی کشمکش میں تھا۔

"سر تو میں لے کر آؤں فائل دس منٹ ہونے والے ہیں۔۔۔"

"ہوں۔۔۔نہیں۔۔۔آپ جایئے میں آپ کو بعد میں بلاتا ہوں۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"جی سر۔۔۔"

"وہ نہیں آئی اور یہ میں نے سوچا ہی نہیں اگر وہ پھر سے۔۔۔۔"

اس سے آگے وہ سوچنا بھی نہیں چاہتا تھا۔ سکون بے سکونی میں بدل چکا تھا۔ بلکہ سب بدل چکا تھا۔ انٹر کام کی گھنٹی نے اس کی سوچ کو توڑا۔

"یس۔۔۔"

"سر مس فارہ ک نمبر پر کال جا رہی ہے لیکن وہ رسیو نہیں کر رہیں۔۔۔ کافی بار ٹرائے کیا لیکن بٹ ریسپانس ۔۔"

"اوکے۔۔۔" فرہاد نے فون رکھا تھا۔ ساتھ ہی دل کہیں اتھاہ گہرائیوں میں ڈوبا تھا۔ کیا کروں اور کیا نا کروں کی کشمکش میں وہ وہی بیٹھا تھا۔ ساری سرشاری پل بھر میں غائب کوئی تھی۔

****

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ گہری نیند میں تھی۔ جانے کیا وقت تھا۔ جب دروزاے پو کوئی مسلسل دستک دے رہا تھا۔ جو پہلے مدھم اور اب صاف سنائی دے رہی تھی۔ لیکن آنکھیں تھیں کہ کھلنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھیں۔ دروازے پر بھی کوئی ڈھیٹ ہی تھا۔ اور فارہ کو اندازہ ہو چکا تھا یہ کون ہو گا۔

"اُف۔۔۔" وہ جھنجھلا کر اٹھی تھی۔ کپڑے درست کرتی الٹا سیدھا دوپٹہ لے کر گرتی پڑتی دروازے تک پہنچی۔

"کیا ہے۔۔۔" دروازہ کھول کر دھاڑی تھی۔

"بی بی جی آپ جاگ رہی تھی۔۔۔میں سمجھی سو رہی تھی آپ۔۔۔"نصرت نے دانت نکالتے ہوئے کہا۔

"مر رہی تھی لیکن تم نے مرنے نہیں دیا۔۔۔"

"اچھا اچھا بولیں بی بی جی۔۔۔۔دن کے بارہ بجے آپ کیسی باتیں کر رہی ہیں۔۔۔کیا پتہ کب قبول ہو جائیں۔۔۔"

"ہو ہی نا جائیں قبول۔۔"اس نے بیزاری سے کہا تو وہ پھر دانت نکالنے لگی۔

"وہ نیچے بیگم صاحبہ کہہ رہی تھیں آپ کو کہوں دوپہر کا کھانا ان کے ساتھ ہی کھایئے گا آج۔۔۔"اس کے کہنے پر فارہ نے پلٹ کر گھڑی دیکھی۔پونے بارہ ہو رہے تھے۔اتنی دیر تک سوتی رہی وہ۔

"اچھا۔۔۔انھیں کہہ دو میں آجاؤں گی۔۔۔"اس نے پلٹ کر کہا تو وہ سر ہلاتی پلٹ گئی۔فارہ بھی دروازہ بند کر کے اندر آئی صوفے پر سمٹ کر لیٹ گئی۔اور آنکھیں بند کر لیں۔ایک آنکھ کھول کر پھر گھڑی پر نظر ڈالی۔"کتنا سوئی آج میں۔۔"سوچتی ہوئی پھر آنکھیں موند گئی۔دس منٹ کی اونگ لینے کے بعد اٹھی۔اور واش روم کی جانب گئی۔نہا کر آئی کپڑے بدلے۔کچن میں جا کر کپ میں دودھ نکالا۔مائیکرو اوون میں ایک منٹ بیس سیکنڈ ٹائم سیٹ کیا۔پھر بسکٹ نکالے۔پلیٹ پکڑی۔اوون میں سے کپ نکالا۔ٹی وی آن کرتی پھر صوفے پر بیٹھ گئی۔بیٹھنے کے بعد ریموٹ کے لیے اِدھر اُدھر نظریں گھمائیں تو وہ بیڈ پر پڑا نظر آیا۔پلیٹ رکھ کر ریموٹ پکڑا اور ساتھ ہی موبائل بھی۔ٹی وی آن کیا۔نیوز لگا لیں۔ساتھ بسکٹ دودھ میں ڈبویا۔اور کھانے لگی۔چار بسکٹ کھانے کے بعد دودھ کا سپ لیا۔پھر موبائل آن کیا۔اب ایک ہاتھ میں موبائل تھا دوسرا ہاتھ دودھ میں بسکٹ ڈبو رہا تھا۔

"اتنی مس کالز۔۔۔"حیرانگی سے آنکھیں کھلیں۔

"آفس سے پندرہ مس کالز اور یہ نمبر کس کا ہے۔۔۔"

"ہوں۔۔۔کس کا ہو سکتا ہے۔۔۔فون کروں۔۔۔اس نمبر سے گیارہ مس کالز آئیں ہیں۔۔۔شاید کوئی جاننے والا ہو۔۔۔کال بیک کروں کہ نا کروں۔۔۔کرتی ہوں بولوں گی نہیں جب تک آگے سے کوئی نہیں بولتا۔۔۔"سوچ کر اس نے نمبر پر انگلی رکھی تو بیل ہونے لگی۔لاؤڈ سپیکر آن کیا اور ٹی وی کا والیم بند۔اسی وقت کال پک ہوئی۔ابھی دوسری بیل بھی نہیں ہوئی تھی۔وہ خاموش ہی رہی۔

"ہیلو فارہ۔۔۔"فارہ کا بسکٹ ڈبوتا ہاتھ کپ کے اندر نہیں باہر پلیٹ کو لگا۔ساتھ ہی سانس اٹکا تھا۔اور آنکھیں تو پوچھیں مت۔۔۔ضرورت سے زیادہ باہر آئیں تھیں۔جلدی میں اس نے فون کاٹنا چاہا۔لیکن فون کو لاک لگ گیا۔جو جلد بازی میں کھلنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔

"فارہ۔۔۔سن رہی ہو۔۔۔ہیلو۔۔۔یہ کیسی آواز آرہی ہے تم ٹھیک ہو۔۔۔"سیانے سہی کہتے ہیں پنجابی میں ایک کہاوت تھی۔کالیاں اگے ٹوئے۔مطلب وطلب کو جانے دیں۔جلدی میں فارہ سے ریموٹ نیچے گرا تھا۔لاک نہیں کھلا۔۔۔

لیکن۔۔۔۔

لیکن فرہاد کی آواز بخوبی اس کے کانوں میں جا رہی تھی جو مسلسل بول رہا تھا۔۔۔۔

"ہیلو۔۔۔فارہ۔۔۔فارہ۔۔۔"

اس نے جھنجھلاہٹ میں موبائل ہلکے سے دور پھینکا۔زور سے اس لیے نہیں کہ نیا لینا پڑتا پھر۔۔۔اور خود کو ریلیکس کرنے کے لیے گہرے سانس لیے۔۔۔ہاتھ دونوں کندھوں کے برابر تک اوپر کیے۔۔۔تین چار بار گہرے سانس لیے تھے۔۔۔اور پر سکون ہو کر موبائل پکڑا۔۔۔لاک کھولا۔کوئی اور ایپ کھلی تھی جس وجہ سے لاک لگا تھا۔اس نے آرام سے ایپ بند کی اور کال منقطع کرنے کے لیے لال بٹن پر انگلی رکھی۔اور کھا جانے والی نظروں سے موبائل کو دیکھا۔ابھی کچھ سوچنے کا موقع بھی نہیں ملا کہ فون پھر بجنے لگا۔اور وہی نمبر تھا۔فارہ نے موبائل سامنے ٹیبل پر رکھ کر ہاتھوں میں سر تھاما تھا۔

فون بجے۔۔بند ہو۔۔بجے۔۔۔بند ہو۔۔۔کوئی دس مرتبہ سے تو اوپر ہی یہ سب چلتا رہا جب اس کا صبر جواب دے گیا۔

"کیا مسئلہ ہے تمہیں۔۔۔کیا۔۔۔؟؟؟"فون اٹھا کر وہ دھاڑی تھی۔

"تم فون کیوں نہیں اٹھا رہی میں اتنی دیر سے ٹرائی کر رہا ہوں۔۔۔"فرہاد بھی غصے سے بولا۔

"کیوں کر رہے ہو ٹرائی۔۔۔اتنا نہیں پتہ کہ اگر کوئی فون نا اٹھائے تو اس کا مطلب ہوتا ہے کہ اگلا بندہ آپ سے بات نہیں کرنا چاہتا۔۔۔۔"

"میں تو کرنا چاہتا ہوں نا بات اتنا ہی کافی ہے۔۔۔"اس کی ڈھٹائی پر فارہ نے دانت کچکچائے تھے۔

"تم فرہاد۔۔۔کیا چاہتے ہو تم۔۔۔۔کیا چاہیے تمہیں۔۔۔"

"فلحال تو یہ جاننا چاہتا ہوں۔۔۔تم ٹھیک ہو۔۔؟"

"بکواس بند کرو اپنی۔۔۔اور یہ سب کیا شروع کرنا چاہ رہے ہو تم۔۔۔۔بچی سمجھا ہے کیا۔۔۔۔"

"نہیں بیوی سمجھا ہے۔۔۔اور ابھی تو کچھ شروع ہی نہیں کیا۔۔۔تم کرنے تو دو شروع۔۔۔"

"فرہاد۔۔۔تم حد سے گزر رہے ہو۔۔۔۔میرے ساتھ یہ بیوی والی بات مت کرنا آئندہ۔۔۔"

"بیوی ہو تو بیوی والی بات ہی کرو نگانا۔۔۔۔"اس کی بات کا جواب دیے بنا فارہ نے فون کاٹا تھا۔اور خود پر قابو پانے لگی۔اس پل اسے اتنا غصہ تھا کہ غصے کی شدت سے چہرہ گرم ہو رہا تھا۔

معاًفون پھر بجنے لگا۔فارہ نے فون پکڑا اور آف کر دیا۔

بے جان ہوتے ہاتھوں سے اس نے فون رکھا۔صوفے کی پشت سے سر ٹکا کر آنکھیں بند کی تھیں۔لیکن آنکھیں بند کر لینے سے مشکل کبھی آسان ہوتی ہے بھلا۔۔۔۔یا تکلیف کم ہوتی ہو۔۔۔۔جو بھی تھا۔۔۔اس کی آنکھ میں آنسو تک نا آیا تھا۔۔۔سوچوں سے دماغ پھر پھٹ رہا تھا۔۔۔آدھے گھنٹے کی پر سکون کیفیت کے بعد پھر سے وہی تکلیف جاری ہو چکی تھی۔جس نے رات بھر سونے نہیں دیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

****

"اُف۔۔۔"فرہاد نے فون ٹیبل پر پٹخا تھا۔اس چیز کا خیال کیے بغیر کہ اتنے مہنگے برانڈ کا موبائل ٹوٹ بھی سکتا تھا۔

نمبر آف جا رہا تھا۔اندر کہیں اس کی مردانہ انا کو چوٹ پڑی تھی۔فارہ کا اس کے ساتھ جو رویہ تھا وہ اسے ہضم نہیں ہو رہا تھا۔جبکہ یہ کوئی ایسی انوکھی بات نا تھی۔

"سر آفس کے لیے جو بھی چینجنگ کروانی ہے بتادیں۔۔۔" بابر صاحب ناک کر کے اندر آتے ہوئے بولے۔ پیچھے دولڑکے بھی تھے۔ گہرا سانس لے کر فرہاد نے خود کو کمپوز کیا۔اور سر ہلا کر کرسی کی طرف بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

****

"آؤ آؤ فارہ کب سے انتظار کر رہی ہوں تمہارا۔۔۔ آج چھٹی تھی پھر بھی اتنا لیٹ آئی ہو۔۔۔" آنٹی کے لہجے میں تشویش اور ہلکی پھلکی سی ناراضی جھلک رہی تھی۔

" بلکل امی۔۔۔پوچھیے اس سے۔۔۔میں سکول سے آگئی لیکن یہ اب آرہی ہیں نیچے۔۔۔ محترمہ کو چاہیے تھا۔۔ کہ میرے انتظار میں دروازے پر کھڑی ہوتیں۔۔۔" سوہا کچن سے نکلتے ہوئے بولی۔

"سوری آنٹی۔۔۔دراصل میری طبعیت کچھ ٹھیک نہیں تھی۔۔۔رات نیند ٹھیک سے نہیں آئی تھی۔۔۔ صبح دیر تک دوتی رہی پتہ ہی نا چلا۔۔۔اور سوری سوہا۔۔۔تم سکول سے تھکی ہوئی آئی اور کچن میں مصروف ہوگئی۔۔۔"

"ارے یار میں مزاق کر رہی ہوں۔۔۔روز کی روٹین ہے کچھ زیادہ نہیں لگتا ویسے بھی بریانی تو امی نے بنالی تھی میں بس سلاد کاٹ رہی تھی۔۔۔باقی نصرت امی کی ساتھ کام کروا رہی تھی۔۔"

"باجی جی برتن رکھوں ٹیبل پر۔۔۔" نصرت کچن کے دروازے پر آکر بولی۔

"ہاں لگادو۔۔۔مجھے تو بہت بھوک لگی ہے۔۔۔" سوہا بولی تو وہ بھی کچن کی جانب بڑھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"بہت مزے کی بنی ہے آنٹی۔۔۔" کھانے شروع کرتے ہی فارہ نے کہا تو آنٹی محبت سے مسکرا دیں۔دل تو اندر سے بجھا ہوا تھا لیکن کوشش کر رہی تھی خود کو کمپوز رکھنے کے لیے۔۔۔جس میں کافی حد تک کامیاب بھی تھی۔

"تم بیٹھو سوہا میں رکھتی ہوں برتن۔۔۔اور چائے بھی بناتی ہوں۔۔۔" سوہا کو ٹوکتے ہوئے وہ برتن اٹھا کر کچن میں چلی گئی۔

سوہا، سوہا کی امی نیچے پورشن میں پانچ مرلے پر بنے گھر میں رہتے تھے۔اور اوپر والے پورشن میں فارہ تھی۔کرائے دار کی حثیت سے۔

سوہا کے ایک دور شتہ دار بھی قریب ہی رہتے تھے۔تین سال پہلے اس کے ابو وفات پا گئے تھے۔سوہا کا ایک بھائی تھا جو فیملی سمیت سعودیہ سیٹل تھا۔سال ڈیڑھ سال بعد چکر لگا لیتا تھا۔سوہا کے والد عزت دار انسان تھے۔محلے کے لوگ ان کی عزت کی قدر کرتے تھے۔یہ ہی وجہ تھی کہ ان کی وفات کے بعد بھی محلے والوں نے ان کی فیملی کا احترام کیا تھا۔سوہا کا رشتہ اس کی خالہ کے گھر طے تھا۔اس کا فیانسی بھی سعودیہ میں تھا۔شادی دو سال بعد طے تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"سوہا بتا رہی تھی۔تمہاری جاب ختم ہو گئی۔۔" چائے پیتے ہوئے آنٹی نے اسے دیکھا۔

"جی آنٹی۔۔"

"کوئی بات نہیں بیٹا۔۔۔میں عادل سے کہتی ہوں اگر کوئی اچھی جاب ہو تو۔۔" آنٹی نے اسے تسلی دی۔فارہ آگے سے خاموشی سے مسکرائی۔

"فارہ تم بھی فری ہو چلو آج بازار چلتے ہیں۔۔۔مجھے جوتا لینا ہے۔۔۔امی کی عینک کا شیشہ بھی چینج کروانا ہے۔۔"سوہا کو یاد آیا تو بولی۔

"ٹھیک ہیں چلتے ہیں۔۔۔ تین بج گئے ہیں آدھے گھنٹے بعد نکلتے ہیں۔۔"فارہ نے بھی حامی بھری تو سوہا نے سر ہلایا۔

پھر بھی انھیں نکلنے میں گھنٹہ لگ گیا۔جب وہ لوگ واپس آئیں تو شام ہو چکی تھی۔فارہ رات کا کھانا کھا کر ہی اوپر آئی تھی۔اور بہت حد تک بہل چکی تھی۔

"ہوں۔۔۔اس کا خیال ہے میں اس سے ڈر جاؤں گی۔۔۔بھاگ جاؤں گی۔۔۔اب اگر اس نے مجھ سے رابطہ کرنے کی کوشش کی منہ توڑ دوں گی اس کا۔۔"نماز پڑھ کر جائے نماز اٹھاتے ہوئے اس نے سوچا تھا۔اس کے اندر ایک نیا عزم، نئی ہمت آئی ہو جیسے۔

سب باتوں کو جھٹک کر وہ گیارہ بجے ہی نیند کی وادیوں میں جا چکی تھی۔کیونکہ وہ جان چکی تھی کہ اس چیز کو سر پر سوار کر کے وہ خود کو کمزور بنا رہی ہے۔جو وہ نہیں ہے۔تنہا معاشرے میں رہتے ہوئے اپنی حفاظت خود کرنے والی لڑکی کبھی کمزور نہیں ہوتی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

****

"کیا بات ہے آج گھر نہیں جانا کیا۔۔"خرم نے فرہاد کو معمول سے ہٹ کر کلب میں بیٹھے دیکھ کر کہا۔عموماً وہ دس بجے ہی نکل جاتا تھا۔حد گیارہ ہو جاتی لیکن آج تو گیارہ سے اوپر ٹائم ہو رہا تھا۔

"ہوں نکل رہا ہوں۔۔" سگریٹ کا کش لیتا وہ سنو کر کی گیم دیکھ رہا تھا۔ جو آخری مراحل میں تھی۔

"سب ٹھیک ہے نا۔۔۔"

"ہاں ٹھیک ہے کیا ہونا ہے۔۔۔" وہ جس انداز میں بولا تھا وہ اس کے الفاظ کے بلکل برعکس تھا۔ خرم سمجھ گیا کہ وہ بات نہیں کرنا چاہتا۔ تو خاموش ہو کر وہ بھی دلچسپ ہوتی گیم کی طرف متوجہ ہو گیا۔ گیم ختم ہوتے ہی وہ اٹھا اور مل کر باہر کو نکلا تاثر یہی دیا کہ وہ گیم کی وجہ سے اتنی دیر بیٹھا۔ لیکن خرم اسے دیکھ رہا تھا کہ اس کی نظریں غیر مرئی نقطے پر مرکوز تھیں۔۔۔ اور آج اس نے لگاتار چار سگریٹ پیے تھے۔ عموماً وہ ایک لیتا کبھی کبھی وہ بھی نہیں۔

گاڑی کا لاک کھول کر دروازہ پکڑے وہ یونہی کچھ پل کھڑا تازہ ہوا میں لمبے سانس لینے لگا۔

کچھ دیر بعد گاڑی میں بیٹھ کر گاڑی سٹارٹ کی۔ اور گھر کی جانب بڑھائی اپنے نہیں فارہ کے۔ آدھے گھنٹے کے بعد وہ اس کے گھر کے باہر تھا۔ گاڑی سے اتر کر نیم پلیٹ پر لکھے ایڈریس سے کنفرم ہو گیا یہ وہی ایڈریس تھا جو فارہ کے ڈاکومنٹس میں تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"یہاں رہتی ہے۔۔۔ لیکن کس کے ساتھ رہتی ہو گی۔۔" یہ اور اس طرح کے بہت سے سوال دماغ میں گھوم رہے تھے۔ فرہاد نے موبائل سے اس کا نمبر ڈائل کیا۔ اب بیل گئی تھی۔ ورنہ دوپہر کے بعد سے نمبر آف تھا۔ لیکن کال ریسیو نہیں ہوئی۔ فرہاد گاڑی میں بیٹھا اور وہی بیٹھے بیٹھے اس نے کوئی سولہ سترہ فون کیے لیکن نو ریسپانس۔۔۔

گاڑی سٹارٹ کرتا گھر پر ایک آخری نگاہ ڈالتا اس نے گاڑی اپنے گھر کے رستے پر ڈالی تھی۔گھر آنے تک وہ مسلسل کال کر رہا تھا لیکن بیل جا کر بند ہو رہی تھی۔اب یا تو فارہ اس کا نمبر بلاک کر چکی تھی۔یا موبائل سائلنٹ پر تھا۔

کمرے میں آ کر کپڑے چینج کیے۔اور لیپ ٹاپ آن کیا۔اور سعودیہ کال ملائی۔

"ہاں بھئی کیسا ہے۔۔"سلام دعا کے بعد فہیم بولا تھا۔لیکن اس کی طرف بلکل بھی متوجہ نہیں تھا۔فہیم کا بیٹا اس کی گود میں تھا۔جسے وہ بہلا رہا تھا۔

"ٹھیک۔۔۔آپ کیسے ہیں۔۔"

"ٹھیک ہوں۔۔۔"

"بھابھی اور بچے۔۔۔"

"بھابھی کچن میں اس کے لیے دودھ بنا رہی ہے۔۔۔باقی بچے سو چکے لیکن اسے نیند نہیں آتی۔۔۔"وہ ساحر کو گھورتے ہوئے بولا۔جو منہ بسورے رونے کی تیاریوں میں تھا۔

"اچھا۔۔۔"فرہاد نے مسکرا کر ساحر کو دیکھا لیکن وہ یونہی منہ پھلائے رہا۔

"ہوں۔۔۔تم سناؤ۔۔۔نئی کمپنی کا کیا حساب کتاب ہوا۔۔۔"

"آج انٹرویو فائنل ہوئے ہیں۔۔۔پرانے سٹاف سے دو فی میل ہیں اور تین میل۔۔۔باقی نئے سٹاف کے لیے آفس میں کچھ چینجنگ ہو رہیں ہیں۔۔۔وہ ہو جائیں اس کے بعد انٹرویو رکھیں گے۔۔۔"فرہاد تفصیل بتانے لگا۔

"اور پرانا آفس کو عاصم ہی دیکھ رہا ہے۔۔"

"جی بھائی میں بھی ادھر چکر لگا لیتا ہوں کیونکہ ابھی یہاں اتنا کام نہیں ہے۔۔۔"

"چلو اچھا۔۔گڈ لک۔۔"فہیم نے مسکرا کر اسے دیکھا۔اور ساتھ ہی اپنی بیگم کو بھی آواز لگائی۔

"اب آ بھی جاؤ مریم۔۔۔"

"بھائی۔۔"فرہاد بولا تو فہیم نے اسے دیکھا جو سنجیدہ تھا۔

"ہوں۔۔"

"بھائی فارہ مل گئی۔۔"اسی پل مریم نے آ کر ساحر کو پکڑا تھا۔فہیم نے اس کی بات پر الجھ کر اسے دیکھا۔

"کیا۔۔۔"فرہاد نے گہری سانس بھری۔

"فارہ اکرام۔۔مل گئی۔۔"فہیم کچھ لمحے تو حیران سا چپ رہا۔

"کہاں کیسے۔۔۔واقعی۔۔۔میرا مطلب تم ملے اس سے۔۔۔"فہیم نے ڈھونڈ کر ہینڈ فری لگائی اور کمرے سے باہر نکل آیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"جی ملا ہوں اس۔۔۔"

"اچھا۔۔۔کیا بات ہوئی۔۔"فہیم کو شدید تجسس ہو رہا تھا۔

"کچھ خاص نہیں۔۔"

"میں بھی کیا پوچھ رہا ہوں۔۔۔اس نے تو تم سے بات تک نہیں کی ہو گی۔۔"فہیم کے یقین بھرے انداز پر فرہاد کچھ پل چپ رہ گیا۔

"نہیں خیر بات تو کی ہے لیکن۔۔۔"فہیم کو فرہاد بجھا بجھا سا لگا۔

"لیکن۔۔۔"

"لیکن۔۔۔۔وہ بہت ناراض ہے۔۔یعنی کہ اسے کوئی فرق نہیں پڑا۔۔۔"فرہاد کو سمجھ نہیں آئی کہ وہ کیسے بتائے۔

"فرق کس بات کا پڑنا تم لوگوں کے کون سا اچھے تعلقات تھے۔۔۔شکر کرو اس نے تم سے بات ہی کر لی۔۔"فہیم جھجھکے بنا بولا۔

"سہی کہا۔۔۔وہ بہت بدل گئی ہے۔۔۔اتنی میچور اور پر اعتماد۔۔۔مطلب پر اعتماد تو پہلے بھی تھی۔۔"فرہاد نے گہری سانس بھری۔

"خوبصورت بھی ہو گئی ہے کیا۔۔"؟؟فہیم لاپرواہی سے بولتے اسے غور سے دیکھ رہا تھا۔

"ہوں۔۔۔"فرہاد کہیں گم ہو جیسے۔

"کیا بات ہوئی تھی۔۔۔"

"کچھ نہیں آفس سے متعلق۔۔"

"اچھا تو آفس میں ملی ہے۔۔۔"

فہیم نے پوچھا تو فرہاد نے تھوڑی سی تفصیل بتائی۔

"لیکن اب نا وہ آفس آرہی ہے۔۔۔ فون بھی اٹینڈ نہیں کر رہی۔۔۔۔" فرہاد کے لہجے اور چہرے پر فکر و پریشانی تھی۔

"اس سے کسی بھی قسم کی بات کرنے سے پہلے تم خود سے تو پوچھ لو۔۔۔" فہیم کی بات پر وہ اسے نا سمجھی سے دیکھنے لگا۔

"کیا مطلب۔۔۔"

"خود سے پوچھو۔۔۔ اپنے دل۔۔۔ کس لیے تم اسے دوبارہ ملنا چاہتے ہو۔۔۔ جو رشتہ تم دونوں کے درمیان ہے اسے نبھانے کے لیے یا صرف دل پر سے ملال ختم کرنے کے لیے۔۔۔" فہیم کی بات پر فرہاد خاموش ہوا تھا۔

"چلو یہ بتاؤ اسے جب تم نے دیکھا تو پہلی چیز کیا آئی تھی تمہارے دل و دماغ میں۔۔۔"

"اسے دیکھ کر سکون ہوا کہ وہ ٹھیک ہے۔۔" وہ اپنے احساسات کھل کر نا بتا سکا۔ جب کہ اسے حقیقت میں پچھلا سب بھول گیا تھا۔ لیکن اب جانے دل کو کون سے اندیشے گھیر رہے تھے۔ ایک بوجھل پن سا چھایا تھا۔

"وہ تو مجھے بھی ہوا جب تم نے مجھے بتایا۔۔۔ آفٹر آل وہ ہماری کزن ہے۔۔۔"

"آپ کہنا کیا چاہتے ہو بھائی۔۔"لہجہ تھکا ہوا تھا۔

"میں کہنا چاہتا ہوں کہ بازی پلٹ چکی ہے۔۔۔ایک وقت تھا کہ اسے انتظار تھا کہ تم اس رشتے کو نبھاؤ۔۔۔اب تمہیں انتظار کرنا ہو گا کہ وہ ایسا چاہتی ہے کہ نہیں۔۔۔"فہیم کی بات سنتے ہوئے اس نے موبائل آن کیا۔اور کانٹیکٹ لسٹ میں سب سے اوپر مائی جیم تھا۔

"اور وہ نہیں چاہے گی ایسا۔۔۔۔"فرہاد کی نظروں میں اس کا نفرت بھرا چہرہ گھوما۔

"تو تم زبردستی نہیں کر سکتے نا۔۔۔شاید چاہ کر بھی۔۔۔"فہیم کہہ کر خاموش ہوا۔

"کیوں نہیں کر سکتا میں۔۔۔میری بیوی ہے وہ۔۔۔اگر میں چاہوں تو ابھی پکڑ کر لے آؤں۔۔۔آپ بھی جانتے میں مجھے۔۔۔۔"فرہاد ٹھوس انداز میں بولا۔

"ہوں جانتا ہوں۔۔۔لیکن تم بھی جانتے ہو یہ بات انا کا مسئلہ بنا کر جذباتی ہونا والی نہیں۔۔۔۔خیر اچھا۔۔۔ دیکھتے ہیں کیا ہوتا ہے۔۔۔"فہیم نے ہلکے پھلکے انداز میں بات ختم کرنا چاہی۔

"اور اماں کیسی ہیں۔۔۔شام میں بات ہوئی میری۔۔۔"

"آپ کو معلوم ہی ہے بھائی۔۔۔ویسی ہی کنڈیشن ہے۔۔۔۔اور ان کو ٹائم نہیں دے پاتا کبھی کبھی۔۔۔یہاں آفس سیٹ کر کے سب بابر کے سپرد کروں گا۔۔۔خود ان کے پاس جاؤں گا کچھ دنوں کے لیے۔۔۔"

"میں بھی اس منتھ کے لاسٹ تم آؤں گا۔۔۔تم فکر مت کرنا۔۔۔"

"جی۔۔"

"اور فارہ کو میرا اسلام کہنا۔۔" آخر میں وہ شرارتی ہوئے۔ تو فرہاد نے گہری سانس لی۔

"فلحال تو وہ جاب پر نہیں آرہی میری وجہ سے۔۔۔۔"

"آجائے گی۔۔۔ لیکن ابھی پہلے تم خود فیصلہ کرو۔۔۔ کہ اس رشتہ کو نبھانہ چاہتے ہو یا نہیں۔۔۔۔ اگر نہیں تو اسے طلاق دو تا کہ وہ اپنی زندگی شروع کر سکے۔۔۔"

"طلاق۔۔۔ اتنا آسان ہے کیا۔۔۔"

"ساری زندگی برباد کرنے سے تو بہتر ہے۔۔۔" فہیم کی بات پر فرہاد خاموش ہو گیا۔

"لیکن میں بار بار یہ کہہ رہا ہوں کہ تم کیا چاہتے ہو

۔۔۔۔۔کچھ فیل ہوتا ہے اس کے لیے۔۔۔"

"پتہ نہیں۔۔۔" اس کے انداز پر فہیم نے گہری سانس لی تھی۔ اور خدا حافظ کہہ کر فون رکھ دیا۔

"پاگل۔۔۔ ابھی خود کو نہیں معلوم کہ کرنا کیا چاہتا ہے۔۔۔" فہیم سر جھٹک کر اندر بڑھا۔

فرہاد کے اندر کہیں بے چینی نے پھر سے زور پکڑا تھا۔ اس رات فارہ سکون سے سو رہی تھی۔ لیکن فرہاد نے رات آنکھوں میں کاٹی تھی۔

****

فارہ صبح اٹھی تو فریش تھی۔سات بج رہے تھے۔کافی دنوں بعد آج اس نے صبح کی واک کا سوچا۔جو گر پہن کر جب نیچے آئی۔تو سوہا بھی سکول جانے کے لیے نکل رہی تھی۔اس نے آنٹی کو سلام کیا سوہا اسے اور آنٹی دونوں کو خدا حافظ کہہ کر باہر کو گئی۔آنٹی نے اسے چائے کا پوچھا تو اس نے منع کر دیا۔وہ گیٹ سے باہر نکلی۔سوہا جا چکی تھی۔اپنے پیچھے دروازہ بند کیا۔سامنے کھڑی گاڑی پر اس کا دھیان نہیں گیا تھا۔لیکن جب گاڑی کا دروازہ کھلا اور اس میں سے فرہاد باہر آیا تو فارہ کی ساری بے دھیانی دھیان میں بدلی تھی۔وہ حیران سی اسے قریب آتے دیکھے گئی۔

"تم۔۔"

"مجھے تم سے بات کرنی ہے۔۔"وہ سنجیدہ تھا۔فارہ نے اس کے سنجیدہ تاثرات غور سے دیکھے۔شکل سے لگ رہا تھا وہ رات کا جاگا ہوا ہے۔اب پتہ نہیں شکل صحیح کہہ رہی تھی یا نہیں۔

"اوکے۔۔"فارہ نے اس پر سے نظریں ہٹائیں۔

"چلو۔۔۔"وہ کہہ کر گاڑی کی طرف مڑا۔

"کہاں۔۔مجھے تمہارے ساتھ کہیں نہیں جانا۔۔۔سامنے جا کر لیفٹ مڑ کے پارک ہے ہم وہاں بیٹھ کر بات کریں گے۔۔۔"فارہ کے ناگوار انداز پر وہ پلٹا اور اسے دیکھنے لگا۔فارہ کہہ کر قدم بڑھا چکی تھی۔وہ پلٹ کر گاڑی تک گیا۔گاڑی سٹارٹ کی۔فارہ کی نظروں کے سامنے گاڑی زن سے گزری۔اور فارہ کے دیکھتے دیکھتے موڑ مڑ چکی تھی۔

"اف مجھے کیا ہوا۔۔۔میں نے کیوں حامی بھری بات کرنے کے لیے۔۔۔"فارہ نے دانت کچکچائے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

فارہ جب پارک کے گیٹ تک پہنچی تو وہ گاڑی سے باہر آیا۔فارہ آگے تھی اور وہ کچھ قدم پیچھے۔ایک بینچ کے قریب جا کر فارہ بینچ کے کنارے پر بیٹھی۔فرہاد خاموشی سے دوسرے کنارے پر بیٹھ گیا۔اس ٹائم پارک میں اتنا رش نہیں تھا۔ٹریک پر کچھ لوگ واک کر رہے تھے۔کچھ دیر خاموشی رہی۔فارہ کو الجھن ہوئی یہ بات کیون نہیں کر رہا اب۔

"کیا بات کرنی تھی۔۔"فارہ نے چہرہ اس کی طرف کیا۔فرہاد نے دیکھا وہ بنا جھجھکے اس کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی۔اس کے خاموشی سے دیکھنے پر فارہ کے چہرے پر ناگواری چھائی۔

"پلیز تمہیں کوئی بات کرنی ہے یا میں جاؤں۔۔"فارہ نے اپنا چہرہ واپس موڑ لیا۔دل میں پیچ و تاب کھا رہی تھی۔اپنے چہرے پر جمیں فرہاد کی نظریں بخوبی محسوس ہو رہیں تھیں۔

"تم آفس کب آ رہی ہو۔۔۔"

"یہ پوچھنا تھا تم نے۔۔۔میرا خیال ہے اس کا جواب میں تمہیں اس دن دے آئی تھی۔۔۔"وہ طنزیہ ہوئی۔اس کے انداز پر وہ خاموش ہو گیا۔

"آفس آ جانا۔۔اگر تم میری وجہ سے جاب چھوڑ رہی ہو تو۔۔۔تو میں آفس نہیں آؤں گا۔۔۔"وہ رک کر بولا۔نظریں فارہ پر تھیں۔

"اچھا۔۔۔اور یہ سب تم میرے لیے کیوں کرو گے۔۔۔"فارہ نے اس کی طرف اب رخ کیا تھا۔

"کیا یہ جاننا بہت ضروری ہے تمہارے لیے۔۔؟؟؟۔۔"وہ صاف لہجہ میں بولتا فارہ کو لب بھینچنے پر مجبور کر گیا۔

"بس یہی بات تھی۔۔۔" فارہ نے نظروں کے تعلق کو توڑا۔ سامنے دیکھنے لگی۔

"باتیں بہت سی ہیں لیکن یہ جگہ ان باتوں کے لیے مناسب نہیں۔۔۔" وہ بلا جھجھک بولا۔ فارہ کو اس سے ایسے جواب کی بلکل امید نہیں تھی۔

"میری وجہ سے اپنی نوکری مت چھوڑو۔۔۔ میری پرواہ تو تمہیں ویسے بھی نہیں ہے۔۔"

"سہی کہہ رہا ہوں نا۔۔۔" فرہاد جانے کیا جاننے کا خواہشمند تھا۔ لیکن وہ خاموش رہی۔

"اپنا خیال رکھنا فارہ۔۔۔ اور میری وجہ سے تمہیں کوئی مسئلہ نہیں ہو گا۔۔۔ اس دن کے لیے میں معافی چاہتا ہوں۔۔۔ چلتا ہوں۔۔۔" وہ کہہ کر اٹھا۔ اور جانے لگا۔

فارہ نے اس کی سب باتیں لب بھینچے سنی تھیں۔ اس کے پاس ہر بات کا جواب تھا۔ لیکن جواب اس وقت پچھلے حوالے، پچھلی باتیں کھول دیتا۔ جو وہ ہرگز نہیں چاہتی تھی۔ وہ جانتی تھی۔ فرہاد نے اسے نہیں ڈھونڈا ہو گا۔ اتنے سال بعد اگر وہ ملے ہیں تو یہ صرف ایک اتفاق ہی تھا۔ اور وہ اسے ایک اتفاق ہی رہنے دینا چاہتی تھی۔ جب وہ اس سے ملی تھی وہ ضرور ڈسٹرب ہوئی تھی۔ لیکن اب وہ خود کو باور کروا چکی تھی۔ کہ فرہاد اس کی زندگی میں صرف باس کی حیثیت سے ہی آیا ہے۔ اور اس سے آگے اور کچھ بھی نہیں۔۔۔ کبھی بھی نہیں۔۔۔

****

اگلے دو دن بھی وہ یونہی گھر ہی رہی۔ لیکن تیسرے دن اسے فون آیا۔۔۔۔ آفس سے بسمہ کا۔۔۔ بسمہ مارکیٹنگ کے ڈپارٹمنٹ میں تھی۔ یوں تو ملاقات ہوتی رہتی تھی۔ لیکن فارہ کی کسی کے ساتھ اتنی دوستی ہو نہیں پائی تھی۔

"کیسے فون کیا۔۔"

"یار تم آفس کب آؤ گی میں بور ہو جاتی ہوں۔۔۔ ابھی تک نیا سٹاف بھی نہیں آیا۔۔۔ سر متین سے پوچھا تو انھوں نے بتایا کہ تم وجہ بتائے بغیر چھٹی پر ہو۔۔۔"

"ہوں کچھ ریزن تھی۔۔۔۔ تم بتاؤ آفس میں کیا چل رہا۔۔۔" فارہ نے بات پلٹی۔

"کچھ نہیں یار۔۔۔ ابھی تو کچھ خاص نہیں۔۔۔ فرہاد سر نے کچھ بدلاؤ لانے ہیں آفس میں۔۔۔ اس کے بعد ہی کام شروع ہو گا۔۔۔ تم کب آؤ گی۔۔۔"

"ہوں دیکھتی ہوں۔۔۔ شائد میں کسی اور جگہ جاب دیکھ لوں۔۔۔"

"کیوں اتنی لکی ہو یار پتہ ہے تمہیں اب یہ کمپنی پہلے جیسے نہیں رہنے والی۔۔۔۔ ہائی لیول پر آنے والی ہے۔۔۔۔ اور پرانے سٹاف سے صرف پانچ بندے آفس میں ہیں۔۔۔ یہ ہمارا گڈ لک ہے۔۔۔۔ اور تم اسے ضائع کر رہی ہو۔۔۔ اور آجکل کہاں ملتی ہیں اچھی نوکریاں۔۔۔ دو تین سال خوب گھسنا پڑتا ہے۔۔۔ پھر کہیں جا کر بندہ سیٹ ہوتا ہے۔۔۔۔ اور تمہیں یہ سب پتہ نہیں جیسے۔۔۔" فارہ کو اس کی باتوں سے بلکل اختلاف نہیں تھا وہ بلکل سہی کہہ رہی تھی۔ لیکن اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا۔ بسمہ نے بہت بار اسے آفس آنے کی تاکید کی۔ اور فون رکھ دیا۔

فارہ نے سوچا اسے ایک مرتبہ آفس جا کر دیکھنا تو چاہیے۔ اگر وہ جاب چھوڑنا بھی چاہ رہی تھی تو اس کا بھی تو پراسس پورا کرنا ہو گا اسے۔ اب کبوتر کی طرح آنکھیں بند کر کے گھر بیٹھ جانے سے حالات کبھی ٹھیک نہیں ہوتے۔ یہ اس سے بہتر کون جانتا تھا۔

****

اگلے دن وہ آفس جانے کے لیے تیار ہو گئی۔ اپنے ٹائم پر آفس گئی۔ تو وہاں کا نقشہ ہی بدلا ہوا تھا۔ بسمہ اسے دیکھ کر اس کے پاس آئی۔

"آجاؤ ادھر بیٹھتے ہیں۔۔۔ سر ابھی آئے نہیں۔۔۔ نئے کیبن بن رہے ہیں۔۔۔ کام چل رہا ہے۔۔۔ آج پورا ہو جائے گا۔۔۔ کل پرسوں انٹرویو ہونگے۔۔۔ میں تو بہت ایکسائیٹڈ ہوں یار۔۔۔" بسمہ حسبِ توقع شروع ہو چکی تھی۔

"مس فارہ۔۔۔ آپ کو سر بلا رہے ہیں۔۔۔" انھیں بیٹھے کافی دیر ہو گئی تھی۔ روم میں رکھا انٹرکام بجا۔ بسمہ نے سن کر پیغام اسے دیا۔ فارہ پوچھنا تو چاہتی تھی کون سے سر لیکن پوچھا نہیں۔

روم کے باہر جا کر اس نے دروازہ ناک کیا۔ اندر سے بابر صاحب کی آواز آئی۔ وہ دروازہ کھولتی اندر گئی۔ اور ایک نظر میں ہی پتہ لگ رہا تھا کہ یہاں بھی بہت کچھ بدلہ ہے۔

"آیئے مس فارہ بیٹھیے۔۔" بابر صاحب نے کہا تو وہ بیٹھ گئی۔ فارہ نگاہ ڈالے بغیر بھی کمرے میں فرہاد کی موجودگی جان گئی تھی۔ جو روم میں ایک جانب رکھے صوفوں پر ریلیکس سا بیٹھا۔ کوئی فائل دیکھ رہا تھا۔

"مس فارہ یہ ہماری نئ کمپنی جس کا نام اب دا ملک سنز ہے۔یہ نیو کنٹریکٹ ہے آپ کے لیے۔۔۔آپ ان میں شامل ہیں جو ہماری کمپنی کے لیے سلیکٹ ہو چکے ہیں تو آپ کو ہمارے ساتھ یہ دو سال کا کنٹریکٹ سائن کرنا ہو گا۔۔۔اس میں سب تفصیل موجود ہے آپ تسلی سے پڑھ کر سائن کر دیجیئے۔۔۔"بابر صاحب نے اسے فائل دیتے ہوئے تفصیل دی۔

"اور اگر میں جاب نا کرنا چاہوں۔۔۔"وہ بولی تو بابر صاحب بنا رکے بولے۔

"نو پرابلم۔۔۔۔جیسا آپ چاہیں۔۔۔بلکہ بہتر ہو گا اگر آپ جاب نہیں کرنا چاہتیں تو ہمیں ابھی انفارم کر دیں۔۔۔تا کہ ہم آپ کی پوسٹ کے لیے بھی انٹرویو فائنل کر دیں۔۔۔"بابر صاحب انتہائی پروفیشنل انداز اپنائے ہوئے تھے۔فارہ سر ہلا کر رہ گئی۔اسے سمجھ نا آیا کیا جواب دے۔

"میں آج آپ کو جانے سے پہلے بتا دوں گی۔۔۔"

"شیور۔۔"بابر صاحب پروفیشنل انداز میں ہلکا سا مسکرائے۔فارہ فائل پکڑتی اٹھ گئی۔جانے کے لیے پلٹی تو اس کا رخ فرہاد کی سمت ہوا تھا۔فارہ نے دیکھا وہ فائل کھولے موبائل پر انگلیاں چلا رہا تھا پاس لیپ ٹاپ بھی کھلا پڑا تھا۔اس نے ایک بار بھی فارہ پر نگاہ نہیں ڈالی تھی۔

"بابر صاحب۔۔۔مجھے سعید صاحب سے ملنا ہے انھیں فون کریے۔۔۔ان کے ساتھ میٹنگ کا ٹائم سیٹ کریے۔۔۔"فارہ جب دروازے کے پاس پہنچی تو فرہاد کی آواز آئی تھی۔

"یس سر۔۔۔"بابر صاحب تائیدی انداز میں بولے۔فارہ دروازہ کھولتی نکل گئی۔

"کیاہوا۔۔؟"

"کچھ نہیں۔۔یہ کنٹریکٹ ہے پڑھنا ہے۔۔"

"ہاں میں کر چکی سائن۔۔۔یار اتنی اچھی جاب چل رہی ہے۔۔۔کیوں خود کو مصیبت میں ڈالنا۔۔۔دو سال کا ہے۔۔۔پتہ بھی نہیں چلنا۔۔۔اور کوئی اتنے سخت رولز بھی نہیں ہیں۔۔۔اگر چھوڑنا ہو تو دو مہینے پہلے اطلاع دینی ہو گی۔۔۔"

"ہوں۔۔۔"فارہ فائل کھول کر پڑھنے لگی۔اس وقت کچھ بھی سمجھ نہیں آرہا تھا۔

"جی سر۔۔۔اوکے۔۔"فون بجا تو بسمہ سن کر کھڑی ہو گئی۔فارہ نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

"سر فرہاد نے بلایا ہے۔۔۔سر سعید بھی آرہے ہیں شائد میٹنگ ہو۔۔۔میں سر کی بات سن کر آتی ہوں۔۔۔"جب تک وہ واپس آئی وہ فائل پڑھ چکی تھی۔

"یار مجھے فرہاد سر نے کام دیا ہے۔۔۔کمپیوٹر یوز کرنے کے لیے میں دوسرے کیبن جارہی ہوں۔۔۔۔تم نے کیا سوچا ہے۔۔۔"اپنا بیگ اٹھا کر وہ جاتے جاتے رکی۔تو فارہ کندھے اچکا کر رہ گئی۔بسمہ نفی میں افسوس بھرے انداز میں سر ہلاتے پلٹی تھی۔وہ گئی تو فارہ نے فائل پر سر رکھا اور پین سے میز یونہی بے مقصد لکیریں بنانے لگی۔

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

Kitab Nagri Special

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

فارہ اٹھ کر کھڑکی میں آ گئی۔ باہر سڑک پر ٹریفک رواں دواں تھی۔ یونہی جانے کتنا وقت وہ کھڑکی میں کھڑی باہر دیکھتی رہی۔ چونکی اس وقت جب ٹیبل پر پڑا فون بجا۔ فون کی رنگ ٹون اس کے موبائل کی نہیں تھی۔ وہ پلٹی تو دروازے پر فرہاد کھڑا تھا۔ دونوں کی نظریں ملیں۔ اس کے دیکھنے پر بھی فرہاد نے اپنی نظریں نا ہٹائیں۔ فون مسلسل بج رہا تھا۔ فارہ نے دیکھا۔ ٹیبل پر فائل کے اوپر اس کے فون کے ساتھ پڑا فون بج رہا تھا۔ جو بسمہ کا تھا اور وہ یہاں بھول گئی تھی۔ اس سے پہلے کے وہ فون تک جاتی فرہاد قدم اٹھاتا اس کے قریب آ گیا۔ کبھی کبھی فارہ کو سمجھ نہیں آتی تھی وہ اس کے ساتھ کیسا برتاؤ کرے۔ اجنبی بن کے بھی اجنبی نہیں بن پا رہی تھی۔ پتہ نہیں کیوں۔۔۔

وہ دیکھتی رہ گئی اور وہ اس کے بے حد قریب آ کر جھکا تھا۔اس کے پرفیوم کی مہک نے فارہ کو گھیرا۔لیکن اس مہک میں فرہاد کی سانسوں کی تپش بھی تھی۔وہ فرہاد کے حصار میں تھی۔

فون کی آواز ایک دم تیز ہوئی تھی۔اور فارہ کی آنکھیں پٹ سے کھلیں۔۔۔نا سمجھی کی کیفیت میں وہ سامنے بجتے فون کو دیکھنے لگی۔فون بج کر بند ہو گیا۔فارہ کو لگا وہ کہیں اور ہی ہے۔۔۔

یہ کیسا خواب تھا۔دل کی دھڑکن بے ہنگم سی۔۔۔کبھی تیز کبھی مدھم تھی۔۔۔اسے نہیں پتہ تو فائل پر سر رکھے ہوئے تھی بوریت سے آنکھیں بوجھل سی ہو رہی تھیں۔انکھیں بند کر کے وہ کب نیند میں گئی۔اسے کچھ معلوم نہیں ہوا۔۔۔

وہ حیران تھی۔شدید حیران۔۔۔اس کے ساتھ ایسا کبھی ہوا نہیں۔۔۔چلو نیند آ بھی گئی۔لیکن یہ خواب کیسا تھا۔اس نے پلٹ کر کھڑکی کی جانب دیکھا۔یوں لگا وہ خود وہاں دیکھ رہی ہو۔اور فرہاد اس کے قریب کھڑا ہے۔۔۔

"کیا ہوا۔۔۔ہیلو۔۔۔فارہ۔۔۔"بسمہ اس کے سامنے کرسی پر آ کر بیٹھی تھی۔فارہ کو ساکت کھڑکی کی جانب دیکھتے حیران ہوئی۔

"فارہ۔۔۔"اب کہ بسمہ نے اس کا ہاتھ ہلایا۔تو وہ ڈر کر پلٹی۔۔

"کیا ہوا۔۔۔"بسمہ حیران ہوئی۔

"کچھ نہیں۔۔۔"فارہ نے خود کو سنبھالا۔بسمہ حیران سی اسے دیکھ رہی تھی۔کہ پھر فون بجا۔

"آہ یار میں اپنا فون یہیں بھول گئی تھی۔۔۔ایک تو کام میں کچھ یاد نہیں رہتا۔۔۔"بسمہ فون پکڑتے ہوئے بولی۔فارہ کا گلا خشک ہو رہا تھا۔پانی دیکھا تو بوتل خالی تھی۔وہ بوتل پکڑے باہر نکلی تھی۔

ڈسپینسر سے پانی بھرا اور وہی بینچ پر بیٹھ کر پینے لگی۔

"یہ نہیں۔۔۔یہ میرے کبھی خواب وخیال میں بھی نہیں تھا اور نا ہے۔۔۔لیکن پھر ایسے کیسے۔۔۔میں نے کبھی ایسے نہیں سوچا۔۔۔میں اچھی جانتی ہوں اپنی قسمت کو۔۔۔اس طرح کی خوش فہمیاں تو میں نے کبھی پالی نہیں تھیں۔۔۔اور کبھی بھی میرے ساتھ ایسا نہیں ہوا۔۔۔تو یہ کیا ہوا۔۔۔اور کیوں۔۔۔"

وہ ایک ہاتھ میں بوتل پکڑے دوسرے ہاتھ میں سر تھامے بیٹھی تھی۔ کہ پاس سے فرہاد کے بولنے کی آواز آئی۔وہ کسی کو انسٹرکشن دیتے ہوئے اسی طرف آرہا تھا۔۔۔فارہ خود کو سنبھالتی سیدھی ہو بیٹھی۔پانی پینے کو بوتل منہ سے لگائی۔ نظریں اپنی سمت آتے فرہاد پر ٹھہریں۔اور اس وقت فرہاد اسے بہت الگ لگا تھا۔نیوی بلیو سوٹ میں اس کی صاف رنگت مزید اچھی لگ رہی تھی۔فارہ جانتی تھی وہ جم کرتا ہے۔کوئی نا بھی جانتا ہو یہ اس کی جسامت بتا دیتی تھی۔فرہاد اور بابر صاحب قریب آئے تو اس نے رخ موڑ لیا۔فرہاد نے اس کا رخ موڑنا محسوس کیا۔وہ بابر صاحب سے بات کرتا آگے بڑھ گیا۔فارہ نے دیکھا کہ وہ گزر چکے ہیں۔فارہ کی نظریں پھر سے فرہاد کی پشت پر جمی تھیں۔اور جب تک وہ غائب نہیں ہوا اس نے پلکیں نہیں جھپکیں تھیں۔اپنی حرکت پر دھیان دیتے ہوئے فارہ کا دل کیا کہ وہ آدھی بچی پانی کی بوتل اپنے اوپر ہی خالی کر لے۔وہ جھنجھلا کر اٹھی تھی۔

* *

"میرے خیال میں تو یہ بہت اچھا ہے۔۔۔ تمہیں جاب جاری رکھنی چاہیے۔۔۔"عادل آئس کریم بھرا چمچ منہ میں ڈالتا ہوا بولا۔ سوہا، عادل اور فارہ اس وقت ٹی وی کے سامنے بیٹھے آئس کریم سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔ عادل سوہا کا ماموں زاد تھا۔ سوہا کے ماموں اور مامی آنٹی کے پاس بیٹھے تھے۔ اور وہ تینوں ادھر۔ جب فارہ نے ان سے اپنا مسئلہ شئیر کیا۔

"ویسے جاب چھوڑنے کی وجہ بھی سمجھ نہیں آ رہی فارہ۔۔۔ اتنی اچھی جاب چھوڑو گی کیوں تم۔۔۔"عادل کی بات پر سوہا نے بھی سوالیہ انداز میں اسے دیکھا۔

"کچھ نہیں بس یونہی۔۔۔"فارہ کیا بتاتی۔

"ارے بابا۔۔۔ یونہی یونہی کر کے مت کرنا آج کل ملتی کہاں نوکریاں۔۔۔ پڑھے لکھے بے چارے جوتیاں گھِس رہے ہیں۔۔۔"عادل کا انداز سمجھانے والا تھا۔

اور اگلے دن صبح کیبن میں پڑی فائل پر فارہ نے دستخط کر دیئے تھے۔ وہ فائل دینے روم میں گئی۔ تو آفس میں کوئی نہیں تھا۔ وہ باہر جانے کو پلٹ رہی تھی۔ جب فرہاد کمرے کا دروازہ کھولتے اندر آیا۔ فارہ وہی کھڑی رہ گئی۔

"یہ فائل۔۔۔"وہ آ کر کرسی پر بیٹھ کر لیپ ٹاپ آن کر رہا تھا۔ اسے دیکھ کر اس نے کوئی بات نہیں کی فارہ کو خود ہی بولنا پڑا۔

"کیسی فائل۔۔۔ پلیز بیٹھیے۔۔۔"اس کی جانب دیکھے بنا وہ فائل کھولتے ہوئے بولا۔

"میں نے سائن کر دیئے ہیں جاب جاری رکھوں گی۔۔۔"فارہ کھڑی رہی۔

"اوکے یہاں رکھ دیں۔۔۔"اب وہ موبائل میں مصروف تھا۔

"یس بابر آپ کہاں ہیں۔۔۔اوکے کتنے بجے تک۔۔۔"فرہاد نے گھڑی دیکھی۔

"مجھے آج شام کی فلائیٹ سے لاہور جانا یہ۔۔۔۔تو یہ سب جلدی ہونا چاہیے۔۔۔۔اوکے۔۔۔"

"مس فارہ آپ کو کوئی بات کرنی ہے۔۔۔"اب نے سوالیہ انداز میں اسے دیکھا تھا۔

"نہیں۔۔۔"فارہ نے کچھ پل اسے دیکھا۔اور باہر نکل گئی۔

"اسے ایسے ہی کرنا تھا۔۔۔وہ ایسا ہی تھا۔۔۔مجھے کیوں عجیب لگ رہا ہے۔۔۔کیوں برا لگا مجھے۔۔۔نہیں لگنا چاہیے برا۔۔۔بلکل بھی نہیں۔۔۔"اس نے سختی سے خود کو باور کروایا۔

* *

فارہ اکرام کی کہانی کچھ الگ نہیں تھی۔معاشرے میں بہت سی کہانیاں بکھری پڑی ہیں۔فارہ اپنے باپ کو نام کی حد تک جانتی تھی۔اکرام علی۔۔۔جس سے اس کی ماں نے بھاگ کر شادی کی تھی۔اس کا باپ اس کے پیدا ہونے سے پہلے ہی اس کی ماں کو چھوڑ کر جا چکا تھا۔ماں کے پچھتاوے کے دن شروع ہو چکے تھے۔جس کے لیے ماں باپ کو چھوڑا۔اس کے چھوڑنے کے بعد ماں باپ کے پاس جانا تو نہیں چاہتی تھی۔لیکن اپنی حالت سے مجبور ہو کر گئی تھی۔یہ جانتے ہوئے بھی کہ وہ اسے قبول نہیں کریں گے۔اور اس کی ماں سہی جانتی تھی۔اس حالت میں بھی اس کے بھائی نے اس پر ہاتھ اٹھایا تھا۔وہ تو ایسی بہن جو جانے کس کا منہ کالا کر کے آئی تھی۔اور جانے کس کا گند ساتھ لائی تھی۔مار ہی دینا چاہتا تھا۔لیکن رک گیا۔اپنی ماں کے آنسو اور فریاد کی وجہ سے۔

"عدیل کی ماں۔۔۔ آج تو نے اسے بچا تو لیا ہے۔۔۔ لیکن مجھے یہ اس گھر میں نظر نا آئے۔۔۔۔ اور جب میں مروں تب بھی اس کو میرا مرا منہ نا دکھانا۔۔"

فارہ کے نانا کی گونج چار کنال کے گھر میں ہر جگہ گونجی تھی۔ فارہ کی نانی نے بعد میں اس کی ماں سے قرآن پر ہاتھ کر پوچھا تھا۔ کہ یہ بچہ جائز ہے یا ناجائز۔

"تیری قسم ماں۔۔۔ اس پاک کلام کی قسم۔۔۔ اس نے نکاح کیا تھا مجھ سے۔۔۔" فارہ کی ماں کہہ کر پھپھک کر رو پڑی۔ کچھ تو عزت بچی رہ گئی تھی۔

"کملیے۔۔۔۔ تو جانتی ہے رب جانتا ہے۔۔۔ دنیا جان کر بھی نہیں جانے گی۔۔۔۔ کیا کر دیا تو نے اپنے ساتھ۔۔۔" فارہ کی نانی خود بھی بیٹی کے ساتھ رونے لگیں تھیں۔

"کہاں کمی چھوڑی تھی میں نے تیری تربیت میں۔۔۔۔ بول۔۔۔۔"

"نہیں ماں تیری تربیت میں کوئی کمی نہیں تھی۔۔۔۔ میں اندھی تھی۔۔۔ مجھے ٹھوکر کھا کر ہی عقل آنی تھی۔۔۔"

"ایسی ٹھوکر کیا کیا فائدہ بدبختے جسے کھانے کے بعد تو خالی ہاتھ رہ گئی۔۔۔۔ رسوا ہو گئی۔۔۔۔ عزت ایک دفعہ چلی جائے۔۔۔۔ تو واپس نہیں آتی۔۔۔"

ماں تھیں چاہ کر بھی دل سخت نا کر پائیں۔ بیٹی کے دکھ کو بھی رو رہیں تھیں اور اپنے دکھ کو بھی۔۔۔۔

* *

وقت گزرا۔دور پرے ایک گاؤں میں ان کے رشتہ دار تھے۔عاسمہ کو وہاں بھیج دیا۔بچی کی پیدائش ہوئی۔فارہ اکرام اس دنیا میں آئی۔

فارہ کی نانی ماں کا فون پر رابطہ تھا۔اور دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر۔شوہر کی سخت سست سن کر بیٹی کو ملنے آئیں تھیں۔اس وقت تک فارہ چار مہینے کی ہو چکی تھی۔نواسی کی موہنی صورت دیکھ کر بھی پیار نا آسکا۔بس اوپرے دل سے سر پر ہاتھ پھیرا۔عاسمہ نے محسوس کیا تو سوئی ہوئی فارہ کو چھوڑ کر ماں کو لیے باہر آگئی۔

"تیرے باپ نے پیغام بھیجا ہے۔۔۔اسے چھوڑ دے یہیں۔۔۔۔تو میرے ساتھ چل۔۔۔۔"اتنی بات کہہ کر وہ خاموش ہو گئیں۔۔۔

"ٹھیک ہے ماں جان میں آپ کے ساتھ جاؤ گی۔۔۔۔"پندرہ سیکنڈ کی خاموشی کے بعد عاسمہ بولی تھی۔ماں جان کو اس کا اتنی جلدی جواب دینا حیران کر گیا۔

"تو سوچ سمجھ کر بول رہی ہے نا۔۔۔۔تیرے باپ نے پھر کبھی تجھے ملنے نہیں دینا ہے اس سے۔۔۔"

"جب اس کے باپ نے اس کی فکر نا کی تو میں کیوں اس کے لیے اپنی پوری زندگی تباہ کروں۔۔۔"ماں جان نے گہری نگاہ بیٹی پر ڈالی۔عاسمہ عاجز ہو چکی تھی۔

"ماں ہے تو۔۔۔دل نہیں پھٹ رہا یہ سوچ کر کہ کبھی نہیں مل پائے گی اسے۔۔۔"انھیں نے ٹٹولتی نظروں سے اس کے تاثرات جانچنے چاہے۔

"ماں جان میں۔۔۔ یہاں ایک سال سے اس قید میں ہوں۔۔۔۔ ایک سال۔۔۔ اگر ساری عمر رہی نا تو مر جاؤں گی۔۔۔ اور اس کا باپ عیاشی بھری زندگی گزارے گا۔۔۔۔ تو میں کیوں۔۔۔ صرف میں کیوں اس کی وجہ سے خود کے لیے مشکلیں کھڑی کروں۔۔۔۔ بابا جان جہاں کہیں گے شادی کر لوں گی۔۔۔ وہ زندگی اس زندگی سے تو بہت بہتر ہو گی نا۔۔۔" عاسمہ اندر تک بھری بیٹھی تھی۔ آسائیشوں سے بھری زندگی گزاری تھی۔ کہاں سے لاتی اتنا حوصلہ ایسی زندگی کا۔ جس میں بس ضرورت کا روٹی کپڑا مل رہا تھا۔ من چاہا تو دور کی بات تھی۔

"ہو سکتا ہے وقت کے ساتھ تیرے باپ اور بھائی کا دل تم دونوں کے لیے نرم ہو جائے۔۔۔۔"

"تو کون اپنائے گا اس کے ساتھ مجھے۔۔۔ اور میرے ساتھ اسے۔۔۔۔۔ بہتر یہی ہے اسے چھوڑ دوں۔۔۔۔ اس کا ساتھ میرے لیے اور میرا ساتھ اس کے لیے۔۔۔۔ دونوں ہی مشکل ترین ہیں۔۔۔ لوگ اسے میری وجہ سے گالی دے گے۔۔۔ اور مجھے اس کی وجہ سے۔۔۔ بہتر ہے وہ میرے لیے اور میں اس کے لیے سوچ لوں۔۔۔ کہ ہم دونوں مر چکے ہیں۔۔۔۔" ماں جان نے گہری سانس بھری۔ فیصلہ ہو چکا تھا۔ اور ننھی فارہ اس دن اپنی ماں کی ترجیحات میں سے نکل گئی تھی۔

ماں جان کو بچی سے کیا لگاؤ ہونا تھا۔ جب اس کی خود کی ماں اس کے لیے کچھ نہیں سوچ رہی تھی۔ تو فارہ اکرام تو اپنی پیدائش کے چار ماں بعد ہی اکیلی تھی۔ اور زندگی کے اتنے لمبے سفر پر اسے اکیلے ہی رہنا تھا۔ **

یہ کچھ دنوں کے بعد کی بات تھی۔ دی ملک سنز کی تمام کام مکمل ہو چکے تھے۔ نئے لوگ جوائن کر چکے تھے۔ فارہ ایچ آر ڈیپارٹمنٹ میں ہی تھی۔ ان کے ڈیپارٹمنٹ کا نیا ہیڈ آیا تھا۔ باقی آفس میں اور بھی تبدیلیاں تھیں۔ دو

ہفتوں سے کام ریگولر ہو رہا تھا۔نئے ہیڈ کو آئے ایک ہفتہ سے اوپر ہو گیا تھا۔فارہ کو وہ ضرورت سے زیادہ ہی پر اعتماد لگا تھا۔اور ضرورت سے زیادہ کوئی بھی چیز اچھی نہیں لگتی۔خیر فارہ کو اپنے کام سے مطلب تھا۔جو وہ خاموشی سے کر رہی تھی۔فرہاد کا دوبارہ اس سے سامنا نا ہوا۔یہاں کے سب معملات کو ویسے بھی بابر صاحب اور متین صاحب ہینڈل کر رہے تھے۔فرہاد ان سے ہی سب معلومات لیتا تھا۔جس وجہ سے فارہ سمیت ان سب کا فرہاد سے کم ہی رابطہ تھا۔بلکہ نا ہونے کے برابر تھا۔

اور اس بات نے اندر کہیں فارہ کو دکھی کیا تھا۔۔۔بہت زیادہ دکھی۔۔۔۔فرہاد اس سے لاتعلق ہی تھا۔۔۔یہ بات ٹوٹے کانچ کی طرح اندر ہی اندر دل پر چبھ رہی تھی۔۔۔زخمی دل اور زخمی ہو رہا تھا۔۔۔فارہ چاہے لاکھ اس بات کو رد کرے۔۔۔۔لیکن یہ سب اندر کہیں تو ہلکی آنچ کی طرح سلگ رہا تھا۔۔۔خود کو جتنا بھی مضبوط بناتی لیکن کسی لمحے ایسی سوچ آتی کہ لگتا دل خالی سا ہو گیا ہے۔۔۔۔

"مس فارہ۔۔۔یہ فائل سر کو دے کر آیئے۔۔۔"ان کا نیا ہیڈ اسامہ اس کے ٹیبل پر فائل رکھ کر بولا۔فارہ جو کمپیوٹر پر کام کر رہی تھی۔ہاتھ روک کر اسے دیکھنے لگی۔

"اوکے۔۔۔"فارہ نے بہت ضبط کر کے کہا تھا۔وہ سر ہلاتا اپنے ٹیبل پر گیا۔اور موبائل میں مصروف ہو گیا۔فارہ کو انتہا کا طیش آیا۔وہ سارا کام فارہ سے کروا رہا تھا۔اور یہ فائل دینے کام کیا فارہ کا تھا۔پیون نہیں تھا کیا۔

"آپ گئیں نہیں۔۔ مس فارہ۔۔"وہ موبائل کان سے ہٹا کر بولا تھا۔فارہ جواب دیئے بنا اٹھی۔فائل دینے کے لیے آفس روم می جانب گئی۔ناک کیا۔اندر سے خلافِ توقع فرہاد کی آواز آئی۔فارہ کے جذبات ایک دم ٹھنڈے سے ہوئے تھے۔وہ آج ہی آیا تھا شاید۔ پچھلے دنوں سے بابر صاحب ہی تھے۔

"سر یہ فائل۔۔۔ آپ نے منگوائی تھی۔۔"وہ ٹیبل پر فائل رکھتے ہوئی بولی۔فرہاد جو کوئی اور فائل دیکھ رہا تھا۔اس کی رکھی فائل اٹھا کر دیکھنے لگا۔وہ پلٹ کر جانے لگی۔

"کیا میں نے کہا کہ آپ جایئے۔۔۔"فارہ کا اٹھتا قدم واپس ہوا تھا۔گہرا سانس لے کر مٹھی بند کرتی وہ خود پر قابو پا کر پلٹی تھی۔

"وہاں ٹیبل پر احمد سنز کے نام سے ایک فائل ہو گی۔مجھے لا کر دیں۔۔۔"فرہاد کے اشارے کرنے پر فارہ ٹیبل تک گئی۔بہت سی فائل اوپر نیچے پڑی تھیں۔پنجوں کے بل بیٹھ کر فائلز کو دیکھنے لگی۔اسی پل دروازہ ناک ہوا۔

"یس۔۔"فرہاد کی اجازت پر اسامہ اندر آیا۔

"سر آپ کو فائل مل گئی۔۔۔"

"جی۔۔مل گئی۔۔۔بیٹھیے۔۔"

"شکریہ سر۔۔۔"اسامہ اور وہ فائل کے متعلق ڈسکس کرنے لگے۔لیکن فارہ کو فائل مل کے نا دے رہی تھی۔اس نے دوبار فائل ایک ایک کر کے دیکھی لیکن مطلوبہ فائل نظر نہیں آئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کیا بکواس ہے۔۔۔کیا میرا کام فائل دینا اور ڈھونڈنا ہی ہے۔۔۔"وہ بہت بدمزہ ہو رہی تھی۔اسامہ کی نظریں پنجوں کے بل بیٹھی فارہ کی سمت بار بار اٹھ رہیں تھیں۔اس کا ڈوپٹہ ڈھلک گیا تھا جس سے اس کے کمر پر بکھرے بال نظر آ رہے تھے۔اور جو وہ فائل نا ملنے پر جھنجھلائی ہوئی تھی۔بے خبر تھی۔

فرہاد بھی اسامہ کا متوجہ ہونا محسوس کر گیا تھا۔کیونکہ وہ بات چیت میں توجہ نہیں دے رہا تھا۔فرہاد نے اس کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا۔

فارہ کا ڈوپٹہ ایک جانب سے ڈھلکا ہوا تھا۔اس کے بال جو کیچر میں ہلکے سے پھنسے تھے پوری کمر پر بکھرے پڑے تھے۔

"شکر ہے۔۔۔"اسی وقت وہ فائل ملنے پر اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔اور ڈوپٹہ درست کرتی پلٹی تھی۔اسامہ نظریں ہٹا چکا تھا لیکن فرہاد نہیں۔

"سر یہ تھی فائل۔۔۔"وہ فائل فرہاد کی جانب بڑھاتی بولی۔انداز ایک دم اجنبی ہوا تھا۔

"جی۔۔۔شکریہ۔۔۔"فائل تھامتا فرہاد بولا۔نظریں اب بھی اسی پر ٹکی تھیں۔لیکن فارہ نے توجہ نہیں کی۔

"مس فارہ۔۔۔آپ بہت ٹائم لگاتیں ہیں۔۔۔سر مجھے یہ بہت سست لگتیں ہیں۔۔"اسامہ نے ہلکے پھلکے لہجے میں مذاق بنایا۔

"جی اسامہ صاحب۔۔۔کیوں کہ بیٹھ کر تاڑنا بہت آسان کام ہے۔۔۔اس میں انرجی نہیں لگتی۔۔۔جس وجہ سے آپ سست اور کاہل بھی نہیں لگتے۔۔۔۔"فارہ بہت ضبط کر کے بولی تھی۔لیکن پھر بھی لہجے میں آنچ سی تھی۔

"سر کیا اب میں جا سکتی ہوں۔۔"وہ اسامہ کا جواب سنے بغیر ٹھنڈے لہجے میں فرہاد کو دیکھ کر بولی۔آنکھوں میں حد درجہ سرد مہری سموئے۔

"یس۔۔۔"فرہاد کرسی سے ٹیک لگاتے ہوئے بولا تھا۔نظریں اور لہجہ گہرائی لیے ہوئے تھے۔فارہ اس کا جواب سن کر جانے کو پلٹی۔اور جب تک چلی نہیں گئی۔فرہاد کی نظریں اس پر ہی تھیں۔

"جی اسامہ تو ہم کہاں تھے۔۔۔"اسامہ جو کھلی بے عزتی پر شرمندہ تو ہوا لیکن تلملایا بھی بہت یعنی کہ سیدھا منہ پر ہی بول دیا فارہ نے۔وہ پیچ و تاب کھاتا خود کو کمپوز کر کے ڈسکس کرنے لگا۔

"اور جاتے جاتے ایک آخری بات۔۔۔میں اپنے آفس میں کسی کا مذاق بنانا بلکل پسند نہیں کروں گا۔۔۔۔اسپیشل فی میل سٹاف کو۔۔۔عزت سب سے پہلے ہے باقی سب کام بعد میں۔۔۔۔اور اس طرح فی میلز کو ان کمفرٹیبل کرنا بھی بلکل قبول نہیں کیا جائے گا۔۔۔۔اور اگر کوئی ایسا کرے گا تو ہم اسے جاب سے نکالنے کا سوچے گے نہیں نکال دیں گے۔۔۔آئی ہوپ یو بیٹر انڈرسٹینڈ اٹ۔۔۔"آخر میں فرہاد نے بنا کسی پس و پیش اور لگی لپٹی رکھے بغیر کہا تھا۔ایسی وارننگ پر اسامہ کا چہرہ ایک دم توفق ہو گیا۔

"جی سر۔۔۔آئی۔۔آئی انڈرسٹینڈ۔۔۔۔"وہ گلے میں اٹکا تھوک نگل کر بولا۔۔فی میل کو ان کمفرٹیبل سے مراد گھورنا ہی تھا۔جو وہ فارہ کو کر رہا تھا۔

"گڈ۔۔۔یو کین گو۔۔"فرہاد اب کے ریلیکس ہو کر کرسی سے ٹیک لگاتا بولا تو اسامہ روم سے باہر نکل گیا۔فرہاد نے لیپ ٹاپ پر سی سی ٹی وی آن کیا۔آفس کے سب ورکرز پر کیمرہ سیٹ کیا گیا تھا۔اس نے سکرین پر نظر آتے فارہ والی ویڈیو پر کلک کیا۔تو وہ بڑی ہو گئی۔ڈھیلے انداز میں ایک بازو کہنی کے بل سیدھا تھا جس کے ہاتھ پر تھوڑی رکھی تھی۔دوسرے ہاتھ سے ماؤس گھما رہی تھی۔چہرہ بجھا ہوا تھا۔ساکت نظریں سکرین پر جمی تھیں۔

"اور ہم زندگی کے اس موڑ پر ہیں فارہ فرہاد ملک۔۔۔۔جس موڑ پر تم میرا بلکل یقین نہیں کرو گی۔۔۔اور میں یقین دلا بھی نہیں سکتا۔۔کہ۔۔۔۔"پوری بات تو وہ خود سے بھی نہیں کہہ پا رہا تھا۔اس سے کیسے کہتا۔

****

"فارہ کتنا کام رہتا ہے ابھی یار۔۔۔"بسمہ جانے کو تیار اس کے پاس آئی۔اکثر آف ٹائم وہ دونوں اکٹھے ہی آفس سے باہر نکلتیں تھیں۔باہر جا کر پھر دونوں اپنے اپنے روٹ کی بس پکڑ لیتیں۔

"میرا کام ابھی آدھے گھنٹے کا ہے۔۔۔تم جاؤ۔۔"فارہ نے سکرین سے نظریں اٹھائے بغیر کہا۔

"اوکے بائے۔۔"

"بائے۔۔"فارہ دراز کھول کر فائل دیکھتے ہوئے بولی۔کافی لوگ جا چکے تھے۔چند ایک اپنا کام پورا کر رہے تھے۔وہ بھی نکلنے لگے تو فارہ جلدی جلدی ہاتھ چلانے لگی۔

"اوہ شٹ۔۔۔یہ کیا ہو گیا۔۔۔"اس سے پہلے کہ وہ پین ڈرائیو میں سب ڈیٹا سیو کرتی کمپوٹر آف ہو گیا۔صرف کمپیوٹر ہی نہیں ساری لائیٹ ایک دم بند ہوئی تھی۔

"اشفاق۔۔۔اشفاق۔۔۔۔"پانچ منٹ گزرنے کے بعد بھی بجلی ندارد رہی تو فرہاد اپنے روم سے نکل کر پیون کو آوازیں دینے لگا۔

"جی۔۔جی۔۔سر۔۔۔"وہ ہڑبڑاتا فرہاد تک پہنچا۔

"لائیٹ کیوں بند ہوئی ہے۔۔۔"اپنی چیزیں سمیٹتی فارہ کے کانوں میں فرہاد کی آواز گئی۔

"پتہ نہیں صاب میں دیکھتا ہوں۔۔۔ساری لائیٹ بند ہو گئی۔۔۔"؟؟

"ہاں دیکھو کیا مسئلہ ہے۔۔۔جنریٹر۔۔۔یو پی ایس کچھ بھی نہیں چلا۔۔۔"

"عجیب بات ہے صاحب میں دیکھتا ہوں۔۔۔"

"ہوں۔۔"پیون پلٹ گیا تھا۔فرہاد وہیں راستے میں کھڑا رہا۔فارہ اپنا بیگ کندھے پر ڈالتی۔فائل پکڑتی جانے کو تیار تھی۔باقی کا کام اب اسے گھر پر کرنا تھا۔فرہاد راستہ بند کیے موبائل میں مصروف وہیں کھڑا تھا۔

"ایکسکیوزمی۔۔"فارہ کی آواز پر وہ چونک کر پلٹا جیسے اس کی موجودگی کی توقع نہ ہو۔

"تم ابھی تک یہی ہو۔۔۔"راستہ سے ہٹنے کی بجائے وہ الٹا اس سے پوچھ رہا تھا۔اور فارہ کو لگا اس کا رہا سہا ضبط اب ٹوٹا ہی ٹوٹا۔

"یہ۔۔۔"وہ جو کہنے جا رہی تھی کہ یہ میرے باپ کا آفس نہیں ہے جہاں میں اپنی مرضی سے آؤں جاؤں۔لیکن فرہاد کی شکل دیکھ کر مشکل سے ہی خود کو خاموش کیا۔اور پلٹ گئی۔کیبن کے پیچھے سے بنے راستے سے ہوتے ہوئی وہ جہاں گھوم کر نکلی وہ تھا تو وہی رستہ جہاں فرہاد کھڑا تھا۔لیکن فرہاد پیچھے راہداری میں کھڑا تھا۔

"لائٹ بند ہے لفٹ نہیں چلے گی۔۔"وہ باہر نکل کر حسبِ معمول لفٹ کی طرف آئی۔اور بٹن دبا کر انتظار کرنے لگی۔جب اس کی آواز پیچھے سے آئی۔اور اس وقت واقعی اسے یہ بات یاد نہیں تھی۔

"صاب جی معلوم کیا ہے ٹائم لگے گا۔۔۔کوئی فالٹ ہو گیا ہے۔۔۔پوری بلڈنگ کی لائیٹ بند ہوئی ہے۔۔۔کمپلین کر دی ہے۔۔"اشفاق کی بات فرہاد اس کی جانب متوجہ ہوا۔اسے کچھ ضروری ہدایات دینے لگا۔

"ٹھیک ہے۔۔۔میں بھی چلتا ہوں پھر۔۔۔"وہ کہہ کر فارہ کی جانب ہوا لیکن فارہ ہوتی تو دکھتی۔وہ جا چکی تھی۔فرہاد گہرا سانس بھر کر آفس میں سے اپنی چیزیں لینے مڑا۔

* *

"فرہاد کو گئے ابھی ایک دن ہوا ہے یوں لگتا ہے جیسے کب کا گیا ہے۔۔۔"فرہاد کی والدہ فرحت بیگم افسردہ سی بولیں۔ان کی مالش کرتی نوری ان کی پرسنل کیئر ٹیکر تھی۔فرحت بیگم کو تین سال پہلے فالج کا اٹیک ہوا تھا۔اللہ نے زندگی لکھی تھی۔پہلے تو وہ بول بھی نا پاتیں تھیں اب آہستہ آہستہ باتیں کرتیں تھیں۔لیکن جسم کا نچلا حصہ مفلوج تھا۔علاج جاری تھا۔ڈاکٹر بہتری کے لیے پر امید تھے۔ان کے چار بیٹے تھے۔دو بیٹے نو عمری میں ہی وفات پا گئے۔اب فرہاد اور فہیم ہی ان کے پاس تھے۔اکیلی تھیں۔شوہر کی وفات کے بعد زیادہ محسوس کرتیں تھیں۔فہیم کی شادی ہوئی پاکستان میں ہی تھی۔لیکن باپ کا بزنس سنبھالنے کو باہر جانا پڑا۔پھر فیملی بھی ادھر چلی گئی۔فرحت بیگم اولاد کے معاملے میں بہت کانشئش تھیں۔لیکن دوری مجبوری تھی۔اپنی اپنی فیملی کے لیے بچوں کو تو سروائیو کرنا تھا۔فرہاد کا کام بھی اسلام آباد اور لاہور میں تھا۔وہ کبھی یہاں کبھی وہاں۔حالانکہ جانتی

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

تھیں۔ کہ فہیم اور فرہاد ان کی کافی فکر کرتے ہیں۔ اب بھی فرہاد کافی دن ان کے پاس تھا۔ اور فہیم نے بھی آنے کا کہا تھا۔ لیکن دل چاہتا تھا۔ وہ سب ان کے پاس ہی رہیں۔ لیکن بچے اب کاروبار تو نہیں چھوڑ سکتے تھے۔

"اسلام وعلیکم کیسی ہیں خالہ جان۔۔۔" اندر آتی ایشال نے انھیں اونچی آواز میں سلام کیا اور پھر جھک کر انھیں گلے ملی۔ فرحت بیگم کی افسردگی جیسے جھپاک کے غائب ہوئی تھی۔

"وعلیکم السلام۔۔۔ میری پیاری ایشو۔۔۔ میں ٹھیک ہوں۔۔۔ تم کیسی ہو۔۔۔"

"میں ٹھیک ہوں خالہ جان۔۔۔" ایشال مسکرائی تھی۔ دائیں گال پر گڑھا پڑا تھا۔

"کس کے ساتھ آئی ہو۔۔" وہ اسے محبت سے دیکھتیں بولیں۔

"بابا سے کہا کہ آج آپ سے ملنے جاؤ گی۔۔۔ وہ آفس جاتے ہوئے چھوڑ گئے۔۔۔" ابھی اس کی بات مکمل بھی نہیں ہوئی تھی کہ فرحت بیگم نے اسے ٹوک دیا۔

"اندر کیوں نہیں آیا طارق۔۔۔"

"وہی تو بتا رہی ہوں خالہ جان۔۔۔ آفس سے واپسی پر لینے آئیں گے تو کہہ رہے تھے ملوں گا۔۔۔"

"اچھا اچھا۔۔۔"

"کیا کھاؤں گی پھر تم آج تو پورا دن میرے پاس ہو۔۔۔" وہ مطمئین ہوئیں تو ساتھ ہی مہمان نوازی فکر ہوئی۔

"آج میں کھانا بناتی ہوں میں اور آپ مل کر کھائیں گے۔۔۔ آپ کا پسندیدہ لنچ۔۔۔ بتایئے کیا بناؤں۔۔"

"ارے نہیں بیٹا۔۔۔پھر تو تم سارا ٹائم کچن میں رہو گی۔۔۔شیف بنا لے گا کھانا تم بس میرے پاس رہو۔۔۔آج میں اداس تھی تم آ گئی ہو اب میرے پاس ہی رہو۔۔۔"

"کیوں اداس کیوں تھیں۔۔"فرحت بیگم نے اس کے پریشان ہوتے چہرے کو محبت سے دیکھا۔

"بس یونہی۔۔۔فرہاد ابھی کل ہی گیا ہے لیکن پھر بھی پتہ نہیں کیوں۔۔۔اداسی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔تم سے ملا تھا فرہاد۔۔"انھوں نے بتاتے ہوئے اس سے پوچھا۔

"نہیں۔۔۔"ایشال کا لہجہ دھیما ہوا تھا۔فرحت بیگم نے اس کے پھیکے پڑتے چہرے کو دیکھا۔تو بات بنانے کو بولیں۔

"دراصل وہ مصروف ہے نا بہت۔۔۔اب تو اسلام آباد میں بھی اپنی برانچ کھول لی ہے اس نے۔۔۔تو یہاں بھی مجھے کب ٹائم دیا اس نے بس کام کام کرتا رہا۔۔۔"ان کی وضاحت پر ایشال پھیکا سا مسکرا کر بات پلٹنے کو بولی۔

"فہیم بھائی کا سنایئے۔۔۔"

"ہاں وہ بھی آ رہا ہے اسی ہفتے کا کہا تھا دیکھو اب۔۔۔اچھا پہلے بتاؤ کھاؤ گی کیا ابھی نوری جا کر کچن میں کہہ آتی ہے۔۔۔ٹائم سے لنچ بھی تیار ہو جائے گا۔۔۔"فرحت بیگم اس سے پوچھنے لگیں۔

"کچھ بھی خالہ جان۔۔۔"

"اچھا چھوڑو تم کچھ بھی کو۔۔۔ نوری جاؤ کچن میں اور کہوں کہ جلدی سے مٹن بریانی رائتہ سلاد سب تیار کریں اور میٹھے میں کسٹرڈ۔۔۔" نوری تابعداری سے سر ہلاتی باہر نکل گئی۔ اور ایشال نے مسکرا کر اپنی خالہ کو دیکھا جو جانتیں تھیں کہ اسے بریانی بہت پسند ہے۔

* *

گھر آکر بھوک تو بہت لگی تھی آج لنچ بھی نہیں کیا تھا۔ لیکن کچھ بنانے کو دل نہیں کیا۔ ویسے بھی آج آتے آتے ساڑھے چھ ہو گئے تھے۔ عام دنوں میں وہ روز پانچ بجے آف ہوتا تو ساڑھے پانچ یا چھ بجے تک پہنچ جاتی تھی۔ وہ سوہا کے ساتھ باہر جانے کا سوچ کر نیچے آئی۔ ارادہ تھا آج کچھ باہر سے ہی کھانے کا۔ موڈ بھی ٹھیک ہو جاتا۔ سوہا بھی باہر جانے کی شوقین تھی تو کوئی مسئلہ نہیں تھا اسے جب بھی کہو وہ تیار ہو جاتی تھی۔ دروازے کو لاک لگاتے چابیاں بیگ میں رکھتی وہ نیچے آئی۔ ویسے تو وہ نیچے بھی رہ سکتی تھی۔ نیچے بھی روم تھا۔ لیکن اسے خود ہی اچھا نہیں لگتا تھا۔ آنٹی نے بہت بار اصرار کیا۔ لیکن جب ان کی فیملی میں سے کوئی ملنے آتا تو اسے اچھا نہیں لگتا تھا یونہی بے مقصد ان کی فیملی میں انوالو ہونا۔ جب ان کا بیٹا اپنی فیملی کے ساتھ آتا تب تو اس کی کوشش ہوتی کم ہی نیچے جائے۔ اسے اچھا نہیں لگتا تھا یونہی بنا کسی رشتے کے بلاوجہ سوار ہونا۔ لیکن کبھی کبھی سوہا اسے پھر بھی زبردستی گھسیٹ لیتی تھی۔

"اسلام وعلیکم کیسی ہیں آنٹی۔۔" وہ گرل کا دروازہ کھولتی اندر گئی۔ تو آنٹی سامنے صوفے پر براجمان تھیں۔

"شکر اللہ کا بیٹا تم سناؤ۔۔۔ آؤ بیٹھو۔۔" خوشامدی مسکراہٹ چہرے پر لاتے ہوئے انھوں نے کرسی کی جانب اشارہ کیا۔

"شکریہ آنٹی۔۔۔سوہا کہاں ہے۔۔۔"وہ بیٹھتے ہوئے بولی۔

"ادھر ہی تھی ابھی کمرے میں گئی ہے۔۔۔سوہا۔۔۔فارہ بلا رہی ہے۔۔۔"آنٹی نے اونچی آواز لگائی۔جواب میں اس کی کمرے سے آواز آئی۔

"ابھی آئی۔۔۔"اور کچھ لمحوں بعد وہ سامنے تھی۔

"چائے بنا کے لاتی ہوں۔۔۔"پانچ منٹ یونہی اِدھر ادھر کی بات کرنے کے بعد وہ اٹھتے ہوئے بولی۔تو فارہ نے اسے منع کیا۔

"نہیں چائے نہیں۔۔۔۔باہر چلیں۔۔"سوہا بیٹھ گئی۔آنٹی اب ٹی وی پر آتے پروگرام کی طرف متوجہ تھیں۔

"کہاں۔۔"

"کہیں بھی باہر۔۔۔"

"بیٹا پھر بھی کہاں جانا ہے۔۔۔"آنٹی بھی متوجہ ہوئیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"آنٹی یہیں پاس ریسٹورنٹ تک۔۔۔"

"چلو پھر سات تو بج چکے ہیں۔۔۔جانا ہے تو جاؤ۔۔۔آٹھ بجے تک آجانا پھر زیادہ لیٹ ہو جائے گی۔۔۔"

"جی آنٹی۔۔۔میں تو تیار ہوں سوہا اور آپ تیار کو جائیں۔۔۔"

"نہیں بیٹا میرا تو دل نہیں چاہ رہا تم دونوں جاؤ۔۔۔ چلو سوہا دو منٹ میں تیار ہو۔۔۔" آنٹی کے کہنے سے پہلے ہی سوہا جھپاک سے کمرے میں جا چکی تھی۔ وہ دونوں اس کی پھرتی دیکھ کر مسکرا دیں۔

****

"مجھے تو لگا تھا تمہیں بہت بھوک لگی ہے۔۔۔ اب تم کچھ بھی نہیں کھا رہی۔۔۔" سوہا اسے یونہی پلیٹ میں چمچ گھماتے دیکھ کر بولی۔

"پتہ نہیں کیا ہے۔۔۔ مجھے واقعی بہت بھوک لگی تھی۔۔۔ اب دل ہی نہیں کر رہا کھانے کا۔۔۔" فارہ خود بے زار تھی۔ دل بھرا بھرا سا تھا۔ ہر چیز سے۔ کبھی دل کرتا خوب روئے کبھی اتنا غصہ آتا کہ دل کرتا کسی ایک آدھ کو تو مار ہی دے۔

"میں بل منگواتی ہوں۔۔۔ یا آئس کریم کھاؤ گی تم۔۔" فارہ کو یاد آیا وہ آئس کریم ضرور ہی کھاتی ہے۔ اور وہی ہوا اس نے زور سے اثبات میں سر ہلایا۔ اس نے ویٹر کو بلا کر آئس کریم کا آرڈر دیا۔ ساتھ ہی آنٹی کے لیے سوپ بھی پیک کروایا۔ کچھ پل گزرے جب فارہ کی آنکھوں پر کسی نے ہاتھ رکھا۔

"کون۔۔" اس کے ہاتھ بے اختیار اپنی انکھوں پر جمے ہاتھوں تک گئے۔ تو محسوس ہوا وہ ہاتھ مردانہ تھے۔ فارہ پریشان ہو گئی۔ ایسی بے تکلفی تو کسی کے ساتھ نہیں تھی اس کی۔ سوہا بھی کھی کھی کر رہی تھی۔

"فارہ اگر تم پہچان گئی نا۔۔۔ تو یہ سارہ بل میں دوں گی۔۔۔" سوہا کا انداز شرارت سے بھرپور تھا۔

"عادل۔۔۔" اگلے ہی پل فارہ کے دماغ میں کلک ہوا وہ بے اختیار بول اٹھی۔

"اوہ مائی گڈ نیس۔۔۔۔آئی ایم سرپرائزڈ۔۔۔"عادل کی حیران کن آواز آئی۔اور سوہا ہکا بکا۔

"حیران کیوں ہو۔۔"فارہ نے اسے دیکھا جو اب کرسی پر بیٹھ رہا تھا۔

"بلکہ تم دونوں کو لگا رہا تھا کہ میں یہ نہیں بتا سکوں گی نا۔۔۔ہاہاہا۔۔"سوہا کی شکل دیکھ کر فارہ بے اختیار ہنسی تھی۔وہ بہت کم ہنستی تھی۔اس وقت سب بھول گیا تھا کچھ لمحوں کے لیے وہ ریلیکس ہوئی تھی۔لیکن زیادہ دیر کے لیے نہیں۔کیونکہ ہنستے ہنستے اچانک اس کی نگاہ فرہاد تک گئی تھی۔جو اس سے کچھ فاصلے پر پڑے ٹیبل پر کسی لڑکی کے ساتھ تھا۔اور اسے ہی دیکھ رہا تھا۔اگلے ہی پل فارہ کی ہنسی سمٹ کر رہ گئی۔

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Kitab Nagri Special

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

"ہاں واقعی تم نے مجھے حیران کر دیا۔۔۔"عادل سوہا کی آئس کریم کھاتا ہوا بولا۔فارہ مسکرا کر رہ گئی۔

"خیریت آج تم دونوں کیا سیلیبریٹ کر رہی ہو۔۔"

"کچھ خاص نہیں بس آج ویسے ہی موڈ تھا۔۔"فارہ سادہ انداز میں بولی۔شعوری طور پر وہ محتاط ہوئی۔

"پتہ نہیں کیا موڈ تھا۔۔۔کچھ بھی نہیں کھایا اس نے۔۔"سوہا نے خفگی سے اسے دیکھا تو فارہ مسکرا دی۔

"کیا کھاؤ گے تم۔۔"فارہ نے عادل سے پوچھا۔

"کچھ بھی نہیں۔۔۔کیونکہ میں بھی یہاں کھانا کھانے ہی آیا تھا۔۔۔فرینڈز تھے ساتھ کہ میری نظر سوہا پر پڑی۔۔اگر تمہاری جگہ سوہا ہوتی تو کبھی نا پہچان پاتی۔۔۔"اس کی بات پر سوہا نے "ہونہہ "کہا اور اپنا آئس کریم کا کپ چھپا لیا۔فارہ مسکرا کر رہ گئی۔اور ویٹر کو آئس لانے کا کہنے لگی۔عادل اس سے جاب کے متعلق پوچھنے لگا۔تو وہ اسے تفصیل بتانے لگی۔ساتھ ہی اور باتیں ہونے لگی۔عادل کی وجہ سے وہ ریلیکس ہو گئیں تھیں۔جانتی تھیں کہ اب وہ انھیں گھر ڈراپ کرے گا۔عادل کی نیچر فرینڈلی اور کول تھی۔یہی وجہ تھی کہ فارہ بھی اس سے بے تکلف تھی۔اتنی نہیں لیکن یہ کہ اس سے مشورہ لینا۔کام سے متعلق بات کر لیتی تھی۔اور اس سے بات کرنے کے دوران فارہ کی نظر بھول کر بھی اس طرف نا گئی تھی جہاں فرہاد تھا۔

"تم جانتے ہو اسے۔۔۔"ردا نے فرہاد سے پوچھ ہی لیا۔ جس کی نظر بار بار اس کالے کپڑوں والی لڑکی پر جا کر رک رہی تھی۔

"کسے۔۔؟"فرہاد کافی کا کپ منہ کو لگاتا بولا۔

"اوہو کسے۔۔۔وہی جو بلیک ڈریس میں ہے۔۔۔"ردا نے اسے مسکرا کر دیکھا۔ جس طرف اس کا اشارہ تھا فرہاد بخوبی سمجھ گیا تھا لیکن فرہاد نے اس جانب نظر ڈالنے سے گریز کیا۔

"ہاں آفس میں جاب کرتی ہے۔۔۔"فرہاد نے لاپرواہ انداز اپنایا۔

"اچھا۔۔۔تو تم باس ہوئے نا اس کے۔۔۔تو تم دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھ لیا ہے پھر بھی وہ نہیں آئی تم سے ملنے اور نا ہی تم گئے اسے دیکھ کر۔۔۔۔جبکہ یہ تو نارمل بات ہوتی ہے نا۔۔۔۔چلو رسماً دعا سلام ہی سہی۔۔۔چاہے دور سے مسکراہٹ ہی اچھال دینا۔۔۔"ردا کو اس کی بات سن کر حیرانگی ہوئی تھی۔

"بس کرو ردا۔۔۔کتنا بولو گی۔۔۔"

"ارے مجھے عجیب لگا تم دونوں کا رویہ۔۔۔وہ آفس میں بلاتی نہیں تمہیں۔۔۔"ردا کو یہ بات ہضم نہیں ہو رہی تھی۔

"آفس کا سارا کام بابر کے انڈر ہے۔۔۔مجھ سے کم ہی رابطہ ہے سب کا۔۔۔"فرہاد کو ناچار جواب دینا ہی پڑا۔

"پھر بھی۔۔۔ملاقات تو ہوئی ہو گی نا۔۔۔اب دیکھو یہ جو لڑکا آ کر بیٹھا ہے ان کے ساتھ یہ بھی تو ان کو دیکھ کر ہی آیا تھا۔۔۔۔وہ جانتا تھا انھیں۔۔۔"

"اچھا تو تم کیا چاہتی ہو مجھ سے اب کیا کروں۔۔۔"فرہاد اس کی بات کاٹ کر بولا۔

"میں کیا کہوں گی تمہیں۔۔۔میں تو اس لیے کہہ رہی تھی کہ تم ادھر بار بار دیکھ رہے تھے تو۔۔۔"وہ تھوڑا سا حیران ہوتی ہوئی بولی۔

"بس کرو ردا بہت بولتی ہو تم۔۔۔بند کرو یہ بات اب۔۔۔"فرہاد بے زار ہوا۔

"اوکے۔۔"ردا نے بھی مزید بحث کرنا مناسب نہیں سمجھا۔اور بے اختیار دونوں کی نظریں پھر سے اسی ٹیبل پر گئی۔جہاں غالباً بل پر بحث ہو رہی تھی۔فارہ خفگی سے عادل کو دیکھ رہی تھی جو بل ادا کر رہا تھا۔ان تک آواز تو نہیں آ رہی تھی۔کبھی کبھی آواز بلند ہوتی تو کوئی فقرہ پہنچتا لیکن بات سمجھ نہیں آتی۔فرہاد نے نظریں ہٹا لیں۔اور کافی ختم کرنے لگا۔

"خوبصورت ہے۔۔۔۔"ردا بھی نظریں ہٹاتی بولی کہ وہ تینوں باہر نکل رہے تھے۔لیکن فرہاد نے سنی ان سنی کر کے اس کی بات کا جواب نہیں دیا۔ردا معنی خیز چھوٹتی مسکراہٹ کو ضبط کرنے کو کپ لبوں سے لگا گئی۔

****

گھر آ کر مسلسل ڈیڑھ گھنٹہ لیپ ٹاپ پر کام کیا۔رات کے بارہ بجنے والے تھے۔لیپ ٹاپ آف کر کے نائٹ بلب آن کرتی اپنے بستر پر آ کر لیٹ گئی۔موسم تبدیل ہو رہا تھا ہلکی ہلکی سردی ہوئی تھی۔وہ کروٹ کے بل لیٹی تھی۔موبائل پر نوٹیفیکیشن چیک کر کے تکیے کے پاس رکھ دیا۔اور آنکھیں بند کر لیں۔لیکن آنکھیں بند کر لینے سے نیند تو نہیں آتی نا۔ادھر ادھر کروٹ بدل کر تھک گئی۔لیکن نیند ندارد۔ٹیبل پر پڑا ریموٹ پکڑا۔اور ٹی وی آن کیا۔چینل سرچنگ کرنے لگی۔

"ایک وقت ہوتا ہے آپ بس اکیلے ہوتے ہو بلکل اکیلے۔۔۔کوئی آپ کے پاس نہیں ہوتا تو اس وقت آپ کو ایک انسان سے ضرور ہی گلا ہوتا ہے۔۔۔۔بے اختیار۔۔۔۔کہ وہ بھی آپ کے ساتھ نہیں ہے۔۔۔اور وہ انسان کوئی بھی ہو سکتا ہے۔۔۔۔آپ کا بہن بھائی ماں باپ شوہر۔۔۔آپ کا بچہ۔۔۔محبت صرف مرد عورت کے بیچ کی چیز تھوڑی ہے۔۔۔۔یہ ہر جگہ ہے۔۔۔۔خیر بات کسی اور رخ کو نکل رہی ہے۔۔۔میں آپ کو بتا رہا تھا کہ۔۔۔۔جس شخص کو آپ تنہائی میں سب سے زیادہ محسوس کرتے ہیں۔۔۔۔وہ آپ کے لیے بہت اہمیت رکھتا ہے۔۔۔"کسی چینل پر مارننگ شو رپیٹ میں چل رہا تھا۔جس کا موضوع تو فارہ کو پتہ نہیں کیا تھا لیکن وہاں بیٹھے ایک آدمی کی بات نے اسے چینل بدلنے سے روک دیا۔

"ہونہہ ساری زندگی ہی اکیلے گزار دی۔۔۔مرتے وقت بھی غیر ہی کندھا دیں گے۔۔۔۔"بارہ سے اوپر وقت تھا۔ٹی وی کی کبھی تیز کبھی مدھم ہوتی روشنی کمرے میں پھیلی تھی۔کس نے دیکھنا تھا کہ فارہ اکرام رات کے اس پہر آنکھیں نم کیے لیٹی تھی۔اور اس پل اس نے آنسو کو روکنے کے لیے ضبط نہیں کیا تھا۔تکیے منہ چھپائے ہوئے وہ سسکیاں لینے لگی تھی۔یہ تو ہوتا تھا خود کو مضبوط دکھانے کے لیے اپنے دکھ کو بند کمرے میں رو لینے سے دل بھی ہلکا ہو جاتا تھا۔اور اگلے دن نئے سرے سے حوصلہ اور ہمت بھی آجاتی تھی۔

www.kitabnagri.com

****

فرہاد بھی کروٹ پر کروٹ بدل رہا تھا لیکن نیند نہیں آرہی تھی۔سوچوں کا سمندر بہتا ہوا بہت پیچھے کی جانب کو گیا۔جہاں وہ اور بابا اکیلے کمرے میں تھے۔

"میں تمہیں اس لیے نہیں کہہ رہا کہ تم میرے بیٹے ہو۔۔۔میں تمہیں اس لیے کہہ رہا ہوں۔۔۔وہ انسان ہے۔۔۔اکیلی کوئی نہیں ہے اس کا انسانیت کے ناتے۔۔۔تمہیں سوچنا چاہیے۔۔۔"ندیم ملک اسے قائل کرنے کے لیے اس کا ہاتھ تھامے اسے بڑی امید سے دیکھ رہے تھے۔

"بابا میں کسی اور کو پسند کرتا ہوں آپ جانتے ہیں نا آپ نے خود اس کے ساتھ میرا رشتہ بنایا تھا نا۔۔۔اور اب کیسے میں اس کا دل توڑ سکتا ہوں۔۔۔وہ بھی اکیلی ہے۔۔۔"فرہاد کو برا تو لگ رہا تھا لیکن وہ ان کی بات رد کرنے پر مجبور تھا۔

"اس کا باپ ہے اس کے سر پر۔۔۔اور اس کے ساتھ کوئی نہیں ہے۔۔۔"ندیم ملک نے پھر اسے سمجھانا چاہا۔اس کا دل نرم کرنا چاہا۔

"یوں تو بابا۔۔۔بہت سی لڑکیاں ہیں کیا سب سے کر لوں شادی۔۔۔"فرہاد کا لہجہ خفگی لیے تھا۔

"فرہاد۔۔۔"ندیم ملک غصے سے بولے۔

"میں تمہیں اتنی دیر سے بات سمجھا رہا ہوں۔۔۔لیکن تم سمجھنا نہیں چاہ رہے۔۔۔سب جانتے ہوئے بھی۔۔۔ٹھیک ہے مرضی تمہاری۔۔"چند لمحوں بعد وہ ضبط کر کے بولے۔اور اس کا ہاتھ چھوڑ کر خود کمرے سے نکل گئے تھے۔

فرہاد اپنی جگہ سے اٹھ بیٹھا۔

"بھائی ٹھیک کہتے ہیں۔۔۔اس رشتے کو ختم ہی کر دینا چاہیے۔۔۔فارہ کبھی اس رشتے کو قبول نہیں کرے گی۔۔۔جب اسے میری ضرورت تھی میں نے اس کا ساتھ نہیں دیا۔۔۔اب وہ ایک خود مختار لڑکی ہے۔۔۔مجھے اس سے بات کر کے اس رشتے کو ختم کر دینا چاہیے"

کھڑکی کھول کر جلتا سگریٹ لبوں سے لگا کر دھواں چھوڑتے ہوئے وہ ایک فیصلے پر پہنچ چکا تھا۔

****

رات کو روتے روتے کب سوئی پتا نہیں چلا۔ صبح آنکھ لیٹ کھلی۔ سر بوجھل سا ہو رہا تھا۔ آفس کے لیے دیر ہو چکی تھی۔ لیکن فریش ہونے کے لیے نہانا ضروری تھا۔ تو دیر اور دیر میں بدلی اور جس وقت آفس پہنچی۔ ایک گھنٹے سے اوپر لیٹ تھی۔ اس نے راستے میں سوچا تھا سیدھے سر متین کو بتا دے گی اپنے لیٹ آنے کی وجہ لیکن اس سے پہلے ہی اسامہ اس کے سر پر آ کھڑا ہوا۔

"فارہ آپ آج اتنا لیٹ آئیں ہیں۔۔"

"جی معلوم ہے مجھے۔۔۔"خود کو نارمل رکھتے ہوئے اس نے جواب دیا۔

"میں آپ کو بتا نہیں رہا پوچھ رہا ہوں۔۔۔"اسامہ کے ماتھے پر بل پڑے۔

"میں سر متین کو بتا دوں گی۔۔۔اپنی لیٹ آنے کی وجہ۔۔"فارہ اپنا کمپیوٹر آن کرتے ہوئے اسے نظر انداز کر کے بولی۔

"اسلام و علیکم۔۔"اسی پل فرہاد بھی بلند آواز میں سلام کرتا اپنے روم کی جانب بڑھ رہا تھا۔سٹاف اس کے سلام کا جواب دینے لگا۔جواب ملنے پر سر ہلا کر مسکراہٹ اچھالتے فرہاد کی نظر اسامہ پر پڑی تھی۔جو فارہ کے پاس کھڑا تھا۔فارہ سر جھکائے بیٹھی رہی۔باقی سب کی طرح نا تو اس نے فرہاد کے سلام کا جواب بلند آواز میں دیا تھا نا اور نا ہی فرہاد کی جانب دیکھا تھا۔

"مس فارہ مت بھولیں کہ میں ڈپارٹمنٹ کا ہیڈ ہوں اور آپ مجھے جواب دینے کی پابند ہیں۔۔۔"موقع کا فائدہ اسامہ نے خوب اٹھایا اور بلند آواز میں بولا۔آواز اتنی بلند تھی کہ فرہاد بھی رکا تھا اور آس پاس بیٹھے افراد بھی متوجہ ہوئے تھے۔ایک دم فارہ کو اس کی اونچا بولنے کی وجہ سمجھ نہیں آئی۔وہ حیران سی اسے دیکھتی سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی کہ وہ مزید بولا۔

"آپ سے ایک بات کا جواب مانگا کہ آپ لیٹ کیوں ہوئیں آپ مجھے ایٹیٹیوڈ دکھا رہی ہیں۔۔۔بلکہ آپ کو خود چاہیے تھا کہ آپ مجھے آکر انفام کریں اپنے لیٹ آنے کی وجہ لیکن آپ تو مزید ڈھیٹ پنے کا مظاہرہ کر رہیں ہیں۔۔۔"اسامہ کا افسوس بھرا لہجہ۔فارہ کو آگ ہی لگا گیا۔فارہ سمجھ چکی کہ وہ جان کے اسے انسلٹ کرنے کے لیے ایسا کہہ رہا ہے۔اور جان بوجھ کر ہی اسے برا دکھانا چاہ رہا ہے۔

"فضول بات مت کریے میں نے نا تو آپ سے کوئی بد تمیزی کی۔۔۔اور نا ہی اس قسم کا رویہ اختیار کیا ہے کہ آپ کو ایسی کوئی غلط فہمی ہو۔۔۔"سب متوجہ ہو چکے تھے۔فارہ سخت لہجے میں بولتے ہوئے اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی تھی۔فرہاد ان کے قریب آ چکا تھا۔

"اسامہ۔۔۔"اس کی بات کا جواب دینے کے لیے اسامہ کو منہ کھولتے دیکھ کر فرہاد نے اسے روکا۔

"کیا مسئلہ ہے۔۔۔کیوں آپ بحث کر رہے ہیں۔۔"

"سر۔۔۔میں بحث نہیں کر رہا۔۔۔یہ ڈیڑھ گھنٹا لیٹ آئیں ہیں میں نے ان سے لیٹ آنے کی وجہ پوچھی تو یہ ایک تو مجھے لیٹ آنے کی وجہ نہیں بتا رہیں اوپر سے مجھے کہہ رہیں ہیں مجھے معلوم ہے کہ میں لیٹ ہوں۔۔۔میں نے کہا کہ میں آپ کو بتا نہیں رہا پوچھ رہا ہوں۔۔۔پھر پوچھنے پر جواب دے رہیں ہیں کہ سر متین کو بتائیں گی۔۔۔"اسامہ کے لفظوں کی ہیرا پھیری کر کے بتانے پر فارہ کو اتنا غصہ آیا کہ اس کا دل کیا وہ ایک تھپڑ ہی اسے دے مارے۔غصے کی شدت سے اس کا چہرہ سرخ ہو گیا۔

"مس فارہ آپ میرے روم میں آیئے۔۔۔اور باقی سب اپنا کام کریں۔۔"فرہاد کہہ کر اپنے روم کی طرف گیا۔باقی سب بھی اپنا اپنا کام کرنے لگے۔فارہ کسی جانب دیکھ بغیر اپنی کرسی پر بیٹھ گئی۔

"کیا ہوا فارہ۔۔۔"کچھ پل بعد بسمہ کی پریشانی بھری آواز اسے سنائی دی۔تو وہ دونوں ہاتھوں سے اپنے چہرے اور آنکھوں کو مسلتی جیسے خود کو پر سکون کرنے لگی۔اور کچھ نا بولی۔

"فارہ۔۔"بسمہ نے پریشان ہو کر اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

"ہوں۔۔۔"چہرے سے ہاتھ پیچھے کر کے اس نے بسمہ کی طرف دیکھا تو آنکھیں شدید سرخ تھیں۔جیسے وہ رونا چاہتی تھی لیکن آنسوؤں کو روکے ہوئے تھی۔

"مس فارہ آپ کو سر بلا رہے ہیں۔۔"پیون کے پیغام پر بسمہ اور پریشان ہو کر فارہ کو دیکھنے لگی۔جو سر ہلا کر اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی تھی۔

"تم ٹھیک نہیں ہو فارہ۔۔۔میں سر کو کہہ کر آتی ہوں کہ تم کچھ دیر بعد آؤ گی۔۔"

"نہیں بسمہ میں ٹھیک ہوں۔۔" مدھم لہجے میں بولتی۔وہ فرہاد کے کمرے کی جانب بڑھی تھی۔بسمہ نے غصے سے اسامہ کی جانب نگاہ کی۔جو بہت اطمینان سے بسمہ پر ایک نظر ڈال کر اپنا کام کرنے لگا تھا۔اس نے کل والی بات کا بدلہ لیا تھا۔اسامہ کے دل کے اندر تو خوشی سے پٹاخے پھوٹ رہے تھے۔

****

"یس کم اِن۔۔" دروازہ ناک کرنے پر فرہاد کی آواز آئی تو وہ دروازے کو ہینڈل گھما کر کھولتی اندر گئی۔فرہاد اپنی کرسی کی بجائے صوفے پر تھوڑا سا آگے ہو کر دونوں گھٹنوں پر کہنیاں رکھے اور بازوں کو سیدھے کیے ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں پھنسائے بیٹھا تھا وہ اندر آتی فارہ کو دیکھنے لگا۔جو اس کے پاس آنے کی بجائے ٹیبل کے پاس جا کر کھڑی ہوئی تھی۔

"یہاں آؤ۔۔" فرہاد نرمی سے بولا تھا۔لیکن فارہ سنی ان سنی کر کے وہیں کھڑی رہی۔سر جھکا ہوا نہیں تھا۔لیکن نظریں جھکیں تھیں۔اور سرخ چہرے پر ناپسندیدگی کا تاثر بھرا پڑا تھا۔غصہ بھی جھلک رہا تھا۔وہ ٹس سے مس نا ہوئی تھی۔فرہاد کے لبوں پر بے اختیار مسکراہٹ رینگی تھی۔اس کی جانب رخ کرتا فرہاد اب صوفے کی پشت پر کہنی رکھ کر مٹھی بند کر کے اس پر چہرہ ٹکا چکا تھا۔

اور فارہ کا پارہ مزید بڑھ رہا تھا۔صبر کے گھونٹ پر گھونٹ پی رہی تھی وہ۔۔۔

ٹک۔۔۔ٹک۔۔۔۔ٹک۔۔۔۔روم میں اتنا سناٹا ہوا کی گھڑی کی سوئی بڑھنے کی آواز تک سنائی دینے لگی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"اس کا مطلب ہے میں کچھ بھی کروں تم وہاں سے نہیں ہلو گی۔۔۔کچھ بھی کروں۔۔۔"فرہاد گہری سانس بھرتا اٹھا تھا۔اس کی بات پر فارہ نے تیکھے انداز میں اسے گھورا تھا۔پھاڑ کھانے والا انداز تھا۔فرہاد اس کی پاس آیا اور اس کے بلکل سامنے ٹیبل سے ٹیک لگا کر دونوں ہاتھ اطراف پر رکھے کھڑا ہوا۔دو قدم کا فاصلہ تھا درمیان میں۔اب کہ فارہ نے اس پر نظر ڈالنے سے گریز کیا۔لیکن چہرے کی ناگواری چیخ چیخ کر دکھائی دے رہی تھی۔فرہاد کی نظریں اس کے چہرے پر بلا جھجھک پھسل رہیں تھیں۔

چہرے پر میک کا نام و نشان بھی نہیں تھا۔صاف شفاف آنکھیں۔گہرے براؤن رنگ کی تھیں۔جو اس وقت کچھ لال گلابی سی ہو رہی تھیں۔مناسب اٹھی ہوئی ناک۔نیچے بھرے بھرے سے ہونٹ۔نچلا ہونٹ اوپر والے کی نسبت زیادہ گلابی تھا۔رنگت پہلے سے ڈھلی ہوئی تھی۔لیکن کچے پیلے رنگ کی شلوار قمیض میں نکھر رہی تھی۔بال نظر نہیں آرہے تھے کیونکہ ڈوپٹہ سر پر تھا۔نظریں پھسل کر ہاتھ تک گئیں تو معلوم ہوا غصے کو قابو کرنے کے لیے مٹھیاں خوب سختی سے بھینچیں ہوئی تھیں۔

"کتنی عجیب بات ہے نارشتہ تو ایسا ہے ہم دونوں کے بیچ کہ ایسی صورتحال کو تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔۔۔لیکن ایسا ہو رہا ہے۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

فرہاد اپنی جگہ سے ہٹتا ہوا بولا۔وہ اب ٹیبل پر پڑے جگ میں سے پانی گلاس میں ڈال رہا تھا۔

"بیٹھو اور پانی پیو۔۔۔"نرمی سے اسے دیکھتا ہوا وہ پانی کا گلاس اس کی جانب بڑھا کر بولا تھا۔

"اتنا غصہ کرنا اچھی بات نہیں۔۔"فارہ یونہی کھڑی رہی نا ہی ہاتھ بڑھایا اور نا ہی بیٹھی۔فرہاد نے گہری سانس بھری۔فون کی گھنٹی بجی تو فرہاد پانی کا گلاس ٹیبل پر رکھا۔اور فون اٹھانے کو گھوم کر ٹیبل کی دوسری طرف گیا۔

فارہ نے سکون کی سانس لی۔اس دوران اپنے آپ پر بے انتہا غصہ آیا۔وہ اس نوکری کے لیے دوبارہ آئی ہی کیوں۔فرہاد دوسری جانب رخ کیے فون پر بات کر رہا تھا۔

"ہوں ٹھیک ہے آدھے گھنٹے تک۔۔۔۔"وہ گھڑی دیکھتا بولا۔رخ ہنوز دوسری جانب تھا۔فارہ کے حلق میں کانٹے چبھنے لگے۔وہ ٹیبل سے گلاس اٹھاتی کرسی پر بیٹھ کر پانی پینے لگی۔بھاڑ میں جائیں سب۔اس نے نخوت سے سوچا۔

"اوکے۔۔۔"وہ فون رکھ کر اس کی طرف پلٹا۔

"میں تمہیں اکاؤنٹس میں شفٹ کر رہا ہوں۔۔۔"

"کیا مطلب۔۔۔"فارہ اس کی بات سمجھی نہیں۔

"کیا مطلب کیا۔۔کوئی مشکل بات کہی میں نے۔۔۔"فرہاد ٹیبل پر ہاتھ رکھ کر اس کی جانب ہلکا سا جھکا۔

"میرا مطلب ہے کہ کیا یہ بطورِ سزا ہے۔۔۔"فارہ کے ماتھے پر لکریں اکٹھی ہوئیں۔

"بطورِ سزا نوکری سے نکالا جاتا ہے نا کہ آپ کی پرموشن کی جاتی ہے۔۔۔"وہ پینٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالتا ٹیبل سے ٹیک لگاتے ہوئے بولا۔

"پرموشن۔۔۔؟؟"فارہ الجھی۔

"ہوں۔۔۔کچھ اور چاہیے کیا۔۔۔؟؟" فرہاد کا لہجہ سرسری ہو کر بھی فارہ کو جانے کیوں معنی خیز لگا۔ جیسے وہ کوئی حکم کرے بس اور وہ اسے پورا کر دے گا۔ اپنے محسوسات کو فارہ نے خود جھٹکا۔ اس قسم کی غلط فہمی کا شکار ہونا خطرناک ہوتا ہے۔

"ہوں۔۔" اپنی سوچ پر وہ خود طنزیہ ہوئی تھی۔ فرہاد اس کے تاثرات جانچ رہا تھا۔

"میں جاؤں۔۔۔" وہ سر جھٹک کر بولی۔ تو فرہاد فوری بولا۔

"نہیں۔۔"

فارہ نے ناگواری سے اسے دیکھا۔

"کیا۔۔" فرہاد سوالیہ انداز میں کندھے اچکاتے ہوئے اس کی طرف جھکا۔ اتنا کہ فارہ کو بے اختیار پیچھے کرسی کی بیک کے ساتھ لگنا پڑا۔ وہ حیران و پریشان ہوتی اسے اپنی جانب جھکے ہوئے دیکھنے لگی۔ جو خاموشی سے اپنا چہرہ اس کے نزدیک کیے اسے دیکھ رہا تھا۔

"اگر میں یہ فاصلہ بھی ختم کر دوں تو تم کچھ نہیں کر سکتی نا۔۔۔" کرسی کی دونوں طرف ہاتھ رکھ کر فرہاد اور نزدیک ہوتا اس کے کان میں بولا تھا۔ لہجہ سرگوشی بھرا تھا۔ فارہ کو سکتہ ہوا تھا۔ اس نے سوچا تھا کہ وہ اس کی ایسی کسی بات کا جواب نہیں دے گی جس کا حوالہ ماضی سے جڑا ہو۔ جو ہوا تھا وہ اسے بھول کر بھلا کر آگے بڑھی تھی کہ اس کے علاوہ اور چارا بھی کیا تھا۔ تب دوسرا فریق بھی تو یہی چاہتا تھا۔ اسے لگا اب وہ اس کا مذاق بنا رہا تھا۔ اسے بتا رہا تھا وہ بے بس ہے۔ اسامہ کی حرکت پر اسے بے انتہاء غصہ آیا تھا۔ اس سے پہلے فرہاد جو کہہ رہا تھا اس پر بھی غصہ آیا تھا۔ لیکن ابھی فرہاد کا اس انداز اور بات کا جو بھی مقصد تھا فارہ کو دکھی کر گیا تھا۔ اس کے

ہاتھ ٹھنڈے پڑے تھے۔اسے بے بسی اور ہتک کے ملے جلے احساس نے زخمی کیا تھا۔فرہاد اپنی بات کہہ کر جواب کے لیے ہنوز اسی پوزیشن میں جھکا اسے دیکھ رہا تھا۔جب اس کی جھکی آنکھوں پر سایہ کیے پلکوں کی اوڑھ سے آنسو پھسلا تھا۔وہ چہرے کا رخ دوسری جانب موڑ گئی اور آنسو صاف کرنے لگی۔آنسو کو قابو نہیں کر سکی۔۔۔اس کے سامنے رونا نہیں چاہتی تھی۔۔۔وہ کمزور نہیں دکھنا چاہتی تھی۔۔۔یہی وجہ تھی کہ وہ نوکری کے لیے راضی ہوئی تھی۔۔۔کہ وہ اسے کمزور اور بزدل نا سمجھے۔۔۔جانتی تھی کہ اندر سے تو وہ کھوکھلی ہی ہے۔۔۔لیکن ظاہر کبھی نہیں ہونے دیتی تھی۔۔۔فرہاد اس کو روتے دیکھ کر پیچھے ہٹ گیا۔۔۔اس پل اپنی بے اختیاری کی وجہ فرہاد کو خود سمجھ نہیں آئی۔۔۔رات کو جو فیصلہ کیا تھا۔۔۔اس کے بعد یہ سب کرنا۔۔۔اس نے سوچا کہ اسے معافی مانگ لینی چاہیے۔۔۔لیکن وجہ کیا دے کہ وہ مذاق کر رہا تھا۔۔۔کیا واقعی مذاق تھا یہ۔۔۔فرہاد نے دیکھا وہ دوسری جانب چہرہ کیے اپنے آنسوؤں کو روکنے کی کوشش کر رہی تھی۔ایک ہاتھ سے بار بار صاف کر رہی تھی۔لیکن آنسو نکلے ہی آ رہے تھے۔۔۔بنا کوئی بات کیے وہ کمرے سے نکل گیا۔۔۔فارہ کو کچھ وقت لگنا تھا خود کو سنبھالنے میں۔۔۔

Kitab Nagri

****

www.kitabnagri.com

یہ عقدہ تو بعد میں کھلا۔کہ ماں جان اسے جھوٹ بول کر لائیں تھیں۔عاسمہ جن کے پاس ٹھہری تھی غریب رشتہ دار تھے۔رشتہ کیا تھا معلوم نہیں۔ماں جان نے ان کو پیسے دے کر بہت سی وجوہات بتا کر بچی کو ان کے پاس چھوڑا۔وہ لوگ غریب تھے۔ان کے سامنے خاموش رہے۔ان کے انداز سے صاف ظاہر تھا۔بچی کی انھیں کوئی فکر نہیں کل کی مرتی آج مر جاتی۔

اپنی بیٹی سے اتنی محبت تھی۔کہ اس کی غلطی بھی معاف کر دی۔اس کی زندگی کی اتنی فکر تھی جانتیں تھیں کہ یہاں کبھی نہیں رہ پائے گی۔وہ اپنی بیٹی کے لیے ڈھال بن گئیں تھیں۔اکلوتی تھی۔جگر کا ٹکڑا۔ان کے ہوتے ہوئے ساری عمر کیسے گزار دیتی یہاں۔

"اسے کیوں لائی ہو۔۔"فارہ کے نانا لیاقت علی کمرے میں آتے ہی برسے۔باہر نوکروں کی موجودگی میں بڑی مشکل سے ضبط کیا تھا۔

"میں آپ کے پیر پکڑتی ہوں۔۔۔۔معاف کر دیں اسے۔۔۔۔ایک سال اس نے آپ کی ناراضگی سہی ہے۔۔۔اس چھوٹے سے گھر میں رہی۔۔۔معاف کر دیں اسے۔۔۔بیٹی ہے ہماری۔۔۔ناسمجھ نادان تھی۔۔۔۔معاف کر دیں اسے۔۔۔"زہرہ بی واقعی گھٹنوں کے بل جھک گئیں۔اور لیاقت علی کی پاؤں چھو کر گڑگڑا کر رونے لگیں۔لیاقت علی نے جیسے ضبط کیا وہی جانتے تھے اس سے پہلے کہ کچھ بولتے ان کا بیٹا ثاقب علی دروازہ کھولتا اندر آیا۔وہ غصے میں تھا۔ورنہ ماں باپ کے کمرے میں اجازت کے بنا کبھی نہیں آتا تھا۔لیکن اندر آکر ماں کو زمین پر بیٹھے اور روتے دیکھ کر لب بھینچ کر رہ گیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"اٹھیں اماں جان۔۔۔۔مت کریں یہ سب۔۔۔"ثاقب کا لہجہ بتا رہا تھا۔کہ اس وقت کتنا ضبط کیے تھا۔زہرہ بی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگیں۔

"اٹھاؤ اپنی ماں کو۔۔۔"لیاقت علی تھکے انداز میں کہہ کر کرسی پر بیٹھے۔ثاقب بڑھ کر ماں کو اٹھانے لگا۔اور انھیں بیڈ پر بٹھایا۔

"میں نے دیکھا ہے اسے ثاقب میں نے دیکھا ہے اسے۔۔۔بیٹا معاف کر دے اپنی بہن کو۔۔۔اپنی ماں کے لیے۔۔۔میری بات مانتا ہے نا تو۔۔۔۔"وہ ثاقب کا ہاتھ پکڑ کر بولیں۔

"اماں جان۔۔۔کر دیا معاف۔۔۔۔لیکن اس سے آگے اور کچھ امید مت رکھیے گا۔۔۔"ثاقب نظریں چراتا بولا۔لیاقت علی بیٹے کی حالت سمجھ رہے تھے۔ان کی تربیت میں واقعی کوئی کمی نا تھی۔کمی عاسمہ میں تھی اس کی نیت میں۔جو اس نے ان کو بھی انگاروں میں جلایا۔اور خود بھی اپنی زندگی برباد کی۔

"ٹھیک ہے ثاقب کی ماں۔۔۔۔تم اسے لے آئی ہو۔۔۔تو تمہاری عزت رکھتا ہوں۔۔۔۔لیکن اسے کہنا مجھے کبھی مت بلائے۔۔۔میں اسے معاف کر بھی دوں لیکن اب مجھے یہ چاہت نہیں کہ وہ مجھے باپ بلائے۔۔۔۔میری عزت مان کو روندتے ہوئے اسے سوچنا چاہیے تھا۔۔۔کہ میں وہی باپ تھا جس نے اس کی ہر جائز ناجائز خواہش پوری کی۔۔۔اور اس کی گواہ تو تم بھی ہو۔۔کہ ہم نے ثاقب سے لاپرواہی برتی لیکن اس سے کبھی نہیں۔۔۔۔یہ سب باتیں۔۔۔مان۔۔۔۔ٹوٹنے کے بعد اب۔۔۔میرے لیے وہ ہے یا نہیں ہے کوئی فرق نہیں پڑھتا۔۔۔۔"وہ ٹھہر ٹھہر کر بول رہے تھے۔آواز مضبوط تھی۔زرا لڑکھڑاہٹ نا تھی۔

"اور بچی اس کا کیا ہوا۔۔۔"اب کے انھوں نے اپنی بیگم کی جانب دیکھا۔تو وہ نظریں چرا گئیں۔

"بچی۔۔۔چھوڑ آئی ہے۔۔۔کہتی ہے۔۔۔۔وہ کیوں اس کی وجہ سے اپنی زندگی خراب کرے۔۔۔۔جب اس کے باپ۔۔۔"وہ رک رک کر بتانے لگیں۔

"بس زہرہ بی بس۔۔۔"انھوں نے رعب دار آواز میں انھیں ٹوکا تھا۔

"اور تم نے اس کا ساتھ دیا اس میں۔۔۔کیسی۔۔"لیاقت علی نے بمشکل خود کو سخت بات کہنے سے روکا۔

"مجھے ثاقب سے کچھ بات کرنی ہے آپ باہر جایئے۔۔۔"رعب دار آواز میں لاتعلقی تھی۔زہرہ بی کٹ کر رہ گئیں۔یہ ان کے لیے شرمندگی تھی کہ ان کے شوہر نے کبھی ایسی بات نا کہی تھی۔بیٹے کے سامنے کمرے سے باہر جانے کا سن کر وہ پانی پانی ہوئیں۔

"بابا جان۔۔۔آیئے ہم سٹڈی روم میں چلتے ہیں۔۔۔"ان کی تربیت میں واقعی کمی نا تھی بیٹے کو ماں کی بے عزتی برداشت نا ہوئی۔

"سہی کرتے ہو ثاقب علی۔۔۔میری ماں ہوتی میں بھی۔۔۔اسے شرمندہ نا دیکھ سکتا۔۔۔"اٹھتے ہوئے وہ بیٹے سے پہلے باہر نکلے تھے۔ثاقب سر جھکائے ان کے پیچھے نکلا۔۔۔زہرہ بی کو شدت سے احساس ہوا وہ بیٹی کی جنگ تو جیت گئیں تھیں۔لیکن شوہر کو ناراض کر بیٹھیں تھیں۔۔

****

ٹیبل پر پڑے ٹشو باکس سے ٹشو لے کر اپنا چہرہ صاف کیا۔اور باہر آئی۔اپنی کرسی پر جا کر بیٹھ گئی۔فی الوقت کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا۔بسمہ پریشانی سے اس کے پاس آئی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کیا ہوا۔۔"

"کچھ نہیں۔۔"وہ اس کی طرف دیکھے بنا بولی۔تاکہ اسے معلوم نا ہو کہ وہ روئی ہے۔

"اچھا۔۔"بسمہ مطمئین تو ناہوئی لیکن اسے اور پوچھنا مناسب نہیں لگا۔اور واپس چلی گئی۔فارہ بھی کام کی طرف متوجہ ہوئی۔دور سے اسامہ اس کا بجھا بجھا انداز دیکھ کر خوش ہوا۔فارہ کو دیکھ کر ہی معلوم ہو رہا تھا کہ اس کی خوب کلاس لی گئی ہے۔

"ہونہہ۔۔۔بہت ہوشیار بنتی تھی۔"سر جھٹک کر اپنے کام میں مصروف ہوا۔لنچ بریک میں فارہ کو بسمہ نے زبردستی اٹھایا۔

"آؤ میرے کیبن چلتے ہیں۔۔"اس کے اصرار پر فارہ اپنا بیگ اٹھاتی اس کے ساتھ ہوئی۔دماغ ہنوز سوچوں میں الجھا تھا۔خیر آج کا دن گزر گیا۔بسمہ کو تھوڑا کام تھا اسے لیٹ جانا تھا۔اس کے ڈیپارٹمنٹ کے لوگ بھی تھے۔فارہ اپنا بیگ اور چیزیں پکڑتی لفٹ کی جانب گئی۔لفٹ کو اوپر آنے میں وقت لگ رہ تھا وہ وہی کھڑی ہو کر انتظار کرنے لگی۔کچھ پل بعد فرہاد بھی لفٹ کے انتظار میں آکر کھڑا ہو گیا۔فارہ نے اس کی جانب دیکھنے سے گریز کیا۔فرہاد نے دیکھا وہ اس سے رخ موڑ چکی تھی۔لفٹ اوپر آئی جو خالی تھی۔اسے تھا کہ فرہاد لفٹ میں جائے اور وہ پہلے چلا جائے۔دوبارہ لفٹ جب اوپر آتی تو وہ پھر چلی جاتی۔لیکن فرہاد بھی آگے نا بڑھا۔اور لفٹ بند ہو کر نیچے چلے گئی۔فارہ کو اب غصہ نہیں رونا آیا تھا۔وہ پلٹ کر سیڑھیوں سے جا سکتی تھی۔لیکن خود کو مزید کمزور ظاہر نہیں کرنا چاہتی تھی۔اسے لگا یہ بچگانہ حرکت ہوتی۔اس نے پھر لفٹ کا بٹن دبایا۔کچھ دیر بعد لفٹ اوپر آئی۔اور اسی وقت آفس سے دو اور لڑکے بھی آگئے۔لفٹ کا دروازہ کھلا۔پہلے فارہ اندر گئی پھر فرہاد اس کے بعد وہ دو لڑکے۔لفٹ ابھی ایک منزل ہی نیچے آئی تھی کہ رک گئی۔اور ایک انکل آنٹی بھی اندر آ گئے۔لفٹ کے باقی افراد کو تھوڑا تنگ ہونا پڑا۔فارہ دو لڑکوں کے بیچ تھی اور فرہاد انکل آنٹی کے درمیان تھا۔یون وہ دونوں آمنے سامنے تھے۔فرہاد تو فارہ کو دیکھ رہا تھا۔لیکن فارہ نے ذرا بھی اس پر نظر نہیں ڈالی۔

"اوہ۔۔میں پیپر تو اوپر ہی بھول گئی۔۔"

"کیا بات کر رہی ہو۔۔"لفٹ دو منزل ہی نیچے آئی جب آنٹی حواس باختہ لہجے میں بولیں۔اور انکل نے واپس اوپر والے فلور کا بٹن دبایا لفٹ دوبارہ اوپر کو جانے لگی۔وہ دونوں لفٹ کے دروازے کے قریب ہوئے فارہ کو پیچھے ہونا پڑا۔وہ پیچھے ہوئی لاشعوری فرہاد کے پاس ہو گئی۔اور اس دوران بھی فرہاد کی نظریں اسے بار بار خود پر جمی محسوس ہوئیں۔لفٹ کے رکنے پر انکل آنٹی عجلت میں باہر نکلے۔تو دو لڑکیاں جو لفٹ کے انتظار میں تھی۔اندر آ گئیں۔لفٹ پھر نیچے کی جانب جانے لگی۔اور اس بار شکر ہے۔گراؤنڈ فلور پر آ کر رکی تھی۔فارہ نے دیکھا کی ان میں سے ایک لڑکی بار بار فراہاد کی جانب دیکھ رہی تھی۔اور جان بوجھ کر سستی سے باہر نکلی۔تا کہ فرہاد کے ساتھ باہر نکل سکے۔فارہ سر جھٹک کر بس سٹینڈ کی جانب جانے لگی۔

"میں ڈراپ کر دیتا ہوں۔۔"فرہاد کی آواز پر وہ رکی۔

"ہاہ۔۔۔کیا تم سب کو ڈراپ کرتے ہو۔۔"۔فارہ اس بار اسے نظر انداز نا کر سکی۔اور پلٹ کر طنزیہ انداز میں بولی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"نہیں۔۔"اس کے پر سکون جواب دینے پر فارہ اسے دیکھ کر رہ گئی۔

"لیکن مجھے لفٹ لینے کی عادت نہیں ہے۔۔۔"وہ سرد مہری سے بولی۔

"اچھی عادت ہے۔۔۔ڈالنی بھی نہیں چاہیے۔"وہ ذو معنی انداز میں بولا۔فارہ خاموش ہو کر الجھن بھرے انداز میں اسے دیکھنے لگی۔اندازہ لگانا چاہا کہ وہ ایسا کیوں کر رہا ہے۔لیکن فرہاد کے چہرے پر نا قابل فہم تاثرات

سے کچھ اندازہ نا ہوا۔ ہاں پر اس کی آنکھوں کی چمک واضح تھی۔ اور وہ کہاں کی اتنی کھوجی تھی۔ وہ نفی میں سر ہلاتی پلٹ کر جانے لگی۔ فرہاد کی نظریں اسے دور تک دیکھتی رہیں۔ یہاں تک کے وہ او جھل ہو گئی۔

****

اگلے دن اسامی پھر ویسے ہی فارہ کو زچ کرنے لگا تھا۔ جانے اسے فارہ سے کیا پرابلم تھی۔۔۔۔۔ روٹین سے سب اپنے اپنے کام میں مصروف تھے۔ جب اسامہ فارہ کی طرف ایک فائل لے کر آیا۔

"مس فارہ۔۔۔ اس فائل میں پچھلے منتھ کی جو پے ڈیٹیل ہے کمپیوٹر سے ٹیلی کر کے مجھے ابھی دیجیے۔۔۔"

"میں کام کر رہی ہوں مجھے ابھی متین صاحب کو فائل دینی ہے۔۔۔ اسامہ صاحب" وہ اپنا لہجہ نارمل رکھ کر مصروف سی بولی۔

"میں بھی آپ کو کام ہی بتا رہا ہوں۔۔۔" اسامہ اس کی بات کو کسی خاطر نا لایا۔

"ارے اسامہ۔۔۔ کیسے ہو۔۔" فارہ نے جواب دینے کے لیے ابھی منہ کھولا ہی تھا کہ ایک لڑکی ان کی طرف آئی فارہ نے پہچان لیا یہ وہی لڑکی تھی جو اس دن فرہاد کے ساتھ تھی۔

"رداتم۔۔۔" اسامہ کے چہرے پر خوشگوار حیرت تھی۔

"ہاں میں۔۔۔ بتایا نہیں کیسے ہو تم۔۔۔"

"میں ٹھیک۔۔ تمہارے سامنے۔۔۔ مس فارہ پہلے جو فائل میں نے دی ہے اسے کمپلیٹ کریں۔۔۔ اور مجھے جلدی چاہیے۔۔۔ آؤ ردا میرے کیبن میں چلتے ہیں۔۔" ردا جو فارہ کو جانچتی نظروں سے دیکھ رہی تھی۔ اسامہ

کے کہنے پر اس کے ساتھ ہوئی۔فارہ نے فائل زور سے ٹیبل پر رکھی۔اس دن نا تو وہ لنچ کر سکی بلکہ آفس ٹائم ختم ہونے کے آدھے گھنٹے بعد بھی کام کر رہی تھی۔

"باجی۔۔۔آپ کا کام ہے ابھی اور۔۔۔"اشفاق اس کے پاس کھڑا بولا۔

"ہاں بس تھوڑا سا رہتا ہے۔۔"وہ ہاتھ روک کر اسے دیکھنے لگی۔

"باجی مجھے شادی پر جانا تھا۔۔یہاں چھ بجنے والے ہیں۔۔۔گھر جاتے جاتے بھی ٹائم لگنا ہے۔۔۔میری بھانجی کی شادی ہے۔۔۔بہت لیٹ ہو جاؤں گا۔۔۔"

"ٹھیک ہے اشفاق بے فکر ہو کر جاؤ۔۔۔میں آفس بند کر دوں گی۔۔"فارہ اس کے بات کا نقطہ نظر سمجھ گئی۔تو مسکرا کر اسے مطمئین کرتے ہوئے بولی۔

"بہت مہربانی باجی۔۔۔اللہ آپ کو خوش رکھے۔۔۔"وہ ممنون انداز میں بولا۔

"آمین۔۔"فارہ کہتے ہوئے کمپیوٹر کی جانب متوجہ کو گئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"باجی باقی سب لائیٹس آف کر دی ہیں میں نے بس آپ کی اور راہداری کی چل رہی ہے۔۔۔بس آپ باہر اچھے سے لاک لگا دینا باقی چابیاں میرے پاس ہی ہیں۔۔۔میں صبح آجاؤں گا۔۔۔"جاتے جاتے اشفاق پھر اس کے پاس آیا۔

"ٹھیک ہے۔۔۔تم بے فکر رہو۔۔۔میں بھی دس منٹ تک نکلنے لگی ہوں۔۔۔"فارہ کہ کہنے پر وہ مطمئین ہوتا سر ہلا کر چلا گیا۔فارہ بھی جلدی جلدی ہاتھ چلانے لگی۔

۔آج فرہاد آفس نہیں آیا تھا۔ایک طرف سے سکون تھا تو اسامہ نے دن خراب کر دیا۔کمپیوٹر آف کرتے ہوئے وہ سوچ چکی تھی کہ وہ کل اسامہ کے بارے میں بات کرے گی۔وہ نوکر نہیں تھی اس کی جو وہ بلاوجہ اس پر حکم چلا رہا تھا۔

"تم ابھی تک یہیں ہو۔۔۔"ایک دم آواز آنے پر فارہ ڈر گئی۔

"گئیں کیوں نہیں۔۔۔"فرہاد تشویش سے گھڑی کی جانب نگاہ ڈالی۔

"شوق ہو رہا تھا مجھے اکیلے آفس میں بیٹھ کر پارٹی کرنے کا اس لیے۔۔۔"وہ چڑی تھی۔فارہ ویسے بھی اب نکلنے ہی لگی تھی۔چیزیں سب سمیٹ چکی تھی۔

"اووہ۔۔۔اچھی بات ہے۔۔۔خوش رہنے کے لیے ضروری ہے انسان اپنے لیے وقت نکالے۔۔۔لیکن جب آفس ٹائم پانچ بجے تک کا ہے۔۔۔تو پانچ بجے تک کا ہے۔۔۔اتنا لیٹ رکنا نہیں چاہیے۔۔۔"فرہاد کی بات پر اس نے لب بھینچ کر اسے دیکھا۔

"کیا میں اب جا سکتی ہوں۔۔"بیگ پکڑ کر وہ بے زاری سے بولی۔

"رکو میں فائل لے کر آتا ہوں پھر چلتے ہیں۔۔۔"وہ کہہ کر پلٹ گیا۔فارہ نے اس کی پشت کو گھورا۔

"اکھٹے چلتے ہیں۔۔۔"وہ اس کی نکل اتارتی باہر کی طرف جانے کو پلٹی ابھی کچھ قدم ہی گئی تھی۔کہ شیشہ ٹوٹنے کی آواز آئی اور ساتھ ہی فرہاد کی کراہ بھی سنائی دی۔فارہ آواز پر پریشان ہوئی وہیں رک گئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"آہ۔۔۔"اسے پھر فرہاد کی کراہ سنائی دی جو پہلے سے زیادہ بلند تھی۔

"اکھٹے چلتے ہیں۔۔۔"وہ اس کی نکل اتارتی باہر کی طرف جانے کو پلٹی ابھی کچھ قدم ہی گئی تھی۔کہ شیشہ ٹوٹنے کی آواز آئی اور ساتھ ہی فرہاد کی کراہ بھی سنائی دی۔فارہ آواز پر پریشان ہوتی وہیں رک گئی۔

"آہ۔۔۔"اسے پھر فرہاد کی کراہ سنائی دی جو پہلے سے زیادہ بلند تھی۔اس کے قدم بے اختیار کمرے کی جانب اٹھے جہاں فرہاد گیا تھا۔اس طرف اندھیرا تھا۔کمرے کے اندر فارہ کو خود کچھ نظر نا آیا۔

"فرہاد۔۔۔"فارہ نے گھبرا کر اسے پکارا۔

"فارہ۔۔۔"فرہاد کی تکلیف بھری آواز بمشکل نکلی تھی۔

"ہاں کہاں ہو۔۔"

"لائیٹ آن کرو۔۔جلدی۔۔۔"وہ بمشکل بول رہا تھا۔

"ہاں۔۔۔"فارہ موبائل نکالنے لگی لیکن جلدی میں اس کا خود کا موبائل نا مل رہا تھا۔

"جلدی کرو۔۔۔"فرہاد کراہ کر بولا۔

"میں مین سوئچ آن کر کے آتی ہوں۔۔"۔فارہ جلدی سے کمرے سے باہر گئی۔باہر پھر بھی ہلکی سی روشنی تھی وہ بھاگ کر مین سوئچ تک گئی جلدی سے لائیٹس آن کی۔اندھیرا پل میں روشنی میں بدلا جیسے اچانک دن نکل آیا ہو۔وہ جلدی سے فرہاد کے کمرے تک گئی۔دروازے سے اندر جاتے ہی اسے رکنا پڑا۔کانچ بکھرا ہوا تھا۔فرہاد

نیچے بے ترتیب سا صوفے سے ٹیک لگائے نڈھال بیٹھا تھا۔ایک ہاتھ بائیں پہلو پر رکھا تھا۔جہاں سے خون نکل رہا تھا۔شرٹ ساری خون سے بھر چکی تھی۔فارہ حیرانگی و پریشانی سمیت پھٹی آنکھوں سے سب دیکھ رہی تھی۔

"فارہ۔۔۔موبائل نکال کر ڈرائیور کو فون کرو وہ نیچے ہی ہے۔۔۔"وہ تکلیف سے ہانپ رہا تھا۔

"فارہ۔۔۔"اسے اپنی جگہ پر ہنوز جمے دیکھ کر وہ چلایا۔

"فون نکالو۔۔۔"فارہ ہوش میں آتی ہڑبڑا گئی۔

"کون سا۔۔"

"میرا اس طرف پاکٹ میں ہے۔۔۔تمہارے بھروسے رہا تو مر جاؤں گا۔۔"فرہاد کو اس کی بے توجہی پر غصہ آیا۔وہ تکلیف سے مرا جا رہا تھا۔

"دھیان سے۔۔۔"اس کی بات پر فارہ جلدی سے اس کے قریب آئی۔کانچ بکھرا پڑا تھا۔فرہاد بے اختیار بولا۔فارہ اس کی جیب سے موبائل نکلا کر آن کرنے لگی تو لاک لگا تھا۔

www.kitabnagri.com

"کوڈ کیا ہے۔۔"اس نے سوالیہ نظروں سے فرہاد کی جانب دیکھا۔

"رفیق نام سے سیو ہو گا نمبر۔۔"پانچ نمبر کا کوڈ بتا کر فرہاد نے کہا تو وہ جلدی سے نمبر ڈھونڈنے لگی۔

"ہیلو۔۔۔ڈرائیور جلدی سے اوپر آؤ آفس میں۔۔۔میں کون ہوں ضروری ہے پوچھنا اوپر آؤ جلدی سے۔۔۔"

"آ رہا ہے۔۔۔کیا کانچ اندر تک گیا ہے۔۔۔"فارہ نے دیکھا اس کا ہاتھ خون سے بھر چکا تھا۔

"ہاں۔۔۔"وہ انکھیں بند کرتا اس کی کندھے پر ہی سر رکھ گیا۔فارہ کو عجیب سا محسوس ہوا۔پانچ منٹ کے اندر ہی اسے کسی کی آواز آئی۔یقیناً رفیق ہی تھا۔

"یہاں اندر کمرے میں۔۔۔"فارہ اونچی آواز میں بولی۔تو وہ آواز کے تعاقب میں اندر پہنچ ہی گیا۔

"کیا ہوا صاحب کو۔۔۔"وہ بھی حیران و پریشان سارہ گیا۔

"رفیق جلدی کرو ہاسپٹل لے کر جانا ہے۔۔۔"فارہ بولی تو وہ جلدی سے آگے بڑھا۔

"کیسے ہوا صاحب یہ۔۔"وہ فرہاد کو سہارا دے کر اٹھاتے ہوئے بولا۔لیکن درد کی شدت سے فرہاد سے بولا نا گیا۔

فارہ نے بھی ایک طرف سے اسے پکڑ کر سہارا دیا۔اس کی حالت خراب ہو رہی تھی۔رفیق نے فرہاد کو پورا اپنے سہارے کیا۔تو فارہ نے جلدی اپنا بیگ اٹھایا۔فرہاد کا موبائل بھی اپنے بیگ میں رکھ لیا۔باہر جا کر لفٹ کا بٹن دبایا۔اتنی دیر میں رفیق فرہاد کو سہارا دیے لے آیا۔فرہاد اپنے دانتوں کو سختی سے بھینچے ہوئے تھا۔چہرے کی رنگت زرد ہو رہی تھی۔لفٹ کا دروازہ کھلا۔اتنے میں فارہ بھی آفس بند کر آئی۔

گاڑی تک پہنچتے پہنچتے فرہاد میں مزید ہمت نا بچی۔رفیق نے اسے پیچھے بٹھایا۔

"بی بی آپ صاحب کو پکڑ کر بیٹھیں۔۔"فارہ سر ہلاتی فرہاد کے قریب بیٹھ گئی۔درد فرہاد کی برداشت سے باہر ہو رہا تھا۔فارہ نے اس کا ہاتھ پکڑ کر سہلایا۔فرہاد نے آنکھیں کھول کر فارہ کو دیکھا جس کی نظریں بے تابی سے

سامنے راستے پر جمیں تھیں۔ فرہاد نے اس کا ہاتھ مضبوطی سے تھاما۔ ہاتھ پر مضبوط گرفت محسوس ہوئی تھی فارہ نے فرہاد کی جانب دیکھا تو وہ آنکھیں بند کر چکا تھا۔

ہاسپٹل پہنچ کر اسٹریچر پر فرہاد کو اندر لے جایا گیا۔ فوراً ایمرجنسی میں اس کا ٹریٹ منٹ شروع ہو گیا۔ رفیق اور وہ باہر ہی انتظار کر رہے تھے۔ رفیق نے اس سے پھر پوچھا کہ کیسے ہوا یہ سب تو فارہ نے اسے ساری بات بتائی کہ وہ خود جب اندر گئی۔ تو وہ زخمی تھا۔ اسے خود نہیں معلوم۔ تقریباً ایک گھنٹا ہو گیا تھا فرہاد کو اندر گئے۔ جب فارہ کا فون بجا۔ دیکھا تو سوہا کی کال تھی۔ وہ اس کے گھر نا آنے پر پریشان تھی۔ فارہ نے اسے ساری بات بتادی اور کہا کہ وہ ابھی ہاسپٹل ہی ہے۔ تو سوہا حیران ہوئی۔

"فارہ تم اپنے باس کے گھر فون کر دو۔۔۔ آجائیں گے۔۔۔ یار تم کیوں رک رہی ہو وہاں۔۔۔ اتنا کافی ہے جو تم نے کر دیا۔۔۔ ٹائم دیکھو۔۔۔ اور رکو گی تو مزید لیٹ ہو جاؤ گی۔۔۔ آنے میں ہی تمہیں گھنٹا لگ جائے گا۔۔۔"

"ٹھیک ہے میں آتی ہوں۔۔" فارہ نے دھیمے لہجے میں کہہ کر فون رکھ دیا۔ اور رفیق کے پاس آئی۔

"ان کے گھر والوں کو انفارم کر دیا۔۔"

"بی بی جی۔۔۔ گھر میں تو کوئی ہے نہیں۔۔۔ بس صاحب ہوتے ہیں۔۔۔۔"

"اچھا۔۔۔"

"جی۔۔ اگر آپ کو گھر جانا ہے تو چلی جائیں۔۔۔ میں ہوں صاحب کے پاس۔۔۔" رفیق بھی سمجھتا تھا کہ اس کی رات یہاں رہنے کی کوئی وجہ نہیں بنتی تو کہہ دیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"اچھا ڈاکٹر سے بات ہو جائے۔۔۔تو پھر جاؤں گی۔۔"

"جیسا آپ کو ٹھیک لگے۔۔۔"کچھ دیر بعد نرس باہر آئی۔کچھ دوائی منگوانی تھی۔

"ایسا کرو مجھے بینک لے چلو۔۔۔پیسوں کی ضرورت ہے۔۔۔"

"ٹھیک کہا بی بی جی۔۔۔میرے پاس بھی اتنے نہیں۔۔۔چلیں۔۔۔"ہاسپٹل کے پاس ہی بینک تھا۔انھیں کوئی دس منٹ لگے تھے۔وہاں سے آکر رفیق نے اسے ہاسپٹل اتارا پھر دوائی لینے چلا گیا۔

* *

ایشال اپنے کمرے میں تھی۔جب بابا اس کے پاس آئے۔

"بابا آپ سوئے نہیں۔۔۔"ایشال انھیں دیکھ خر حیران ہوئی۔عموماً تو بجے تک وہ اپنے کمرے میں سونے چلے جاتے تھے۔

"نہیں۔۔۔نیند نہیں آرہی۔۔۔"وہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے بولے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"طبیعت ٹھیک ہے آپ کی۔۔۔"ایشال بھی بیڈ سے اٹھ کر ان کے پاس کرسی پر بیٹھی۔

"ہوں۔۔ٹھیک ہے۔۔۔"انھوں نے مسکرا کر اسے دیکھا۔

"بابا چائے بنا کر لاؤں۔۔"

"نہیں ایشال۔۔۔مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے۔۔۔"انھوں نے اسے روکا تو وہ ٹھٹھکی۔

"بابا خیریت ہے نا۔۔۔"

"ہاں بیٹا خیریت ہے۔۔۔"انھوں نے اسے دیکھا۔پھر کچھ دیر تک خاموشی سے اسے دیکھ کر بولے۔

"ایشال۔۔۔شادی کر لو بیٹا۔۔۔"

"کر لوں گی بابا۔۔۔ابھی دل نہیں مانتا۔۔۔"ایشال نے گہری سانس لی۔وہ پریشان تھی جانے کیا بات کرنی تھی۔

"کب بیٹا۔۔۔میری زندگی جانے کب تک مجھے مہلت دے۔۔۔میں چاہتا ہوں تم اپنے گھر کی ہو جاؤ۔۔۔"ان کی بات پر ایشال نے انھیں دکھ سے دیکھا۔

"بابا جب ہم نے جو کچھ سوچا ہو اس سے الٹ چیزیں ہو جائیں۔۔۔تو سنبھلنے میں وقت تو لگتا ہے نا۔۔۔"

"بلکل لگتا ہے اور مجھے لگتا ہے جتنا وقت تم نے لیا وہ کافی ہوتا ہے۔!!یا میں یہ سمجھوں کہ تم ابھی بھی کسی امید پر ہو!!"بابا بھی اپنی بات پر ڈٹے تھے۔

"امید بابا۔۔۔امید تو انسان کو ہر حال میں رہتی ہے۔۔۔جب وہ مر بھی رہا ہوتا ہے۔۔۔انتہائی مایوسی کے باوجود بھی دل کے کسی کونے میں امید کا جگنو ٹمٹما رہا ہوتا ہے۔۔۔"وہ بمشکل اپنے لہجے کو قابو کر کے بولی تھی۔جو ڈگمگانے لگا تھا۔

"تو بیٹا ایسی امید کسی کام کی نہیں۔۔۔جو ٹوٹنے کے لیے ہی ہو۔۔۔حقیقت سے نظریں چرا کر امید کا دامن ہاتھ تھامے رہنا بھی عقلمندی نہیں ہوتی۔۔۔ہر بار معاملات ایک جیسے نہیں ہوتے۔۔۔"بابا نے اسے نرمی سے سمجھایا۔

"جی بابا۔۔"وہ دھیمے سے بولی۔

"جی نہیں۔۔۔اس بار جی نہیں چلے گا۔۔۔تم میری بات سن کو خاموشی سے جی کہہ کر ٹال دیتی ہو لیکن اب کی بار نہیں۔۔۔۔تم بچی ہو میں نہیں۔۔"بابا تھوڑا سخت ہوئے۔

"راکب میرے دوست کا بیٹا ہے بہت بار کہہ چکا ہے اس سلسلے میں۔۔۔اس سے ملنا ہے تو مل لو۔۔۔نہیں تو میں تمہاری اس سے بات پکی کرنے والا ہوں۔۔۔میں مزید تمہیں وقت نہیں دے سکتا میری بھی مجبوری سمجھو بیٹا۔۔"آخر میں ان کے لہجے میں عجیب سی بے بسی رچی تھی۔

طارق صاحب کہہ کر اٹھے اور اس کے سر پر ہاتھ پھیرا پھر کمرے سے باہر نکل گئے۔پیچھے ایشال اپنے آنسوؤں کو بہنے سے روک نا سکی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

****

تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر باہر آیا تو فارہ فرہاد کے بارے میں پوچھنے کے لیے ان کے پاس آئی۔

"کانچ اندر تک گیا تھا۔۔۔لیکن یہ اس کی خوش قسمتی ہے کہ کوئی بہت زیادہ مسئلہ نہیں ہوا۔۔۔ورنہ جو کنڈیشن تھی کچھ اور ہی صورتحال ہوتی۔۔۔خیر سٹیچِس لگ گئے ہیں۔۔۔دو تین گھنٹے تک ہوش آجائے گا۔۔۔"ڈاکٹر پروفیشنل انداز میں تفصیل بتا کہ چلا گیا۔

"کیا ہم دیکھ سکتے ہیں۔۔"فارہ نے باہر آتی نرس سے پوچھا۔

"جی تھوڑی دیر بعد۔۔"وہ کہہ کر چلی گئی۔فارہ انتظار کرنے لگی۔اور یونہی وقت جانے کتنا وقت بیت گیا۔

"میں چاہ کر بھی چھوڑ کے نہیں جا سکتی۔۔۔اکیلا ہے وہ۔۔۔کم از کم میرا ضمیر مجھے اجازت نہیں دیتا۔۔۔"اس نے گہری سانس لے کر سوچا اور فون نکال کر سوہا کو مطلع کیا۔

"ہاں اس کی فیملی نہیں ہے پاس۔۔۔نہیں اس کی کوئی ضرورت نہیں۔۔۔ڈرائیور ہے ساتھ۔۔۔ٹھیک ہے میں خیال رکھو گی۔۔۔تم بھی پریشان مت ہونا۔۔۔"فرہاد کو دوسرے روم میں شفٹ کر دیا گیا تھا۔

"بی بی آپ صاحب کے پاس اندر چلیں جائیں۔۔۔یہاں مت بیٹھیں۔۔۔میں باہر گاڑی میں ہوں۔۔۔اگر کوئی مسئلہ ہوا تو فون کر کیجیے گا۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ہوں ٹھیک ہے۔۔۔کیا باہر کنٹین کھلی ہے۔۔۔"

"جی بی بی۔۔۔کچھ چاہیے آپ کو۔۔۔"

"مہربانی ہو گی آگر مجھے ایک کپ چائے اور ساتھ بسکٹ لا دیں۔۔۔"

"مہربانی کی کیا بات بی بی جی۔۔۔میری غلطی ہے آپ اتنا ٹائم یہاں تھیں۔۔۔مجھے آپ سے پوچھنا چاہیے تھا۔۔۔آپ صاحب کے لیے اتنا کر رہیں ہیں۔۔۔"وہ شرمندہ سا بولا۔

"جیسے تم ان کے ملازم ہو۔۔۔ایسے ہی میں بھی ان کی ملازم ہوں۔۔۔اور میرا ضمیر یہ گوارا نہیں کر رہا اس طرح اکیلا چھوڑ دینا۔۔۔"فارہ کے لہجے میں زرا بھی جھول نا تھا۔پر یقین سے بولتی وہ رفیق کو متاثر کر گئی۔

"اچھا بی بی جی آپ اندر جائیں۔۔۔میں آپ کے لیے کچھ لے کر آتا ہوں۔۔۔"وہ کمرے میں اندر آئی تو فرہاد انجیکشن کے زیرِ اثر سو رہا تھا۔یہ ایک پرائیویٹ ہاسپٹل تھا۔روم میں ایک بیڈ اور تھا جو خالی تھا۔ساتھ کرسیاں پڑی تھیں۔ایک جانب باتھ روم کا دروازہ تھا۔فارہ اپنا بیگ دوسرے بیڈ پر رکھتی خود بھی ادھر ہی بیٹھ گئی۔اور نظریں فرہاد پر جما دیں۔چوڑا چکلا وجود اس وقت غافل تھا۔

"اگر میں یہ فاصلہ بھی کم کر دوں تو تم کچھ نہیں کر سکتی نا۔۔۔"اس کے کانوں میں اس کا بولا گیا جملہ گونجا۔تو اس کے لبوں پر سادہ سی مسکراہٹ پھیلی۔مسکراہٹ میں کوئی طنز کا عنصر شامل نہیں تھا۔وہ سر جھٹک کر فریش ہونے کے لیے واش روم گئی۔واپس آئی تو رفیق بھی کمرے میں تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"بی بی جی میں آپ کو پھر کہہ رہا ہوں صاحب بہتر ہیں اب۔۔۔آپ کو گھر چھوڑ آتا ہوں۔۔۔"

"کوئی بات نہیں رفیق صبح چھوڑ آنا۔۔۔"

"جیسا آپ کہیں۔۔۔میں باہر گاڑی میں ہوں بی بی فون کر کیجیے گا۔۔۔"رفیق کی بات پر فارہ نے سر ہلایا۔تو وہ باہر چلا گیا۔کھانے میں وہ چائے کے ساتھ سینڈوچ اور بسکٹ وغیرہ لایا تھا۔اس نے چائے کے ساتھ آدھا سینڈوچ کھایا باقی رکھ دیا۔

دس منٹ گزرے ہونگے جب نرس اندر آئی۔

"کیا انھیں ہوش نہیں آیا۔۔۔"وہ فارہ کی جانب دیکھ کر پوچھ رہی تھی ساتھ فرہاد کا بی پی چیک کرنے لگی۔

"نہیں۔۔۔کیا کوئی خطرے کی بات ہے۔۔۔"نرس فرہاد کی ہارٹ بیٹ چیک کر رہی تھی جب فارہ کو پریشانی ہوئی۔

"نہیں۔۔۔خطرہ تو کوئی نہیں ایک ڈیڑھ گھنٹے تک ان کو ہوش آجائے گا لیکن ان کے سٹیچیس لگے ہیں اس کی اختیاط کرنے پڑے گی۔۔۔ہلنے جلنے میں انہیں ابھی بہت خیال کرنا ہو گا۔۔۔"نرس نے تفصیل بتائی تو وہ سر ہلانے لگی۔

"آپ کا کیا ریلیشن ہے ان سے۔۔۔"نرس نے اب اس پر اپنی نظریں جمائیں۔

"ریلیشن۔۔۔"فارہ دھیمے سے بولتی فرہاد پر نظریں جما گئی۔

"جی رشتہ۔۔آپ کیا لگتیں ہیں ان کی۔۔۔"اب کہ وہ کچھ مشکوک انداز میں دیکھنے لگی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ایک نہیں کئی رشتے ہیں۔۔۔"

"چلیں کوئی ایک بتادیں۔۔"نرس کرسی پر بیٹھ کر دلچسپی لے کر بولی۔

"کزن ہیں میرے۔۔۔اور میں ان کی کمپنی میں جاب بھی کرتی ہوں۔۔۔"فارہ نے دھیمے لہجے میں کہا۔اسی وقت باہر سے اسے آواز آئی تو وہ چلی گئی۔

"اور شوہر بھی۔۔۔"اپنی پر پر سوز آواز وہ خود ہی سن سکی تھی۔

اسے وہ دن یاد تھا جب اس کے تایا ندیم ملک اسے ملنے آئے تھے اور پہلی بار وہ فرہاد سے ملی تھی۔۔۔جو اس کے باپ کا بھتیجا تھا۔۔۔یہ یاد آیا تھا تو بہت سی یادیں اس پل دماغ کے پردے پر لہرا گئیں۔۔۔!!

جب سے ہوش سنبھالی تھی تو خود کو ہاسٹل میں دیکھا۔کوئی ملنے نہیں آتا تھا۔اخراجات، کپڑے، کھانا پینا، سب پورے ہو رہے تھے۔جانے کہاں سے۔دوسرے بچوں کے والدین ملنے آتے تو ذہن میں ڈھیروں سوال پیدا ہوتے۔۔۔

کیا اس کو ملنے والا نہیں ہے۔۔۔

کیا اس کے ماں باپ نہیں ہیں۔۔

ہیں تو اس سے ملنے آتے کیوں نہیں۔۔۔

اور اگر نہیں ہیں تو یہ سب اخراجات کون پورے کرتا ہے۔۔!!

اس قسم کے بہت سے سوالوں میں گھری وقت کے ساتھ ساتھ بڑی ہوئی تھی۔ٹیچر سے کوئی تسلی بخش جواب نا ملتا۔ہاں اس کی پڑھائی پر پرنسپل خود توجہ دیتی تھی۔اس کی پروگریس۔اس کا رزلٹ۔اس کی کبھی سمجھ میں نہیں آیا۔کہ اس کو پیدا کرنے والے کون تھے۔کہاں تھے۔مر گئے تھے تو اخراجات کون پورے کر رہا تھا۔یہ باتیں دماغ میں گول چکر کی طرح گھومتی رہتی تھیں۔ایک سوچ ختم ہوتی کوئی اور آجاتی۔کبھی کبھی اسے لگتا وہ پاگل ہو جائے گی۔اتنی تو اسے سمجھ آگئی تھی کہ وہ ایک عام سکول میں نا تھی۔خاصا مہنگا تھا اور اس کے کپڑے سکول کی چیزیں۔سب پوری ہوتیں تھیں کون کرتا تھا پورا انھیں۔وہ نویں کلاس میں تھی۔جب اس نے اس

معاملے میں ضد شروع کی۔اس نے کھانا چھوڑ دیا۔خود کو کمرے میں بند کر لیا۔اور تب اس کی ضد سے مجبور ہو کر جو اسے ملنے آئے وہ اس کے نانا تھے۔لیاقت علی۔۔۔!!

"میں نے بہت مجبور کو کر آپ کو بلایا ہے۔۔۔ پچھلے ایک ہفتے سے وہ بیمار ہے۔۔۔ صرف اس ڈر سے کہ اگر اسے کچھ ہو گیا تو۔۔۔ آپ مجھے معاف نا کر پاتے۔۔۔"لیاقت علی پرنسپل کی بات سن کر خاموش رہے۔

"وہ اوپر کمرے میں ہے۔۔۔ آپ جا سکتے ہیں۔۔۔"

لیاقت علی کمرے میں آئے تو وہ لیٹی ہوئی تھی۔اس وقت وہ اکیلے ہی اس کے پاس تھے۔

"فارہ۔۔۔"وہ بستر پر اس کے پاس بیٹھ کر بولے۔

"کون ہیں آپ۔۔۔"فارہ اٹھ کر بیٹھی اور انہیں دیکھنے لگی۔نڈھال سی۔۔۔ لیکن ایک امید تھی جو ان کو دیکھ کر اس کے دل میں جاگی تھی۔اور اس کا عکس اس کے چہرے پر بھی آیا تھا۔۔۔

شاید وہ کہیں "میں تمہارا بابا ہوں۔۔۔یا دادا ہوں۔۔۔یا نانا۔"۔۔کوئی بھی ہوں۔۔۔ لیکن وہ ایسا ہی بولیں۔۔۔۔ لیکن وہ تو اس سب سے ہٹ کر بولے۔

"تمہارے ماں اور باپ کا دوست۔۔۔"

"دوست۔۔۔"اس کے بیمار چہرے پر آئی رونق تھوڑی ماند پڑی تھی۔

"ہاں دوست۔۔۔"

"آپ تو بہت بڑے ہیں۔۔۔ کیا میرے امی ابو بھی آپ جتنے ہیں۔۔" ذہن میں دوسرا سوال آیا اور وہ حیران آنکھوں سے انھیں دیکھنے لگی۔

"نہیں وہ مجھ سے چھوٹے ہیں۔۔" لیاقت علی دھیمے سے بولے۔

"کہاں ہیں وہ۔۔۔ آپ کے ساتھ آئیں ہیں۔۔" فارہ نے بے قراری سے پوچھا۔

"وہ اس دنیا میں نہیں ہیں۔۔۔" تکلیف دہ بات لیاقت علی کو بتانا ہی پڑی۔ یہ سنتے ہی فارہ کا رنگ زرد ہوا تھا۔ کچھ پل کے لیے وہ خاموش ہو گئی۔ جیسے خود کو یقین دلا رہی ہو جو سنا ہے وہ سچ ہے۔ کڑوا سچ۔

"کیا۔۔ وہ نہیں ہیں۔۔۔ میرا کوئی نہیں ہے۔۔۔" درد میں ڈوبا لہجہ بتا رہا تھا وہ سہم چکی تھی۔ اندر سے یہ بات اسے کاٹ چکی تھی۔ ستارہ آنکھیں درد سے بہنے لگیں۔

"ہاں۔۔" لیاقت علی نے اس کی بہتی آنکھوں سے نظریں چرائیں۔ وہ رو رہی تھی۔

"تو آپ کیوں مجھ سے ملنے آئیں ہیں۔۔" وہ روتے ہوئے بمشکل بولی تھی۔

www.kitabnagri.com

"تاکہ تمہیں یقین آجائے کہ تمہارے والدین اس دنیا میں نہیں ہیں۔۔۔ اور تم۔۔۔۔"

"اور میں مزید ضد نا کروں۔۔۔" ان کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی وہ بول پڑی۔

"ایسا ہی۔۔۔" لیاقت علی نے گہری سانس بھری۔

"تو میرے سب اخراجات کون پورے کرتا ہے۔۔۔ یتیم ایسے تو بڑے نہیں ہوتے۔۔۔۔" وہ مطمئین نہیں ہوئی تھی۔ پانیوں سے بھری آنکھیں سوالیہ اٹھیں تھیں۔ اتنی بچی بھی نہیں تھی وہ۔۔۔

"اس بارے میں اتنا مت سوچو۔۔۔ہر انسان کو اپنی قسمت کا ملتا ہے۔۔۔تو جو تمہاری قسمت میں ہے تمہیں مل رہا ہے اور ملتا رہے گا۔۔۔"ان کے حتمی لہجے پر وہ خاموش ہو گئی۔

"آپ مجھ سے دوبارہ ملنے آئیں گے۔۔۔"آنسو بھری آنکھوں میں ایک آخری امید باقی بچی تھی۔

"پتہ نہیں۔۔۔"لیاقت علی سیدھا انکار کر کے اس کا دل مزید نا توڑ سکے۔

"آپ مجھے اپنے ساتھ لے جائیں۔۔۔آپ کی فیملی بھی تو ہو گی نا۔۔۔میں رہ لوں گی۔۔۔کسی کو تنگ نہیں کروں گی۔۔۔سب کے ساتھ اچھے سے بات کروں گی۔۔۔کوئی بھی کام کہیں گے میں کروں گی۔۔۔۔لیکن آپ مجھے ساتھ لیں جائیں۔۔۔"فارہ نے جیسے ان کا جواب سنا نہیں اور آس سے ان کی جانب دیکھا۔

"مجھے معاف کرنا ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔"

"اچھا۔۔۔"ان کے انکار پر اس نے اپنے آنسو صاف کیے اور خود کو رونے سے روکنے لگی۔لیاقت علی کو اس پر بے پناہ ترس آیا۔

"میں کوشش کروں گا تم سے ملنے آؤں۔۔۔"وہ خاموش نظریں جھکائے رہی۔

"اللہ حافظ اپنا خیال رکھنا۔۔کسی بھی چیز کی ضرورت ہو بلا جھجک پرنسپل سے کہہ دینا تمہیں مل جائے گی"وہ بیڈ سے اٹھے۔

"اللہ حافظ۔۔۔کیا آپ کے پاس میرے امی اور ابو کی کوئی تصویر ہے۔۔۔"فارہ رندھی آواز میں بولی۔

"نہیں۔۔۔چلتا ہوں۔۔"وہ کہہ کر چلے گئے۔اور پندرہ سال کی فارہ اس دن خوب ہچکیوں سے روئی تھی۔اس کی سب امید آج ٹوٹ چکی تھی۔وہ اس ماں باپ کو آج رو رہی تھی۔جو اپنی اپنی زندگیوں میں مگن اسے کب کا بھلا بیٹھا تھا۔ایک غلطی تھی جو ان دونوں سے ہوئی تھی۔کچی عمر کی غلطی۔۔۔فارہ اکرام

اس دن کے بعد اسے صبر تو نا آیا لیکن ایک چپ لگ گئی تھی۔دلیل اور ثبوت سب اس بات پر جاتے تھے کہ اس کا کوئی نہیں ہے۔۔۔تو عجیب بات کیا تھی اس میں۔۔۔ہزاروں یتیم بچے ہوتے ہیں۔۔۔جن کا کوئی نہیں ہوتا۔۔۔ایسے ہی ان میں سے ایک وہ بھی تھی۔۔۔تو کیا بڑی بات تھی۔۔۔یہ اس کی قسمت تھی۔۔۔وہ کیا کر سکتی تھی۔۔۔سب یونہی لکھا تھا۔۔۔لیکن۔۔۔

اس سب کے باوجود مسئلہ ہی یہ آتا تھا کہ اسے لگتا تھا چیزیں کچھ دھندلی ہیں۔۔۔ایسی نہیں ہیں جو اسے دکھائی جا رہیں ہیں۔۔۔کھیل کچھ اور ہے۔۔۔بازی اس کے ہاتھ میں نہیں تھی۔۔۔وہ ایک ایسا مہرہ تھی جو بے نام و نشان ہو کر بھی گمنام نا تھا۔۔۔کچھ تو تھا اس سب میں۔۔۔۔

سکول ختم ہوا۔سکول سے کالج۔۔۔کالج سے یونیورسٹی۔۔۔اور وہ ایک ایسی لڑکی بنی۔۔۔جو وقار رکھتی تھی۔۔۔جس کی گہری براؤن آنکھیں ہر چیز جانچتی تھیں۔۔۔جس کا ذہن ہر وقت سوچوں میں مگن رہتا تھا۔۔۔وہ نارمل ہو کر بھی نارمل نا تھی۔۔۔لیکن ابنارمل کہیں سے نا لگتی۔۔۔فارہ اکرام جب دلائل سے کر بات کرتی تو چپ کروا دیتی تھی۔۔۔اس کا کردار پانی کی طرح صاف و شفاف تھا۔۔۔وقت کے بے رحم گردش سے ابھر کر آئی تھی۔۔۔کچھ تو خاص بات تھی اس میں۔۔۔۔فارہ اکرام ایک ہی تھی۔۔۔۔کسی پل بہت جذباتی، نرم دل۔۔۔کہ اپنے نرم دلی کی وجہ سے نقصان اٹھانا پڑتا۔۔۔۔لیکن مضبوط اتنی کہ نقصان پر گزارا کر

لیتی۔۔۔روتی پیٹتی نہیں تھی بعد میں۔۔۔۔بہت خاص تھی وہ۔۔۔لیکن افسوس کی بات یہ تھی کہ وہ کسی کے لیے اہم نہیں تھی۔۔۔۔

خیر وہ بی بی اے کر رہی تھی۔جب اس کو ایسا جھٹکا لگا۔کہ اسے لگا کہ وہ زندہ نہیں ہے کسی خواب میں ہے۔۔۔کیونکہ مرنے والوں کو رو لیا جائے ان پر صبر بھی آجائے۔۔۔پھر وہ ایک دن آپ کے سامنے آجائیں تو آپ بے یقینی کی آخری حد پر ہوتے ہیں۔۔

"میں ماں ہوں تمہاری۔۔۔عاسمہ جاوید۔۔۔"برانڈ کے مہنگے سوٹ میں کھڑی اس عورت کی بات سن کو فارہ نے اسے ایسے دیکھا جیسے وہ سیدھی پاگل خانے سے آئی ہو۔

"اور میں اگلی پرائم منسٹر ہوں۔۔۔پاگل سمجھا ہے کیا۔۔۔"فارہ نے ذرا لحاظ نا رکھا۔ادھر اس نے سوٹ اچھانا پہنا ہوتا تو وہ یہی سمجھتی کہ اس کے سامنے کھڑی عورت پاگل خانے سے بھاگی ہوئی ہے۔لیکن وہ کپڑوں کو نظر انداز کر بھی دیتی۔جس مہنگی گاڑی سے وہ اتری تھی۔وہ فارہ کو یہ بات سوچنے سے روک رہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

Kitab Nagri Special

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

انتباہ:اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

دوسری جانب فارہ کا لہجہ سن کر عاسمہ کو ہتک محسوس ہوئی۔

"تمیز نہیں ہے تمہیں۔۔"

"نہیں آپ مجھے تمیز سکھانے آئیں ہیں۔۔۔"فارہ نے ہاتھ سینے پر باندھ کر سنجیدہ انداز اپنایا۔

"تم سمجھ رہی ہو میں تم سے مذاق کر رہی ہوں۔۔۔ایسی بات کوئی مذاق میں کرے دیکھا ہے کبھی۔۔۔"فارہ نے ٹھنڈی سانس بھری۔مزید دو قدم آگے بڑھی۔اور سیدھا ان کی آنکھوں میں دیکھا۔

"عاسمہ جاوید۔۔۔اگر جو آپ کہہ رہی ہیں وہ سچ بھی ہے تو میری جوتی کو بھی اس بات کی پروا نہیں اب۔۔۔اور یہ بات دوبارہ مجھ سے ملنے سے پہلے اپنے ذہن میں رکھیے گا۔۔۔"اس کا سرد لہجہ اور نڈر انداز عاسمہ کا منہ بند کر گیا۔

"تم اگر پلی ہوتیں نایتیموں کی طرح۔۔۔ بھوکی، ننگی تو تب دیکھتی کہ تمہارے لہجے میں یہ غرور تب بھی ہوتا۔۔۔" فارہ اپنی بات کہنے کے بعد مڑ کر قدم بھی بڑھا چکی تھی۔ جب عاسمہ نے کھولتے ہوئے زہر اگلا تھا۔ فارہ آگے بڑھ نا سکی۔

"مجھے یقین آگیا ہے۔۔۔ کہ آپ میری ماں ہیں۔۔۔ کیونکہ جو عورت مجھے چھوڑ سکتی ہے وہی مجھے میری اوقات بتانے آئی ہو گی۔۔۔ اتنے سال کوئی نہیں آیا یہ جتانے کہ میں کس کے ٹکروں پر پلی ہوں۔۔۔" فارہ سکون سے پلٹ کر ٹھنڈے لہجے میں بولتی طنزیہ ہوئی۔

"لیکن جو بات میں پہلے کہی ہے نا اسے اب بھی ذہن میں رکھیے۔۔۔ دوبارہ مجھ سے ملنے سے پہلے سوچ کر آیئے گا۔۔۔" فارہ نے انگلی اٹھا کر انھیں وارن کیا۔ گرم کوٹ کی جیب میں دونوں ہاتھ ڈالتی وہاں سے نکل گئی۔ عاسمہ اس کا انداز دیکھتی رہ گئی۔ اپنی انسلٹ پر وہ کڑھ رہی تھی۔ جو اس نے سوچا تھا۔ چیزیں اس کے برعکس ہو چکیں تھیں۔۔۔۔

Kitab Nagri

****

www.kitabnagri.com

فارہ کو اندازہ نہیں تھا۔ کہ اس کی ذات ایک دم سے ہی سب کی دلچسپی کا باعث بننے والی تھی۔ کہ جو سب لوگ مرے بیٹھے تھے ایک ساتھ اٹھ کر اس کی زندگی میں اپنا اپنا رشتہ بتانے آجائیں گے۔۔ اور اسے اندازا ہوتا بھی کیسے۔۔ وہ تو اپنی پڑھائی اور جاب میں اتنی بزی ہوتی کہ بمشکل اپنی ذات کے لیے وقت نکال پاتی۔۔۔ اب تک اس کے اخراجات ویسے ہی پورے ہو رہے تھے۔ وہ لاہور میں تھی۔ اور جس ہاسٹل میں تھی وہ عام ہاسٹل جیسا نا تھا پرائیویٹ ہاسٹل میں کسی چیز کی فکر نا تھی۔ سیکورٹی کا خاص خیال تھا۔ جس وجہ سے وہاں کا خرچہ بھی زیادہ

تھا۔ کبھی کبھی تو اسے لگتا۔اس کی سیکورٹی کا خاص انتظام ہوتا۔ خیر اس نے یہ باتیں بہت عرصہ ہوا سوچنا چھوڑ دیں تھیں۔اب اس کا ایک اکاؤنٹ تھا جس میں ہر ماہ اتنی رقم آتی کہ وہ کھل کے خرچ بھی کر لیتی تو ختم نا ہوتی۔پیسوں کی اسے واقعی کمی نا تھی۔اور جس کمی میں وہ بڑی ہوئی تھی۔اس نے فارہ کو رشتوں سے متعلق اتنا بے حس کر دیا تھا کہ اب اس کے مرے ہوئے ماں باپ بھی اٹھ کے آجاتے تو اسے کوئی پرواہ نہیں تھی۔۔۔اس کے جذبات ٹھنڈے ہو چکے تھے۔۔۔

کچھ دن گزرے ہونگے جب عاسمہ اس سے پھر ملیں۔ لیکن اب کی بار وہ ہاسٹل میں نہیں۔اسے باہر ملی تھی۔اور فارہ کو یقین تھا۔یہ ملنا ایک اتفاق بلکل نہیں تھا۔وہ اپنی ایک دوست کے ساتھ جو اس کے ہاسٹل میں ہی تھی۔جاب سے فری ہو کر کھانا کھانے کے لیے باہر آئی تھی۔ایسا وہ دوستیں مل کر، کر لیتیں تھیں۔اگر کچھ بنانے کا موڈ نا ہوتا تو۔رات کا کھانا جاب سے واپسی پر باہر کھا لینا۔۔۔

"بات کرنی ہے کچھ تم سے۔۔۔" کھانے کا آرڈر دے کر وہ اپنی دوست کے ساتھ بیٹھی کھانے کا ہی انتظار کر رہی تھی۔جب عاسمہ اس کے پاس آکر بولی۔فارہ نے گہری سانس لے کر انھیں دیکھا۔اور اپنی دوست کو بتاتی وہاں سے اٹھی۔۔۔اس کی زندگی سکون سے گزر رہی تھی۔اب وہ نہیں چاہتی تھی۔کہ اس کی ذات سوالیہ نشان بنے۔اس لیے اس نے اپنی دوست کے سامنے بات کرنا مناسب نا سمجھا۔عاسمہ اسے لیے باہر پارکنگ میں آئی۔ابھی وہ لوگ پہنچے ہی تھے کہ گاڑی کا دروازہ کھولتے ایک آدمی باہر نکلا۔فارہ نے اجنبی انداز میں اسے دیکھا جو اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

"میں تمہاری ماں کا شوہر۔۔۔جاوید نیازی۔۔"ان کی بات پر توجہ کیے بغیر فارہ نے نظریں گھما کر عاسمہ کو دیکھا۔

"فرمایئے کیا خدمت کر سکتی ہوں آپ کی۔۔۔"

"آآ۔۔۔بہت خدمت کر سکتی ہو تم ہماری۔۔۔پریشان نا ہو۔۔۔۔"عاسمہ کی بجائے جاوید شیریں لہجے میں بولا اور اس کا انداز ایسا تھا کہ فارہ کی رگوں میں شرارے پھوٹے۔

"بات سنیے اور کان کے ساتھ دماغ بھی کھول کر سنیے۔۔۔۔میں فارہ اکرام نا تو تمہاری بیٹی ہوں۔۔۔۔اور نا ہی تم سے وابستہ کسی رشتے سے میرا تعلق ہے۔۔۔"

"ہو نا تم اسی گھٹیا ملک اکرام علی کا خون۔۔۔۔چھوڑ گیا تمہارا باپ یہ جانتے ہوئے بھی کہ تم اس دنیا میں آنے والی ہو۔۔۔۔میں نے۔۔۔میں نے تمہیں جنم دیا۔۔۔اور تم میرے سامنے اس گھٹیا اکرام کا نام لے رہی ہو۔۔۔۔"عاسمہ غصے سے بپھر کر بولی تھی۔اس نے فارہ کو بات بھی نا مکمل کرنے دی۔

"ہونہہ فارہ اکرام۔۔۔میں تمہیں اس دنیا میں لائی ملک اکرام علی وہ گھٹیا اور نیچ انسان تو چاہتا تھا تمہیں مار دیں ۔۔"

"تو کیا آپ نے مجھے زندہ رکھا۔۔۔رکھا آپ نے زندہ۔۔۔۔کیسے رکھا۔۔۔یاد ہے آپ کو۔۔۔تھیں آپ میرے ساتھ اتنے سالوں سے۔۔۔۔"فارہ سب ضبط چھوڑ کر چلائی۔

"میرے لیے آپ بھی مر چکی ہیں عاسمہ بی بی یا جو بھی آپ کا نام ہے۔۔۔اور وہ اکرام ملک بھی۔۔۔۔ سمجھ میں آئی بات۔۔۔کس منہ سے مجھ سے ملنے آتی ہیں۔۔۔۔"فارہ کے چلانے پر وہ دونوں آس پاس دیکھنے لگے۔فارہ بناڈرے بے جھجھک انداز میں تھی۔

"عاسمہ صرف تمہاری وجہ سے چپ ہوں میں نہیں تو ابھی اس کو اٹھا کر گاڑی میں ڈلواؤ گا۔۔۔اور کسی کو پتا بھی نہیں چلے گا یہ لڑکی تھی بھی کہ نہیں۔۔۔"جاوید نیازی کو اس کا گستاخ لہجہ برداشت سے باہر تھا۔پہلے کا شیریں لہجہ اب تحقیر میں بدل چکا تھا۔

"اور میں دیکھوں گا کس میں ہمت ہے اسے ہاتھ بھی لگا دے۔۔۔"آواز اجنبی تھی۔وہ تینوں بلکل غیر متوقع بات پر ٹھٹھکے تھے۔فارہ نے مڑ کر دیکھا تو چالیس پنتالیس سال کی عمر کا مرد اس کے پیچھے کھڑا تھا۔فارہ کے ساتھ ساتھ عاسمہ اور جاوید نیازی بھی چونکے تھے۔ان کے چہروں سے صاف ظاہر تھا کہ وہ بھی اس آدمی کو نہیں جانتے۔

"کیوں کون ہو تم۔۔۔"عاسمہ بھڑک کر بولی۔ظاہر ہے وہ ماں تھی اب اس سے زیادہ کس کا قریبی رشتہ نکل آیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"میں ندیم ملک ہوں۔۔۔ملک اکرام علی کا بڑا بھائی۔۔۔اور فارہ اکرام ملک کا تایا۔۔۔کیا کسی اور وضاحت کی ضرورت ہے۔۔۔"عاسمہ ناگواری سے منہ بند کر گئی۔اسے معلوم نا تھا کہ بازی اتنی جلدی ہاتھ سے نکل جائے گی۔اور فارہ صحیح معنوں میں آج حیران ہوئی تھی۔اس کا دماغ گھوم گیا۔اسے لگا کہ تب تو پاگل نا ہوئی جب ان سب رشتوں کو لے کر الجھن میں تھی۔لیکن اب ضرور ہو جائے گی۔لیکن اسے اس وقت کمزور نہیں دِکھنا تھا۔

"لیکن مجھے آپ دونوں میں سے کسی کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔برائے مہربانی مجھ پر اتنا احسان کر دیں۔۔۔جیسے اتنے سالوں سے آپ سب مجھے مار چکے تھے۔۔۔اور میرے لیے مر چکے تھے اسی کھیل کو جاری رکھیں اور مزید رشتہ داری مت کھولیں۔۔۔۔اور ایک بات جاوید نیازی۔۔۔۔اگر تم سمجھو کہ تمہاری دھمکی سے میں ڈر جاؤں گی تو اس غلط فہمی میں رہنا تمہاری غلطی ہی ہو گی۔۔۔"اپنی حیرانگی کو جھٹک کر اور سب سوچوں کو فی الوقت پسِ پشت ڈال کر وہ دوٹوک بولی تھی۔اور فارہ کے بیزار لہجے میں کہی بات کے مخاطب سب تھے۔

"سارا کھانے کا موڈ خراب کر دیا۔۔۔"وہ اکتا کر بڑبڑاتے ہوئے نکلی تھی۔کسی کو بھی اور بولنے کا موقع دیئے بغیر۔۔۔اس کے جانے کے بعد عاسمہ نے چہرے پر ناپسندیدہ تاثرات لا کر ندیم ملک کو گھورا۔جو فارہ کو جاتے ہوئے دیکھ رہے تھے۔

"کہاں سے ہوش آ گئی اتنے سالوں بعد۔۔۔"فارہ کی جانب دھیان سے دیکھتے ندیم ملک جیسے چونکے۔

"اس بات کو جانے دو۔۔۔لیکن اگر اس کو ذرا بھی نقصان پہنچا اور اس کے ذمہ دار تم لوگ ہوئے تو وہ دن تمہارا آخری دن ہو گا دنیا میں۔۔۔اس تک جانے سے پہلے سوچ لینا کہ فارہ اکرام اکیلی نہیں ہے۔۔۔۔اور اتنا دم ہے مجھ میں کہ اس کی حفاظت کر سکوں۔۔۔"ندیم ملک اپنی بات کہہ کر جانے لگے۔پیچھے عاسمہ اور جاوید نیازی پیچ و تاب کھا کر رہ گئے۔۔۔

****

www.kitabnagri.com

اس رات فارہ چاہ کر بھی سو نا پائی تھی۔سب باتوں کو نظر انداز نا کر سکی۔ تھک کر وہ کھڑکی میں جا کھڑی ہوئی۔اور ذہن میں پھر سے سب باتیں چلنے لگیں۔عاسمہ، جاوید نیازی اور ندیم ملک کے چہرے ذہن کے پردوں پر جیسے سوار ہو چکے تھے۔سب باتیں وہ جانے کتنی بار دہرا چکی تھی۔لیکن کوئی سرا ہاتھ نہیں آتا تھا۔اس پوری رات وہ جاگتی رہی۔اگلا دن چھٹی کا تھا۔تو سکون سے دیر سے اٹھی۔نہا کر فریش ہو کر ابھی کچھ کھانے کا سوچ ہی رہی تھی کہ ملازمہ نے آکر بتایا نیچے ویٹنگ روم میں اسے کوئی ملنے آیا ہے۔کون ہو سکتا ہے۔سوچتے ہوئے وہ سیڑھیاں اترتی نیچے آئی تھی۔اور جب کمرے میں گئی تو ندیم ملک کے ساتھ ایک لڑکا بھی تھا۔اور وہ تھا فرہاد ملک۔ان دونوں کی پہلی ملاقات۔وہ سلام کرتے ہوئے بیٹھی۔

"جی فرمایئے۔۔۔"اور سوالیہ انداز میں ان کی جانب دیکھنے لگی۔

"کیسی ہو بیٹا۔۔"ندیم ملک نے محبت سے پوچھا۔لیکن فارہ چہرے کے تاثرات سخت کیے کوئی جواب دیئے بنا انھیں دیکھنے لگی۔

"مطلب کی بات کریئے۔۔۔"وہ سنجیدہ تھی۔ندیم ملک کو برا نہیں لگا۔بلکہ سر جھکا کر مسکرائے۔جبکہ فرہاد نے لب بھینچے۔اسے فارہ کا انداز ناگوار گزرا تھا۔

"تم یقین نہیں کرو گی۔۔۔لیکن میری مطلب کی بات یہی ہے۔۔۔تم ٹھیک ہو۔۔۔"ان کی بات سن کر فارہ بولنا تو بہت کچھ چاہتی تھی۔لیکن بولی نہیں۔ان کے ساتھ آئے لڑکے کی ناگواری اس کے چہرے سے صاف ظاہر تھی۔

"یہ فرہاد ہے میرا بیٹا۔۔۔اور تمہارا کزن۔۔۔"ندیم ملک نے ماحول کی کشیدگی کو کم کرنا چاہا۔

"میری بھی بہت سالوں پہلے خواہش تھی کہ کوئی مجھے بھی بیٹا کہنے والا ہو۔۔۔ لیکن اب تو نا خواہش ہے نا چاہت۔۔۔ یقین جانیے اب مجھے ذرا برابر پرواہ نہیں کسی رشتے کی۔۔۔" فارہ کے لہجے میں ذرا برابر طنز یا دکھ نا تھا۔ وہ نارمل انداز میں بولی تھی۔ لیکن یہ بات ندیم ملک کو رنجیدہ کر گئی۔ فرہاد باپ کو اداس دیکھ کر رہ نا سکا۔

"کچھ چیزیں دھندلی ہوتیں ہیں کہ جیسا ہم سمجھ رہے ہوتے ہیں ویسا نہیں ہوتا۔۔۔ اگلے فریق کی بات سن لینی چاہیے شاید غلط فہمیاں دور ہو جائیں۔۔۔ اور چیزیں اتنی خراب نا ہو جتنی ہم سوچ لیتے ہیں۔۔۔" فرہاد کی بات پر بھی طنزیہ مسکراہٹ فارہ کے لبوں پر پھیلی۔ وہ دونوں ایک دوسرے کی جانب دیکھ رہے تھے۔ کچھ لمحوں بعد فرہاد کو ہی نظریں ہٹانی پڑیں۔

"چلیے بابا۔۔۔ یا ابھی کچھ اور باقی ہے۔۔۔" فرہاد اپنی جگہ سے کھڑا ہوتا ہوا انھیں دیکھ کر بولا۔

"بس اتنی سی برداشت۔۔۔۔ بے یقینی کو یقین میں بدلنے کے لیے بہت ہمت اور صبر کی ضرورت ہوتی ہے فرہاد صاحب۔۔۔ لیکن اس ہمت اور صبر سے کم جب آپ سب کے ہوتے ہوئے بھی لاوارث کی طرح بڑے ہوئے ہوں بلکل یتیموں کی طرح۔۔۔۔" فارہ بھی اٹھ چکی تھی۔ دو قدم مزید آگے آکر وہ بے خوفی سے اس کی آنکھوں میں دیکھ کر بولی اور کمرے سے نکل گئی۔ اس کے لہجے میں تمسخر محسوس کر کے فرہاد نے خفگی سے اپنے باپ کو دیکھا۔ جو مغموم انداز میں سر جھکائے بیٹھے تھے۔ ان کو رنجیدہ دیکھ کر فرہاد نے گہری سانس لی تھی۔

****

"بے یقینی کو یقین میں بدلنے کے لیے بہت ہمت اور حوصلے کی ضرورت ہوتی ہے فرہاد ملک۔۔۔اور یہ تم سے تب بھی نا ہوا تھا اور آج بھی نہیں ہو رہا۔۔۔یا شاید تم کرنا نہیں چاہتے۔۔۔"ایک گھنٹے سے اوپر وقت گزر چکا تھا۔فرہاد ہنوز نیند میں تھا۔

"ہم دونوں کا رشتہ ایسا ہے کہ میں چاہ کر بھی تمہیں نظر انداز نہیں کر پاتی۔۔۔دل کے کسی کونے میں ہر بار ایک امید جاگتی ہے۔۔۔کہ تم صرف میرے لیے آؤ گے۔۔۔اور ہر بار تم ہی اس امید کو توڑ دیتے ہو۔۔۔میں خود سے بھی یہ نہیں کہتی لیکن صرف تم ہو جو ساری دنیا میں میرے لیے اہم ہو۔۔۔اب چاہے تم مجھ سے دور رہو یا پاس۔۔۔۔لیکن تمہارا نام ہی مجھے یہ احساس دلانے کو کافی ہوتا تھا۔۔۔کہ ایک انسان ہے جو مجھ سے وابستہ ہے۔۔۔چاہے کاغذات میں ہی سہی۔۔۔اور اس سے آگے کی کبھی امیدیں نہیں رکھیں میں نے۔۔۔"وہ اٹھ کر بیڈ تک آئی۔اور آہستگی سے اسے بال سنوارے۔انداز اتنا محتاط تھا۔کہ فرہاد کو بھی محسوس نہیں ہونے دینا چاہتی تھی۔

"یا پھر اللہ نے شوہر کے معاملے میں عورت کا دل نرم رکھا ہوتا ہے۔۔۔کہ وہ سب بھول جاتی ہے اس کی ایک مسکراہٹ پر ہی۔۔۔جو وہ خالص اس کے لیے دیتا ہے۔۔۔لیکن تم میرے لیے شاید کبھی ویسے نہیں مسکراؤ گے۔۔۔شائد کیا یقیناً۔۔۔۔تم بھی اوروں کی طرح صرف میرا صبر آزماتے ہوں۔۔۔اور مجھے تکلیف دیتے ہو۔۔۔"فارہ کا ایک ہاتھ نرم انداز میں اس کے بالوں پر تھا۔۔۔دوسرا ہاتھ اس کے ساکت پڑے ہاتھ کی پوروں کو نرمی سے چھو رہا تھا۔اور وہ جو اتنی مضبوط بنتی تھی۔اس پل اپنی انکھوں سے سے نکلتے پانی پر ضبط نا کر سکی۔جو آنکھ سے نکل کر سیدھا فرہاد کے بازو پر گرا تھا۔وہ ایک ہاتھ سے آنسو صاف کرنے لگی۔دوسرا ہاتھ فرہاد

کے ہاتھ پر ہی تھا۔جب اس پر فرہاد کی گرفت سخت ہوئی تھی۔فارہ نے آنکھ صاف کرتا ہاتھ ہٹا کر دیکھا تو وہ نیم واہ آنکھیں کیے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔فارہ نے ہاتھ اس کی گرفت سے چھڑانا چاہا۔

"ہاتھ چھوڑو فرہاد۔۔۔"وہ تھکے لہجے میں بولی۔

"تم رو رہی ہو۔۔۔میرے لیے۔۔۔"وہ اس کی بات کو اگنور کیے نقاہت سے بولا۔اور فارہ کو لگا پھر سے وہ اس کی فیلنگ کا مذاق بنائے گا۔

"نہیں اپنے لیے رو رہی تھی۔۔۔"فارہ نے اس کی جانب دیکھا۔صاف شفاف آنکھوں میں فرہاد کو پاکیزگی نظر آئی۔لیکن سچائی نہیں۔۔۔وہ پژمردہ سا مسکرایا تھا۔

"کیوں۔۔۔"

"کیونکہ میرے لیے رونے والا کوئی نہیں ہے شاید اس لیے۔۔۔"فارہ نے گہری سانس لے کر خود کو پرسکون کر کے پر اعتمادی سے کہا۔اور سر جھٹک کر بات بدلی۔

"خیر۔۔۔اب کیسی طبعیت ہے۔۔۔"

"ٹھیک نہیں ہے۔۔۔درد ہے۔۔۔یہاں۔۔۔"فرہاد اس کا ہاتھ سینے پر رکھ کر اپنا ہاتھ اوپر رکھ چکا تھا۔اس کے ہاتھ کے نیچے فرہاد کا دھڑکتا دل تھا۔فارہ افسردگی سے مسکرائی۔

"کیسے ہوا یہ سب۔۔۔"فارہ اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ کے نیچے سے نکالتے ہوئے بولی تھی۔بات بدلنا چاہتی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کیاان کوہوش آگیا۔۔۔؟"نرس نے اندر آکر پوچھایہ وہی نرس تھی جو پہلے بھی آئی تھی۔کم عمر تھی۔اور فرہاد سے کافی متاثر لگتی تھی۔

"جی۔۔۔"فارہ نے اسے دیکھا جو فرہاد کو پُرشوق نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

"یہ تواچھاہوا۔۔۔میں آپ کی ہارٹ بیٹ چیک کرتی ہوں۔۔اوربی پی اور شوگر بھی۔۔۔پھر آپ کو کچھ کھانے کے لیے دیاجائے گا۔۔۔"

"کیازخم گہرا آیاہے۔۔۔"فرہادنے دیکھااس کی ٹانگ پر بھی پٹی کی بندھی تھی۔

"جی پورے چھ ٹانکے لگے ہیں آپ کی کمر میں۔۔۔شکر کریں مزید گہرازخم نہیں آیا۔۔۔تھاتویہ بھی خطرناک۔۔۔آپ بہت ہل رہے تھے جس وجہ سے آپ کو نیند کاانجیکشن دیاگیا۔۔۔"وہ اس کابی پی اور ہارٹ بیٹ چیک کرتے بولی۔

"تم کہاں جارہی ہو۔۔"فارہ پلٹ کر دوسرے بیڈ پر جانے لگی جب فرہادنے ایک دم اٹھ کر اس کاہاتھ پکڑا۔۔

"سی۔۔۔"ہلنے سے تکلیف ہوئی تو کراہ گیا۔فارہ نے توحیران ہو کر دیکھاہی دیکھا۔نرس بھی بی پی بھول کر دونوں کو دیکھنے لگی۔

"کیاکررہے ہو تم پاگل ہو۔۔۔"فارہ نے اسے خفگی سے دیکھا۔

"تم یہی بیٹھو نامیرے پاس۔۔۔"وہ بمشکل کھسک کر اس کے لیے جگہ بنانے لگا۔

"فرہاد۔۔۔کیا کر رہے ہو تم۔۔۔"فارہ نے اسے شدید حیرت زدہ ہو کر دیکھا۔جبکہ نرس منہ کھولے حیرانگی سے دونوں کو دیکھ رہی تھی۔

"آپ نے بتایا کہ آپ دونوں کزن ہیں۔۔۔کیا آپ کی منگنی ہوئی ہے۔۔؟؟۔"نرس تو پہلے ہی فارہ کو اکیلا ادھر دیکھ کر ٹھٹھکی ہوئی تھی۔اور اب فرہاد کا انداز وہ پوچھے بغیر نا رہ سکی۔

"نہیں۔۔۔"دونوں ایک ساتھ نرس کو دیکھ کر بولے۔

"ہم صرف کزن ہیں۔۔"

"یہ میری بیوی ہے۔۔"

یہ بھی دونوں بیک وقت بولے تھے۔لیکن اب بولتے وقت انھوں نے نرس کو نہیں ایک دوسرے کو دیکھا تھا۔اس کی بات پر فارہ نے لب بھینچ لیے۔

"آ اچھا۔۔۔لیکن یہ کیسے۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"آپ پلیز ان کا چیک اپ کریں۔۔۔ان کو میڈیسن دینے سے پہلے سے کچھ کھلانا ہے یا نہیں۔۔۔"فارہ نے نرس کو مزید کچھ پوچھنے سے روکنے کے لیے اس کی بات کاٹی۔ساتھ ساتھ ہاتھ بھی چھڑاتی رہی۔جو وہ تکلیف میں ہونے کے باوجود بھی مضبوطی سے پکڑے ہوئے تھا۔

"ہاں۔۔۔بسکٹ چائے۔۔۔وغیرہ پھر میڈیسن دینی ہے۔۔۔"نرس تھوڑی شرمندہ ہوئی۔

"اوکے میں چائے لاتی ہوں۔۔۔"فارہ نے خجل سی ہو کر فرہاد کو گھورا۔جو اس کا ہاتھ نہیں چھوڑ رہا تھا۔

"اس وقت بہت رات ہو رہی ہے۔۔۔تم نہیں جاؤ گی۔۔۔کیا روم سروس نہیں ملتی۔۔۔"فرہاد نے اس کی گھوری کو نظر انداز کر کے نرس سے پوچھا۔

"ہے نا کیوں نہیں ہے۔۔۔میں آپ کے لیے چائے اور بسکٹ بجواتی ہوں۔۔۔"نرس نے سر ہلا کر کہا۔اور چلی گئی۔

"فرہاد۔۔۔کیا کر رہے ہو تم۔۔۔"فارہ نے برہمی سے اسے دیکھا۔

"کیا۔۔"فرہاد ایسے معلوم بنا جیسے جانتا نا ہو کہ وہ کس بارے میں بات کر رہی ہے۔

"یہ۔۔۔ہاتھ چھوڑو گے میرا اب۔۔۔"وہ اپنا ہاتھ جو اس کے ہاتھ میں تھا اونچا کرتے ہوئے بولی۔

"نہیں۔۔۔"وہ سکون سے بولتا آنکھیں بند کر گیا۔

"ہم ٹین ایج میں نہیں ہیں فرہاد۔۔۔"وہ لفظوں کو چبا کر بولی تھی۔

"تو کیا ہوا۔۔۔ریلیشن تو ہے نا ہمارے بیچ۔۔۔"فرہاد نے آنکھیں کھول کر گہرے لہجے میں کہا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"پلیز مجھے اتنا مت بلواؤ مجھے درد شروع ہو گئی ہے۔۔۔ڈاکٹر نے کیا کہا کب تک ریکور ہو گا۔۔۔"فارہ نے بولنے کے لیے منہ کھولا ہی تھا۔کہ وہ جلدی سے بولا۔اب لہجہ پہلے کہ نسبت مدھم تھا۔شاید درد کی وجہ سے۔

"اور ہوا کیسے یہ سب۔۔"فارہ نے پھر سے پوچھا۔

"میں نے روم میں لائیٹ آن کی لیکن وہ آن نہیں ہوئی۔ایک فائل تھی جو میں ٹیبل ہی بھول گیا تھا۔۔۔پرسوں۔۔۔وہی لینے آیا تھا۔۔۔لیکن پتا نہیں کیسے پاؤں کس چیز سے اٹکا شاید پیپر ویٹ گرا تھا کہ سنبھلتے کے باوجود میں ٹیبل پر جا گرا ٹیبل کا شیشہ میرے گرنے سے ٹوٹا اور اسی شیشے سے زخمی ہو گیا۔۔۔"

"اتنی جلدی بھی کیا تھی۔۔۔"اس کی تفصیل پر فارہ نے گہری سانس لی۔

"جلدی تھی نا تم جو انتظار کر رہی تھی۔۔"مدھم سا کہتے ہوئے فرہاد نے سنجیدہ ہو کر اسے دیکھا۔

"میں جا رہی تھی۔۔۔اور اگر میں چلی گئی ہوتی اور تمہاری آواز نا سن پاتی تو۔۔۔"فارہ اس کے انداز کو نظر انداز کر کے بولی۔

"تو۔۔۔میں خود کیسے بھی کر کے ڈرائیور کو فون کر لیتا۔۔۔"اس نے ہلکے سے زور لگا کر فارہ کا پکڑا ہاتھ کھینچ کر نزدیک کیا۔

"یہ بہت عجیب تھا۔۔"فارہ کو سن کر یقین نا آیا ایسے بھی ہو سکتا ہے۔اس کا دھیان اس کی بتائی تفصیل میں الجھا تھا۔جبکہ فرہاد کا دل چاہ رہا تھا اس کی بے دھیانی میں کھوئے چہرے کو اپنے مزید نزدیک کر لے۔۔کیسے بھی کر کے۔

"کیا۔۔"اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن درد زیادہ ہوا تو کوشش وہی چھوڑ دی۔فی الحال اسے اٹھنے کے لیے مدد کی ضرورت تھی۔

"یہ ہی سب جو ہوا۔۔۔ایک دم سے اچانک۔۔۔"فارہ کی سوئی وہی اٹکی تھی۔

"حادثہ تو کہیں بھی ہو سکتا ہے۔۔۔اس میں عجیب کیا۔۔۔"فرہاد ایسے بولا جیسے یہ حادثہ عام سا تھا۔

"کیا مجھے اٹھاؤ گی مجھے ٹیک لگانی ہے۔۔۔"فرہاد کو اسے کہنا ہی پڑا۔

"میرا خیال ہے ابھی تمہیں لیٹے رہنا چاہیے۔۔۔ سٹیچیں کا خیال کرنا چاہیے۔۔۔"فرہاد نے گہری سانس لی۔

"فارہ۔۔"

"ہوں۔۔"

"بیٹھ جاؤ۔۔"

"کہاں۔۔تم ہاتھ چھوڑو گے تو بیٹھو گی نا۔۔"فارہ نے خفگی سے اسے دیکھا۔

"اوکے۔۔بیٹھ جاؤ۔۔"اس نے اس کا ہاتھ چھوڑا تو وہ اس کے تھوڑے فاصلے پر پڑے بیڈ پر جا کر بیٹھ گئی۔

"میں یہاں بیٹھنے کا کہا تھا۔۔۔وہاں نہیں۔۔"فرہاد نے ناراض نظروں سے اسے دیکھا۔

"موبائل دوں تمہیں۔۔۔کسی کو انفارم کرنا ہے۔۔"فارہ بیگ کھولتی اس کی بات نظر انداز کرتے ہوئے بولی۔

"نہیں۔۔"

"کیوں۔۔۔تمہیں بتانا چاہیے۔۔۔"اس کے جواب پر وہ چونکی۔

"بتادوں گا۔۔۔اس وقت سب کو پریشان کرنے کا کوئی فائدہ نہیں۔۔۔" فرہاد کے جواب پر پو مزید کچھ نا بولی خاموش ہو گئی۔فارہ کا اپنا سر دکھ رہا تھا۔ آفس میں آج کام بھی بہت تھا کچھ اس کی تھکاوٹ اور کچھ یہاں کی تھکاوٹ سے وہ خود کو بھی ڈھیلا سا محسوس کر رہی تھی۔اور اب بھی رات کے دو سے اوپر کا وقت تھا۔اس کا ارادہ تھا فرہاد دوائی لے کر سو جائے وہ بھی کچھ دیر سو جائے گی۔تو کچھ فریش ہو گی۔فرہاد بھی اس کے چہرے پر چھائی تھکن محسوس کر چکا تھا۔اس سے پہلے وہ اسے کچھ کہتا۔ایک لڑکا چائے کی ٹرے پکڑے اندر آیا۔فارہ نے آگے بڑھ کر اس سے ٹرے پکڑی جس میں بسکٹ کے دو پیکٹ بھی تھے۔

"کتنے پیسے ہوئے۔۔" فارہ نے ٹرے سائیڈ پر رکھ کر اس سے پوچھا تو وہ جاتے جاتے مڑا۔

"ایک سو بیس باجی۔۔۔کوئی بات نہیں جب برتن لینے آؤں گا پھر لے جاؤں گا۔۔۔" فارہ بیگ سے پیسے نکالنے لگی۔تو وہ بولا۔

"کوئی بات نہیں برتن صبح لے جانا۔۔" فارہ نے اسے ڈیڑھ سو نکال کر دیئے تو اس نے بقایا پیسے دینے کو جیب میں ہاتھ ڈالا۔

"رہنے دو کوئی بات نہیں۔۔"

"اچھا باجی اللہ حافظ۔۔۔" وہ کہہ کر گیا۔تو وہ فرہاد کی جانب بڑھی تا کہ اسے اٹھا سکے۔

****

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

رات بیت رہی تھی۔اور ایشال کے ذہن میں بابا کی کہی بات بار بار گونج رہی تھی۔آنسو خشک ہو چکے تھے۔ایشال کو یاد تھا وہ دن جب فرہاد اور اس کی زندگی میں پہلی بار فارہ اکرام کا نام گونجا تھا۔ان سب کی زندگیاں اس دن اس نام سے پہلی بار واقف ہوئیں تھیں۔

وہ اور فرہاد اپنی یونی کے آخری دنوں میں تھے۔پڑھائی مکمل ہونے والی تھی۔اور پڑھائی مکمل ہونے کے بعد سب کو معلوم تھا کہ ایشال اور فرہاد کی بچپن کی طے کی گئی بات اب شادی کے مرحلے سے گزرنے والی تھی۔

ایشال کی ماں اور فرہاد کی ماں دونوں سگی بہنیں تھیں۔ایشال کی والدہ ایشال جب تین سال کی تھی۔وفات پا گئیں۔ایشال کے والد نے کچھ عرصے بعد دوسری شادی کی لیکن وہ کچھ چل نا سکی اور شادی کے بعد ایشال اپنی خالہ کے ہاں تھی۔طارق صاحب کی شادی ختم ہوئی تو ایشال کو باپ نے واپس بلوالیا۔اور دونوں باپ بیٹی پھر سے ساتھ رہنے لگے۔لیکن ایشال کا خالہ سے اور خالہ کا ایشال سے جو پیار تھا وہ پھر بھی کم نا ہوا۔فہیم بڑا تھا۔اسے بھی ایشال پیاری تھی۔لیکن فرہاد اور ایشال میں بچپن سے ہی پیار پڑ چکا تھا۔جس کو دیکھ کر ان کے رشتے کی بات چلی۔وہیں طارق صاحب بھی ذمہ داری کے بوجھ سے آزاد ہوئے۔زندگی پر سکون چل رہی تھی۔دو سال پہلے فہیم بھائی کی شادی ہوئی تھی۔بھابھی اچھی تھیں۔بہت خوبصورت دن تھے وہ ایشال کے لیے۔جس میں صرف فرہاد اور وہ تھے کوئی فارہ اکرام نا تھی۔لیکن قسمت یوں بھی کروٹ بدلے گی کسی نے سوچا تک نا تھا۔

وہ اور فرہاد باہر لان میں بیٹھے اپنے ایگزام کی تیاری کر رہے تھے۔آخری پیپر تھا۔جب گیٹ پر کھڑا چوکیدار ان کے پاس آیا تھا۔

"فرہاد صاحب کوئی لیاقت علی۔۔۔ندیم صاحب سے ملنا چاہتے ہیں۔۔۔"

"ہاں بابا اندر ہیں پوچھ لو ان سے۔۔۔"اس کی بات پر چوکیدار سر ہلاتا اندر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد باہر گیا تو ساتھ لیاقت علی کو اندر لایا تھا۔ فرہاد نے دیکھا وہ بابا سے عمر میں بڑے تھے۔ اور اس نے نا پہلے کبھی ان کو دیکھا تھا نا کبھی ان کا نام سنا تھا۔

"میں بابا کے پاس ہو کر آتا ہوں۔۔"فرہاد کو جانے کیوں کچھ عجیب لگا تھا۔ ایشال سے کہتا وہ کچھ دیر بعد گیسٹ روم کی کی جانب گیا۔ ایشال جو نوٹس یاد کرنے میں مگن تھی اس کی بات توجہ دیئے بغیر یاد کرتی رہی۔

"ثبوت کچھ نہیں ہے میرے پاس۔۔۔ لیکن مجھے جھوٹ بول کر کچھ نہیں ملے گا۔۔۔ میں نے اتنے سال اس کی دیکھ بھال کی ہے۔۔۔ اور اب بھی کر رہا ہوں۔۔۔ لیکن اب اپنی زندگی کا کچھ بھروسہ نہیں۔۔۔۔ میرا بیٹا ثاقب بھی میرے بعد اس کا خیال کرتا رہے گا۔۔۔۔ لیکن اب بات صرف خیال تک یا ایک ذمہ داری تک نہیں ہے۔۔۔"فرہاد جب اندر گیا تو بات یہاں سے ہو رہی تھی۔ ندیم ملک کے چہرے پر دنیا جہان کی حیرانگی تھی۔ وہ ایک طرح کے ہونق دِکھ رہے۔ ان کی حالت دیکھ کر فرہاد وہیں بیٹھ گیا۔ جب کہ لیاقت علی اس کی موجودگی محسوس کر کے بھی اپنی بات جاری رکھے ہوئے تھے۔

"اسے ضرورت ہے آپ کی۔۔۔ اس کے باپ کے خاندان کی۔۔۔ اور آپ کے تاثرات بتا رہے ہیں کہ آپ اس بات سے سرے سے ہی انجان ہیں۔۔"

"میں اس بارے میں بلکل نہیں جانتا تھا۔۔۔"ندیم صاحب کو سمجھ نہیں آیا وہ بولیں بھی تو کیا۔

"جی آپ کو دیکھ کر اندازہ ہو رہا ہے۔۔۔ میں جانتا ہوں اکرام بہت عرصہ پہلے وفات پا چکا ہے۔۔۔ نہیں تو اس کی بیٹی کو میں اس کے حوالے ہی کرتا۔۔۔ لیکن اب آپ ہیں تو آپ اس معاملے کو دیکھیں۔۔۔ ویسے تو جب

تک میں ہوں کسی قسم کی پریشانی ہونے نہیں دوں گا۔۔۔لیکن میں سمجھتا تھا کہ میرے بعد کوئی ہو اس کا خیال کرنے کے لیے۔۔۔آپ چاہے تو اس سے مل سکتے ہیں۔۔۔ایڈریس آپ کو بتا دیتا ہوں۔۔۔یا جیسے آپ مناسب سمجھیں۔۔۔وہ تو یہی سمجھتی ہے کہ اس کا اس دنیا میں کوئی نہیں ہے۔۔۔"

"کیا۔۔۔"ان کی آخری بات پر ندیم صاحب نے انھیں مزید حیران ہو کر دیکھا۔

"وقت اور حالات ایسے تھے کہ اس وقت یہی حل تھا۔۔۔اسے یہ ہی معلوم ہے کہ وہ یتیم ہے۔۔۔میں خود اس سے صرف ایک بار ملا ہوں۔۔۔اس کے بعد مجھے مناسب نہیں لگا۔۔"

"اتنی بڑی زیادتی۔۔۔"ندیم صاحب کا دل ڈوبا تھا۔

"آپ مجھے بتا دیتے۔۔۔میں اسے اپنے پاس رکھتا۔۔۔آپ بتا سکتے تھے مجھے۔۔۔"ندیم صاحب نے شکوہ کیا تھا۔

"وقت نے جس طرح کروٹ لی تھی اس وقت وہ سب ہی مناسب لگا۔۔۔لیکن میں اسے یوں بلکل نہیں چھوڑنا چاہتا تھا۔۔۔اور ساتھ رکھ بھی نہیں سکتا تھا۔۔۔میری بھی مجبوری تھی۔۔۔"لیاقت علی کہہ کر اپنی جگہ سے اٹھے تھے۔جو کام انھوں نے آج کیا تھا۔صرف اور صرف فارہ کی ذات کے لیے تھا۔ورنہ یہاں آتے وقت ہزار بار ان کے دماغ نے ان کو روکا تھا۔لیکن جانے کیوں وہ فارہ کے بارے میں ایک دم گھبرائے تھے۔اور تو وقت نے بتانا تھا کہ ان کا یہ عمل فارہ کے لیے کتنا خوش آئیند ثابت ہونا تھا۔

"چلتا ہوں اللہ حافظ۔۔۔"وہ کہہ کر کمرے سے نکل گئے۔پیچھے ندیم صاحب کو اتنا شدید جھٹکا لگا کہ وہ ان کو جواب بھی نا دے سکے۔۔۔فرہاد بھی آدھی ادھوری بات سن کر اپنی جگہ ششدر بیٹھا رہ گیا تھا۔

اور اس دن کے بعد فارہ اکرام کی ان سب کی زندگیوں میں انٹری ہوئی تھی۔اس بات سے فارہ خود انجان تھی۔اتنی ہی انجان جتنی ایشال اس وقت باہر پیپر کی تیاری میں مگن اندر ہوئی باتوں سے تھی۔

کافی وقت گزرنے کے بعد فرہاد باہر نہیں آیا تھا۔وہ اندر خالہ کے پاس گئی۔وہ وہاں بھی نہیں تھا۔تھوڑی دیر اور گزری جب فرہاد اور ندیم ملک دونوں گیسٹ روم سے آگے پیچھے نکل کر آئے تھے۔دونوں کے چہروں پر ناقابل فہم قسم کے تاثرات تھے۔

"کیا ہوا خیریت ہے نا۔۔۔"فرحت بیگم ٹھٹھکی تھیں۔فرہاد کے کچھ بولنے سے پہلے ندیم صاحب نے خود ہی ٹال دیا۔

"کچھ نہیں۔۔۔کچھ آفس کا کام ہے۔۔۔"وہ کہہ کر سٹڈی روم کی جانب گئے تھے۔فرہاد بھی گہری سانس بھر کے رہ گیا۔یہ سب انتہائی عجیب تھا۔جس پر یقین کرنا مشکل ہو رہا تھا۔بہت مشکل۔۔۔

****

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"بابا کیا آپ کو لگتا ہے آپ نے سہی کیا۔۔۔"

ان کی بات سن کر ثاقب بولے۔تو لیاقت علی گہری سانس بھر کے رہ گئے۔۔

"مجھے جاوید سے کچھ اچھی امید نہیں ہے۔۔۔اس بار اس نے واضح الفاظ میں فارہ کا ذکر کیا ہے۔۔۔اور دکھ تو اس بات کا ہے عاسمہ کو اس سے فرق ہی نہیں پڑتا۔۔۔مجھے اس بچی پر ترس آتا ہے لیکن اس کی ماں کو

نہیں۔۔۔"لیاقت علی نے اپنا ڈر اپنے بیٹے کو بتایا تھا۔عاسمہ کے نام پر ثاقب کے لب سخت انداز میں بند ہوئے تھے۔

"بابا آپ پریشان مت ہوں۔۔۔سب ٹھیک ہو گا۔۔۔"لیاقت علی کی طبیعت اب کافی ناساز رہتی تھی۔عمر کا تقاضا بھی تھا۔لیکن صرف ایک بے چینی تھی جو ان کو فارہ کی جانب سے ہمہ وقت رہتی تھی۔فارہ کے لیے وہ سب کیا تھا جو کر سکتے تھے۔اب آکر وہ خود سوچتے تھے۔کیا تھا اگر وہ اس وقت اپنا دل عاسمہ کے لیے نرم کر لیتے کیا پتا اس کا دل بھی بیٹی کے لیے موم ہو جاتا۔کبھی کبھی وہ خود کو بھی قصوروار سمجھتے تھے۔لیکن اب پچھتاوے کے علاوہ رہ کیا گیا تھا۔حالات کبھی اس نہج پر بھی جائیں گے انھوں نے سوچا نا تھا۔۔۔

عاسمہ نے جو فیصلہ کیا تھا۔فارہ کو چھوڑنے کا۔جو صرف چار ماہ کی تھی۔لیاقت علی اس پر کچھ نہیں کر سکتے تھے۔وہ ایک ماں کو بیٹی سے محبت کرنے اور اسے اپنانے پر مجبور نہیں کر سکتے تھے نا ہی زبردستی۔ان کی بیٹی نے ان کی عزت کی دھجیاں اڑائیں تھیں۔لیکن کیا کرتے وہ مجبور تھے۔وہ مجبور تھے اس دل سے جو اللہ نے اولاد کے لیے بڑا بنایا۔اولاد چاہے ماں باپ کو جتنی بھی تکلیف دے ماں باپ کا دل ان کے حق میں نرم ہی رہتا ہے۔عاسمہ واپس آکر خوش تھی۔یہ انھیں بنا غور کیے بھی معلوم ہو رہا تھا۔اس کے چہرے پر اولاد سے دوری کا کوئی ملال کوئی غم نا تھا۔اس کی بے حسی پر وہ کچھ نہیں کر سکتے تھے۔۔۔!!

لیکن۔۔وہ یہ سب دیکھ کر آنکھیں بند کر کے نہیں رہ سکے تھے۔۔۔

تو بنا عاسمہ اور اپنی بیوی کو بتائے انھوں نے چار ماہ کی فارہ کو وہاں سے نکال لیا تھا۔اسی گھر سے جہاں فارہ کی ماں عاسمہ کا دم گھٹتا تھا۔اگر ان کی بیٹی نہیں رہی اس گھر میں جو سزا کی حق دار تھی۔جس کے لیے لیاقت علی نے یہ

سزا۔۔۔چاہے ان کی ناراضگی کی صورت میں ہی تجویز کی تھی۔عاسمہ نہیں سہہ سکی تو اس بچی کو بھی نہیں رہنے دیا۔جس کا سرے سے کوئی قصور نا تھا۔وہ بے بس تھے۔ان کے بس میں ہوتا تو اس کے پیدا کرنے والوں کو سخت سزا دیتے۔لیکن وہ کچھ نہیں کر سکتے تھے سوائے اسے ایک اچھی زندگی دینے کے جتنا بھی ان کے بس میں تھی۔وہ اسے وہ سہولیات دینے کا سوچ چکے تھے۔اپنے بیٹے ثاقب کو انھوں نے یہ بچی کی حفاظت کا معاملہ سونپا۔ثاقب چاہتا تھا بچی کو کسی بے اولاد جوڑے کو دے دیا جائے۔تاکہ وہ ایک گھر میں پرورش کرے۔

لیکن لیاقت علی اس پر راضی نا ہوئے۔۔۔غرض یہ کہ بہت سال بعد جب فارہ نے بہت پریشان کیا۔جب وہ سمجھدار ہوئی جب اسے سوالوں کے جواب چاہیے تھے۔وہ بڑی ہو رہی تھی۔اور بہت سی باتوں کی وضاحت چاہ رہی تھی۔

اور جب وہ اسے پہلی بار ملے۔تو انھیں اس وقت ثاقب کی بات نا ماننے کا افسوس ہوا۔

فارہ کی ذہنی حالت دیکھ کر وہ بھی سکون سے نا رہ سکے۔اور اس وقت اس کو سچ بتانا اس کے لیے اور نقصان دہ لگا انھیں۔۔۔کچھ چیزیں اور واقعات بھی اپنے آپ ہوتے چلے گئے تھے۔۔بیچ میں بہت بار انھیں احساس ہوا وہ فارہ کو گھر رکھ لیتے۔۔۔تو کسی میں اتنی جرات نا ہوتی کہ ان کی بات ٹال سکتا۔لیکن اس وقت انھیں بھی اس چار ماہ کی بچی سے انسیت نا تھی۔لیکن ذمہ داری کا احساس تھا یا نرم دلی۔۔یا اللہ اس بچی کو لے کر ہی ان کی پکڑ نا کر لے۔۔۔کا خوفِ خدا تھا۔جس وجہ سے فارہ کو ایک یتیم کی طرح ترسنا نہیں پڑا تھا۔۔۔اسے ضروریاتِ زندگی کے لیے ہر چیز ملی تھی۔۔۔اور لیاقت علی ایک کیا دس بچے پال سکتے تھے۔۔۔اللہ نے اتنا دیا تھا ان کو۔۔۔لیکن کاش ان کا دل بھی چار ماہ کی فارہ کے لیے بڑا ہوتا۔۔۔کاش۔۔۔!!

یہ کاش ان کی زندگی میں تب آیا تھا۔جب وہ اس سے پہلی بار ملنے گئے تھے۔۔۔اور یہ حقیقت تھی۔۔۔جب وہ اس سے ملنے گئے تو اور تھے باہر نکلے تو اور تھے۔۔۔کمرے کے اندر جاتے وقت وہ صرف ایک کام کر رہے تھے۔۔۔ایک فرض۔۔۔ذمہ داری۔۔۔جو وقت نے ان پر ڈالی تھی۔۔۔۔یا کچھ بھی کہہ لیں کہ وہ فارہ کے ساتھ ایک تعلق بنا چکے تھے۔۔۔ایسا تعلق جس میں کوئی جذباتی وابستگی نا تھی۔۔۔۔لیکن۔۔۔

باہر آتے وقت۔۔۔

فارہ اکرام سے ملنے کے بعد۔۔۔

پندرہ سال کی اس بچی کو دیکھنے کے بعد۔۔۔۔

جو اپنی بے چینی اور کش مکش دور کرنے کے لیے پورے ہاتھ پاؤں مار رہی تھی۔۔۔

اپنی الجھن کو سلجھانا چاہتی تھی۔۔۔

اس سے ملنے کے بعد ان کے دل میں درد تو ہوا تھا۔۔۔پندرہ سال کی بچی۔۔۔اپنے ماں باپ کا جاننے کے لیے سر تاپا سوالیہ نشان بنی ہوئی تھی۔۔۔۔تڑپ رہی تھی۔۔۔اور اپنا درد بھی چھپا رہی تھی۔۔۔کیا اتنا مشکل ہوتا ہے ماں باپ کے بغیر رہنا۔۔۔؟؟ان کے سوال پر خود ان کا دل اور دماغ دونوں نے قہقہہ لگایا تھا۔۔۔۔

"لیاقت علی۔۔۔تم نہیں جانتے ماں باپ کیا چیز ہیں۔۔۔تم نے اپنی بیٹی کو معاف کیا نا اس کی اچھی جگہ شادی بھی کر دی چاہے تم ظاہر نہیں کرتے لیکن اندر سکون تو ہے نا کہ تمہارے بچے خوش ہیں۔۔۔"

خود کے سوال جواب میں وہ ڈھے گئے۔فارہ اکرام یہ ڈیزرو نہیں کرتی تھی۔۔۔

سب مگن ہیں اپنی زندگیوں میں۔۔۔عاسمہ شادی کر چکی تھی۔۔۔ایک عرصہ ہو گیا تھا۔۔۔اور اس کا باپ۔۔۔۔باپ۔۔۔؟؟؟

وہ کہاں تھا۔۔۔اسے معلوم ہونا چاہیے تھا اس متعلق۔۔۔فارہ کے متعلق۔۔۔اس دن انھوں نے فارہ کی آنکھوں میں آنسو نہیں امید ٹوٹتی دیکھی تھی۔۔۔جو بچی سہہ رہی تھی۔۔۔وہ اس کی قسمت بن چکی تھی۔۔۔لیکن اس قسمت کی وہ حقدار نہیں تھی۔۔۔۔

اس دن فارہ سے ملنے کے بعد انھوں نے اس کے باپ کو ڈھونڈنے کا فیصلہ کیا۔یہ بات ان کی انا کے خلاف تھی۔ایسے انسان کو ڈھونڈنا جس نے ایک وقت ان کے سر پر قیامت کھڑی کی تھی۔ان کی عزت تار تار کی تھی۔لیکن لیاقت علی کو اس بار خوفِ خدا نہیں۔۔۔فارہ اکرام کے آنسو لے ڈوبے تھے۔۔۔جو ان کے دل پر گرے تھے۔۔۔۔

اکرام علی کو ڈھونڈنے میں وقت لگا لیکن اتنا نہیں۔بس دو ماہ۔۔۔لیکن اس کا نتیجہ خلافِ توقع تھا۔۔۔ایسا تو انھوں نے سوچا بھی نا تھا۔۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ملک اکرام علی۔۔۔۔اس وقت چھ سال پہلے ہی مر چکا تھا۔وجہ انھیں معلوم نا ہوئی۔لیکن یہ جان گئے کہ اکرام کا ایک بھائی بھی جو لاہور میں ہی تھا۔بھائی کے ساتھ رابطہ کرنے کا انھیں کوئی فائدہ نا لگا۔پتہ نہیں وہ فارہ کو اپناتا یا نہیں۔۔۔یا فارہ کی ذات اور پریشانی کا باعث بن جاتی۔۔۔انھوں نے تو ایک کوشش کی تھی۔فارہ کے لیے خوشیوں کا ایک راستہ ڈھونڈنا چاہا تھا۔لیکن فارہ اکرام کی قسمت میں اکیلا پن ہی تھا۔۔۔!!

خیر۔۔۔وقت اور گزرا۔۔۔فارہ بڑی کو چکی تھی۔اور اب اتنا پریشان نہیں کرتی تھی۔۔۔بہت دل کرنے کے بعد بھی وہ اس سے دوبارہ نا مل سکے جانے کیوں۔۔۔حالانکہ یہ اتنا مشکل نا تھا۔۔۔

لیکن مشکل وقت آتے کہاں پتہ لگتا ہے۔۔۔اور فارہ کی ماں ہی اس کے لیے ظالم بنی تھی۔۔۔ایک بار پھر سے ۔۔جانے وہ اسے اکرام کی بے وفائی کا بدلہ لیتی تھی یا کیا۔۔۔یہ تو وہ ہی بتا سکتی تھی۔

یہ تو وہ جان چکی تھی فارہ کو بابا نے پالا ہے۔۔۔سب خرچے انھوں نے ہی پورے کیے اس کے۔۔۔لیکن اسے فارہ کی یاد آنے کی وجہ اس سے محبت نہیں تھی۔۔۔وجہ تو کوئی اور تھی۔۔۔

عاسمہ کی شادی جاوید نیازی کی ساتھ ہوئی تھی۔جس کی پہلی بیوی مر چکی تھی۔لیکن کوئی بچہ نا تھا۔فیصل آباد سے آگے کچھ دور ایک گاؤں میں اس کا آباؤاجداد آباد تھا۔جو زمین دار تھا۔لیکن وہ خود لاہور میں تھا۔یہ رشتہ لیاقت علی کے ایک جاننے والے کے توسط سے ہوا تھا۔انھیں مناسب لگا۔اور جتنی جلدی فرض ادا ہو جاتا بہتر تھا۔عاسمہ بھی اپنے گھر مطمئین تھی۔اور ہوتی بھی کیوں نا۔زمین دار گھرانے کی بہو بنی تھی۔بے بہا پیسہ تھا۔جاوید من موجی طبیعت کا تھا۔کبھی تو بہت عزت اور توجہ دیتا۔اور کبھی جوتے کی نوک پر بھی نا رکھتا۔لیکن وقت کے ساتھ عاسمہ اسے بھی سنبھال چکی تھی۔جب اس کے ہاں اوپر تلے تین بیٹے ہوئے تو اس کی اہمیت واضح ہو گئی تھی۔جاوید نیازی کے پاؤں پر تین زنجیریں ڈال چکی تھی وہ بھی اب کوئی تیکھی بات کرتے جھجھکتا تھا۔وقت اچھا گزر رہا تھا۔بچے جوان ہو چکے تھے۔اور جوانی کے جوش و خروش میں تھے۔اپنے آبائی گاؤں آنا جانا لگا رہتا تھا۔کبھی چھٹیاں گزارنے یا یوں ہی چل پڑتے۔ایسے ہی ان دنوں وہ پوری فیملی گاؤں گئی ہوئی تھی جب وہاں عاسمہ کے بڑے بیٹے نے غرور غصے اور طیش میں آکر اپنی ہی برادری کے لڑکے کو اپنے دوسرے

دوستوں اس بری طرح ڈرایا کہ وہ مر گیا۔اور یہ لوگ مذاق اڑاتے رہے کہ وہ جان بوجھ کر لگا ہے۔اور اسے ویسے ہی چھوڑ کر چلے گئے۔بعد میں گھر والوں نے اس کی غیر موجودگی محسوس کی تو پریشانی میں اسے ڈھونڈا تو وہ مردہ حالت میں ملا۔برادرای ایک تھی اور زمین دار اور طاقت ور بھی۔ایک طوفان تھا جو اٹھا تھا۔اور جب پتہ لگا کہ یہ نیازی کے لڑکے عمر نے کیا ہے۔تو وہ لوگ بپھر گئے اور ٹھنڈے نا بیٹھے۔اور پنچائت نے جو نتیجہ نکالا تھا وہ تھا۔

جان کے بدلے جان۔۔۔یا۔۔۔زمین اور لڑکی۔۔!!

اور عاسمہ کے تو نہیں جاوید نیازی کے دماغ نے اس کو فارہ اکرام کے نام کا کلک دیا تھا۔جو اس نے بلا جھجک عاسمہ سے کہہ دیا۔عاسمہ اس کی بات سن کر شاک میں آئی تھی۔لیکن وہ شاک ایسا نہیں تھا جس میں کسی قسم کا اعتراض ہو۔۔۔

اور اس بات کو سب سے زیادہ بڑھاوا جس نے دیا تھا۔وہ تھا۔جاوید نیازی کا بھائی سلیم نیازی۔۔۔۔عاسمہ کے دل میں جو تھوڑی بہت بھی جھجک تھی۔وہ چکنی چپڑی باتوں سے ختم کر دی گئی تھی۔ویسے بھی فارہ اور عمر میں سے اگر کوئی ہزار بار کسی ایک کو چننے کے لیے ہو چھا جاتا وہ ہر بار بلا جھجک عمر کا نام لیتی۔۔۔پنچائیت سے انھوں نے کچھ وقت مانگا تھا۔اور اس کچھ وقت کے لیے بھی ان کو زمین کی صورت تاوان دینا پڑا تھا۔۔۔لیکن عمر نیازی کے لیے وہ سب کچھ بھی کرنے کو تیار تھے۔۔۔تو اس سب کے بعد اب ان کا نشانہ فارہ اکرام کی ذات بننے والی

تھی۔ جو اس سب سے بے خبر تھی۔ یہی نہیں اس سب سے فارہ کے نانا لیاقت علی اور ماموں ثاقب علی بھی بے خبر تھے۔۔۔ ان کے وہم و گمان میں بھی نا تھا کہ کونسا سا طوفان ان کی طرح آنے والا ہے۔۔۔

****

عاسمہ جب پہلی بار فارہ سے ملی تھی لیاقت علی کو معلوم ہو گیا تھا اور وہ ٹھٹھکے تھے۔ اور کچھ دنوں کے بعد ثاقب کے کان میں وہ سب باتیں پڑی جو جاوید نیازی کے خاندان سے متعلق گردش میں تھیں۔ اور پریشان ہو کر انھوں نے لیاقت علی کو سب بتایا تھا۔ لیاقت علی عمر کے اس دور میں تھے جب زندگی جانے کب اپنی مہلت ختم کر دے۔ وہ بوڑھے ہو چکے تھے۔ شریکِ حیات وفات پا گئیں تھیں۔ اب تو بس زندگی کے چند دن جو بچے تھے وہ گزار رہے تھے۔ لیکن یہ ایک دم سے آنے والی پریشانی پر وہ بے سکون ہوئے تھے۔ جو بھی تھا لیکن وہ فارہ کو اس سب سے بچانا چاہتے تھے۔ لیکن اس کا کوئی مناسب حل نظر نہیں آ رہا تھا۔

جاوید نیازی کو انھوں نے صرف اتنی ہی اہمیت دی جو کہ ایک داماد کو دی جاتی تھی۔ اس سے آگے کچھ نہیں اور نا ہی عاسمہ کے بچوں سے ان کو کوئی لگاؤ تھا۔۔۔ لیکن فارہ اکرام سے لگاؤ ہوا تھا۔۔۔ وہ اس کے لیے سوچتے تھے اور وہ انکی دعاؤں کے حصار میں ہمیشہ رہی تھی۔ چاہے وہ اس سے دور ہی تھے۔ لیکن اس کی طرف سے کبھی انھوں نے لاپرواہی نہیں برتی تھی۔ کسی بھی معاملے میں کبھی بھی نہیں۔۔۔۔ اور یہ ثاقب ہی تھا جو اپنے باپ کے لیے یہ سب ان کے کہنے پر کرتا تھا۔۔۔ لیاقت علی بیٹی کے تو نہیں لیکن بیٹے کے معاملے میں خود کو بہت خوش قسمت سمجھتے ہیں۔

لیکن وہ اس پر مزید بوجھ بھی نہیں ڈالنا چاہتے تھے۔ تو بہت سوچ سمجھ کر انھوں نے اپنا اگلا قدم جو اٹھایا تھا۔۔ وہ تھا ندیم ملک سے ملاقات کا۔۔ اور ان سے مل کر انھیں حقیقت سے آگاہ کرنے کا۔۔۔

****

لیٹ کر فرہاد کچھ کھا نہیں سکتا تھا۔ سو فارہ نے بیڈ اونچا کرنے کے لیے ہینڈل گھمایا جو بیڈ کے سرہانے دائیں طرف لگا تھا۔ فارہ نے بہت زور لگایا لیکن بیڈ ہلا تک نہیں۔ اوپر کیا ہوتا۔ فرہاد اس کی بھرپور کوشش کو خاموشی سے دیکھ رہا تھا۔

"اوف۔۔۔ یہ بلکل بھی نہیں ہل رہا۔۔۔" وہ پورا زور لگاتے پھر جھکی تھی۔

"فارہ۔۔" فرہاد نے اس کی جھکی پلکوں اور زور لگاتے ہوئے بھینچے ہوئے لبوں کو دیکھا۔

"ہوں۔۔" وہ ہنوز زور لگا رہی تھی۔

"کوشش بے کار ہے۔۔۔ تم سے نہیں ہو گا۔۔" فرہاد کا لہجہ نرم تھا اور نگاہیں بھی نرمی لیے اسے دیکھ رہیں تھیں۔

www.kitabnagri.com

"اچھا۔۔۔ میں کسی کو بلا لاتی ہوں۔۔۔" فارہ نے گہری سانس بھر کر ہینڈل چھوڑ دیا۔ جو واقعی نہیں ہل رہا تھا۔ اور پیچھے ہٹ کر بولی۔ کچھ تو کرنا تھا۔ ابھی فرہاد کو میڈیسن بھی لازمی دینا تھیں۔

"نہیں رکو۔۔۔ ایک منٹ تم مجھے اٹھاؤ ہلکا سا میں کوشش کرتا ہوں۔۔۔" وہ کہہ کر باہر جانے کو قدم اٹھانے لگی کہ فرہاد جلدی سے بولا۔

"لیکن میں کیسے اٹھاپاؤ گی۔۔۔اور اگر تمہیں درد ہوا تو۔۔۔"وہ جھجھک اور ڈر رہی تھی۔کہ اس کا زخم ناہل جائے۔

"کیسے اٹھاؤں گی مطلب۔۔۔ابھی تم جتنا اچھا خاصا زور لگا رہیں تھیں۔۔۔اتنا زور نہیں لگے گا۔۔۔"فرہاد اسے راضی کرنے کے لیے تسلی دیتے ہوئے بولا جیسے یہ بلکل بھی مشکل کام نہیں تھا۔بہت آسان تھا۔جیسے ایک چٹکی بجانی ہو۔

"لیکن تمہیں درد ہوا تو۔۔۔تمہارے سٹیچیں۔۔"فارہ شش و پنج میں تھی۔اور ویسے بھی اس وقت کون ہوتا۔آجا کر نرس ہی تھیں۔جو نائٹ ڈیوٹی کر رہیں تھیں۔

"نہیں ہو گا۔۔۔"فرہاد نے بڑے یقین سے کہا۔جیسے واقعی درد نہیں ہونا تھا۔لیکن یہ تو اسے بھی معلوم تھا کہ درد ہونا ہی تھا۔جانتا تھا ابھی زخم تازہ تھا۔جس وجہ سے وہ خود سے نہیں اٹھ سکتا اور اگر کوشش کرتا بھی لیکن پھر بھی کسی کے سہارے کی ضرورت تھی۔

"میں کسی کو بلا لاتی ہوں۔۔۔"سوچ بچار کے بعد فارہ نے فیصلہ سنایا۔یعنی فرہاد کی ساری یقین دہانی پانی میں گئی تھی۔وہ باہر جانے کو مڑی۔

"فارہ میں ٹھنڈی چائے بلکل نہیں پیتا۔۔۔"فرہاد زچ ہوا۔اشارہ ٹھنڈی ہوتی چائے کی طرف تھا۔جو یقیناً اتنی دیر تک پینے لائیک نہیں رہنی تھی۔ٹھنڈی تو خیر اب بھی ہو چکی ہو گی۔

"تو کیا کرو۔۔۔اور چائے منگواؤں۔۔۔"فارہ نے رک کر سوالیہ انداز میں دیکھا۔فرہاد کا دل کیا اپنا سر پیٹ لے۔

"نہیں۔۔۔"وہ بہت ضبط کر کے بولا۔

"ادھر آؤ۔۔۔"اور اسے پاس بلایا۔تو وہ بیڈ کے قریب آ کھڑی ہوئی۔

"ہوں۔۔"اس کی ہوں پر فرہاد نے غور سے اسے دیکھا۔یہ دیکھنے کے لیے کہ۔وہ اس وقت واقعی سمجھ نہیں پا رہی تھی یا جان بوجھ کر اسے تنگ کر رہی تھی۔لیکن فرہاد کو اس کے تاثرات میں پہلی والی ہی بات سمجھ آئی یعنی وہ واقعی نہیں سمجھی تھی۔اب پتہ نہیں وہ ایکٹنگ ہی کمال کی کر رہی ہو۔۔

"کیا ہوا۔۔"فرہاد کو گھورتے پا کر وہ حیران ہوئی۔

"کچھ نہیں۔۔۔تم ایسا کرو۔۔۔ادھر قریب آ کر اپنا ایک ہاتھ میری گردن کے نیچے سے ڈال کر مجھے سہارا دو۔۔۔میں کوشش کرتا ہوں اٹھنے کی۔۔۔"فرہاد نے گہری سانس بھر کر کہا تھا۔

"اچھا۔۔۔"اچھا بول کر ویسے ہی کھڑی رہی اپنی جگہ سے ہلی نہیں۔جیسے کسی سوچ میں گئی ہو۔

"آؤ بھی اب۔۔۔"فرہاد اسے وہیں جمے دیکھ کر بولا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"اوا چھا۔۔"اس کی آواز پر وہ جاگی تھی۔

"مجھے لگ رہے ہے مجھ سے زیادہ تمہیں آرام کی ضرورت ہے فارہ۔۔۔"فرہاد بولا۔لیکن وہ سنجیدہ سی قریب آئی اور ایک ہاتھ اس کی گردن کے نیچے کیا تو فرہاد نے تھوڑی سی گردن اوپر اٹھائی۔تو فارہ اپنا بازو اس کی گردن کے نیچے سے لے گئی۔فرہاد نے دوسرے بازو کا سہارا لیا جو حرکت کر رہا تھا۔کیونکہ جس طرف سٹیچیں لگے

تھے۔وہ والا بازو ہلنے پر سٹیچیس میں درد ہو رہا تھا۔لیکن درد تو فرہاد کو اب بھی ہوا تھا۔زخم تازہ تھا۔لیکن وہ جانتا تھا کہ ہمت بھی کرنی ہو گی۔یوں تو کچھ نہیں بننے والا تھا۔

"ایک منٹ ٹھہرو۔۔۔"فرہاد کو ایک دم شدید درد ہوئی تو وہ بولے بنا نا رہ سکا۔فارہ جو اس کو بازو کے سہارے سے اٹھا رہی تھی۔بازو سے زیادہ آدھی اس کے پیچھے آچکی تھی۔اور اب وہ کہہ رہا تھا رک جاؤ۔لیکن فارہ نے اس کی بات سنی نہیں اور وہ جو ڈھیلا پڑا تھا اس کے پیچھے سے ہو کر دونوں ہاتھوں سے اسے سہارا دے کر کچھ تو بیٹھ دیا۔

"سی۔۔۔اوف۔۔۔فارہ۔۔۔"وہ درد سے دوہرا ہو کر دانت پیس کر بولا۔

"میں نے کہا تھا رک جاؤ۔۔"

"اوکے۔۔۔"فارہ نے جتنا وہ بیٹھا تھا اتنا ہی بیٹھا دیا۔لیکن چونکہ وہ اس کے پیچھے تھی تو فرہاد اس کا سہارا لیے ہوئے تھا۔فرہاد کی پشت فارہ کے سینے سے لگی تھی۔اور وہ اپنا سر اس کے کندھے پر ڈال چکا تھا۔اب آنکھیں بند کیے لبوں کر سختی سے بند کیے تھا۔

"میں نے کہا تھا ہم کسی کو بلا لیتے ہیں۔۔۔چائے بھی ٹھنڈی ہو چکی اب تو۔۔۔"چند منٹ بعد فارہ کی آواز فرہاد کو خاصی قریب سے آئی تھی۔

"مجھے اندازہ نہیں تھا زخم اتنا گہرا آیا ہو گا۔۔۔"وہ آنکھیں کھول کر بولا۔تو دیکھا فارہ کا چہرہ اس کے اتنا قریب تھا کہ اس کی سانسوں کی گرمائش فرہاد کو اپنے کان کے نیچے گردن پر محسوس ہو رہی تھی۔اگر وہ تھوڑی سی گردن اس کی جانب گھماتا تو اس کا گال یا لب چھو لیتا۔کچھ وقت وہ دونوں ہی خاموش ہو گئے۔اتنا کہ فرہاد کو فارہ

کی تیز ہوتی بے ہنگم سی دل کی دھڑکن محسوس ہونے لگی تھی۔یہ پہلی بار تھا کہ وہ اس وقت اکیلے تنہائی میں اتنے قریب تھے۔وجہ کچھ بھی تھی لیکن دونوں کو اپنے درمیان موجود رشتے کا احساس ہوا تھا۔لیکن اس احساس سے سب سے پہلے فارہ ہی نکلی تھی۔

"تم بیٹھو گے اب میں تکیہ لاتی ہوں ٹیک کے لیے۔۔۔"

"ہوں۔۔"فرہاد چونکا ہو جیسے۔فارہ نے آہستہ سے اسے مزید سیدھا کیا اب وہ اپنے سہارا بیٹھا تھا لیکن زیادہ دیر نہیں بیٹھ سکتا تھا۔فارہ جلدی سے اس کے پیچھے سے نکلی دوسرے بیڈ سے تکیہ لیا۔وہ دونوں اوپر نیچے رکھے۔لیکن فرہاد کو اب بھی تھوڑی ہمت کر کے پیچھے ہونا تھا۔دو تکیوں سے اتنا فرق نہیں پڑنا تھا۔

"اوف۔۔۔بس میں اب اور نہیں بیٹھ سکتا۔۔۔"درد برداشت سے باہر ہوا۔وہ آہستہ سے کہتا پھر لیٹ گیا۔فارہ جو چائے کی ٹرے پکڑ کر اس کی جانب مڑی تھی اسے لیٹتے دیکھ کر وہی رک گئی۔فرہاد کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔

"اگر درد زیادہ ہے تو۔۔۔میں نرس کو بلا لاؤں۔۔۔"

"نہیں۔۔۔اگر مسئلہ نا ہو تو تم مجھے بسکٹ کھلا دو چائے میں ڈبو کر میں میڈیسن کھا لیتا ہوں۔۔۔پھر شائد ٹھیک ہو جائے۔۔۔"فرہاد نے اسے روکا۔انداز ایک دم تکلف بھرا ہوا تھا۔جانے کیوں۔۔۔۔

فارہ نے کوئی جواب دیئے بغیر ٹرے سائیڈ ٹیبل پر رکھ کر بسکٹ کا پیکٹ کھولا۔اور بسکٹ نکال کر چائے میں ڈبویا۔جو ٹھنڈی ہو چکی تھی۔آدھا بسکٹ ڈبو کر اس نے فرہاد کے منہ کے قریب کیا تو اس نے پورا ہی اپنے منہ میں ڈال لیا۔یونہی دس بسکٹ میں سے وہ آٹھ کھا گیا۔

"بس۔۔۔مجھے پانی کے ساتھ دوائی دے دو۔۔۔"وہ بولا تو فارہ نے سائیڈ پڑی دوائی اور پانی جو چھوٹی بوتل میں تھا پکڑا۔فرہاد نے ہاتھ آگے کیا تو اس نے میڈیسن اس کے ہاتھ پر رکھ دی۔گولیاں منہ میں رکھنے کے بعد اس نے اسی طرح دو گھونٹ بوتل پکڑ کر پانی پیا۔اور بوتل اسے واپس پکڑا دی۔

"شکریہ۔۔"وہ اس کی جانب دیکھے بنا بولا تھا۔ایک دم سی تکلف بھری دیوار درمیان میں آئی تھی۔فارہ نے دیکھا وہ آنکھیں بند کر چکا تھا۔فارہ کو عجیب لگا۔جیسے اب وہ کوئی غیر ہو۔۔۔جبکہ تھوڑی دیر پہلے جب وہ نرس کے سامنے اسے زچ کر رہا تھا۔تب اور اب کے فرہاد میں بہت فرق تھا۔

فارہ نے خاموشی سے دوسرے بیڈ پر بیٹھ کر صرف ٹھنڈی چائے پی۔اور برتن ٹیبل پر رکھے۔اور سر درد کی دوائی لینے کے لیے باہر گئی۔نائٹ ڈیوٹی کرتی نرس سے فارہ سر درد کی گولیاں لے چکی تھی۔لیکن واپس کمرے میں جانے کی بجائے۔باہر بینچ پر بیٹھ گئی۔

"مجھے اتنا عجیب کیوں لگ رہا۔۔۔نہیں لگنا چاہیے۔۔۔ہمارے درمیان ایسا کوئی تعلق کبھی تھا ہی نہیں۔۔کہ ہمیں اس انداز میں سوچنا پڑتا۔۔۔پتہ نہیں میں کیا کیا سوچ رہی ہو۔۔"بے معنی اور بے مطلب سی سوچیں اس کے ذہن میں آ رہیں تھیں۔کوریڈور خالی تھا۔رات کے تین بجنے والے تھے۔ہر طرف خاموشی تھی۔فارہ نے باہر ہی لگے کولر سے پانی لے کر گولیاں نگلیں۔اور جب کمرے میں گئی۔تو فرہاد کی آنکھیں بند تھیں۔اب جانے سویا تھا کہ جاگا۔دوسرے بیڈ پر جا کر اس نے اپنا پرس سرہانے کی طرف رکھا اور لیٹ گئی۔کروٹ فرہاد کے مخالف سمت لی تھی۔

فرہاد کو میڈیسن کھانے کے بعد غنودگی ہو رہی تھی لیکن کوشش کر کے وہ خود کو جگائے تھا۔اس نے دیکھا کہ فارہ دوسری جانب منہ کیے لیٹ چکی ہے۔تو اس نے اپنے تنے اعصاب کو پر سکون چھوڑا اور آنکھوں میں آئی نیند کو خوش آمدید کہا تھا۔اس سے پہلے کے وہ گہری نیند میں جاتا۔اس نے محسوس کیا کسی نے اس کے اوپر چادر دی تھی۔بمشکل بند ہوتی آنکھیں کھولیں تو فارہ اس پر چادر دے کر پلٹ چکی تھی۔اس کے بعد فرہاد گہری نیند میں گیا تھا۔

****

ایشال نے دیکھا بابا آج آفس بھی نہیں گئے تھے۔اور ناشتے کے بعد پہلے باہر لان میں بیٹھے تھے اب ٹی وی آن کیے ٹاک شو دیکھ رہے تھے۔

"بابا خیریت آج چھٹی کا موڈ ہے۔۔۔"وہ چائے کا مگ پکڑے ان کے پاس صوفے پر بیٹھ کر بولی۔

"جی بیٹا۔۔۔رات بتایا تھا نا۔۔۔کہ اپنے فرینڈ کو انوائیٹ کرنا ہے۔۔۔ابھی اسے فون کروں گا سو چھٹی کر لی۔۔"بابا نے جو بات بتائی۔چائے کا گرم گرم گھونٹ اس کا گلا حلق جلا گیا۔

"راکب سے ملنا آج تم اور۔۔۔"اس کی حالت سے بے خبر وہ اپنی بات جاری رکھے ہوئے تھے۔

"بابا۔۔۔"چائے کا کپ ٹیبل پر رکھ کر ایشال نے ان کی بات کاٹی تھی۔

"بابا پلیز۔۔۔ابھی نہیں۔۔۔مجھے تھوڑا وقت اور دیں۔۔۔"وہ منت کے انداز میں بولتی ان کا ہاتھ تھام گئی۔

"اور تھوڑے وقت میں تم ایسا کیا کر لو گی جو اتنے ٹائم میں نہیں ہوا۔۔۔"بابا نے اس کا چہرہ دیکھا۔

"بابا جان پلیز بس مجھے کچھ وقت دیں۔۔۔میں فرہاد سے دوٹوک بات کروں گی اب پلیز بابا۔۔۔"

"کیا اس نے تمہیں انتظار کا کہا ہے۔۔۔"وہ اس کے انداز پر چونکے تھے۔اتنے وقت تک اس کا شادی سے انکار کوئی تو وجہ ہو گی اس کے پیچھے۔

"ایسا ہی کچھ بابا۔۔۔میں اس سے بات کر کے آپ کو بتا دو گی۔۔۔پھر جیسا آپ کہیں گے ویسا کروں گی۔۔۔بنا کوئی بحث کیے۔۔۔پلیز بابا۔۔۔"وہ بھرپور اصرار کر رہی تھی۔

"لیکن فرہاد تو اتنا بزی ہو چکا ہے مجھے تو اس کے رویے سے ایسی کوئی بات محسوس نہیں ہوئی جیسا تم تاثر دے رہی ہو۔۔۔کیا بات ہے مجھے کھل کر بتاؤ۔۔۔"بہت سی باتیں طارق صاحب کو دھندلی لگیں۔اس کی باتوں سے وہ مطمئین نہیں ہوئے تھے۔

"بابا میں آپ کو ساری بات بتاؤں گی۔۔۔صرف مجھے کچھ وقت دیں۔۔۔فرہاد آپ سے خود بات کرے گا۔۔۔"ایشال کا انداز یقین دلانے والا تھا۔جیسے بس وہ مان جائیں۔

"اگر ایسی ہی بات تھی تو تم مجھے پہلے کہتی۔۔۔میں خود اس سے بات کرتا۔۔"

"نہیں بابا۔۔۔میں خود اس سے بات کر لوں۔۔۔لیکن ابھی یہ راکب کو مت بلائیں۔۔۔"

"ٹھیک ہے بیٹا۔۔۔جیسے تمہاری مرضی۔۔۔لیکن صرف دو ماہ دے رہا ہوں تمہیں۔۔۔اگر اس دوران فرہاد نے شادی کی بات کی تو ٹھیک ہے ورنہ میں انتظار نہیں کروں گا اور پھر میں جہاں کہوں گا تمہیں شادی کرنی ہو گی۔۔۔"اس کے پر یقین انداز پر وہ گہری سانس بھر کے ہار مانتے ہوئے بولے تھے۔

"جی بابا۔۔۔"ایشال نے سکون کا سانس لیا تھا۔فی الوقت تو بلا سر سے ٹل چکی تھی۔اور وہ سوچ چکی تھی اب اسے آگے کیا کرنا ہے۔۔۔

****

فارہ نیند میں تھی جب اسے موبائل بجنے کی آواز آئی۔نیند ویسے بھی بے سکون سی آئی تھی۔اب بھی اس کی آنکھ فوراً کھل گئی۔کان کے پاس ہی آواز آرہی تھی۔جو بیگ میں تھا اور تکیہ نا ہونے کی وجہ سے اس نے بیگ سر کے نیچے رکھا تھا۔وہ اٹھی ایک نظر فرہاد پر ڈالی جو ایک بازو آنکھوں پر رکھے گہری نیند میں تھا۔موبائل پھر بجنے لگا۔فرہاد کی نیند نا کھل جائے اس نے جلدی سے موبائل بیگ سے نکالا۔

ایشال کالنگ آرہا تھا۔نام دیکھ کر فارہ کو سکتہ ہوا تھا۔اس کے ساکت ہاتھ موبائل تھامے تھے اور ساکت نظریں نام پر جمی تھیں۔کال بند ہو چکی تھی۔

لیکن فون پھر آیا۔اور بند ہو گیا۔فارہ جیسے گہری نیند سے جاگی تھی۔موبائل پر اب میسج کی ٹون بجی تھی۔

"فرہاد فون اٹھاؤ۔۔"

"بات کرنی ہے تم سے۔۔"

"بزی ہو۔۔۔"

"بزی بھی ہو تو کال کرو مجھے ضروری بات کرنی ہے شادی کے متعلق۔۔۔ہم دونوں کے متعلق"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

چند پلوں میں وقفے وقفے سے یہ میسج آئے تھے۔ جو فارہ نے آسانی سے پڑھے تھے۔اس نے موبائل کا سائیلینٹ موڈ آن کیا اور موبائل سائیڈ پر رکھ دیا۔ نظریں سوئے فرہاد تک گئیں تھیں۔

"میں اور ایشال ایک دوسرے کو پسند کرتے ہیں۔۔۔اور شادی کرنے والے ہیں۔۔۔لوگ تو ارینج کہیں گے لیکن یہ لو میرج ہو گی۔۔۔"سالوں پہلے کا یہ جملہ اس کے کانوں میں گونجا تھا جو فرہاد نے ہی اس سے کہا تھا۔وہ کیسے بھول گئی سب۔۔۔ فرہاد تو کبھی بھی اس کو پسند نہیں کرتا تھا۔اور رات کو بھی اس کا دھوپ چھاؤں سا رویہ۔۔

"لیکن نرس کے سامنے اس کی بے اختیاری کیا تھی پھر۔۔۔"دل میں بے اختیار سوال اٹھا تھا۔

"چھوڑو فارہ تم جانتی تو ہو مردوں کو ویسے بھی عادت ہوتی ہے۔۔۔فلرٹ کرنے کی۔۔۔فرہاد بھی کچھ ایسا ہی کر رہا ہو گا۔۔۔اب ظاہر ہے اس وقت وہ جانتا تھا کہ اسے تمہاری ضرورت تھی۔۔۔ہو سکتا ہے اس لیے ہی۔۔۔"دماغ نے جو جواب دیا تھا۔وہ ٹھیک لگا تھا۔پاس پڑا موبائل پھر بج رہا تھا۔فارہ تھکے ہوئے انداز میں اپنا بیگ پکڑ کر باہر گئی تھی۔حالت مردوں جیسی ہوئی تھی۔یہ سب کچھ پاگل کر دینے والا تھا۔جانے کیوں تکلیف برداشت سے باہر ہوئی تھی۔

****

السلام علیکم!

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

انتباہ:اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

فرہاد جب اٹھا تو دن کے گیارہ سے اوپر کا وقت ہو رہا تھا۔کمرے میں رفیق اور فضل موجود تھے۔

"اب کیسی طبعیت ہے صاحب۔۔"دونوں اسے اٹھتے دیکھ کر قریب آئے تھے۔

"بہتر ہے۔۔۔"فرہاد ہلکا سا مسکرایا اور کمرے میں نظر دوڑائی۔

"فارہ کہاں گئی۔۔"فارہ نہیں تھی۔فرہاد نے دیکھا اس کا بیگ بھی نہیں تھا۔

"کون صاحب۔۔"رفیق سے پہلے فضل بولا تھا جو لاعلم تھا۔

"صاحب بی بی ڈیڑھ دو گھنٹے پہلے آئیں تھیں باہر انھوں نے کہا تھا ان کو چھوڑ دوں گھر۔۔۔آپ کا موبائل دیا ہے انھوں نے۔۔۔"رفیق نے موبائل اس کے پاس بیڈ پر رکھ کے کہا۔

"ہوں۔۔"فرہاد نے کہہ کر آنکھیں بند کر لیں۔

شام کو فرہاد سے ملنے تقریباً پورا سٹاف آ گیا۔سب آدھے گھنٹے بیس منٹ کے لیے اس کے پاس رہے پھر چلے گئے۔فارہ پورا دن ہاسپٹل نہیں آئی تھی۔رات ڈاکٹر جب وزٹ پر آیا تو فرہاد نے چھٹی کا پوچھا تو ڈاکٹر نے اسے تسلی سے دیکھا۔ویسے بھی اب وہ کافی بہتر تھا۔ڈاکٹر نے کہا کہ اسے کل ڈسچارج کر دیا جائے گا۔فرہاد نے سکون کا سانس لیا۔اور سرہانے رکھا موبائل پکڑا۔آج وہ اٹھ بیٹھ بھی رہا تھا تکلیف تو تھی لیکن کل سے کم تھی۔صبح کا اب موبائل پکڑا تھا۔دو تین لوگوں کے آفیشل مس کالز تھیں۔وہ تو کوئی نہیں لیکن فرہاد حیران ایشال کے نام پر ہوا تھا۔اس کی دس گیارہ مس کالز تھیں جو ساڑھے آٹھ اور نو کے درمیان تھیں۔اور اس نے میسج بھی کیا تھا۔

"فرہاد فون کیوں نہیں اٹھا رہے۔۔۔فون اٹھاؤ۔۔۔مجھے بہت ضروری بات کرنی ہے۔۔۔"اس طرح کے مزید میسج اور تھے۔جو اس نے کھولے نہیں۔اسے لگا ایسے ہی دوسرے میسج بھی ہونگے۔

"صاحب بی بی ڈیڑھ دو گھنٹے پہلے آئیں تھیں باہر انھوں نے کہا تھا ان کو چھوڑ دوں گھر۔۔۔"اس کے کانوں میں رفیق کا لہجہ گونجا۔اور فون بھی اسی ٹائم آیا تھا۔

"شائد فارہ نے ایشال کا فون دیکھا ہو اور میسج بھی۔۔۔لیکن میسج تو اوپن نہیں تھے۔۔۔اور کوئی قابلِ گرفت بات بھی نا تھی۔۔۔یا ہو سکتا ہے وہ تھک گئی ہو۔۔۔۔"اس کا ذہن مختلف قسم کی باتیں سوچ رہا تھا۔اس کا دل کیا بے اختیار اسے فون کرے۔ذہن ایشال سے ہٹ کر کب فارہ کی جانب ہوا اسے خود بھی نہیں پتا لگا۔فرہاد نے اس کا نمبر ملایا بیل جا رہی تھی۔لیکن اس نے فون نہیں اٹھایا۔۔۔

"کیا اسے کوئی بات بری لگی ہے۔۔۔"فرہاد نے فون سائیڈ پر تکیے کے پاس رکھا اور لاشعوری طور پر سوچنے لگا۔

وہ فارہ سے پہلی بار ملنے تو بابا کے ساتھ گیا تھا۔لیکن دوسری بار وہ اسے باہر شاپنگ مال میں ملی تھی۔وہ ایشال کے ساتھ شاپنگ کرنے آیا تھا۔یونہی بے مقصد گھومنے پھرنے۔۔۔تب وہ ایسا ہی لاابالی سا تھا۔وہاں اس نے فارہ کو دیکھا تھا جو کسی بُک شاپ سے نکل رہی تھی اور اس کی نظر بھی ان پر پڑ چکی تھی۔فرہاد نے کہنی مار کر ساتھ کھڑی ایشال کو متوجہ کیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"وہ دیکھو۔۔۔فارہ۔۔۔میری وہی کزن۔۔۔"

"کیا واقعی۔۔۔"حیران ہوتی ایشال کا لہجہ بلند ہوا تھا۔کہ فارہ اور اس کے ساتھ کھڑی لڑکی ان کی طرف متوجہ ہوئے۔

"ایشال۔۔۔تم۔۔"فارہ کے ساتھ کھڑی لڑکی نے ایشال کو گرمجوشی سے آواز دی تھی۔ایشال تو ان کی جانب ہی متوجہ تھی۔ساتھ فرہاد بھی۔وہ ان کی طرف آئی تو وہ بھی ان کی جانب بڑھے۔فرہاد نے دیکھا فارہ ادھر ہی کھڑی تھی اس کے ایک ہاتھ میں ہینڈ بیگ تھا دوسرے میں شاپنگ بیگ۔

"کیسی ہو تم۔۔۔کتنی دیر بعد ملی ہو۔۔۔"فارہ کی دوست مریم ایشال کو گرمجوشی سے گلے لگاتے ہوئے بولی تھی۔فارہ کچھ قدموں کے فاصلے پر کھڑی دیکھ رہی تھی۔اور جانتی تھی مریم کی نیچر ایسی ہی ہے وہ یوں ہی سب سے ملتی ہے۔

"میں ٹھیک مریم تم کیسی ہو۔۔۔کتنی بدل گئی ہو تم میں نے پہچانا نہیں تمہیں۔۔۔"

"ہاہاہا۔۔۔اچھا۔۔۔لیکن تم ویسی ہی ہو سمارٹ ذرا نہیں بدلیں۔۔۔"مریم نے اس کی بات پر قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

"یہ کون ہیں۔۔۔"ایشال نے جان بوجھ کر پیچھے کھڑی فارہ کا پوچھا تھا۔تو مریم مڑ کر اسے بلانے لگی۔

"یہ میری دوست ہے فارہ۔۔۔آؤ فارہ یہ میری سکول فرینڈ ہے۔۔۔ہم نے فائیو کلاس سے ٹینتھ کلاس تک ساتھ تھے۔۔۔پھر یہ کسی اور کالج میں کوئی اور کالج۔۔۔"اس کے بلانے پر فارہ ناچار ان کے قریب آئی تھی۔

"اسلام و علیکم۔۔"فارہ نے منہ سے ہی سلام کیا تھا۔لیکن ایشال نے جواب دیتے ہوئے اپنا ہاتھ آگے کیا تو فارہ نے تھام لیا۔

"اور یہ کون ہیں۔۔۔شادی ہو گئی کیا۔۔"مریم نے کہتے ہوئے آنکھیں گھمائیں۔

"ہاہاہا نہیں۔۔۔لیکن ہونے والی ہے ان کے ساتھ ہی۔۔۔۔میری خالہ کے بیٹے ہیں فرہاد۔۔۔"

"اچھا اچھا۔۔۔مبارک ہو۔۔۔۔ارینج میرج۔۔۔"مریم نے خوش دلی سے مسکرا کر کہا۔اور ساتھ ہی شرارت بھرے انداز میں پوچھا۔تو اس بار جواب فرہاد نے دیا تھا۔

"میں اور ایشال ایک دوسرے کو پسند کرتے ہیں۔۔۔اور بہت جلد شادی کرنے والے ہیں۔۔۔لوگ تو ارینج کہیں گے لیکن یہ لو میرج ہو گی۔۔۔"فرہاد نے کہہ کر اپنی نظریں فارہ کی جانب کی تھیں۔یوں تو فارہ کے تاثرات نارمل تھے۔لیکن اس نے بھی فرہاد کو دیکھا تھا۔ایک پل کے لیے دونوں کی نظریں ملیں تھیں۔اور فرہاد کو اس کی آنکھوں میں اجنبیت دیکھائی دی تھی۔جیسے اسے کوئی فرق نا پڑا۔مریم اور ایشال مزید باتوں میں مگن تھیں۔فارہ گہری سانس بھر کر شوز والی شاپ میں چلی گئی۔فرہاد بھی کھڑا ان کی باتیں ہی سن رہا تھا۔

"میرا خیال ہے ہمیں بیٹھ جانا چاہیے کہیں۔۔"فرہاد کو ان دونوں کو ٹوکنا ہی پڑا۔

"ہاں چلو مریم کافی پیتے یا چائے۔۔۔اور کھانا جو بھی تم کہو۔۔۔"ایشال کو فرہاد کا آئیڈیا پسند آیا۔

"نہیں یار۔۔۔پھر سہی تم نمبر لے لو۔۔۔کسی دن ٹائم سے ملیں گے۔۔۔"نمبر کے تبادلے کے بعد ایک دوسرے کو خدا حافظ کہا۔ایشال اور فرہاد آگے کی جانب بڑھے۔فارہ بھی شاپ سے نکل کر باہر آگئی تھی۔اور اس وقت جاتے جاتے جس پل فرہاد نے پلٹ کر فارہ کو دیکھا اسی وقت فارہ بھی پلٹی تھی۔اس بار دونوں میں سے کسی نے نظریں نہیں چرائیں تھیں۔اور فارہ کی نگاہ میں اجنبیت بھی نا تھی۔

"کیا ہوا۔۔۔"ایشال اسے سست ہوتا دیکھ کر بول پڑی۔۔

"ہاں کچھ نہیں۔۔۔"فرہاد قدم تیز کرتے بولا تھا۔

"صاحب جی۔۔۔رات کی دوائی کھالیں۔۔۔"فرہاد کی نظروں میں سالوں پہلے کا منظر گھوم رہا تھا۔جب فضل نے اسے بلایا تھا۔اور وہ بے خیالی میں ہی اسے دیکھنے لگا۔

"دوائی۔۔"فضل ہاتھ آگے کیے پھر بولا۔تو وہ سر جھٹک کر آہستہ سے اٹھنے لگا۔فضل کے ہاتھ سے دوائی لے کر۔منہ میں ڈالی پھر پانی منہ کو لگایا۔بوتل واپس پکڑا کر پیچھے ہوتے ہوئے بیڈ کو ٹیک لگانے لگا۔فضل اس کی مدد کو آگے ہوا تو اس نے اشارے سے منع کیا۔آہستہ سے پیچھے ہوتے ہوئے سر نرم تکیے پر جا لگا۔فضل ضرورت کی سب چیز لے آیا تھا۔اب ٹیک لگانے میں اتنی دقت نا تھی۔پھر بھی اس پل فرہاد کو وہ کومل وجود یاد آیا تھا۔جو کل اسے سہارا دیئے ہوئے تھا۔اسے لگا اس وجود کے آگے اس تکیے کی نرماہٹ مار کھا گئی تھی۔

"آہ۔۔۔فارہ۔۔۔تم مجھے پاگل کر دو گی۔۔۔۔"خود کو مسلسل اسے ہی سوچتا پا کر وہ بے بس سے انداز میں زچ ہوا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

****

فارہ نے کسی کو کیا پاگل کرنا تھا وہ تو خود تکلیف میں تھی۔ہاسپٹل سے گھر،گھر سے کمرے تک کا سفر خالی ذہن کے ساتھ طے ہوا تھا۔

اس کے دکھی ہونے کی وجہ فرہاد اور ایشال نہیں تھے۔دکھ کی وجہ وہ خود تھی۔وہ کیوں اتنی کمزور پڑ رہی تھی۔کیوں نرم ہو رہی تھی۔ذلت سہنے کے لیے۔۔۔۔مذاق بنوانے کے لیے۔۔۔مزید اپنی ذات کا تماشا بنوانے کے لیے۔۔۔۔کیوں۔۔۔اسے خود پر غصہ تھا۔۔۔بے انتہاء غصہ۔۔۔۔اسے فرہاد کے پاس نہیں رکنا

چاہیے تھا۔۔۔کسی کو بھی کبھی اس کی پرواہ نہیں تھی۔۔۔اور نا ہے۔۔۔اور کبھی ہونی بھی نہیں تھی شاید۔۔۔تو وہ کیوں کرے کسی کی بھی پرواہ۔۔۔۔نہیں کرنی چاہیے۔۔۔۔اسے بھی باقی سب کی طرح بے حس ہو جانا چاہیے۔۔۔۔مطلبی ہو جانا چاہیے۔۔۔

اسے لگا اس نے رات فرہاد کے ساتھ اس کی تیمارداری نہیں کی بلکہ اپنی تذلیل کی وجہ دی تھی۔۔۔اپنی بے عزتی کا موقع دیا تھا۔۔۔۔

"ہاں۔۔۔ایشال کو فون کر کے کہا ہو گا اس نے۔۔۔جس کو اتنے سال پہلے دھکے دے کر نکالا تھا۔۔۔اس میں کوئی عزتِ نفس نہیں ہے۔۔۔ساری رات میرے سرہانے گزار دی اس نے۔۔۔کتنی بے وقوف ہے۔۔۔نہیں بے وقوف نہیں اس سے بھی گندا لفظ استعمال کیا ہو گا میرے لیے۔۔۔"اذیت آمیز سوچیں فارہ کو پاگل کر رہیں تھیں۔اس کا دل کیا وہ مر ہی جاتی تو اچھا تھا۔کب تک اپنی ذات کی ذلت و رسوائی سہے گی کب تک۔۔۔اس کے دماغ کی نس ہی پھٹ جائے۔۔۔۔یا اس کا دل ہی بند ہو جائے۔۔۔لیکن اتنی تکلیف سہنے کے بعد بھی اسے کچھ نہیں ہوتا تھا۔۔۔کچھ نہیں۔۔۔وہ اور درد سہنے کے لیے زندہ رہتی تھی۔۔۔

لیکن اس بار فارہ کو لگا وہ اپنی ذات ہلکی کر آئی تھی۔سو درد کے ساتھ یہ اذیت جان لیوا تھی۔۔۔لیکن جان نہیں نکل رہی تھی۔۔۔کاش کہ نکل جاتی۔۔۔!!

****

وہ اگلا دن بھی ویسے ہی کمرے میں بند رہی۔سوہا اس کا پتہ کرنے بہت بار آئی اس کو بھی ٹال دیا۔۔۔لیکن کب تک بند کمرے میں پڑی رہتی۔۔۔ہمت تو آخر کار کرنا ہی تھی نا۔۔۔سو اگلے دن آفس جانے کے لیے تیار

تھی۔۔ایک احساس یہ بھی تھا کہ فرہاد آفس کون سا آئے گا وہ ویسے بھی آفس کم ہی آتا تھا تو نوکری کیوں خراب کرتی اپنی۔۔۔اور پریشانیاں کم ہیں جو یہ نوکری کی بھی ڈال لے۔۔۔

ٹائم سے آفس پہنچ کر اپنا کام کرنے لگی۔اور آج تو اسے اسامہ کی حرکتوں اور باتوں پر بھی غصہ نہیں آیا تھا۔ایک چپ کے حصار میں تھی وہ۔۔۔یا شاید یہ طوفان سے پہلے والی خاموشی تھی۔۔۔۔

اِدھر اُدھر سے فارہ کے کان میں یہ بات پڑ چکی تھی کہ فرہاد گھر آ چکا تھا۔اور یہ سب اب اسے اس کے گھر ملنے جا رہے تھے۔بسمہ نے فارہ سے چلنے کا کہا تو اس نے معذرت کر لی۔آفس ٹائم تو ختم ہو چکا تھا۔وہ اپنی چیزیں سنبھال کر نکل گئی۔

اگلے دن لنچ ٹائم پر بسمہ نے بتایا کہ سر ان کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور شکریہ کر رہے تھے۔

"یار ویسے پرسنالٹی کتنی ہے نا ان کی۔۔۔یہاں سوٹ میں ہوتے ہیں۔۔۔لیکن گھر میں عام ٹی شرٹ اور ٹراؤزر میں بھی غضب کے لگ رہے تھے۔۔۔کمال۔۔۔مجھے تو لگتا ہے کوئی سکس پیک ویک ہونگے ان کے۔۔۔"جیسے بسمہ بولے جا رہی تھی۔ویسے ہی فارہ کوئی جواب دیئے بنا سنے گئی۔

"گھر بھی کمال ہے۔۔۔اگلے دو تین دن میں ٹانکے بھی کھل جانے ہیں۔۔۔پھر شائد آفس آئیں۔۔۔ویسے بھی وہ پہلے بھی کب آتے ہیں ریگولر۔۔۔یہ بابر صاحب ہی سب ہینڈل کرتے ہیں۔۔۔اور یہ اسامہ اتنا بدتمیز ہے وہاں بھی اپنے نمبر بنانے لگا۔۔۔"بسمہ کی باتیں ابھی باقی تھیں کہ اس کے ڈیپارٹمنٹ کے کسی بندے نے آواز دی اور وہ اٹھ گئی۔فارہ نے سکون سے اپنی چائے ختم کی۔اور واپس کمپیوٹر پر بیٹھ کر اپنا کام ختم کرنے لگی۔۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اگلے دو چار دن وہ ویسے ہی بجھے چہرے اور دل کے ساتھ کام کرتی رہی۔ اسامہ کی تو موج تھی۔ سارا کام اس سے کرواتا پھر فرہاد کے گھر جا کر اپنے نمبر بنوا لیتا۔ فرہاد روز گاڑی بھیجتا تھا۔ تاکہ کسی کو بھی آفس کا کام یا کسی فائل پر سائن وغیرہ چاہیے ہوتے تو دو تین لوگ اکھٹے ہو کر چلے جاتے۔ صرف یہی نہیں۔۔۔ پھر یہی گاڑی ان سب کر گھر بھی ڈراپ کرتی تھی۔ خیر دو تین دن سے اسامہ چھٹی پر تھا۔ تو سارا برڈن فارہ پر تھا۔ پہلے بھی وہ ہی کر رہی تھی۔ لیکن اب تو سر کھجانے کی فرصت نا مل رہی تھی۔ اور یہ ایک طرح سے اس کے حق میں بہتر ہو رہا تھا۔ رات کو سونے کے لیے لیٹتی تو اتنی تھکی ہوتی کہ کچھ ہوش نا رہتی۔۔۔ آہستہ آہستہ اذیت بھی ختم تو نہیں لیکن کم ہو جاتی۔۔۔ جس کی ایک بڑی وجہ یہ بھی تھی کہ اس کا سامنا فرہاد سے نہیں ہو رہا تھا۔

"مس فارہ۔۔۔ جو اطہر انڈسٹریل کی فائل تھی وہ کمپلیٹ ہو گئی۔۔۔" بابر صاحب اس کے پاس آ کر بولے۔

"جی سر۔۔۔ کمپلیٹ ہے۔۔" فارہ فائل نکالتے ہوئے بولی۔

"ٹھیک ہے وہ فائل پکڑیے پھر ہم نکلتے ہیں سر کو وہ فائل دینی ہے۔۔۔"

"کیا میرا جانا ضروری ہے۔۔۔" اسے پریشانی ہوئی۔

"جی کیوں کہ اسامہ بھی نہیں ہے۔۔۔ تو اگر فائل میں کچھ پرابلم ہوئی تو سر آپ سے پوچھ لیں گے۔۔۔" بابر صاحب صاف لہجے میں بولے۔

"پر۔۔۔" فارہ انھیں صاف منع نا کر سکی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"پر۔۔۔یہ جاب ہے مس فارہ۔۔۔فرہاد صاحب روز ہماری ہی آسانی کے لیے گاری بھیج دیتے ہیں یہ کیا کم ہے۔۔۔ان کے مشکل وقت میں ہمیں بھی ان کا ساتھ دینا چاہیے۔۔۔"بابر صاحب کا انداز سمجھانے والا تھا۔

"ان کے مشکل وقت میں ساتھ دینا کا نتیجہ ہی بھگت رہی ہوں۔۔"فارہ نے لب بھینچ کر سوچا تھا۔اور فائل اٹھا کر ان کے بلانے پر اٹھ گئی۔

گھر آنے تک وہ چہرہ سپاٹ کیے بیٹھی رہی۔بابر صاحب کی معیت میں ڈرائنگ روم تک آئی۔وہ ایک صوفے پر بیٹھے تو وہ بھی سنگل صوفہ پر بیٹھ گئی۔پانچ منٹ بعد ملازم جوس اور چائے دونوں چیزیں لے آیا۔اس نے بابر صاحب سے پوچھا تو ان کے چائے کہنے پر ملازم چائے بنانے لگا۔اسی پل فرہاد اندر آیا۔اس کے آنے پر بابر صاحب کھڑے ہوئے تھے۔ناچار فارہ کو بھی کھڑا ہونا پڑا۔اب بابر صاحب عمر میں ان سے بڑے ہی تھے۔وہ باس کے احترام میں کھڑے ہوئے تھے تو وہ کیا چیز تھی۔

"پلیز بیٹھیے۔۔۔"وہ بابر صاحب سے مصافحہ کرتا بیٹھتا ہوا بولا۔

"میم آپ کیا لیں۔۔۔"ملازم چائے بنانے کے بعد اب اس سے پوچھ رہا تھا۔

"کچھ نہیں۔۔۔شکریہ۔۔"فارہ نے رسمی انداز میں مسکرا کر کہا۔بابر صاحب اور فرہاد آفس کے بارے میں ڈسکس کر رہے تھے۔جب بابر صاحب نے فارہ سے فائل مانگی۔فرہاد نے سرسری فائل کھول کر دیکھی۔اور سائیڈ پر رکھ دی۔چائے ختم ہونے پر بابر صاحب اٹھ کھڑے ہوئے تو وہ بھی اٹھ گئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"آپ کہاں جا رہی ہیں۔۔۔ابھی ہمیں فائل کے متعلق بات کرنی ہے۔۔۔"بابر صاحب سلام کرتے باہر نکلے وہ بھی ان کے پیچھے قدم بڑھانے لگی جب فرہاد بولا۔وہ سنی ان سنی کر کے تیزی سے باہر نکلنے لگی جب فرہاد نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے روکا۔فارہ کچھ کہے بغیر ہاتھ چھڑانے لگی۔لیکن فرہاد نے چھوڑا نہیں۔

"کیا ہوا ہے تمہیں۔۔۔"فرہاد اس کے رویے پر حیران ہوا تھا۔فارہ نے اس کی طرف توجہ دیئے بغیر بابر صاحب کو دیکھا جو جا چکے تھے۔وہ نظر نہیں آ رہے تھے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں تھا وہ آواز نہیں سن سکتے تھے۔

"بابر صا۔۔۔"باقی کی آواز گلے میں ہی گھٹ گئی۔کیونکہ فرہاد اس کے منہ پر ہاتھ رکھ چکا تھا۔انداز جارحانہ تھا۔

"پاگل ہو گئی ہو۔۔۔تمہیں اندازہ ہے تم کیا کر رہی ہو۔۔"وہ اس کا ہاتھ چھوڑ چکا تھا۔ایک ہاتھ اس کے سر کے پیچھے رکھ کر دوسرا ہاتھ اس کے منہ پر رکھے غصے سے اسے دروازے سے اندر لایا۔اندر لا کر اسے چھوڑا۔اور دروازہ بند کر دیا۔وہ کمرے کے بیچ ہق دق کھڑی رہ گئی تھی۔اچانک ایسا کیا ہو گیا تھا اسے فرہاد کے غصے کی وجہ سمجھ نہیں آئی تھی۔

"تم شور مچا کر بتانا چاہ رہیں تھیں کہ میں تمہارے ساتھ کچھ غلط کر رہا ہوں۔۔تمہیں ہراساں کر رہا ہوں۔۔"فرہاد پلٹ کر اس کے دونوں بازو سختی سے پکڑ کر درشت انداز میں بولا تھا۔فارہ نے تو حیرانگی سے اسے دیکھ رہی تھی۔جو غصے سے لال پیلا ہو رہا تھا۔فرہاد کی انگلیاں اس کے بازوں میں چبھ رہیں تھیں۔فارہ کو

سمجھ ہی نہیں آئی وہ آگے سے بولے تو کیا۔ یہ سب تو اس کے وہم و گمان میں بھی نا تھا۔ جو ہو گیا تھا۔ یا جو وہ سوچ بیٹھا تھا۔ ٹھیک ہے کہ ان دونوں کے بیچ مسئلے تھے۔ لیکن اب ایسا بھی نہیں تھا کہ نوبت یہاں تک پہنچ جاتی۔

"دیکھ کیا رہی ہو جواب دو۔۔۔" فرہاد نے غصے سے پکڑ کر اسے مزید نزدیک کیا تھا۔ اس کا غصے سے بھرا چہرہ فارہ کے اتنے نزدیک ہوا کہ فارہ کو چہرہ موڑنا پڑا۔ فارہ کو بازوں میں سریا سا چبھتا محسوس ہوا۔ اس کی انگلیاں اتنے ہی سخت انداز میں اس کے بازوؤں کو تھامے ہوئے تھیں۔ وہ اس سے اتنا بدگمان تھا۔۔۔ اتنا زیادہ غلط سوچے بیٹھا تھا۔۔۔

"نہیں۔۔۔ میں ایسا نہیں کر رہی تھی۔۔۔ نہیں۔۔۔" وہ اس کے انداز پر خوف زدہ ہوتی ہوئی بولی۔ اسے اس پل فرہاد سے ڈر لگا تھا۔۔۔ ورنہ وہ ڈرنے والی کہاں تھی۔۔۔ اندر چاہے جو بھی بیت رہی ہوتی تھی۔۔۔ لیکن باہر سے خود کو مضبوط ظاہر کرتی تھی۔

"پھر۔۔۔ کیا میں نے تم کو پرسنل کچھ کہا۔۔۔" فرہاد کے انداز میں ذرا فرق نہیں آیا تھا۔

"نہیں۔۔۔" فارہ کو بولنے میں دقت ہوئی تھی۔ آنکھیں نمکین پانیوں سے بھر چکیں تھیں۔ ورنہ دل تو کر رہا تھا۔ یہاں سے پلک جھپکتے ہی غائب ہو جائے۔

"یہی کہا تھا نا کہ فائل کے متعلق بات کرنی ہے۔۔۔" فرہاد نے بازوؤں سے ہی ایسے پکڑا کہ اس کے چہرہ اپنے سامنے کیا۔

"ہاں۔۔" فارہ کی آنکھوں میں آیا پانی چھلکا تھا۔

"تو پھر یہ بے وقوفوں جیسا رویہ کیوں۔۔۔"اب کے فرہاد نے کہتے ہوئے اسے جھٹکے سے چھوڑا تھا۔فارہ نے خوف سے آنکھیں بند کیے چند قدم پیچھے کو ہوتے ہوئے خود کو گرنے سے سنبھالا تھا۔فرہاد اب بھی غصے سے اس کی جانب دیکھ رہا تھا۔فارہ کو ذلت کا بھرپور احساس ہوا تھا۔یہ کیا طریقہ تھا بات کرنے کا۔وہ اسے ذلیل کر رہا تھا۔اپنا غصہ بلا جھجھک اتار رہا تھا۔ایسے کیسے کر سکتا تھا وہ۔۔۔اس کی کوئی بھی بات سنے بغیر۔۔۔وہ اس پر حق جتا رہا تھا تو یہ کیسا حق تھا۔۔۔کہ اس کے احساسات کی کوئی فکر نہیں تھی اسے۔۔۔۔اور اتنی سی بات پر اتنا غصہ۔۔۔۔فارہ کو سمجھ نا آئی وہ بولے بھی تو کیا بولے۔۔۔آنسو باہر نکل آئے تھے۔۔۔بے یقین سی کیفیت اس پر حاوی تھی۔۔۔۔جیسا وہ سوچ رہا تھا ایسا وہ کیوں کرے گی بھلا۔۔۔فرہاد نے اسے اتنا گرا ہوا سمجھا ہے۔۔۔خفت اور شرمندگی کا احساس اس کو لے ڈوب رہا تھا۔

فارہ نے یہاں سے چلے جانا ہی بہتر سمجھا۔فرہاد کی جانب ایک بھی نظر ڈالے بغیر وہ اپنا بیگ اٹھانے کو مڑی۔جو نیچے دروازے کے پاس گر گیا تھا۔

"پہلے آفس کا کام ختم کرو پھر جانا۔۔۔"اس نے ابھی بیگ اٹھا کر ایک قدم ہی بڑھایا تھا۔جب فرہاد کی آواز آئی تھی۔فارہ نے آنسو سے تر چہرہ صاف کیا۔اور پلٹ کر صوفے پر جا کر بیٹھ گئی۔انداز ایسا تھا کہ ابھی اٹھ بھاگے گی۔فرہاد فائل پکڑ کر اس کے قریب دو ہاتھ کے فاصلے پر بیٹھ گیا۔فارہ ضبط کیے بیٹھی تھی۔اس کوشش میں اس کا چہرہ لال ہو رہا تھا۔بڑی مشکل سے کنٹرول کیا تھا کہ مزید آنسوؤں نا نکلیں۔لیکن پھر بھی آنسو نکل رہے تھے۔جو وہ ایک ہاتھ سے صاف کرنے لگی۔

"جنوری والی رسید کی کاپی اٹیچ نہیں ہے۔۔۔"فائل پڑھتے ہوئے ماتھے پر بل ڈالے وہ بولا تھا۔

"و۔۔وہ۔۔پیمنٹ لیٹ تھ۔۔ تھی۔۔۔فروری والے میں ہی ایڈ کی گئی تھی۔۔۔یہاں مینشن کیا گیا ہے۔۔۔"آنسوؤں کو ضبط کر کے بولتے ہوئے فارہ کی آواز عجیب بھاری سی ہو رہی تھی۔

"اور کتنی پیمنٹ لیٹ تھیں۔۔۔"

"اگ۔۔اگست او۔۔اور ستمبر کی۔۔"اس سے بولا بھی نہیں جا رہا تھا۔

"اس کے علاوہ باقی ٹائم پر تھیں۔۔۔"فرہاد نے فائل سائیڈ پر رکھ کر نرمی سے پوچھا۔

"ج جی۔۔۔۔"آنسوؤں کو روکنے میں وہ بے حال ہوئی جا رہی تھی۔دل تو کب کا ہی ہمت چھوڑ چکا تھا۔برداشت جیسے ختم ہو گئی تھی فارہ اکرام کے پاس۔۔۔

"رو کیوں رہی ہو۔۔۔"فارہ نے گال پر بہتے آنسو صاف کرنے کے لیے ہاتھ اوپر کیا ہی تھا جب فرہاد نے تھام لیا۔اور خود اپنے ہاتھ سے آنسو صاف کرنے لگا۔

"میں جاؤں اب۔۔"وہ بے اختیار پیچھے ہوتے ہوئے بولی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"اگر کہوں تو رک جاؤ گی۔۔۔"اس کا گریز دیکھ کر وہ بھی اداس سا مسکرایا۔

"پلیز۔۔۔مجھے ہاتھ مت لگاؤ۔۔۔پلیز۔۔۔۔"اس وقت فارہ کو اس کا انداز جتنی تکلیف دے رہا تھا وہ اس کے صبر کی حد پار کر رہا تھا۔اس کی برداشت سے باہر تھا۔

"تم نے میرا نمبر بلاک کیا ہوا ہے۔۔۔میرا فون نہیں اٹھاتیں۔۔۔اور اتنے دن میں ایک بار بھی میری طبعیت نہیں پوچھی۔۔۔جب پورا سٹاف گھر آیا۔۔تم اس وقت بھی نہیں آئیں۔۔۔"فرہاد اس کی بات سنی

ان سنی کیے اس کے ہاتھ میں اپنے ہاتھ کی انگلیاں پھنسا اس کے مزید قریب ہو کر شکوہ کرتے ہوئے بولا۔فارہ نے پیچھے ہونا چاہا لیکن صوفے پر مزید جگہ نہیں بچی تھی۔

"کوئی بھی بات کیے بغیر چلی گئیں۔۔۔۔میری کوئی بات بری لگی تھی۔۔۔"مخمور لہجے میں کہتا بے خود ہوتے ہوئے اس نے فارہ کے نرم گال کی نرماہٹ محسوس کرنا چاہی تھی۔اس سے پہلے اس کے لب اس کے گال کو چھوتے وہ چہرہ موڑ گئی۔اور گڑ گڑا کر بولی تھی۔

"پلیز فرہاد۔۔۔۔پلیز۔۔۔۔"فارہ کو سمجھ نا آئی اس کو کیسے روکے۔۔۔۔وہ جو اتنی مضبوط تھی اس وقت بری طرح ڈھے گئی تھی۔لہجہ ملتجی تھا۔۔۔لیکن فرہاد کو تو اس وقت کسی اور کے آجانے کا خوف بھی نہیں تھا جیسے۔۔۔۔اس کا دھوپ چھاؤں جیسا انداز فارہ کے لیے اس وقت وبالِ جان بنا ہوا تھا۔

"اٹھو۔۔۔میرے کمرے میں چلتے ہیں۔۔۔"اس پر واقعی کسی بات کا اثر نہیں ہوا تھا۔خود کھڑا ہوا اور اسے بھی کھینچ کر کھڑا کر چکا تھا۔

"کیوں۔۔۔"فارہ کے آنسو خشک ہو گئے۔وہ پھٹی نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔اس وقت اسے لگا وہ بہت ہی بڑی مشکل میں گرفتار ہونے والی ہے۔

"شوہر اور بیوی کس لیے جاتے ہیں کمرے میں۔۔۔"فرہاد بے باک انداز میں اسے دیکھ کر بولا۔فارہ کا سانس خشک ہو گیا۔

"تم ہوش میں نہیں ہو اس وقت فرہاد۔۔۔مجھے جانے دو پلیز۔۔۔۔"اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے نکالنے کی کوشش میں لگی وہ منت کرتے ہوئے بولی تھی۔اسے لگا فرہاد واقعی ہوش کھو چکا تھا۔فرہاد نے دیکھا اپنے خوف کو

چھپاتی وہ پوری قوت لگا رہی تھی۔اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے نکالنے کے لیے۔۔۔۔رونا بھول کر اسے نئی پریشانی نے آن گھیرا تھا۔۔۔چہرے کا رنگ اڑا ہوا تھا۔لیکن آنسو بند ہو چکے تھے۔۔۔

"میری بات سنو فارہ۔۔۔میں زبردستی پسند نہیں کرتا۔۔۔اور ابھی نا تو تم جانتی ہو نا ہی میں۔۔۔۔کہ ہمارے بیچ جو رشتہ ہے وہ آگے بڑھ پائے گا بھی کہ نہیں۔۔۔اور کیا پتا ختم ہو جائے۔۔۔"وہ ایک دم اس کو دونوں کندھوں سے تھام کر دوستانہ انداز میں بولا۔اس کے ایک دم انداز بدلنے پر فارہ پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھنے لگی۔اس کا انداز ہی نہیں لہجہ بھی بدل چکا تھا۔۔۔تھوڑی دیر پہلے کا جو انداز وہ اپنائے تھا وہ پلک جھپکتے غائب ہوا تھا۔

"آئی ایم سوری۔۔۔میری غلطی ہے کہ میں کچھ زیادہ ہی اوور ری ایکٹ کر گیا تھوڑی دیر پہلے۔۔۔لیکن تم مجھ سے ڈرو مت۔۔۔تم لڑتی ہوئی ہی اچھی لگتی ہو روتی اور ڈرتی ہوئی نہیں۔۔۔۔"فارہ منجمد کھڑی اس کی بات سن رہی تھی۔

"یہ سب اس لیے کہ تم رونا بند کر دو۔۔۔۔سوری۔۔۔"فارہ کو لگا اس کا دماغ سائیں سائیں کرنے لگا ہے۔وہ کیا کہہ رہا تھا۔اس کا خون خشک ہو چکا تھا۔اور اب۔۔۔

فارہ نے کچھ کہے بنا اس کے ہاتھ کندھوں سے ہٹائے اور باہر جانے لگی۔

"اور پلیز۔۔۔مجھ سے جھجکنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔نا ہی کسی قسم کے گریز کی ان سب باتوں سے ہٹ کر جو بھی ہمارے بیچ تھیں۔۔۔ہم کزن بھی تو ہیں۔۔۔سو تم اپنا کام ایسے ہی کرو جیسے مجھے ملنے سے پہلے کرتیں تھیں اور۔۔۔۔"وہ اسے دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

"بہت شکریہ فرہاد صاحب۔۔۔۔یہ سب بہت کافی ہے۔۔۔"فارہ نے پلٹ کر اس کی بات بیچ میں ہی کاٹی تھی۔تو لہجہ لرز رہا تھا۔آنسو تو اب بھی آئے تھے۔۔اس میں اور کچھ سننے کی ہمت نہیں بچی تھی۔۔۔

بیگ اٹھایا اور دروازہ کھول کر باہر نکل گئی۔اس کے بیگانہ سے انداز پر فرہاد نے لبوں کو سختی سے بند کیا تھا۔

گھر سے نکل کر باہر لان تک آتے آتے اپنی سسکیاں روکنے کو وہ اپنے منہ پر ہاتھ رکھ چکی تھی۔جسم کپکپانے لگا تھا۔قدم الٹے سیدھے پڑ رہے تھے۔یہ سب کیا تھا۔۔۔؟؟؟

وہ کیا تھی۔۔۔کیا؟؟؟

کیا وہ اس کے ساتھ کچھ بھی کرے۔۔۔۔اسے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔۔کہ فارہ کس تکلیف سے گزرتی ہے بعد میں۔۔۔کیا سمجھ رکھا تھا اس نے فارہ کو۔۔۔

کہ اس کے نزدیک اس کے احساسات کی کوئی اہمیت نہیں تھی۔۔۔

فارہ کو نہیں پتہ اس دن اس نے کیسے رکشہ روکا اور گھر تک گئی تھی۔لیکن اس دن فرہاد سے متعلق اس کی ہر امید دم توڑ گئی تھی۔۔۔ہر امید۔۔۔۔لیکن اس سے کیا ہوتا ہے رشتہ تو برقرار تھا ان دونوں کے بیچ۔۔۔جسے ختم کرنے کی بات نا فرہاد نے کی تھی اب تک اور نا ہی فارہ نے۔۔۔۔۔لیکن فارہ کو لگتا تھا اب بات ہو جانی چاہیے تھی۔۔۔۔

اپنے بستر پر گر آنکھیں بند کر کے اس نے سوچا تھا۔۔

"ہاں فرہاد ملک۔۔۔اب بات نہیں عمل ہو گا۔۔۔یہ رشتہ جو تم نے اپنے باپ کے لیے جوڑا تھا۔۔۔اس کی مدت اب ختم ہو چکی ہے۔۔۔نا یہ رشتہ ہو گا اور نا ہی تم سے کوئی تعلق رہے گا۔۔۔جس کی بنا پر تم مجھے مزید تکلیف دو۔۔۔"

جلتی آنکھیں بند کیے وہ ایک فیصلے پر پہنچ چکی تھی۔۔۔اور یہ فیصلہ فرہاد کے کیے گئے فیصلے کی طرح کھوکھلا نہیں تھا۔۔۔

* *

چند سال پہلے۔۔۔

فارہ نے ناتو ندیم ملک سے ملاقات کو اہم جانا تھا اور نا ہی عاسمہ جاوید کو۔۔۔دوبارہ اس کی کسی سے ملاقات نہیں ہوئی۔۔۔سوائے فرہاد کے وہ بھی اتفاقیہ ملاقات تھی جس میں ان دونوں نے ایک دوسرے کو نظر انداز کیا تھا۔۔۔۔لیکن ایک دن وہ شام میں اپنے آفس سے نکل کر روڈ پر آئی تھی۔ٹیکسی کے لیے۔آج اس کی کولیگ چھٹی پر تھی۔بی بی اے کے فائنل ایگزام کے بعد فری تھی تو اس نے آفس صبح کی ٹائمنگ میں جوائن کر لیا تھا۔وہ بلکل اپنے دھیان میں کسی سواری کے انتظار میں کھڑی تھی۔جب ایک بائیک پر بیٹھے دو لڑکے اس کے پاس بائیک روک کر اترے اور اس کے پاس آ کے کھڑے ہوئے تھے۔وہ کوئی توجہ دیئے بغیر دور سے آتے رکشہ کو ہاتھ ہلا کر متوجہ کرنے لگی۔اس کے دل کو گھبراہٹ سی ہوئی تھی۔لیکن اس کے ہاتھ ہلانے پر رکشہ تو نہیں ایک گاڑی آ کر رکی تھی۔گاڑی کا شیشہ نیچے ہوا اور ڈرائیور سیٹ پر بیٹھے آدمی نے اس پر اپنی بندوق تانی۔

"خاموشی سے آکر گاڑی میں بیٹھو۔۔۔ نہیں تو اگلی سانس نہیں آئے گی۔۔۔"اس کی بات سن کر فارہ ہق دق سی کھڑی رہ گئی۔

"سنا نہیں اندر آؤ۔۔۔"گاڑی میں بیٹھا شخص رعب دار آواز میں بولا۔فارہ کو لگا گاڑی میں پیچھے سیٹ پر بھی کوئی بیٹھا ہے۔

"کیا کر رہی ہو بے بی۔۔۔ اتنی سوچ بچار۔۔۔۔ آجاؤنا۔۔"گاڑی کا پچھلا شیشہ نیچے ہوا تھا۔سفید شلوار قمیض میں ملبوس وہ شخص خباثت سے بولا۔۔فارہ نے اسے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔فارہ حیران و پریشان سی کھڑی خوف زدہ ہوئی تھی۔کس کو بلائے وہ مدد کے لیے۔کون آتا اس کے لیے۔۔۔۔وہ گھبرا کر آس پاس نظر دوڑانے لگی۔

"امجد۔۔۔ پکڑ کر ڈالو اسے گاڑی میں۔۔۔"اسے ہلتے نا دیکھ کر وہی پیچھے بیٹھا شخص بولا تھا۔دوسری جانب سے گاڑی کا دروازہ کھول کر ایک ہٹا کٹا بد معاش ٹائپ شخص باہر نکلا۔اور اس کی جانب بڑھا تھا۔فارہ کے حواس سلب ہو چکے تھے۔اسے سمجھ نا آئی وہ کرے تو کیا۔۔۔ایک دم اس نے بھاگنے کا سوچا۔۔۔لیکن وہ عمل کرتی کہ وہ شخص لمبے قدم اٹھاتا اس تک پہنچ چکا تھا۔لیکن اس سے پہلے وہ اسے ہاتھ لگاتا ایک لڑکا پیچھے سے آیا اور اس نے اس زور سے اس ہٹے کٹے بد معاش کے منہ پر جانے کیا چیز ماری کہ وہ سر پکڑ کر بیٹھ گیا۔اسے مارنے کے بعد اس لڑکے نے اس کا ہاتھ پکڑا اور اسے ایک جانب لے کر تیزی سے بڑھا۔سب کچھ فارہ کی سمجھ سے باہر تھا۔پیچھے کسی کی کراہنے کی آواز پر اس نے گردن موڑ کر دیکھا۔تو ایک دوسرا لڑکا ڈرائیور کو زخمی کر چکا تھا۔فارہ پر خوف و ہراس کی کیفیت تھی۔دماغ ماؤف ہو چکا تھا۔سب اتنا اچانک اور عجیب ہوا تھا۔اس لڑکے نے اسے گاڑی میں

بٹھایا۔کچھ لمحوں میں دوسرا لڑکا بھی آگیا۔گاڑی سٹارٹ ہوئی اور تیزی سے سڑک پر رواں دواں ہوئی۔پہلا لڑکا اب فون پر بات کر رہا تھا۔یہ دونوں وہی تھے جو بائیک پر آئے تھے۔اور اس سے کچھ فاصلے پر کھڑے ہو گئے تھے۔

"جی سر۔۔۔نہیں میڈم بلکل ٹھیک ہیں خیریت سے۔۔۔جی آپ کی طرف۔۔۔۔ٹھیک ہے۔۔۔۔"وہ جانے کس سے بات کر رہا تھا فارہ کو لگا وہ ایک مصیبت سے نکل کر دوسری میں پڑ گئی ہو۔اس میں کچھ پوچھنے کی ہمت بھی نا تھی۔ڈوبتے دل کے ساتھ وہ بیٹھی رہی تھی۔

گاڑی کسی گھر کے آگے اندر پورچ میں جا کر رکی تھی۔اور جو شخص بے تابی سے باہر آیا وہ ندیم ملک تھے۔شش و پنج میں گھری وہ گاڑی سے اتری تھی۔

"ٹھیک ہو تم۔۔۔"ان کے پریشان زدہ انداز میں پوچھنے پر وہ سر بھی نا ہلا سکی۔

"اندر چلو۔۔۔"فارہ اڈھیر پن میں کھڑی رہی۔

"چلو بیٹا۔۔۔"وہ لجاجت سے بولے تو وہ دروازہ کھولتے اندر گئی۔

اندر گئی اسے کوئی نظر نا آیا۔کچھ دیر بعد ندیم ملک بھی اندر آئے۔

"تم کھڑی ہو ابھی تک۔۔۔آؤ بیٹھو بیٹا۔۔۔"

"گھر میں کوئی نہیں ہے۔۔۔"اس کے سوال سے اس کی احتیاط ظاہر تھی۔

"نہیں بیٹا۔۔۔ تمہاری تائی اماں بہو سمیت کہیں عیادت کو گئیں ہیں۔۔۔ فہیم آفس اور فرہاد باہر گیا ہے۔۔۔ تم بے فکر ہو کر بیٹھو۔۔۔ میں پانی لاتا ہوں تمہارے لیے۔۔۔" وہ اپنے شفیق انداز میں بولتے کچن کی جانب گئے۔ اور فارہ حیران تھی۔ وہ اتنے بڑے تھے اور بجائے کسی نوکر کو کہنے کے خود اس کے لیے پانی لینے گئے تھے۔ اب ظاہر ہے اتنا بڑا گھر ہے تو نوکر بھی ہوں گے۔ اس نے نظر گھما کر گھر کا ایک جائزہ لیا۔ کمروں کے دروازے ڈرائینگ روم میں کھلتے تھے۔ ایک جانب اوپر کو سیڑھیاں جا رہی تھیں۔ دائیں جانب دیوار پر ایک تصویر نے اس کی توجہ اپنی جانب کھینچی کہ وہ اسے دیکھنے کے لیے بے اختیار آگے بڑھی۔ تصویر میں تین لوگ تھے۔ ایک ندیم ملک اور باقی دونوں افراد کی شکلیں بھی ان سے ملتی جلتی تھیں۔ فارہ کا جانے کیوں دل گھبرانے لگا۔ اس کا دل چاہا وہ یہاں سے چلی جائے۔ عجیب سی بے چینی نے ایک دم اس کو گھیرا تھا۔

"یہ ایک میرے بابا ہیں ندیم ملک۔۔۔ یہ دادا جان ملک مختار علی اور یہ۔۔۔ ملک اکرام علی۔۔۔" فارہ کی نظریں تصویر پر جمیں تھیں۔ وہ اپنے جوڑ توڑ میں اس قدر پھنسی تھی کہ آواز پر چونکی تھی۔ فرہاد جیب میں ہاتھ ڈالے کچھ فاصلے پر کھڑا تھا۔ اس کے مڑ کے دیکھنے پر کوئی خیر مقدم مسکراہٹ اس کے چہرے پر نہیں آئی تھی۔ بلکہ وہ سنجیدہ تھا۔ اور فارہ کو اس کا سرد مہر سا انداز محسوس ہوا تھا۔

"تم آ گئے فرہاد۔۔۔ اچھا ہوا۔۔۔ فارہ آؤ بیٹا بیٹھو۔۔۔ پانی لو۔۔۔ میں کک کو چائے کا کہہ کر آیا ہوں۔۔۔ کچھ دیر میں آتی ہے۔۔۔ تم چائے پیتی ہو نا۔۔۔" باپ کے انداز پر فرہاد نے گہری سانس بھری تھی۔ جبکہ فارہ کو ناچار صوفے کی جانب بڑھنا پڑا۔ اسے خود کی موجودگی یہاں عجیب لگ رہی تھی۔ اور جب صوفے پر بیٹھ کر اس نے پانی کا گلاس پکڑا اور پیا تو ندیم ملک کو پر سکون ہوئے اور وہ صوفے پر بیٹھے تھے۔

"فرہاد آؤنا کھڑے کیوں ہو۔۔۔" فرہاد سنجیدہ تاثرات چہرے پر سجائے بیٹھ گیا۔

"تمہیں معلوم ہے فارہ۔۔۔ تمہارے انداز میں تمہاری دادی کی جھلک آتی ہے۔۔۔" اس نے پانی کا آدھا گلاس پیا تھا اور باقی واپس ٹیبل پر رکھا تھا۔ جب ندیم ملک اسے دیکھتے ہوئے بولے تھے۔ فارہ کو سمجھ نہیں آئی وہ کیسا رویہ اختیار کرے ان کے ساتھ کوشش کے باوجود بھی وہ روڈ نہیں ہو پا رہی تھی۔

"مجھے کیسے پتا ہو گا۔۔۔ میرے لیے تو سب مر چکے تھے بہت پہلے ہی۔۔۔" فارہ کا لہجہ سخت نہیں تھا۔ لیکن اس میں بے چارگی بھی نہیں تھی۔ عام سا انداز تھا۔ جیسے اب کیا فائدہ ان باتوں کا۔ غیر ضروری بات ہو جیسے۔۔۔

"اور آپ شیور ہیں کہ آپ کا میرے ساتھ بلڈ ریلیشن ہے۔۔۔" اس سے پہلے کہ ندیم ملک اس کی پہلی بات کا جواب دیتے وہ پھر بولی۔

"کیونکہ سوچیں۔۔۔ اگر اس سب کے بعد۔۔۔ آپ کو ایک دن معلوم ہو۔۔۔ کہ یہ غلط اور جھوٹ ہے۔۔۔ میرا آپ سے رشتہ۔۔۔ پھر۔۔۔ آپ پلٹ جائیں گے اور میں پھر۔۔۔" آگے اس نے بات ادھوری چھوڑ دی۔ لیکن بات کا مطلب وہ دونوں سمجھ گئے تھے۔ اپنی بات پر ندیم ملک کے چہرے پر فارہ نے واضح آزردگی دیکھی۔ فرہاد خاموشی سے دونوں کو سن رہا تھا۔

"میں سب سمجھ سکتا ہوں۔۔۔ تمہاری بات۔۔۔ تمہارے خدشے۔۔۔ سب سچ ہیں۔۔۔ لیکن کیا تم یقین کرو گی۔۔۔ سچائی پر اور سچائی جاننے کے بعد کیا ایک موقع دو گی مجھے۔۔۔" ندیم ملک نے کہہ کر آس اور امید سے اس کی جانب دیکھا۔

"پتہ نہیں سچائی کے بعد کیا کروں گی کیا نہیں۔۔۔لیکن میں سچ جاننا چاہتی ہوں۔۔۔۔"فارہ خود کو کمزور ظاہر نہیں کرنا چاہتی تھی۔لیکن اب وہ واقعی ان پہیلیوں سے تھک چکی تھی۔

"چلو آؤ پھر۔۔۔۔میں تمہیں سچ دکھاتا ہوں۔۔۔"اپنی جگہ سے کھڑے ہو کر انھوں نے کہا تھا۔ندیم ملک کے لیے یہ ہی کافی تھا کہ وہ ان کی بات سننے پر راضی ہو گئی ہے۔ان کے پیچھے فارہ اور فارہ کے پیچھے فرہاد تھا۔سیڑھیاں چڑھ کر وہ ایک جانب جانے لگے تھے۔فرہاد جانتا تھا کہ وہ کہاں جا رہے ہیں۔ایک دروازے کے باہر رک کر وہ پلٹے۔۔۔۔

"فرہاد۔۔۔۔مجھے اور فارہ کو اکیلے میں بات کرنے دو۔۔۔۔"ندیم ملک نے کہا تو وہ گہری سانس بھر کر رہ گیا۔

"اوکے بابا۔۔۔"

"شکریہ بیٹا۔۔۔۔"بیٹے کی فرمانبرداری پر وہ ممنون ہوئے۔اور دروازہ کھول کر اندر گئے۔ان کے پیچھے فارہ نے ان کی پیروی کی۔جس کا دل انجانے احساس سے دھک دھک کر رہا تھا۔۔۔جانے اب زندگی کون سا رنگ دکھانے والی تھی۔۔۔۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

****

سلیم نیازی۔۔۔۔جاوید نیازی کا بھائی۔۔۔۔غلط کاموں میں اس سے بھی چار ہاتھ آگے تھا۔۔۔۔دو شادیاں کر چکا تھا۔لیکن نبھ ایک بھی نا پائی۔حد درجے کا عیاش اور اوباش تھا۔وہ بہت غرور میں اس دن فارہ کو اٹھانے گیا تھا۔جو معلومات اسے تھیں اس کے مطابق یہ کام تو بچوں کا تھا۔لیکن اس کو منہ کی کھانی پڑی تھی۔وہ اس کے ہاتھ سے نکل گئی تھی اور ساتھ ہی اس کے آدمی بھی زخمی ہوئے تھے۔

یہ تو اسے معلوم ہی گیا تھا کہ یہ اس کی بھابھی کی پہلے شوہر سے بیٹی ہے۔۔۔ جائز ناجائز اسے کیا۔۔۔ انہیں تو اپنے مفاد کے لیے اس کی ضرورت تھی۔۔۔ لیکن سلیم نہیں جانتا تھا وہ اتنی خوبصورت بھی ہو گی۔۔۔ اس کی مکار نگاہ ایک نظر میں ہی اس کی خوبصورتی بھانپ گئی تھی۔ اور اب اس کا پلان بدل گیا تھا۔۔ اپنی ناکامی جو فارہ اس کے ہاتھ سے نکل گئی۔ پر وہ کھولتا ہوا اپنے ارادے بدل چکا تھا۔۔۔

اب اسے پہلے فارہ کو خود استعمال کرنا تھا پھر اسے پنچائت میں پیش کرنا تھا۔۔ اور اس کے لیے اب وہ کچھ بھی کرنے والا تھا۔ لیکن ہار ماننے والا نہیں تھا۔۔۔ اور اسے روکنے والا کون تھا۔۔ اس کے مطابق کوئی نہیں۔۔۔

لیکن جب وہ اتنی آسانی سے اس کے ہاتھ سے نکل سکتی ہے تو اس تک پہنچنا کچھ تو مشکل ہو گا نا۔۔۔ شائد نا ممکن بھی۔۔۔

****

"تمہیں لگ رہا ہے مجھے کیسے یقین آیا۔۔۔ کہ تم اکرام کی بیٹی ہو اور میرا خون۔۔۔ تو اس کا ثبوت دکھاتا ہوں تمہیں۔۔۔ لیکن اس سے پہلے بھی بہت سی باتیں ہیں جو تمہیں جاننی چاہیے۔۔۔

اکرام اور میں دو ہی بھائی ہیں۔۔۔ ہمارے اور بھی بہن بھائی تھے لیکن وہ بچپن میں ہی وفات پا گئے تھے تو ہم دونوں ہی اپنے والدین کی آنکھوں کا تارہ تھے۔۔۔ اکرام پانچ بچوں کی وفات کے بعد پیدا ہوا تھا۔۔ اور اماں ابا نے رو رو کر اللہ سے اس کی زندگی مانگی تھی۔۔۔ اللہ کو بھی شاید اماں ابا پر ترس آیا تھا جو اکرام کو زندگی بخشی تھی۔۔۔ وقت گزرا۔۔۔ روپے پیسے کی قلت کبھی نا تھی۔۔۔ صرف ابا ہی نہیں اماں بھی زمین دار عورت تھیں۔۔۔ یوں ہر جانب سے پیسے کی فراوانی تھی۔۔۔ کچھ اماں ابا کے لاڈ پیار اور کچھ جوانی کے جوش میں اکرام

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اپنے آگے کسی کو کچھ نا سمجھتا۔۔۔اماں اور ابا بھی زیادہ سختی نا کرتے کہ اس نے کسی کو جانی نقصان نا پہنچایا تھا۔۔۔اور میں اپنی پڑھائی میں مصروف۔۔۔۔وقت ملتا تو اسے سمجھاتا۔۔۔لیکن مجھے بھی اس پر چھوٹا سمجھ کر پیار آتا۔۔۔ایک ہی بھائی تھا میرا۔۔۔۔خیر۔۔۔۔

تمہاری ماں کے ساتھ شادی اس نے کس وقت کی ہمیں بھنک بھی نا پڑی۔۔۔وہ ویسے بھی کبھی شہر کبھی گاؤں۔۔۔یوں ہی کرتا تھا۔۔۔انہی دنوں اماں کا انتقال ہو گیا۔۔۔۔اور کچھ عرصے بعد ابا کا۔۔میری شادی ہو چکی تھی۔۔۔۔اور دونوں مجھے ایک ہی تاکید کرتے تھے کہ اکرام کا خیال کرنا۔۔۔۔بھائی نہیں۔۔۔بیٹا سمجھنا ۔۔۔۔اماں اور ابا کی وفات پر وہ ڈسٹرب تھا لیکن۔۔۔۔وہ کب مجھ سے بھی دور ہو گیا مجھے معلوم نا ہو سکا۔۔۔۔۔

یہ میری ہی غفلت تھی۔۔۔۔کوئی شک نہیں اس میں کہ یہ میری کوتاہی تھی۔۔۔۔میرا فرض تھا اس کی حفاظت کرنا۔۔۔اس کا خیال رکھنا۔۔۔۔"ندیم ملک کی آواز اور لہجہ دونوں بھیگ سے گئے۔یہ سب سنتے ہوئے فارہ کی نگاہ غیر مرئی نقطے پر مرکوز تھی۔۔۔۔لیکن ان کی بھگتی آواز پر اس نے ان کی جانب دیکھا تو وہ اپنی آنکھوں سے آنسو صاف کر رہے تھے۔۔۔۔

"اگر وہ میرا بیٹا ہوتا تو کیا میں اس سے غفلت کرتا۔۔۔۔فرہاد ہوتا یا۔۔۔فہیم۔۔۔۔لیکن۔۔۔۔۔جانے کیوں۔۔۔میں اماں ابا۔۔۔۔کی آخری خواہش بھی بھول گیا۔۔۔۔اتنا مصروف ہو گیا۔۔۔۔سب کچھ سنبھالنے میں۔۔۔اپنی زندگی میں۔۔۔۔لیکن سب وہیں ہے۔۔۔۔زمین۔۔۔۔پیسہ۔۔۔۔صرف میرا بھائی نہیں رہا۔۔۔۔"خود پر قابو پا کر وہ پھر سے بولے۔۔۔لیکن آواز پھر لڑکھڑا گئی تھی۔فارہ کو یہ سب تو صرف کہانی

لگ رہی تھی۔۔۔لیکن۔۔۔۔ندیم ملک۔۔۔۔اس عمر میں اپنی بے بسی اور تکلیف بیان کرتے ہوئے۔۔۔۔ اسے عجیب سے احساس سے دوچار کر گئے۔۔۔۔۔

"میں پوچھتا تھا۔۔۔نوکروں سے۔۔۔کہ اکرام گھر آیا۔۔۔وہ کہہ دیتے جی صاحب آیا تھا۔۔۔کبھی ایک دوبار ملاقات بھی ہو جاتی۔۔۔۔کبھی کافی دن گزر جاتے پتہ نا چلتا۔۔۔۔فہیم اور فرہاد دونوں تھے میرے پاس۔۔۔۔اس سے لاپرواہی کی ایک وجہ میری خود کی نجی زندگی بھی تھی۔۔۔۔اماں اور ابا کی طرح۔۔۔۔اولاد کے معاملے میں میری قسمت بھی ان کے جیسی ہی تھی۔۔۔فہیم اور فرہاد۔۔۔تین بچوں کے بعد ہماری زندگی میں تھے۔۔۔۔۔۔

خیر۔۔۔۔وقت گزر رہا تھا۔۔۔اس نے شادی کا کبھی نہیں کہا۔۔۔اگر بات ہوتی بھی تو کہہ کر ٹال دیتا کہ ابھی تو بہت وقت ہے۔۔۔وہ اتنی جلدی شادی کرنا ہی نہیں چاہتا۔۔۔زندگی کو انجوائے کرنا چاہتا ہے۔۔۔۔۔اور میری مصرفیات بہت زیادہ تھیں۔۔۔تمہاری تائی بچوں میں، حد درجہ مگن۔۔۔۔وہ بچوں کے بارے میں شروع سے ہی جذباتی تھی۔۔۔۔پھر اسے شادی کے لیے زور ڈالا۔۔۔۔لیکن وہ ابھی بھی راضی نا تھا۔۔۔۔آہستہ آہستہ وہ ہم سے اتنا لاتعلق ہو گیا کہ۔۔۔پہلے ہفتوں۔۔۔۔پھر مہینوں اس کی خبر نا رہتی۔۔۔۔۔

اور ایک دن اس کے دوست کا فون آیا۔۔۔۔

کہ وہ۔۔۔۔زندگی کی آخری سانسیں لے رہا ہے۔۔۔۔

یہ بات۔۔۔میرے لیے کسی قیامت سے کم نا تھی۔۔۔میں گویا ہوش میں آیا تھا جیسے۔۔۔بڑی ہمت اور خدشوں سمیت میں ڈوبے ہو ادل لیے اس سے ملنے گیا تھا۔۔۔جو اپنی زندگی ہار رہا تھا۔۔۔

ڈاکٹر کے مطابق۔۔۔مسلسل منشیات اور نشہ آور اشیاء کے استعمال سے اب وہ اور جی نہیں سکتا تھا۔۔۔کچھ بھی کر لیتے پر کوئی امید نا تھی۔۔۔ایک فیصد بھی نہیں۔۔۔اور انہی ہاتھوں میں وہ دم توڑ گیا۔۔۔اور مجھے ساری عمر کا دکھ، ملال دے گیا۔۔۔اگر میں اپنے ماں باپ کی بات مانتا۔۔۔اسے اپنا بھائی سمجھتا تو وہ کبھی ایسی موت نا مرتا۔۔۔میں اسے بچا سکتا تھا۔۔۔یہ خلش۔۔۔ساری عمر میرے ساتھ رہے گی۔۔۔اور مرنے کے بعد میں اپنے اماں ابا کو کیا منہ دکھاؤں گا۔۔۔پتہ نہیں۔۔۔کیسے اس آزمائش سے گزر سکوں گا۔۔۔کیسے۔۔۔۔"وہ رو رہے تھے۔ساری بات سنتی ساکت بیٹھی۔فارہ کی آنکھوں میں بھی آنسو آئے تھے کچھ لمحے یونہی خاموشی کی نظر ہوئے۔

"میں نے کسی سے اس کے متعلق اس طرح بات نہیں کی۔۔۔اپنے بیٹوں سے بھی نہیں۔۔۔اپنی بیوی سے بھی نہیں۔۔۔لیکن تم سے کر رہا ہوں۔۔۔"وہ کہہ کر رکے تھے۔اور اپنی جگہ سے اٹھ کر اس کے قریب بیٹھے۔اس کے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیا۔اور اپنی آنکھوں سے لگایا۔۔

"لیکن تم سے کر رہا ہوں اپنے دل کی بات۔۔۔ملک اکرام علی کی بات۔۔۔کیونکہ تم اس کی بیٹی ہو۔۔تم سے مجھے اس کی خوشبو آتی ہے۔۔۔۔تم فارہ اکرام ہو۔۔۔"وہ اس کے ہاتھ پر بوسہ لے رہے تھے۔اور رو رہے تھے۔باوجود کوشش کے بھی وہ اپنے آنسوؤں کو روک نا پائی۔جانے اس پل آپ بیتی یاد آئی تھی۔جو اکیلا پن

کاٹا تھا وہ یاد آیا تھا۔ اور جانے کیا کیا۔۔۔۔ کہ وہ بھی ان کے ہاتھوں میں دبے اپنے ہاتھوں پر سر رکھ کر رونے لگی۔

اور کھڑکی کی اوٹ میں کھڑے ان کی باتیں سنتے فرہاد کو اس پل لگا۔ یہ بات جو وہ اتنی آسان سمجھ رہا تھا۔ بلکل بھی آسان نا تھی۔ وقت جانے آگے کیا لے کر آنے والا تھا۔ اس پل اس کا دل انجانے اندیشے اور خدشوں میں گھرا تھا۔

****

"بھابھی۔۔ بیٹی تو تیری بڑی خوبصورت ہے۔۔۔"

سلیم مونچھوں کس بل دیتا بولا تھا۔ آنکھیں کمینگی میں چمک رہی تھی۔

"کوئی بیٹی نہیں ہے وہ میری۔۔۔" عاسمہ نخوت سے بولی۔

"ایسے نا کہہ بھابھی۔۔۔۔ اب تو کہنا پڑے گا اسے بیٹی۔۔۔ نہیں تو پنچائیت میں کیسے بٹھائیں گے اسے۔۔۔ کس حیثیت سے۔۔۔" سلیم نے شیطانی انداز میں آنکھیں گھمائیں۔۔۔ تو عاسمہ منہ بنا کر رہ گئی۔

"بس میرا بیٹا بچ جائے۔۔۔ کچھ نا ہو اسے۔۔۔۔"

"ارے اپنے بھتیجے کو کچھ نہیں ہونے دوں گا ویسے بھی یہ کام کر کے اس نے بتا دیا ہے کہ نیازی کا خون ہے۔۔۔" سلیم مغرور انداز میں بولا۔ اسی پل ٹیلیفون بجا تو عاسمہ فون سننے اٹھی۔ وہ لوگ لاہور میں تھے۔ اس

واقع کے بعد گاؤں جانے سے احتیاط تھی۔جانے کب مخالفین اپنا بدلہ لیتے۔۔۔سو ان سب کی زندگیوں کو خطرہ تھا اور وہ لوگ وہاں سے بھاگے ہوئے تھے۔

"جی بھائی۔۔۔کب۔۔۔چلیے میں چکر لگاتی ہوں۔۔۔۔خدا حافظ۔۔۔"

"خیریت ہے۔۔۔"جاوید نیازی جو اس کے بات کرنے کے دوران وہاں آ چکا تھا۔اس کے فون رکھنے کے بعد پوچھنے لگا۔

"بھائی تھے۔۔۔۔ابا بہت بیمار ہیں ان دنوں۔۔تو کہہ رہے تھے چکر لگا لینا۔۔۔"

"یہ ندیم ملک کافی پاور فل لگتا ہے۔۔۔اور اب تیرے بھائی کا بھی فون آیا ہے لگتا ہے اسے آج کی ہوئی واردات کا معلوم نہیں۔۔۔یہ کام ندیم ملک کا ہی ہو گا۔۔۔"عاسمہ کی بات کا دونوں بھائیوں نے خاص نوٹس نہیں لیا تھا۔جاوید نیازی نے بات شروع کی تو سلیم بھی کہنے لگا۔

"اس لڑکی کی حفاظت کی جا رہی ہے۔۔۔کہ اس لڑکی کو خود اندازہ نہیں تھا۔۔۔ہمیں اب اپنا کام نکالنے کے لیے دوسرا طریقہ اپنانا پڑے گا۔۔۔۔"مبہم سے انداز میں کہی بات پر عاسمہ اور جاوید نیازی دونوں نے اسے دیکھا۔۔۔

"آپ دونوں جائیے۔۔۔اور پھر سے بہت پیار سے لیاقت علی سے بات کریے۔۔۔اور اسے یقین دلائیے کہ آپ دونوں کو فارہ کی بہت فکر ہے۔۔۔۔اور ماں ہونے کے ناتے اب آپ اس کی گارڈین ہیں۔۔۔"سلیم نیازی

نے بات کہہ کر کمینگی سے مسکرا کر انھیں دیکھا اور سگریٹ کا لمبا کش لیا تھا۔ عاسمہ اور جاوید کے چہروں پر جو تاثرات تھے وہ بتا رہے تھے کہ وہ اس کی بات پر متفق ہیں۔۔

****

"یہ دیکھو۔۔ نکاح نامہ۔۔۔ تمہارے والدین کا۔۔۔ اکرام کی وفات کے بعد اس کے دوست سے مجھے سب حقیقت معلوم ہوئی تھی۔۔۔ اور اس وقت اس بات کو آٹھ نو سال ہو چکے تھے۔۔۔ ساتھ یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ طلاق بھی دے چکا تھا۔۔۔ یہ تھا تو بہت بدترین عمل۔۔۔ لیکن میں کچھ نہیں کر سکتا تھا۔۔ وقت بہت بیت گیا تھا۔۔۔ اس کے بعد میں اپنے اندر کے ملال کو دل میں ایک ناسور کی طرح رکھے جینے لگا۔۔۔ اور بہت سالوں بعد۔۔۔ اب مجھے تمہارے بارے میں معلوم ہوا۔۔۔ یقین جانو۔۔ اگر مجھے اس وقت تمہارے متعلق معلوم ہوتا جس وقت میں نے یہ ساری حقیقت جانی۔۔۔ تو میں تمہیں اپنے پاس لے آتا۔۔ اپنے ساتھ رکھتا تم میری بیٹی ہو۔۔۔ لیکن تمہارے بارے میں جاننے کے بعد اس ملال میں اضافہ ہی ہوا۔۔ کہ تم نے اپنے خونی رشتوں کے ہوتے ہوئے بھی اپنوں کے بغیر زندگی گزاری ہے اور میں تمہارا خیال نہیں رکھ سکا۔۔ جیسے اکرام کا نا رکھ پایا۔۔۔" وہ کہہ کر چپ ہو چکے تھے۔ فارہ نے نکاح نامہ واپس رکھا۔ اور گہری سانس لی۔ کیسی حقیقت تھی یہ۔۔ باپ سالوں پہلے مر چکا تھا۔ ماں اب ملی تھی۔ لیکن اسے اس سے کوئی لگاؤ نہیں تھا۔۔۔ کیا زندگی تھی اس کی۔۔۔ اور آج کا ہوا واقع۔۔۔ جانے مزید اور کیا ہونا باقی تھا۔۔۔

"تم کچھ نہیں کہو گی۔۔۔"

"کیا کہوں۔۔۔" تھکن جیسے اس کے لہجے میں اتری تھی۔

"کچھ بھی۔۔۔"ندیم ملک مصر تھے۔وہ جاننا چاہتے تھے کہ سب جاننے کے بعد اب وہ کیا سوچتی ہے۔

"میرے پاس کہنے کو کچھ بھی نہیں ہے۔۔۔کیا کہوں۔۔۔میرے لیے سب کچھ ختم ہو چکا ہے۔۔۔میرے ماں باپ جو تھے۔۔۔جو بھی انھوں نے کیا۔۔۔وجہ کچھ بھی ہو۔۔۔مجھے صرف خود پر ترس آتا ہے۔۔۔اپنے آپ پر۔۔۔ابھی بھی میں روئی تو خود پر روئی۔۔۔مجھے ملک اکرام علی پر ترس نہیں آیا۔۔۔اور نا ہی۔۔۔عاسمہ پر۔۔۔مجھے اپنی تنہائی اپنا اکیلا پن یاد آتا ہے تو میرا خود کا دل ہی بھر جاتا ہے۔۔۔اور اب تو اس تکلیف میں اور بھی اضافہ ہوا ہے جان کر۔۔۔کہ مجھے پیدا کرنے والے اپنی زندگیوں میں مگن تھے۔اور میں ہاسٹل کے بند تاریک کمرے صرف اپنے ماں باپ کے لیے دعا کرتی تھی۔۔۔

جانتے ہیں کیا دعا ہوتی تھی وہ۔۔۔میں رو رو کر دعا کرتی تھی کہ صبح جب اٹھوں تو وہ دونوں میرے کمرے میں ہوں۔۔۔آپ جانتے ہیں روز صبح میری امید ٹوٹتی تھی۔۔۔اور روز رات کو میں پھر ایک نئی لگن کے ساتھ دعا کرتی تھی۔۔۔سنا تھا کہ تہجد کے وقت مانگی گئیں دعائیں کبھی رد نہیں ہوتیں۔۔۔میری تو وہ بھی قبول نہیں ہوئیں تھیں۔۔۔

کسی پل خود کا وجود اتنا بے معنی لگتا کہ دل کرتا کہ اپنے ہاتھوں سے ہی خود کو ختم کر لوں۔۔۔لیکن نہیں کر پائی۔۔۔کوئی روکنے والا بھی نہیں تھا۔۔۔اور یقین کریں یہ کام میرے لیے بہت آسان تھا۔۔۔بہت آسان۔۔۔اور اگر ایسا کر بھی لیتی تو کسی کو کچھ فرق نہیں پڑنا تھا۔۔۔ذرا برابر بھی نہیں۔۔۔"وہ کہہ کر خاموش ہو چکی تھی۔اور اس کی بات سنتے ندیم ملک دم بخود تھے۔ان کے الفاظ جیسے ختم ہو چکے تھے۔یافارہ کی بات پر وہ بولنے لائق نا رہے تھے۔

اسی پل دروازہ ناک ہوا اور فرہاد اندر آیا تھا۔وہ دونوں اپنی اپنی جگہ اپنے تاثرات چھپاتے سنبھلے تھے۔

"بابا جان اماں آ گئیں ہیں۔۔۔"

"اچھا چلو آتے ہیں ہم۔۔۔"انھوں نے فرہاد سے کہا تو فارہ اپنی جگہ سے کھڑی ہوتی ہوئی بولی۔

"مجھے گھر جانا ہے۔۔۔۔۔"

"یہ بھی تمہارا گھر ہے۔۔۔"وہ بھی اپنی جگہ سے اٹھے۔

"مطلب ہاسٹل جانا ہے مجھے۔۔۔"فارہ ان کے پُر اعتمادی سے بولنے پر جز بز سی ہوئی تھی۔

"نہیں تم آج یہیں رہو گی۔۔۔ویسے بھی اب تم وہاں محفوظ نہیں ہو۔۔۔چلو تمہیں تمہاری تائی اماں سے ملواؤں۔۔۔۔"فارہ کے چہرے کے تاثرات سے بے خبر وہ بولے اور کمرے سے نکلے تھے۔فارہ ناسمجھ سے دروازے کی جانب تکتی رہ گئی۔اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا اس کے ساتھ ہو کیا رہا ہے۔اور فرہاد اس کے چہرے پر چھائے سوچ کے سائے بخوبی دیکھ رہا تھا۔کچھ لمحوں بعد فارہ نے سرسری نگاہ فرہاد کی جانب کی تو وہ اسے ہی بغور دیکھ رہا تھا۔فارہ یوں چونکی جیسے اس کی موجودگی سے بے خبر ہو۔اور سنبھل کر تاثرات چھپاتی گہری سانس بھر کر کمرے سے باہر نکل گئی۔سب کچھ واقعی اس کی سمجھ سے باہر ہی تھا۔کل تک زندگی ایسے مقام پر تھی کہ کوئی اپنا نہیں تھا۔اور آج سب حق جتانے کو آ رہے ہیں۔۔۔

وہ آہستہ سے قدم اٹھاتی اسی راستے کی سمت جا رہی تھی جہاں سے آئی تھی۔ذہن میں بہت سی سوچیں گڈ مڈ ہو رہیں تھیں۔کچھ بھی اپنا نہیں لگ رہا تھا۔سب پرائے جیسا تھا۔لیکن ندیم ملک کا استحقاق بھرا انداز۔۔۔یوں

لگ رہا تھا وہ اب اسے کہیں جانے نہیں دینے والے تھے۔اسے اب باتوں کی آواز آنے لگی تھی۔سیڑھیوں کے قریب پہنچ کر وہ نیچے جانے کی بجائے وہیں کھڑی ہو گئی۔تائی اماں کی اس کی جانب پشت تھی۔اور لاؤنج میں صرف ندیم ملک کے ساتھ وہ ہی تھیں۔ان سے بات کرتے ندیم ملک نے اس کی ہی راہ دیکھتے سیڑھیوں کی جانب گردن موڑ کر دیکھا تو اسے کھڑا دیکھ کر مسکرائے۔اور ساتھ ہی بلا جھجھک آواز بھی دے دی۔

"فارہ۔۔۔وہاں کیوں کھڑی ہو نیچے آجاؤ۔۔۔"فارہ نے دیکھا ان کی بات پر تائی اماں پہلے چونکیں تھیں پھر سوالیہ اور نا سمجھی سے اسے اور ندیم ملک کو دیکھا۔فارہ کے قدم من بھر کے ہوئے تھے۔اس کا دل انجانے اندیشوں کے زیرِ اثر بے ہنگم سا دھڑکنے لگا۔اسے لگا کہ وہ بے بس ہو گئی تھی۔۔۔۔ندیم ملک کے سامنے وہ خود کو بے بس ہی محسوس کر رہی تھی۔

"فرحت۔۔۔یہ فارہ ہے۔۔۔اکرام کی بیٹی۔۔"وہ نیچے اتر کر آئی اور خاموش کھڑی ہو گئی۔جب ندیم ملک محبت سے اس کے پاس آکر اس کو اپنے پہلو سے لگاتے ہوئے بولے تھے۔

"اکرام۔۔۔کون آپ کا دوست؟؟۔۔۔"ان کی بات پر فرحت بیگم نے نا سمجھی سے پوچھا۔ان کا چہرہ بتا رہا تھا کہ وہ ندیم ملک کی بات سمجھی ہی نا تھیں۔اور ساتھ ہی ندیم ملک کے بے ساختہ اپنائیت بھرے انداز پر جب وہ اٹھے کر اسے اپنے پہلو سے لگائے ہوئے تھے کچھ کچھ ناگوار تاثرات بھی ان کے چہرے پر آئے تھے۔جبکہ ان کی بات پر ندیم ملک کا جوش ٹھنڈا پڑا تھا۔انھیں فارہ کے سامنے جانے کیوں شرمندگی ہوئی تھی۔

"میرا کوئی دوست ہے کیا اکرام نام کا۔۔۔تمہیں نہیں معلوم میں کس اکرام کی بات کر رہا ہوں۔۔۔"ندیم ملک ہلکے پھلکے لہجے میں سنجیدگی سے گویا ہوئے۔

"اماں جان۔۔۔بابا اکرام چچا کی بات کر رہے ہیں۔۔۔"فرہاد بھی نیچے آ چکا تھا اس نے گویا ان کی مشکل حل کی۔فرحت بیگم تو ابھی ندیم ملک کی بات ہی سمجھ رہیں تھیں۔کہ فرہاد کی بات پر ان کا دماغ بھک ہوا تھا۔

"کیا اول فول بول رہے ہو تم۔۔۔۔"فرحت بیگم ناگواری سے بولیں۔۔۔

"اول فول نہیں بول رہا حقیقت بتا رہا ہے۔۔۔۔فرہاد تم فارہ کو اس کا کمرہ دکھاؤ۔۔۔۔"ندیم ملک کو لگا اب فارہ کے سامنے مزید بات نہیں ہونی چاہیے تھی۔فارہ جو سخت خفت محسوس کر رہی تھی۔ندیم ملک کی بات پر اسے اور شرمندگی نے آلیا۔۔۔فرحت بیگم کا انداز چیخ چیخ کر بتا رہا تھا یہ بات ان کو کتنی ناگوار گزری ہے۔

"پلیز مجھے ہاسٹل جانا ہے۔۔۔آپ کیوں نہیں سمجھ رہے مجھے عادت نہیں ہے کہ یوں۔۔۔"فارہ کا لہجہ دھیما تھا۔وہ ندیم ملک کو دیکھتی بول رہی تھی۔آنکھوں میں التجا تھی۔

"بی بی جب عادت نہیں ہے تو آئی ہی کیوں ہو۔۔۔۔"وہ بات بھی پوری نا کر پائی تھی جب فرحت بیگم کا تیکھا لہجہ گونجا تھا۔فارہ ان کی بات پر ششدر رہ گئی تھی۔اتنا برا انداز۔۔۔پہلی ملاقات میں۔۔۔۔

"فرحت۔۔۔"ندیم ملک کی آواز بلند تھی۔فرحت بیگم کی بات پر ان کے ماتھے پر بل پڑے تھے۔

"فرہاد تم نے سنا نہیں کیا کہا میں نے۔۔۔اور فارہ مجھے یہ بات تمہیں بھی بار بار نا کہنی پڑے کہ تم اب یہیں رہو گی۔۔۔"ندیم ملک کے دوٹوک انداز میں کہی بات پر فارہ اور فرہاد دونوں نے لب بھینچے تھے۔اور فرحت بیگم نے برا سا منہ بنا کر رخ موڑا تھا۔

"چلیے۔۔۔آپ کو روم دکھاؤ آپ کا۔۔۔"فرہاد کہہ کر رکا نہیں تھا۔ناچار فارہ کو بھی اس کی پیروی کرنی پڑی۔

"آپ بھی چلیے کمرے میں آپ سے بات کرنی ہے مجھے۔۔۔" وہاں سے نکلتے نکلتے فارہ کے کانوں میں ندیم ملک کی آواز آئی تھی۔ فارہ کا دل کر رہا تھا۔ اپنا سر کسی دیوار میں مار لے اور اپنا کام ہی تمام کر دے۔ فرہاد ایک کمرے کے دروازہ کھولتا اندر گیا تھا۔ وہ باہر کھڑی رہی۔ چند لمحوں بعد وہ باہر آیا تھا۔

"اگر کسی چیز کی ضرورت ہو تو آپ کسی بھی سرونٹ سے کہہ سکتیں ہیں۔۔۔" اس کا انداز ذرا بھی دوستانہ نا تھا۔ وہ اپنی بات کہہ کر پلٹا اور لمبے لمبے قدم اٹھاتا غائب ہو گیا۔ فارہ بجھے دل کے ساتھ کمرے میں گئی تھی جانے اب کتنی مدت کے لیے یہ چھت میسر ہونی تھی۔

کیا ہے زندگی۔۔۔ کیا۔۔۔ کسی پل تو اپنے ہونے پر خود ہی اتنا ترس آتا تھا۔۔۔ لیکن آج۔۔۔ اتنی شرمندگی۔۔۔ کیسے رہے وہ یہاں۔۔۔ اور اب سب کے ایسے رویے سہنے ہوں گے اسے۔۔۔ فارہ اکرام کو اس پل اپنے ہونے پر ترس نہیں آیا تھا غصہ آیا تھا۔۔۔ کاش اس کی ماں نے اس کی زندگی بچانے کا احسان اس پر نا ہی کیا ہوتا۔۔۔ کاش۔۔۔!!

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

****

"بابا جان۔۔۔ پلیز فارہ سے مل کر ایک بار سب واضح کر دیں۔۔۔ میرا دل اپنی بچی سے ملنے کو ڈوبا جاتا ہے۔۔۔ صرف آپ ہیں جو یہ کام کر سکتے ہیں۔۔۔"

عاسمہ کی ایکٹنگ کمال تھی۔ جاوید نیازی بھی اداس تاثرات سجائے بیٹھے تھے۔

"اللہ نے مجھے بیٹی نہیں دی۔۔۔ لیکن دلی خواہش تھی کہ میری بھی بیٹی ہو۔۔۔۔فارہ میرے لیے اپنی بیٹی سے بھی بڑھ کر ہے۔۔۔ لیکن وہ مجھے اپنا نہیں سمجھتی۔۔۔"جاوید نیازی بھی ازوقت میٹھے لہجے میں بولے تھے۔

"وہ سمجھے گی بھی نہیں کبھی۔۔۔۔۔اور ناہی اسے اس بات کی ضرورت ہے۔۔۔۔۔ آپ لوگوں کو آج میں نے اس لیے ہی بلایا تھا۔۔۔۔۔ کہ۔۔۔۔فارہ اکرام اب اپنے اصل گھر جاچکی ہے۔۔۔۔میرا کام یہاں ختم ہو چکا ہے۔۔۔۔جن کی ذمہ داری تھی اب وہ ان کے پاس ہے۔۔۔۔اور وہ اس کی حفاظت کرنا بھی بخوبی جانتے ہیں۔۔۔۔عاسمہ تو جانتی ہو گی سب۔۔۔۔ملک خاندان کے متعلق۔۔۔۔"لیاقت علی اپنی نحیف و کمزور آواز میں دوٹوک بھولے تھے۔ آواز بھلے ہی کمزور تھی۔ لیکن لہجہ اب بھی دبنگ تھا۔اور ان کی آخری بات ان دونوں کے چہروں پر تھپڑ کے مترادف تھی۔

"بابا جان وہ لوگ کیسے ہو گئے اس کے والی وارث۔۔۔۔میری بیٹی ہے وہ۔۔۔۔میں اسے پا کر ہی رہوں گی۔۔۔"عاسمہ بھی بپھری تھی۔اور سب لحاظ بھول کر بولی۔یہ بھی کی باپ بیمار ہے۔اور زندگی جانے کب اپنی دی مہلت ختم کر دے۔۔۔

"ہمیں کوئی پرواہ نہیں ہے۔۔۔۔ آپ لوگ جو مرضی کریں۔۔۔۔اتنی ہمت ہے تو کر لیں حاصل۔۔۔۔لیکن میرے بابا جان کے سامنے اونچی آواز میں بات کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔جاسکتے ہیں آپ لوگ۔۔۔۔"ثاقب کو عاسمہ کے انداز پر انتہائی غصہ آیا۔وہ بھی اپنے لہجے پر قابو چھوڑ کرنا گوار انداز میں بولا۔عاسمہ اور جاوید دونوں بے عزتی کے احساس سے سرخ پڑے تھے۔جاوید نیازی کینہ توز نظروں سے انھیں دیکھتا باہر نکلا تھا۔اور اس کے پیچھے عاسمہ۔۔۔۔

"ثاقب۔۔۔"لیاقت علی اپنی نحیف سی آواز میں بولے۔

"جی بابا جان۔۔۔"

"مجھے ندیم ملک سے ملنا ہے۔۔۔ایک آخری بار۔۔۔۔اسے فون کر کے بلاؤ۔۔۔"

"جی بابا جان۔۔۔ آپ پریشان مت ہوں۔۔۔"ثاقب جانتا تھا اس کے باپ کو اس حالت میں بھی صرف فکر تھی تو فارہ اکرام کی۔وہ بے بسی سے گہری سانس بھر کر رو گیا تھا۔

* *

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Kitab Nagri Special

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

انتباہ:اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

فرہاد جانتا تھا کہ اس کے والدین میں فارہ اکرام کو لے کر کافی بحث ہوئی تھی۔جس کا نتیجہ دونوں کی ناراضگی کی صورت سامنے آیا تھا۔فہیم اور ندا بھی بھی بات کی نوعیت جان چکے تھے۔اور وہ سب جانتے تھے کہ ان کا باپ ضدی نہیں ہے لیکن اگر کسی بات پر اڑ جائیں تو انھیں کوئی بھی نہیں راضی کر سکتا۔فارہ اکرام ان کی ضد نہیں تھی۔وہ ٹھیک تھے۔اپنی جگہ لیکن فرحت بیگم اپنا ظرف کہاں سے بڑا کرتیں۔۔۔۔

فہیم اور فرہاد دونوں اپنی اماں کو سمجھا رہے تھے لیکن نتیجہ کچھ نہیں نکل رہا تھا۔وہ مسلسل اپنی ضد پر اڑیں ہوئی تھیں۔۔

"یہ کیا بات ہوئی کہ اکرام کی بیٹی ہے۔۔۔کون جانتا کس کی بیٹی ہے کسی کی نہیں۔۔۔کل کو کوئی لڑکا آ جائے اور کہے کہ جائیداد میں حصہ چاہیے کیوں کہ وہ اکرام کا بیٹا ہے۔۔۔تو تمہارا باپ اس کو بھی گھر لے آئے گا۔۔۔۔"

"اماں جان پلیز۔۔۔آپ جانے کیا کیا۔۔۔سوچے اور بولی جا رہیں ہیں۔۔۔"فہیم ان کی باتوں سے زچ ہوا۔

"اب بابا بچے نہیں ہیں۔۔۔اور یہ بات آپ بتا رہیں کہ چچا نے شادی کی تھی پروف ہے نا آپ کہ پاس تو پھر۔۔۔"

"ارے کیا پروف۔۔۔شادی کی تھی تو طلاق بھی دے دی تھی۔۔۔ہمیں کیا معلوم کہ وہ عورت سچ بول رہی کہ جھوٹ۔۔۔بھاگی تھی تمہارے چچا کے ساتھ۔۔۔تو جانے کس کس کے ساتھ منہ کالا کیا ہو اس نے۔۔۔اب بحث کر کے میرا منہ نا کھلواؤ۔۔۔"

"اماں جان۔۔۔بس کریں۔۔۔"فرہاد بھی خفا سا بولا۔ان کے بات کرنے کا انداز ذرا اچھا نا لگا اسے۔۔۔فہیم بھی ضبط کیے دانت پر دانت جمائے تھا۔

"اور دیکھیں۔۔۔بس یہیں چاہتے نا بابا کہ اب وہ اس گھر میں رہے۔۔۔تو کوئی بات نہیں۔۔۔چند ماہ میں فرہاد کی شادی بھی ہو جانے ہے۔۔۔میری بھی ہو چکی ہے۔۔۔بابا جان کو کہہ کر اس کی شادی بھی کہیں کروا دیتے ہیں۔۔۔اس طرح سب کچھ حل ہو جائے گا۔۔۔یہ اتنی بڑی بات نہیں ہے جتنی آپ سمجھ رہیں ہیں۔۔۔صرف تھوڑے سا وقت ہے گزر جائے گا۔۔۔"فہیم انھیں تسلی دیتے ہوئے بولا۔انداز سمجھانے والا تھا۔فہیم چاہتا تھا یہ معاملہ خوش اسلوبی سے سلجھ جائے۔اور بابا بھی ناراض نا ہوں۔لیکن فرہاد خود بھی دل میں بابا سے خفا تھا۔وہ خود بھی فارہ کے اس گھر میں رہنے کے حق میں نہیں تھا۔لیکن اپنی ناگواری دل میں دبائے تھا۔صرف بابا کی وجہ سے خاموش تھا۔وہ بھی اس لیے کہ وہ بابا اور فارہ کی باتیں سن چکا تھا۔اگر نا سنی ہوتیں تو وہ بھی اس وقت اماں کے ساتھ ہی کھڑا ہوتا۔

لیکن اماں نے فہیم کی بات کو کسی خاطر نا جانا اور طنزیہ ہنکارا بھرا۔

"دیکھ لینا۔۔۔ صرف یہی نہیں۔۔۔۔ تمہارا باپ تو اب جانے کیا کیا کرے گا۔۔۔" اپنی محنت رائیگاں جاتے دیکھ فہیم نے ہاتھ اپنے ماتھے پر رکھا تھا۔ اور فرہاد تو کمرے سے باہر ہی نکل گیا۔ جانے کیوں فرہاد کے دل میں اماں کی بات کھٹکی تھی۔ وہ گھر سے نکل گیا۔ ایشال سے ملنے کے لیے۔ اپنی ٹینشن ریلیف کرنے کا ذریعہ فی الوقت وہی تھی۔ جو اس کی زندگی میں بھی شامل ہونے والی تھی۔

****

فارہ کمرے سے باہر نہیں آئی تھی لیکن ماحول میں چھائی کشیدگی اسے بخوبی محسوس ہو رہی تھی۔ ناشتہ اس کے کمرے میں آیا تھا۔ وہ جوں کا توں پڑا رہا۔ تھوڑی دیر بعد ندیم ملک اس کے کمرے میں آئے تھے تو وہ سر دونوں ہاتھوں میں تھامے بیٹھی تھی۔

"کیا ہوا طبعیت ٹھیک ہے۔۔۔" وہ آنکھیں بند کیے جانے کہاں الجھی تھی کہ ان کے آنے کا علم نا ہوا۔ ان کی آواز پر اس نے چونک کر سر اٹھایا اور سیدھی ہو کر بیٹھی۔

"طبعیت ٹھیک ہے تمہاری۔۔۔" انھوں نے ناشتے کی ٹرے پر نظر ڈالی جو ویسی کی ویسی پڑی تھی۔ اور پھر سے اپنا سوال دھرایا۔

"جی۔۔۔" اس کا لہجہ خفگی لیے ہوئے تھا۔

"ناشتہ کیوں نہیں کیا پھر۔۔۔" وہ بیٹھ چکے تھے اور اس کی جانب متوجہ تھے۔ جو خفگی چہرے پر سجائے انھیں نظر انداز کر رہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"مجھے گھر جانا ہے۔۔۔"وہ ان سے رخ موڑے ہوئے ٹھس انداز میں بولی۔

"میں پھر کہوں گا کہ اب تمہارا گھر یہ ہے۔۔۔"اس کی نسبت وہ پر سکون تھے۔

"نہیں ہے یہ میرا گھر۔۔۔۔یہ آپ کا گھر ہے۔۔۔آپ کے بچوں کا۔۔۔"وہ جھنجھلائی تھی۔

"سہی کہا۔۔۔اور تم میری بیٹی ہو۔۔۔"وہی اطمینان بھرا انداز۔

"یہ صرف آپ مانتے ہیں اور کوئی نہیں۔۔۔"فارہ نے اس ساری بات کے دوران پہلی بار ان کو دیکھا۔

"تم سے کسی نے کچھ کہا۔۔۔"وہ ٹھٹھکے۔

"نہیں۔۔۔۔لیکن میں بچی نہیں ہوں۔۔۔"فارہ زچ ہوئی تھی۔اور اپنے جھنجھلاہٹ کو کم کرنے کے لیے اس نے گہری سانس لی۔خود کو پر سکون کیا۔ندیم ملک خاموشی سے اسے دیکھتے رہے۔کچھ لمحوں بعد وہ اٹھ کر ان کے پاس صوفے پر جا کر بیٹھی۔

"دیکھیں۔۔۔۔پلیز۔۔۔مجھے جانے دیں۔۔۔آپ میری وجہ سے اپنے گھر کا ماحول خراب مت کریں۔۔۔۔مجھے تو اب عادت کو چکی ہے اکیلے رہنے کی۔۔مجھے جانے دیں ہاسٹل۔۔۔میں یوں زبردستی کسی پر سوار نہیں ہونا چاہتی۔۔۔۔"فارہ التجا بھرے انداز میں بول رہی تھی۔

"یہ ناممکن ہے۔۔۔۔اور زبردستی نہیں۔۔۔حق سے رہو یہاں۔۔۔جتنا میرے بچوں کا گھر ہے یہ اتنا ہی تمہارا بھی۔۔۔۔اور ماحول ٹھیک ہو جائے گا تم اس کی فکر مت کرو۔۔۔۔"ندیم ملک بولے تو نرم لہجے میں تھے۔لیکن اس میں بھی ایک ٹھوس پن تھا۔کہ وہ بھی اپنی بات پر ڈٹے ہوئے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"آپ سمجھ کیوں نہیں رہے میری بات۔۔۔"ان کے انداز پر وہ روہانسی ہوئی تھی۔اور روٹھے انداز میں ان کو دیکھنے لگی۔

"کل جو ہوا جانتی ہو نا۔۔۔تمہاری جان کو خطرہ ہے۔۔۔سوچو اگر وہ لڑکے بروقت وہاں نا پہنچتے۔۔۔تو کیا ہوتا۔۔۔"ندیم ملک اسے سمجھانے والے انداز میں گویا تھے۔

"کون لوگ ہیں وہ جن کو اب میں یاد آگئی ہوں۔۔۔"فارہ کے دماغ میں یہ پہیلی بھی حل نا ہوئی تھی۔اور وہ بے ساختہ پوچھ بیٹھی۔اس کے سوال پر ندیم ملک نے گہری سانس بھری اور کچھ دیر اس پر اپنی نظریں جمائے رہے۔فارہ کو محسوس ہوا کہ وہ اسے دیکھتے ہوئے کہیں سوچ میں گم ہیں۔

"بتایئے ناں۔۔۔"فارہ کے بولنے پر وہ اپنی سوچوں سے نکلے تھے۔

"عاسمہ جاوید۔۔۔اپنی ماں کے متعلق جانتی ہو نا۔۔۔یہ لوگ اس کے شوہر کے آدمی تھے۔۔۔جاوید نیازی کے۔۔۔"وہ دھیمی آواز میں بول رہے تھے۔

"اب یہ بات بتائی ہے اور کل بھی جو کچھ بتایا ہے۔۔۔تو جو باقی بچتا ہے وہ بھی بتا دیں تا کہ کچھ تو میرے ذہن کو سکون ہو۔۔۔"فارہ نے ٹھنڈی سانس بھر کر ان سے کہا۔۔۔

"اب آپ کو میرے متعلق اتنے سالوں بعد کس نے بتایا۔۔۔کہ آپ کو ان کا یقین بھی آگیا۔۔۔"دماغ میں دوڑتے سوالوں کو اس نے بھی زبان دینے کی ٹھانی۔اور بلا جھجھک بولی۔

"تمہارے نانا۔۔۔لیاقت علی نے۔۔۔"ان کے جواب نے فارہ کو حیران کیا تھا۔بے حد حیران۔۔۔

"نانا۔۔۔لیاقت علی۔۔۔"ذہن کے پردے پر سالوں پہلے کی ملاقات چمکی تھی۔اس وقت تو نہیں لیکن بعد میں کوشش سے وہ ان کا نام جاننے میں کامیاب ہو گئی تھی جو اس سے ملنے آئے تھے۔لیکن نام سے زیادہ اسے کچھ معلوم نا ہو سکا تھا۔ندیم ملک نے اسے ساکت دیکھ کر گہری سانس بھری۔۔۔مزید سچائی جاننے کے بعد جانے اس پر کیا بیتنے والی تھی۔

"ہوں تمہارے نانا۔۔۔لیاقت علی۔۔۔عاسمہ جاوید کے والد۔۔۔انھوں نے ہی۔۔۔تمہاری ماں کو بتائے بغیر تمہیں اس جگہ سے نکالا جہاں وہ تمہیں مرنے کے لیے چھوڑ آئی تھی۔۔۔تمہارے نانا نے تمہارے سب اخراجات پورے کیے۔۔۔تمہاری حفاظت کی۔۔۔اور اب تک تمہیں جو کچھ بھی ملا ان کی بدولت تھا۔۔۔"وہ کہہ کر خاموش ہو چکے تھے۔

"لیکن ایسا کیوں کیا انھوں نے۔۔۔اور یہ سب کیا تھا تو۔۔۔مجھے اپنے پاس کیوں نہیں رکھا۔۔۔ملے بھی نہیں مجھ سے۔۔۔صرف ایک بار کے علاوہ۔۔۔کبھی نہیں ملے مجھے۔۔۔"کچھ دیر بعد وہ بولنے کے قابل ہوئی تھی۔کل کی نسبت آج اسے زیادہ شاک لگا تھا۔دکھ ہوا تھا۔وہ اس کے نانا تھے۔۔۔سگے نانا۔۔۔پھر بھی۔۔۔اس کو ملنے نہیں آتے تھے۔۔۔تب بھی۔۔۔صرف اس لیے کہ وہ مزید ضد نا کرے۔۔۔اور بیمار نا پڑے۔۔۔صرف اس لیے آئے تھے۔۔۔لیکن۔۔۔

بہت سے لیکن۔۔۔اس کے دماغ میں اٹھے تھے۔

"عاسمہ ان کی بیٹی تھی جس نے بھاگ کر شادی کی تھی۔۔۔اور جب واپس آئی تو تم اس کے پاس تھی۔۔۔تمہارے باپ کے بارے میں وہ کچھ نہیں جانتے تھے۔۔۔ان کی بیٹی تو ان کی عزت روند چکی

تھی۔۔۔ایک بس بس باپ اور کیا کرتا۔۔۔انھوں نے تمہاری ماں کو تم سمیت سزا دی اور خود سے دور بھیج دیا۔۔۔ تمہیں وہاں اکیلے چھوڑ کر آنے کا فیصلہ تمہاری ماں کا تھا۔۔۔لیکن تمہارے نانا۔۔۔ان کا ضمیر اس بات کی اجازت نہیں دے رہا تھا کہ ایک چار ماہ کی بچی۔۔۔وہ سزا پوری کرے جو تھی تو اس کی ماں کے لیے۔۔۔لیکن وہ بچی کہیں سے بھی اس سب کی حقدار نہیں تھی۔۔۔تو اللہ کے بعد دوسری زندگی تمہیں تمہارے نانا نے دی تھی۔۔۔"

"انھیں تمہاری فکر تھی فارہ۔۔۔اور یہ میں نے ان کے چہرے پر دیکھا ہے۔۔۔کہ اس وقت جب وہ اپنی زندگی کے آخری دنوں میں ہیں انھیں اس وقت بھی تمہاری فکر ہے۔۔۔نہیں تو تم جانتی ہو۔۔۔کون باپ اس شخص کو ڈھونڈتا ہے جس نے ان کی بیٹی کو بھگایا اور پھر طلاق دے کر چھوڑ دے۔۔۔سمیت اپنے بچے کے۔۔۔انھوں نے بتایا مجھے۔۔۔کہ جب تم پندرہ سال کی تھیں۔۔۔اس وقت انھوں نے اکرام کر ڈھونڈا تھا۔۔۔تمہاری بے بسی دیکھ کر وہ پگھلے تھے۔۔۔لیکن اس وقت اکرام اس دنیا میں نا تھا۔۔۔اور اتنے سالوں بعد تمہارے متعلق مجھے انھوں نے مطلع کیا اس کی وجہ بھی تم ہی ہو۔۔۔وہ تمہاری فکر کرتے ہیں۔۔۔اور پریشان ہیں تمہارے لیے۔۔۔نہیں تو یقین جانو فارہ۔۔۔ایک مرد کے لیے اس گھر جانا جس گھر کے آدمی نے اس کے سر سے چھت کھینچی ہو آسان نہیں ہوتا۔۔۔وہ میرے پاس اپنی غیرت مار کر آئے تھے۔۔۔صرف تمہارے لیے۔۔۔"فارہ ساکت نظروں سے انھیں دیکھ رہی تھی۔

"اب بھی اگر تمہیں خطرہ ہے تو تمہاری ماں سے۔۔۔تمہارے سوتیلے بھائی سے ان کی برادری کا ایک لڑکا قتل ہو گیا ہے۔۔۔پنچائت میں تاوان کی صورت انھوں نے دو آپشن دیئے ہیں۔۔۔جان کے بدلے جان۔۔۔اور یا پھر لڑکی۔۔۔اور تم ان کے گھٹیا پلان کا حصہ بن گئی۔۔۔لیاقت صاحب۔۔۔سے بات کی تو انھیں بھی معلوم

ہوا کہ اکرام کی شادی کے متعلق میں بھی کچھ نہیں جانتا تھا۔۔۔پھر انھوں نے بھی سب تفصیل کے بعد یہ ہی کہا۔۔کہ وہ تمہارے معاملے میں کسی پر بھروسا نہیں کر سکتے۔۔۔سوائے میرے۔۔۔اب تم میری ذمہ داری ہو۔۔۔تمہاری حفاظت میں کرونگا۔۔۔اسی لیے میں چاہتا ہوں کہ تم میرے پاس رہو۔۔۔محفوظ۔۔۔نہیں تو کل جو ہوا تم دیکھ ہی چکی ہو۔۔۔اب بھی اپنے پلان کی ناکامی پر وہ چپ نہیں بیٹھیں گے۔۔۔سو تمہارا یہاں رہنا ہی مناسب ہے۔۔۔۔پھر چاہے اب گھر کا ماحول ہی خراب کیوں نا ہو۔۔۔۔اس وقت تمہاری حفاظت سب سے اہم ہے۔۔۔"آخر میں وہ مبہم سا مسکرائے۔جبکہ فارہ مسکرا بھی نا سکی۔۔۔یہ سب جاننے کے بعد اسے کچھ وقت لگنا تھا۔ٹھیک ہونے کے لیے۔ندیم ملک جانتے تھے یہ سب باتیں جاننے کے بعد وہ ڈسٹرب ہوئی ہے۔سو گہرا سانس بھر کر اپنی جگہ سے اٹھے۔

"پریشان مت ہونا۔۔۔اور سوچنا مت۔۔۔میں ہوں نا کچھ نہیں ہو گا سب ٹھیک کو جائے گا۔۔۔مجھے کچھ کام ہے۔۔۔شام کو ملتا ہوں۔۔۔"اس کو کندھوں سے تھام کر کھڑا کر کے وہ اسے ساتھ لگاتے ہوئے بولے۔اسی پل فرہاد اندر آیا تھا۔

"بابا جان۔۔۔۔اماں بلا رہیں ہیں آپ کو۔۔۔۔"وہ کہہ کر رکا نہیں۔جا چکا تھا۔

"ناشتہ ٹھنڈا ہو گیا ہے مت کھانا۔۔۔۔میں گرم بھجواتا ہوں۔۔۔"ندیم ملک محبت سے اس کا گال تھپتھپا کر باہر نکل گئے۔اور وہ گرنے کے انداز میں صوفے پر بیٹھی تھی۔سب اتنا الجھا ہوا تھا کہ اس وقت فارہ کو لگ رہا تھا کہ اس کا دماغ پھٹ جائے گا۔

"آپ اس کی شادی کر دیں۔۔۔اپنے بیٹے سے۔۔۔اس سے زیادہ محفوظ وہ کہیں نہیں ہو گی۔۔۔"لیاقت علی کا لہجہ بیماری کے باعث کمزور سا تھا۔ندیم ملک ان کی بات پر چپ رہ گئے کیا کہتے۔ابھی تو گھر میں فارہ کی موجودگی کو ہی برداشت نہیں کیا جا رہا تھا۔اور یہ اتنا بڑا فیصلہ۔فرہاد کا بھی رویہ وہ دیکھ رہے تھے۔جو کہ قابلِ گرفت تھا۔صاف لگ رہا تھا کہ اسے بھی فارہ کا ان کے گھر رہنا پسند نہیں وہ صرف ان کی وجہ سے چپ ہے۔ورنہ وہ بھی فرحت کا ہی ہم خیال تھا۔فرحت بیگم اپنی ناگواری کا کھل کر اظہار کر چکیں تھیں۔اور کسی صورت نہیں مان رہیں تھیں۔ندیم ملک ان کے انداز پر اندر سے ڈھے گئے تھے۔شریک حیات اس موڑ پر ان کو سمجھنے کے بجائے خود ان کے مقابل آ گئیں تھیں۔اور بجائے کسی بات کو سمجھنے کے ان کی ہر بات رد کر رہیں تھیں۔ساتھ دینا تو دور کی بات تھی۔ندیم ملک انھیں کیا بتاتے کہ فارہ کو گھر لا کر تو وہ اپنے گھر ہی ایک جنگ شروع کر چکے تھے۔

لیاقت علی کی بات کا پسِ منظر وہ سمجھ رہے تھے۔اور جتنی فارہ کی انھیں فکر تھی اگر ثاقب کا بیٹا بڑا ہوتا تو وہ کبھی ان کے آگے بات کرتے بھی نا بلکہ خود اس کا حل نکال چکے ہوتے۔ندیم ملک ان سب باتوں کو سمجھتے تھے۔لیاقت علی کی نیت میں کوئی کھوٹ نہیں تھا یہ بھانپ جانا ان کے لیے قطعی مشکل نا تھا۔لیاقت علی کی اس بات سے پہلے ثاقب انھیں سب تفصیل بتا چکا تھا۔اور عاسمہ اور جاوید سے ہوئی بات چیت بھی۔معاملہ گھمبیر ہو چکا تھا۔اور جلد ہی اس پریشانی کا سدِ باب کرنا تھا۔اس دن وہ واپس آئے تو خاموش تھے۔یہاں تک کے ان کی سنجیدگی کو سب نے ہی نوٹس کیا۔اور سوچ بچار کے بعد انھوں نے فرہاد کو کمرے میں بلایا۔

"جی بابا۔۔"فرہاد اندر آتا ہوا بولا۔۔

"یہاں آؤ۔۔۔"انھوں نے اپنے پاس اشارہ کیا۔تو فرہاد تھوڑے فاصلے پر بیٹھ گیا۔

"خیریت ہے نا بابا۔۔۔"فرہاد کو وہ بہت رنجیدہ سے لگے۔جو بھی تھا بہر حال اپنے بابا سے وہ بہت محبت کرتا تھا۔اور جانتا تھا ان دنوں وہ بہت ڈسٹرب ہیں۔

"ہوں۔۔۔فرہاد۔۔۔۔کیا میری بات مانو گے۔۔۔"ندیم صاحب نے اسے بہت آس سے دیکھا۔فرہاد ان کے انداز پر ٹھٹھکا تھا۔اس کے اندر کھد بد لگ گئی۔جانے کس بات کی فرمائش کرنے والے تھے۔اس کے سارے اعصاب چوکنے ہوئے تھے۔

"فارہ سے شادی کر لو بیٹا۔۔۔"فرہاد کو شدید جھٹکا لگا۔وہ کیا کہہ رہے تھے۔

"بابا آپ جانتے ہیں آپ کیا کہہ رہے ہیں۔۔۔"فرہاد نے ان کو ایسے دیکھا جیسے وہ ہوش میں نا ہوں۔

"ہاں جانتا ہوں۔۔۔یہ میری التجا ہے فرہاد۔۔۔"ان کا انداز ملتجی تھا۔

"بابا ایسے کیسے آپ یہ بات کر سکتے ہیں۔۔۔ٹھیک ہے آپ اسے اس گھر میں لائیں ہیں۔۔۔لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ۔۔۔۔"فرہاد نے بات پوری نہیں کی اور لب بھینچ لیے۔

"بابا آپ نے یہ بات سوچ بھی کیسے لی۔۔۔۔دو ماہ بعد میری شادی ہے۔۔۔۔بابا۔۔۔۔اور یہ سب۔۔۔۔کیسے سوچ لیا آپ نے۔۔۔"اسے اب بھی بے یقینی سی تھی کہ بابا نے بات کرنی تو دور سوچی بھی کیسے۔

"میں مجبور ہوں۔۔۔وہ اکیلی ہے۔۔۔اور اس کے معاملے میں، میں صرف تم پر اعتبار کر سکتا ہوں۔۔۔۔"ندیم ملک ہنوز اسے آس اور امید سے دیکھ رہے تھے۔کہ وہ ہاں کر دے۔

"بابا۔۔۔ایشال کے ساتھ تعلق بھی تو آپ کی پسند کا ہے نا۔۔۔۔آپ بھی یہی چاہتے تھے۔۔۔۔تو اب۔۔۔۔اور اس سب کے بعد کیا جواب دیں گے ایشال کو۔۔۔۔"

"اس کا باپ ہے اس کے لیے بہتر سوچنے کے لیے۔۔۔تم بس حامی بھرو میں سب سنبھال لوں گا۔۔۔"

"نہیں بابا سوری۔۔۔۔میں یہ نہیں کر سکتا۔۔۔۔"

"میں تمہیں اس لیے نہیں کہہ رہا کہ تم میرے بیٹے ہو۔۔۔۔میں تمہیں اس لیے کہہ رہا ہوں۔۔۔۔وہ انسان ہے۔۔۔اکیلی کوئی نہیں ہے اس کا۔۔۔انسانیت کے ناتے ہی۔۔۔۔تمہیں سوچنا چاہیے۔۔۔"ندیم ملک اسے قائل کرنے کے لیے اس کا ہاتھ تھامے اسے بڑی امید سے دیکھ رہے تھے۔

"بابا میں کسی اور کو پسند کرتا ہوں آپ جانتے ہیں نا آپ نے خود اس کے ساتھ میرا رشتہ بنایا تھا نا۔۔۔۔اور اب کیسے میں اس کا دل توڑ سکتا ہوں۔۔۔۔وہ بھی اکیلی ہے۔۔۔"فرہاد کو برا تو لگ رہا تھا لیکن وہ ان کی بات رد کرنے پر مجبور تھا۔

"اس کا باپ ہے اس کے سر پر۔۔۔۔اور اس کے ساتھ کوئی نہیں ہے۔۔۔"ندیم ملک نے پھر اسے سمجھانا چاہا۔اس کا دل نرم کرنا چاہا۔

"یوں تو بابا۔۔۔بہت سی لڑکیاں ہیں کیا سب سے کر لوں شادی۔۔۔"فرہاد کا لہجہ خفگی لیے تھا۔

"فرہاد۔۔۔"ندیم ملک غصے سے بولے۔

"میں تمہیں اتنی دیر سے بات سمجھا رہا ہوں۔۔۔۔ لیکن تم سمجھنا نہیں چاہ رہے۔۔۔۔سب جانتے ہوئے بھی۔۔۔ٹھیک ہے مرضی تمہاری۔۔" چند لمحوں بعد وہ ضبط کر کے بولے۔اور اس کا ہاتھ چھوڑ کر خود کمرے سے نکل گئے تھے۔پیچھے فرہاد نے طیش میں آکر صوفے کا کشن اٹھا کر دور پھینکا تھا۔

****

رات ڈنر کا وقت تھا۔جب فارہ کو سرونٹ نے آکر کہا کہ اسے بڑے صاحب بلا رہے ہیں۔پیغام سن کر وہ شش و پنج میں کچھ دیر کھڑی رہ گئی۔اسے آج دوسرا دن تھا۔ندیم ملک کے علاوہ صرف فہیم اور اس کی بیوی اس سے ایک بار ملے تھے۔ان کا انداز ندیم ملک جیسا اپنائیت بھرا تو نہیں تھا لیکن برا بھی نہیں تھا۔فرہاد اور تائی اماں کا اس سے کوئی آمنا سامنا نا ہوا تھا۔اور اب یہ پیغام۔۔۔۔کچھ دیر گزری ہو گی کہ ندیم ملک کا پیغام پھر آ گیا۔ناچار اسے جانا ہی پڑا۔ندیم ملک نے اس کے کپڑے منگوا دیئے تھے اور ہاسٹل جا کر خود بات کر آئے تھے۔لیکن اس کا ساتھ جانا انھیں مناسب نہیں لگا تو اسے لے کر نہیں گئے۔

مرے ہوئے قدموں کے ساتھ وہ کمرے سے باہر نکل کر راہداری میں آ گئی۔راستوں کا ابھی اتنا علم نا تھا۔وہ تو جب کی آئی تھی کمرے میں بند تھی۔خیر آوازیں آ رہیں تھیں۔جو اس کے آگے بڑھنے پر مزید قریب ہو رہیں تھیں۔

"فرہاد چلو نا ڈنر کے بعد۔۔۔ قسم سے میرا آئس کریم کھانے کا پرسوں سے دل کر رہا ہے۔۔۔ تم کل بھی نہیں لے کر گئے۔۔۔۔" چلتے ہوئے وہ ڈرائنگ روم کی جانب آئی تھی۔اور اسے فرہاد اور ایشال نظر آئے۔ایشال منت کرنے کے انداز میں اس سے لپٹی ہوئی تھی۔دونوں کا انداز کافی بے تکلفانہ تھا۔فارہ کے قدم وہیں جم

www.kitabnagri.com

تھے۔اسے آگے جانا مناسب نہیں لگ رہا تھا۔وہ دونوں اس کی موجودگی سے بے خبر ایک جانب گئے تھے جہاں سے آوازیں آرہیں تھیں۔فارہ کو جانے کیوں خود پر غصہ آیا تھا۔وہ اتنی جھجھک جانے کس سے رہی تھی۔وہ تو بہت پر اعتماد تھی۔آنکھیں بند کر کے اس نے لمبے لمبے گہرے سانس لیے خود کو پر سکون کیا۔اور ہمت دی۔پانچ منٹ وہ وہیں آنکھیں بند کر کے کھڑی رہی۔اس عمل سے اتنا فائدہ ہوا کہ اس کے اعصاب جو تنے ہوئے تھے۔نارمل ہوئے اور دماغ کو بھی کچھ سکون ہوا۔آخر میں پر سکون سی گہری سانس لبوں سے خارج کی۔اور آنکھیں کھولیں۔تو سامنے فرہاد کھڑا تھا۔فارہ کو لگا سارے عمل پر پانی پڑ گیا ہو جیسے۔کیوں کہ اسے دیکھ کر اس کے اندر پھر وہی بے چینی نے سر اٹھایا تھا۔جو اس گھر میں آتے ہی اس پر ہمہ وقت چھائی ہوئی تھی۔

"بابا بلا رہے ہیں۔۔۔اور انھوں نے کہا ہے کہ آپ کو ساتھ لے کر ہی آؤں۔۔۔شاید آپ شرما رہی ہیں جو اتنی بار بلانے پر بھی نہیں آئیں۔۔۔"چبا چبا کر بولتا اپنی بیزاری وہ صاف ظاہر کر رہا تھا۔اس کے انداز پر فارہ کے ماتھے پر ناگواری سے بل پڑے تھے۔

"چلیے۔۔"فارہ نے بھی اپنے ناگواری کو خوب ظاہر کیا اور اس کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا۔چند پل وہ دونوں یوں ہی ایک دوسرے کو گھورتے رہے۔نا فرہاد نے نظر ہٹائی اور نا ہی فارہ نے۔۔۔معاً فرہاد جھٹکے سے پلٹا اور لمبے لمبے قدم اٹھانے لگا۔اس کی پیروی کرنا فارہ کی مجبوری نا ہوتی تو وہ کبھی مر کر بھی اس کے پیچھے نا جاتی۔لیکن تایا جان کا پیغام بہت بار آ چکا تھا۔

ڈائینگ ٹیبل پر گھر والوں کے علاوہ دو افراد اور بیٹھے تھے۔فارہ کو ماحول میں تناؤ محسوس ہو چکا تھا۔فرہاد تو اپنی جگہ پر بیٹھ چکا تھا۔اور اس کے لیے خالی کرسی ایک ہی تھی جو فرحت بیگم کے ساتھ تھی۔مشترکہ سلام کرتی وہ وہیں بیٹھ گئی۔سلام کا جواب بھی وہاں بیٹھے آدھے لوگوں نے دیا۔

"طارق صاحب۔۔۔یہ میری بھتیجی۔۔۔میرے چھوٹے بھائی اکرام کی بیٹی۔۔۔فارہ اکرام ملک۔۔۔"تایا ابا نے اپنے مخصوص نرم لیکن پختہ لہجے میں بلند آواز میں کہا تھا۔فارہ نے نظر اٹھا کر صرف تایا ابا کو دیکھا۔جو اس کے دیکھنے پر مسکرائے تھے۔

"جی مجھے فرحت آپا نے بتایا تھا۔۔۔"طارق صاحب نے ہلکا سا مسکرا کر اسے دیکھا اور کھانے میں مصروف کو گئے۔جیسے یہ کوئی خاص بات نا ہو۔ان کا انداز ندیم ملک کو اچھا تو نا لگا۔لیکن ضبط کرنے پر مجبور تھے۔فارہ کا موڈ تو ویسے ہی آف ہو چکا تھا۔اس کا دل کیا اٹھ کر وہاں سے چلی جائے۔لیکن وہاں بیٹھنا مجبوری تھی۔گھر کے کسی افراد نے اسے نا ہی کھانے کے لیے کہا اور نا ہی کسی قسم کا کوئی خوشآمدی تاثر کسی کے چہرے پر تھا۔سامنے پڑے دونگے میں سے اس نے بلکل تھوڑا سالن لیا تھا۔آدھی روٹی بمشکل کھائی اور سب سے پہلے اٹھی۔جیسے کسی نے اس کے آنے کا کوئی خاص نوٹس نہیں لیا تھا ایسے ہی جانے کا بھی نہیں لیا۔

"ندیم بھائی صاحب۔۔۔فرہاد اور ایشال کی شادی کے متعلق بات کر لیں۔۔۔ڈیٹ کے متعلق۔۔۔"فارہ نے اپنے پشت پر طارق صاحب کی آواز سنی تھی۔وہ بغیر رکے اپنے کمرے کی طرف بڑھتی رہی سو معلوم نا ہوا کہ آگے سے کیا جواب ملا۔

"میرا خیال میں یہ بات چیت میرے بغیر بھی ہو سکتی ہے۔۔۔شاید ہو چکی ہو۔۔۔میری رائے تو کیا شاید وجود بھی کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔۔۔لڑکا ہے۔۔۔لڑکے کی ماں ہے۔۔۔اور بھائی بھی۔۔۔میری کیا ضرورت۔۔۔"طارق صاحب کی بات کے جواب میں ندیم ملک نے کہتے ہوئے فرہاد، فہیم اور اپنی زوجہ کو دیکھا تھا۔ان سب کو ان کے انداز پر سانپ سونگھ گیا جیسے۔

"بابا جان۔۔۔کیسی بات کر رہے ہیں آپ۔۔۔"فہیم کہتے ہوئے اپنی کرسی سے اٹھنے لگا ان کے پاس آنے کے لیے۔لیکن وہی رک گیا۔کیوں کہ وہ اپنا ہاتھ اٹھا کر اس کو روک چکے تھے۔

"کھانا اچھے سے کھایئے گا۔۔۔"کسی کی طرف دیکھے بغیر وہ اٹھے اور وہاں سے نکل گئے۔باقی دم بخود بیٹھے رہ گئے۔جس کا ہاتھ جہاں تھا وہیں رہ گیا۔ایک شرمندگی سی پورے ماحول پر حاوی ہو گئی۔سب ایک دوسرے نظریں چرانے لگے۔فرحت بیگم کے دل پر جو گزری بڑی مشکل سے انھوں نے اپنے تاثرات کو چھپایا تھا۔یہی حال فرہاد کا بھی تھا۔طارق اور ایشال بھی ہکا بکا سے صورت حال کو سمجھنے کی کوشش کر رہے تھے۔جو اچانک بگڑی تھی۔فہیم اور ندا تو شرمندگی کے مارے نظر نا اٹھا سکے۔کھانا اب کسی کے حلق سے نیچے جانے کا نام نہیں لے رہا تھا۔

www.kitabnagri.com

****

"خالو جان کو کیا ہوا ہے فرہاد۔۔۔"وہ دونوں لان میں بنے بینچ پر ایک ساتھ بیٹھے تھے۔جب ایشال نے ہی فرہاد سے پوچھا۔

"کچھ نہیں ویسے ہی کچھ اپ سیٹ ہیں۔۔۔"فرہاد نے اسے ٹالا۔

"فارہ کی وجہ سے۔۔۔" ایشال کی درست اندازے پر حیران نا ہوا۔اب ظاہر تھا۔سب جان چکے تھے کہ بابا اپنی بھتیجی کے معاملے میں بہت جذباتی ہو رہے ہیں۔اور فرہاد کو تو ان کا یہ ردِ عمل اندر سے کاٹ ہی گیا تھا۔وہ جانتا تھا کہ بابا اس کے منع کرنے کے بعد کا غصہ نکال رہے ہیں۔اور فرہاد کو ان کا یہ انداز کمزور کر رہا تھا۔وہ بابا سے بہت محبت کرتا تھا اور ان کی یہ لاتعلقی زیادہ برداشت نہیں کر سکتا تھا۔

"پتہ نہیں۔۔۔" وہ ایشال کو کیا جواب دیتا۔

"کتنی عجیب بات ہے نا۔۔۔وہ تمہاری کزن نکلی۔۔۔یاد ہے نا جب اس سے ملے تھے۔۔۔" ایشال کی سوئی فارہ میں ہی اٹکی تھی۔فرہاد اسے فارہ کے متعلق پہلے ہی بتا چکا تھا۔جب وہ اس گھر میں آئی تھی۔

"کوئی اور بات کرو ایشال۔۔۔پلیز۔۔۔" فرہاد نے اسے مزید اس بارے میں بات کرنے سے ٹوکا۔تو ایشال نے بھی فوراً بات بدل دی۔وہ فرہاد کی بے دلی محسوس کر چکی تھی۔اور یہ بے دلی اس کے نزدیک اچھی ہی تھی۔فرہاد کے اندر کیا چل رہا تھا اس سب سے بے خبر وہ مطمئین تھی۔ان دونوں کے رشتے کو لے کر۔

"اوکے اوکے۔۔۔تو بتاؤ۔۔۔شادی کے بعد ہم کہاں جائیں گے۔۔۔بابا سے میں نے کہہ دیا ہے کہ ہم دونوں کو پیرس کا گفٹ دیں۔۔۔" اس نے کہہ کر چمکتی آنکھوں سے اسے دیکھا۔اور مزید بولنے لگی۔

"کتنا مزہ آئے گا نا فرہاد میں اور تم۔۔۔اور نئے راستے نئی جگہ۔۔۔وہ دنیا ہی اور ہو گی ہے نا۔۔۔" آسمان کو دیکھتے ہوئے اس کی آنکھیں جیسے وہی منظر دیکھ رہیں تھیں۔

"ہوں۔۔۔" فرہاد کا ذہن الجھا ہوا تھا۔ وہ اس کی بات کہاں سن رہا تھا۔ اس کے دماغ سے تو بابا کا انداز ہی نہیں نکل رہا تھا۔

****

مہمانوں کو رخصت کر کے فرحت بیگم کمرے میں آئیں تو ندیم ملک موجود نہیں تھے۔ نا ہی وہ رات بھر کمرے میں آئے۔

"جو بھی ہو رہا ہے صرف اور صرف اس لڑکی کی وجہ سے۔۔۔ اتنے سکون سے زندگی گزر رہی تھی۔۔۔ یہ لڑکی طوفان بن کے آئی ہے اور سب کی زندگیوں کو ہلا ڈالا۔۔۔ لیکن میں اب مزید اپنے گھر میں یہ سب برداشت نہیں کروں گی۔۔۔" صبح فرحت بیگم نے کڑھتے دماغ سے سوچا تھا۔ رات بھر وہ ندیم ملک کی راہ تکتیں رہیں نیند کیا خاک آنی تھی۔ اب بھی اذان کے وقت وہ اٹھ بیٹھیں۔ نماز اور قرآن پاک پڑھنے کے بعد بھی ان کا دماغ سوچوں میں منتشر تھا۔ چہرے پر پتھریلے تاثرات سجائے وہ کمرے سے نکلیں تھیں۔

فارہ کو ایک تو یہاں نیند آ ہی نہیں رہی تھی اور جو تھوڑی بہت آتی بھی تو اتنی بے چینی بھری ہوتی کہ ہر دس پندرہ منٹ بعد اس کی آنکھ تو ضرور کھلتی۔ وقت نے ہمیشہ اس کے ساتھ عجیب ہی کھیل کھیلا تھا۔ اور اب بھی وہی کھیل جاری رکھے ہوئے تھا۔ اسے لگتا کہ جیسے وہ خلا میں معلق ہے۔ کوئی ایسا نہیں جو اسے تھام لے اور اپنی آغوش میں سمیٹ لے۔ اور وہ سب دکھ، درد، پریشانیوں کو بھلا کر سکون سے آنکھیں بند کر لے۔ ایک پر سکون میٹھی نیند میں سو جائے۔ اور جن ہاتھوں نے اسے تھاما ہو۔ وہ ہاتھ۔۔ ہر اس ہاتھ کو روکیں جو اس کی

نیند میں خلل ڈالیں۔۔۔ایسا شاید ناممکن تھا۔۔۔ہاں اس معاملے میں وہ پر یقین تھی۔۔۔کہ ایسا اس کے لیے کوئی نہیں کر سکتا۔۔۔ایسا اس کے لیے کوئی نہیں آئے گا۔۔۔

دروازہ اتنی زور سے بجا کہ وہ ڈر گئی۔اور اٹھ بیٹھی۔دستک مسلسل ہو رہی تھی۔اسے اٹھ کر دروازے کر پاس جانا ہی پڑا۔

"کون۔۔"

"دروازہ کھولو۔۔۔"رعب دار آواز فرحت بیگم کی تھی۔وہ آواز پہچان گئی تھی۔فارہ نے دروازہ کھول دیا۔فارہ تھوڑا سا سائیڈ میں تھی۔فرحت بیگم گزر کر اندر آئیں۔ایک طائرانہ نگاہ کمرے پر ڈال کر۔مڑ کو دروازے کے پاس کھڑی فارہ پر نظریں گاڑیں۔

"تم سمجھ رہی ہو۔۔۔کہ کامیاب ہو گئی۔۔۔اس گھر میں گھسنا بہت آسان لگا تمہیں۔۔۔ہے نا۔۔۔"ان کا انداز میں ایک چوٹ سی تھی۔فارہ نے گہری سانس بھری۔ان کی آمد سے ہی لگا رہا تھا وہ نیک ارادے سے نہیں آئیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"میں تمہیں آخری بار کہہ رہی ہوں۔۔۔اپنا بوریا بستر اٹھاؤ۔۔۔اور نکلو یہاں سے ابھی کہ ابھی۔۔۔"فارہ نے دونوں ہاتھ سینے پر باندھے۔اور سر بھی جھکا لیا۔وہ ایک ایسے بچے کی مانند لگی جو استاد کی ڈانٹ پر سر جھکائے کھڑا تو ہو جاتا ہے لیکن اس پر استاد کی ایک بات کا بھی اثر نہیں ہوتا۔

"ایسے کیا کھڑی کر رہی ہو۔۔۔سنا نہیں کیا کہا میں نے۔۔۔"فرحت بیگم کو اس کے انداز پر طیش آیا تھا۔جس وجہ سے ان کا لہجہ بھی بلند ہوا تھا۔فارہ ٹس سے مس نا ہوئی یوں ہی سر جھکائے کھڑی رہی۔جیسے وہ کسی اور سے بات کر رہیں ہوں۔

"تم ایسے نہیں مانو گی۔۔۔تمہیں میں نکالتی ہوا بھی۔۔۔اور دیکھتی ہوں کون مجھے روکتا ہے۔۔۔"اس کے قریب آکر انھوں نے اس کا بازو پکڑا اور اسے گھسیٹتے ہوئے لے جانے لگیں۔فارہ میں ان سے کئی زیادہ طاقت تھی۔لیکن فارہ بھی بے جان سی ان کے کھینچنے پر چلتی رہی۔کمرے سے نکل کر ڈرائینگ روم تک اور وہاں سے باہر لان میں۔

"اماں کیا ہوا کیا کر رہیں ہیں آپ۔۔۔"لان میں کھڑا فرہاد ان کو اس انداز میں آتے دیکھ کر حیران ہی رہ گیا۔

"چپ کرو فرہاد۔۔۔آج اس فساد کی جڑ کو گھر سے نکال کر رہوں گی۔۔۔چار دن سے دیکھ رہی ہوں تماشا۔۔۔جو اس گھر میں چل رہا ہے۔۔۔اب مزید برداشت نہیں کروں گی۔۔۔۔"وہ تیز تیز چلنے سے ہانپ رہیں تھیں۔لیکن جب بولیں تو لہجہ کڑک تھا۔فارہ کا چہرہ سپاٹ تھا۔فرہاد ان کے بولنے پر چپ ہو گیا انھوں نے اسے گیٹ کا دروازہ کھول کر باہر کو دکھیلا۔اور دروازہ بند کر دیا۔یہ سارا عمل انھیں تھکا گیا تھا۔وہ سانس لینے لگیں۔فرہاد یونہی کھڑا تھا۔ان دونوں کا رخ گیٹ کی جانب تھا۔

"سانس لے لیا۔۔۔۔"

"تو اب میرا بھی ہاتھ پکڑو اور مجھے بھی ایسے باہر نکالو۔۔۔"

ندیم ملک کی آواز پر دونوں ماں بیٹا ساکت ہوئے تھے۔وہ ان کی بات پر فرحت بیگم انھیں مڑ کر دیکھنے لگیں۔وہ اس وقت بہت کچھ کہنا چاہتیں تھیں۔لیکن اس وقت بات بڑھنے کا خطرہ تھا۔وہ کچھ کہے بنا خاموشی سے ان کے پاس سے گزرنے لگیں۔

"سنا نہیں کیا کہا ہے میں نے۔۔۔جیسے اس لڑکی کو باہر نکالا ہے۔۔۔اسی طرح میرا بھی ہاتھ پکڑ کر باہر نکالو۔۔۔فرحت بیگم۔۔۔۔"اب کی بار وہ بولے نہیں دھاڑے تھے۔

"بابا جان۔۔۔"فرہاد کی سرسراتی آواز نکلی۔

"مت کہو مجھے بابا۔۔۔سنا تم نے۔۔۔فرہاد ملک۔۔۔"وہ اس کی طرف انگی اٹھا کر بولے۔فرہاد سن ہو گیا۔اتنا شدید ردِ عمل۔۔۔اتنا نفرت بھرا انداز۔۔۔

"کیا دیکھ رہی ہو۔۔۔۔پکڑو میرا ہاتھ۔۔۔۔اور ایسے ہی نکالو باہر جیسے ابھی فارہ کر نکال کر آئی ہو۔۔۔"یہ پہلی بار تھا جب فرحت بیگم کو ان کے انداز سے خوف آیا تھا۔ندیم ملک غصے سے سرخ ہوتی آنکھیں ان پر جمیں تھیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کیا ہوا۔۔۔بابا جان۔۔۔۔اماں۔۔۔۔"حیران پریشان فہیم ہانپتا ہوا آیا تھا۔پیچھے گھبرائی ہوئی ندا بھی تھی۔

"آپ صرف جذباتی ہو کر یہ سب کر رہے ہیں۔۔۔۔"فرحت بیگم دبے دبے انداز میں بولیں۔لیکن انداز خفگی بھرا تھا۔

"جذباتی۔۔۔کیا تم نہیں ہو اپنے رشتہ داروں کے لیے جذباتی۔۔۔۔اپنے بہن بھائیوں کے لیے۔۔۔۔جذباتی۔۔۔"ندیم ملک نے تیکھے لہجے میں ان کی بات کاٹی۔

"تم اور تمہاری اولاد۔۔۔۔اگر میری مجبوری کو نہیں سمجھ سکتی نا۔۔۔۔تو مہربانی کر کے میرے لیے مزید پریشانی بھی پیدا مت کرو۔۔۔۔"انھوں نے کہتے ہوئے ہاتھ جوڑے تھے۔فہیم کو معاملے مزید بگڑتا لگا۔

"بابا۔۔۔ایسا کیوں کر رہے ہیں آپ۔۔۔پلیز بابا۔۔۔"فہیم نے نزدیک آ کر ان کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

"میرے بھائی کی بیٹی ہے وہ کوئی غیر نہیں۔۔۔کوئی گری پڑی نہیں۔۔۔جس کو تم۔۔۔یوں ہاتھ پکڑ کر باہر نکال دو۔۔۔۔"ان کی بات فرحت بیگم لب بھینچے سن رہیں تھیں۔

"اگر اس گھر میں اس کے لیے جگہ نہیں ہے تو میں بھی نہیں رہوں گا۔۔۔۔"

"بابا ایسا مت کہیں۔۔۔پلیز اندر چلیں آرام سے بیٹھ کر بات کرتے ہیں۔۔۔"فہیم ان کو پکڑ کر اندر لے جانے لگا۔

"چھوڑو یار۔۔۔۔چار دن ہو گئے ہیں تم لوگوں کا ڈرامہ دیکھ رہا ہوں۔۔۔۔کیا اہمیت ہے میری تم سب کے نزدیک بتا دیا تم لوگوں نے مجھے۔۔۔"انھوں نے فہیم کو پیچھے کیا۔ان کا لہجہ ٹوٹا ہوا تھا۔آواز آخر میں لڑکھڑا گئی۔

"ایسا کچھ نہیں ہے بابا جان۔۔۔آپ بس اس وقت کچھ زیادہ ہی سوچ رہے ہیں۔۔۔۔آپ کے لیے تو جان بھی حاضر ہے۔۔۔۔"فہیم تڑپ کر بولا تھا۔فرہاد کو بھی باپ کا لہجہ زخمی کر گیا۔

"تو پھر فرہاد سے کہو۔۔ کہ وہ فارہ سے نکاح کرے آج ابھی۔۔۔" ان کی بات پر اماں سمیت وہ دونوں بھی اپنی جگہ جامد ہوئے۔

"لیکن بابا۔۔۔" کچھ لمحوں بعد فہیم ہی کچھ کہنے کے قابل ہوا۔ لیکن ندیم ملک نے اسے ٹوک دیا۔

"کچھ نہیں سننا مجھے۔۔۔۔ ورنہ میں یہ گھر چھوڑ جاؤں گا۔۔۔ اور پھر شکل نہیں دکھاؤں گا اپنی۔۔۔" فرہاد نے اپنے باپ کا چہرہ دیکھا جو اس وقت اس ضدی بچے کی طرح لگ رہا تھا۔ جسے بس اپنی بات منوانی تھی۔ کچھ بھی کر کے۔ ایک ایسا بچہ۔۔۔۔ جو روٹھا بھی تھا۔۔۔ اور مچلتے ہوئے اپنی بات منوانے کے لیے غصہ بھی دکھا رہا تھا۔ جانے کیوں فرہاد کو اس پل اپنے باپ پر بے انتہاء پیار آیا۔۔۔۔ بابا ایک آئیڈیل بابا تھے۔۔۔۔ زندگی کے ہر معاملے میں انھوں نے اولاد کو سب سے پہلے نمبر پر رکھا تھا ہمیشہ۔۔۔۔۔

"بابا جان۔۔۔۔ جیسا آپ چاہتے ہیں ویسا ہی ہوگا۔۔۔" فرہاد نے ان کو محبت سے دیکھا۔ آنکھ میں آنسو تھے اور وہ مسکرا بھی رہا تھا۔ یا شاید رو رہا تھا۔۔۔۔

"آپ سے زیادہ کچھ اہم نہیں ہے۔۔۔۔" وہ بول کر رکا نہیں۔ اندر چلا گیا۔ فہیم اور فرحت بیگم سکتے کی کیفیت میں کھڑے رہ گئے تھے۔ ان کا سکتہ اس وقت ٹوٹا جب گیٹ بند ہونے کی آواز آئی۔ ندیم ملک فارہ کو لینے گئے تھے۔ ان کے قدموں کی تیزی بتا رہی تھی کہ وہ گویا یہ جنگ جیت گئے تھے اور سرخرو ہوئے تھے۔

✻✻✻

"فرہاد تم بھی اپنے باپ کی طرح جذباتی ہو رہے ہو۔۔۔۔ لیکن اس سب میں تم دونوں باپ بیٹا ایشال کو بھول رہے ہو۔۔۔" اماں اور فہیم اس کے پیچھے کمرے تک آئے تھے۔

"اماں پلیز۔۔۔ نہیں بھول رہا میں ایشال کو۔۔۔ لیکن ایشال اور بابا میں سے اگر مجھے کسی کو چننا ہوا تو وہ بابا ہی ہونگے۔۔۔ ہمیشہ۔۔۔" وہ تھک کر بولا تھا۔

"فرہاد بابا کو مل کر سمجھاتے ہیں۔۔۔ کوئی اور حل بھی نکل سکتا ہے۔۔۔ تم نے تو شروع میں ہی ہاتھ پاؤں چھوڑ دیئے۔۔۔" فہیم کو اس کا ایک دم مان جانا عجیب لگا۔ اور برا بھی۔

"بھائی۔۔۔" فرہاد ان کو بس دیکھ کر رہ گیا۔ کیا وہ نہیں دیکھ رہے تھے کہ بابا اس سب کی وجہ سے ان سے دور ہو رہے تھے۔ ایسے میں اگر وہ بھی اپنے بابا کی طرح ضد کرتا تو کیا بنتا۔۔۔

"ٹھیک ہے کریے بابا سے بات۔۔۔ اور جو بھی نتیجہ نکلے بتا دیجیے گا۔۔۔ ویسا کر لوں گا۔۔۔" وہ کہہ کر اپنے کپڑے الماری سے نکالنے کے بعد واش روم میں چلا گیا۔

"مجھے پتا تھا۔۔۔ تمہارا باپ کچھ ایسا ہی کرے گا۔۔۔ اور فہیم کیا منہ دکھاؤں گی میں اپنی مری بہن کو۔۔۔ طارق کو۔۔۔ اور ایشال۔۔۔" فرحت بیگم کا دل آنے والے وقت سے ہول رہا تھا۔ وہ اس بات سے بے خبر تھیں۔ کہ وقت نے تو ان کے لیے ابھی مزید بے رحم ہونا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

****

فارہ آہستہ سے چلتی ہوئی کچھ دور ایک گھر کے باہر بنے اینٹوں سے بنے بینچ پر بیٹھی دونوں ہاتھ تھوڑی تلے رکھے۔ کہیں گم تھی۔ نظریں سامنے غیر مرئی نقطے پر مرکوز تھیں۔ وہ سوچ سوچ کے اتنا تھک چکی تھی کہ اب کچھ سوچنا بھی نہیں چاہتی تھی۔ بلکہ تھکے ہوئے ذہن میں کوئی سوچ آ ہی نہیں رہی تھی۔

کچھ دیر بعد ہانپتے ہانپتے سے ندیم ملک اس کے پاس آئے۔

"فارہ۔۔۔"ان کے پکارنے پر فارہ نے ناہی ان کی جانب دیکھا اور ناہی اپنی پوزیشن چینج کی۔

"فارہ اٹھو گھر چلو۔۔۔"انھوں نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

"میرا کوئی گھر نہیں ہے۔۔۔"وہ یونہی سامنے دیکھ کر بولی۔انداز روبوٹ جیسا تھا۔اس کے انداز پر ندیم ملک نے لب بھینچے۔ابھی گھر کا معاملہ سیٹ کیا تھا اب فارہ کو کیسے سمجھاتے وہ۔ان کے اعصاب جواب دے چکے تھے۔ان میں مزید بحث کرنے کی ہمت ہی نا بچی تھی۔

"ٹھیک ہے۔۔۔میں بھی یہاں ہی بیٹھا ہوں پھر۔۔۔جہاں جہاں تم وہاں ہی میں۔۔۔"وہ کہہ کر اس کے ساتھ ہی بیٹھ گئے۔فارہ نے آنکھیں ٹیڑھی کر کے انھیں دیکھا۔

"اوکے ٹھیک ہے۔۔۔جیسے آپ کی مرضی۔۔۔"فارہ کہہ کر پھر سامنے دیکھنے لگی۔دس منٹ۔۔۔بیس منٹ۔۔۔آدھا گھنٹہ۔۔۔دونوں یونہی بیٹھے آنے جانے والے لوگوں کو دیکھتے رہے۔۔۔بچے سکول جا رہے تھے۔۔۔بڑے کالج۔۔۔دفتر کو نکل رہے تھے۔۔۔جس گھر کے آگے وہ لوگ بیٹھے تھے اس گھر سے بھی بچے نکل کر سکول کو گئے تھے۔۔۔یونہی گھنٹہ ہو گیا۔۔۔ڈیڑھ گھنٹہ۔۔۔دو گھنٹے۔۔۔نا فارہ نے بات کی نا ہی ندیم ملک نے اسے بلایا۔۔۔دونوں ایک ساتھ خاموش بیٹھے تھے۔کچھ دیر اور گزری ہو گی۔۔۔جب ندیم ملک نے دیکھا فرہاد ان کی طرف آ رہا تھا۔وہ دور سے ہی انہیں بیٹھے دیکھ کر پہچان چکا تھا۔فرہاد کی نظر ان پر پہلے ہی پڑ چکی تھی۔

"آپ اپنا موبائل بھی لے کر نہیں گئے۔۔۔اور اتنا وقت ہو گیا ہے۔۔۔چلیے گھر۔۔۔"قریب آکر فرہاد خفگی سے بولا۔اس نے بمشکل اپنا غصہ کنٹرول کیا تھا۔فہیم اور وہ اتنے وقت میں ان کے لیے خاصے پریشان ہو چکے تھے۔

"بھائی۔۔۔۔جی۔۔۔۔یہی تھے۔۔۔نہیں قریب ہی آرہے ہیں۔۔۔"ان کو کہنے کے بعد فرہاد نے فون پر فہیم کو مطلع کیا۔

"چلیں اب۔۔۔کہ اور دیکھنا ہے کچھ۔۔۔"فرہاد ان دونوں کو ہلتے ناپا کر تھوڑا غصے سے بولا۔اس کے انداز پر فارہ کو غصے آیا۔لیکن ضبط کر گئی۔

"چلو فارہ۔۔۔"ندیم ملک نے اٹھ کر اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے بھی اٹھانا چاہا۔

"مجھے نہیں جانا۔۔۔آپ جائیں۔۔۔"فارہ نے ان کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھڑوایا۔فرہاد کو بے انتہاء غصہ آیا۔اس کی وجہ سے ان کے گھر کا ماحول درہم برہم ہو گیا تھا۔اور اس کے نخرے ہی ختم نہیں کو رہے تھے۔

"بابا کافی ہو گیا ہے جو بھی ہوا ہے۔۔۔اب پلیز ان سے کہیے کہ مزید تماشا مت بنائیں۔۔۔کسر تو ویسے بھی کوئی چھوڑی نہیں ہے۔۔۔۔"اس کے انداز پر فارہ نے حیران ہو کر اسے دیکھا۔اسے فرہاد کا اتنا تلخ انداز سمجھ نہیں آیا تھا۔ابھی اس کی ماں نے ہی اسے گھر سے نکالا تھا۔اور وہ اسے ہی غلط کہہ رہا تھا۔

"فرہاد۔۔۔"ندیم ملک نے فرہاد کو ڈپٹا۔اور گھورنے لگے۔فارہ کا چہرہ سبکی کے احساس سے سرخ پڑ گیا تھا۔

فارہ نے لب بھینچ کر ندیم ملک کی جانب دیکھا۔باجود ضبط کے اس کی آنکھوں میں آنسو آئے تھے۔فرہاد کی کہی بات اسے کوڑے کی طرح لگی تھی۔

فرہاد پر ندیم ملک کی ڈانٹ کا کوئی اثر نا ہوا تھا۔جو اس کے تاثرات صاف بتا رہے تھے۔

"جو بات تم نے کی ہے فرہاد۔۔۔کسی طور مناسب نہیں۔۔۔فارہ کو سوری بولو۔۔۔"

اس سے پہلے فرہاد کچھ کہتا اس کا موبائل رنگ ہوا اور وہ موبائل کی جانب متوجہ ہوا۔نمبر دیکھا تو ندا بھی کا تھا۔فرہاد نے حیران ہوتے ہوئے فون اٹھایا۔فرہاد کا دھیان فون کی جانب ہوا تو فارہ نے اپنی پانیوں سے بھری آنکھیں ملیں۔ندیم ملک بھی فرہاد کی جانب متوجہ تھے۔آنکھیں صاف کرنے کے بعد وہ دونوں ہاتھوں میں سر تھام کر بیٹھ گئی۔جب فرہاد کی پریشانی بھری آواز اس کے کانوں میں پڑی۔

"کیا۔۔۔کب۔۔۔ابھی۔۔لیکن کیسے۔۔۔اچھا آپ فکر مت کریں میں ابھی آتا ہوں۔۔۔"فرہاد پریشان ہو کر اپنا ماتھا مسل رہا تھا۔

"کیا ہوا فرہاد۔۔۔"فون بند کرنے کے بعد ندیم ملک نے پوچھا تو وہ پھٹ پڑا۔

"کیا ہونا ہے۔۔۔پولیس آئی تھی اور بھائی کو پکڑ کے لے گئی ہے۔۔۔"

"کیا۔۔۔"ندیم ملک سن کر ششدر رہ گئے۔

فرہاد نے خود کو مزید کوئی سخت بات کہنے سے روکا۔اور پلٹ کر تیز قدموں سے گھر کی جانب جانے لگا۔سن کر تو فارہ بھی پریشان ہوئی تھی۔اور کہیں نا کہیں اس کے اندر یہ بات گھومی کہ اس کی وجہ بھی وہ ہی ہے۔

"فارہ بیٹا گھر چلو۔۔۔" فرہاد کے جانے کے بعد ندیم ملک نے اسے کہا۔ فارہ نے دیکھا ان کے چہرے پر پریشانی پھیل چکی تھی۔ فارہ پھر سے ان کے سامنے بے بس ہوئی تھی۔ جو بھی تھا وہ چاہے خوش نہیں تھی اور مزید ہی پریشان اور دکھی ہوئی تھی۔ لیکن ندیم ملک بھی تو صرف اس کی وجہ سے ہی اپنے گھر میں سب سے لڑ پڑے تھے۔ وہ بھی اس کی وجہ سے ہی پریشان تھے۔ ان کے کہنے پر فارہ نے مزید کچھ کہے بغیر اٹھ کھڑی ہوئی۔ تو انھوں نے بھی اپنے قدم اس طرف بڑھائے جس طرف فرہاد گیا تھا۔ فارہ نے مرے مرے انداز میں ان کی پیروی کی تھی۔

گھر پہنچے تو فرہاد سر پکڑے فون پر کسی سے بات کر رہا تھا۔ پاس پریشان سی ندا بھی کھڑی تھی۔ فرحت بیگم ندیم ملک اور فارہ کو دیکھ کر بپھر ہی گئیں۔

"لے کر آ ہی گئے نا پھر سے اس فساد کی جڑ کو گھر میں۔۔۔۔ سکون نہیں ملانا آپ کو۔۔۔ دیکھ لیں اس کے چکر میں آپ کا بیٹا جیل چلا گیا۔۔۔"

"اماں پلیز ایک منٹ مجھے کال پر بات کرنے دیں سکون سے۔۔۔" فرہاد غصے سے کہتا فون پر بات کرتا کمرے سے باہر نکل گیا۔

"فضول بات مت کرو۔۔۔۔ ندا کیا ہوا ہے۔۔۔" ندیم ملک نے ناگواری سے فرحت بیگم کو ٹوکا۔ اور ندا سے پوچھنے لگے۔ فرحت بیگم فارہ کو چبھتی نظروں سے دیکھ رہیں تھیں۔ جو فارہ کو بخوبی محسوس ہو رہیں تھیں۔

"آئی تھی اس کی ماں اور باپ اسے لینے پوری فوج کے ساتھ۔۔۔۔ بقول ان کے ہم نے ان کی بیٹی کو زبردستی اس گھر میں قید کیا ہے۔۔۔۔ اور اب پولیس تمہارے بیٹے کو لے گئی ہے اسے ناپاکر۔۔۔۔" فرحت بیگم چیخ کر

بولیں تھیں۔خونخوار نظریں فارہ پر جمیں تھیں۔فارہ اور ندیم ملک دونوں کی رنگت زرد ہوئی تھی۔معاملہ اس نوبت تک آجائے گا کسی نے سوچا تک نا تھا۔ندیم ملک تیزی سے اپنا فون نکالتے وہاں سے نکلے تھے۔پیچھے فارہ اکیلی فرحت بیگم کی کٹیلی نظروں کی زد میں تھی۔ندا بھی پریشان سر تھامے بیٹھی تھی۔

"کہاں جارہی ہو۔۔۔"فارہ اس کمرے کی طرف بڑھی جس میں ٹھہری تھی۔لیکن اس کے اٹھتے قدم فرحت بیگم کی آواز پر جامد ہوئے تھے۔

"بے شرم۔۔۔حیا نام کی کوئی چیز ہے کیا تم میں۔۔جو پھر واپس آگئی ہو۔۔۔اگر کسی غیرت مند کا خون ہوتیں تو کبھی واپس نا آتیں۔۔۔"ان کے الفاظ پر ذلت کے بے انتہاء احساس سے فارہ کا چہرہ سرخ ہوا تھا۔وہ غصے سے بولتیں اٹھ کر اس کے پاس آتے ہوئے بولیں تھیں۔فون بند کرتا فرہاد اندر آتا وہیں رک گیا۔اماں کا غصہ بھی اسے جائز لگ رہا تھا۔فارہ کے سرخ پڑتے چہرے پر اسے ذرا ترس نہیں آیا تھا۔اس کا دل کر رہا تھا وہ خود اس کو کم از کم ایک تھپڑ لگا دے۔

"مجھے گالی دینے سے پہلے سوچ لیں۔۔۔میرے خون کا تعلق آپ سے ہی ہے۔۔۔بہر حال خون تو ایک ہی ہے نا۔۔۔۔"فارہ کی برداشت کی حد ختم ہو چکی تھی۔جو وہ سہہ رہی تھی اس کی فطرت نہیں تھی۔مروت مروت میں اس کی عزت نفس کی بینڈ بجی ہوئی تھی۔وہ پہلے کون سا خوشیاں منا رہی تھی۔لیکن پھر بھی زندگی میں کچھ تو سکون تھا۔لیکن یہاں آنے کے بعد وہ سکون تو ختم ہوا ہی تھا۔فالتو میں زبردستی یہاں سب کے سر پر مسلط رہنا۔اس کی خودداری پر پہاڑ جیسے بوجھ کی طرح تھا۔لیکن فرحت بیگم کے سے اس کا لہجہ برداشت نا ہوا۔انھوں نے طیش میں آکر اسے تھپڑ مارا تھا۔اس عمر میں بھی ان کے تھپڑ میں اتنی شدت تھی کہ فارہ کا چہرہ گھوم گیا۔

"خود کو ہمارے ساتھ مت ملاؤ۔۔۔جانے کون سا گند اخون تمہارے اندر ہے۔۔۔تم صرف ندیم ملک کو ہی بے وقوف بناؤ۔۔۔ہمیں نہیں بی بی۔۔۔"ان کے الفاظ نے جیسے فارہ کا سینہ چیر اتھا۔ان الفاظ نے تھپڑ سے بھی زیادہ درد دیا تھا۔اس کی آنکھ سے آنسو مچل کر نکلے تھے۔آنکھیں لال ہو چکیں تھیں۔اس نے ان پر زخمی سی نگاہ ڈالی۔جو حقارت سے اسے ہی دیکھ رہیں تھیں۔

"اماں جان۔۔۔بس کریں۔۔۔ادھر آئیں۔۔۔"فرہاد ایک نظر فارہ پر ڈال کر ان کو کندھے سے تھاما اور لے جا کر صوفے پر بٹھایا۔اور ٹیبل پر رکھے پانی کا گلاس اٹھا کر ان کے منہ سے لگایا۔

"پریشان نا ہوں۔۔۔وکیل آرہا ہے۔۔۔اس کے ساتھ جا کر ابھی بھائی کو لے آؤں گا۔۔۔"اس نے انھیں تسلی دی۔

"ساری عمر تم لوگوں کو اتنا سنبھال کر رکھا۔۔۔اب یہ بھی دیکھنا تھا۔۔۔"فرحت بیگم آزردہ سی بولیں۔

"بھابھی پلیز آپ بھی ٹینشن مت لیں۔۔۔بھائی بلکل ٹھیک گھر آجائے گے۔۔۔"فرہاد نے ندا کو بھی تسلی دی۔

"فارہ۔۔۔آؤ میرے ساتھ ہمیں اسی وقت ہاسپٹل جانا ہے۔۔۔"ندیم ملک تیزی سے اندر آکر بولے۔لیکن فارہ کو آنسو بہاتے دیکھ کر چونک گئے۔

"کیا ہوا ہے۔۔۔کیوں رو رہی ہو۔۔۔"ان لہجے میں اترتی پریشانی وہاں موجود نفوس کو بخوبی محسوس ہوئی تھی۔فرحت بیگم نے شوہر کے انداز پر نخوت سے چہرہ دوسری سمت ہی موڑ لیا۔

"آپ بھی ان سب کے جیسے کیوں نہیں ہیں۔۔۔کیوں نہیں ہیں باقی سب کی طرح۔۔۔"فارہ نے ان کو دکھ سے دیکھا۔اور وہیں نیچے بیٹھ کر رونے لگی۔ندیم ملک تو ساکت سے اس کے ہچکولے کھاتے وجود کو دیکھ رہے تھے۔

"ہونہہ ڈرامہ۔۔۔"اماں کی آواز پر فرہاد نے ان کا ہاتھ دبا کر انھیں مزید کچھ کہنے سے روکا۔لیکن ندیم ملک کو اندازہ ہو چکا تھا کہ یہاں کیا ہوا ہو گا۔انھوں نے فرحت بیگم کا لفظ "ڈرامہ "بخوبی سنا تھا۔وہ ان سے مزید بحث نہیں کرنا چاہتے تھے۔کیونکہ جان چکے تھے۔وہ نہیں سمجھنے والیں تھیں۔جو انھوں نے سوچ لیا تھا وہ سوچ لیا تھا۔اب ان سے مزید بحث بے کار ہی تھی۔

"سنو میری بچی۔۔۔میں باقی سب کے جیسا کیوں نہیں ہوں پتہ نہیں۔۔۔لیکن میں فارہ کے لیے اس کی تہجد میں مانگی گئی دعاؤں کی قبولیت ہوں۔۔۔تمہیں نہیں لگتا۔۔۔"وہ بمشکل اس کے پاس نیچے بیٹھے تھے۔عمر اجازت نہیں دیتی تھی یوں چوکڑی مار کر بیٹھنا لیکن فارہ کو لے لیے یہ بھی کر ہی لیا تھا۔ان کی بات پر فارہ نے گھٹنوں میں دیا سر اٹھا کر انہیں دیکھا۔چہرہ آنسوؤں سے تر تھا۔مزید آنسو آنکھوں سے بہے جا رہے تھے۔فارہ نے دیکھا آنکھیں تو ان کی بھی بھیگیں تھیں۔

"باپ نا سہی۔۔۔باپ جیسا تو ہوں نا میں۔۔۔اور باپ کے دل تو ایسے ہی ہوتے ہیں بیٹیوں کے لیے۔۔۔"ان کا لہجہ لرزا تھا۔فارہ روتے ہوئے ان کی بانہوں میں چھپی تھی۔ندیم ملک نے بلکل ایک چھوٹے بچے کی طرح اسے اپنی آغوش میں سمیٹا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

فرحت بیگم اس چیز کو کبھی نہیں سمجھ سکتیں تھیں۔ جن کے دل بند ہوں یا جن کے دل میں صرف اپنوں سے منسلک رشتوں کے معاملے میں ہی درد اور احساس جاگتا ہو۔ ان کے دل کسی کے درد کو نہیں سمجھ سکتے۔ ایسے لوگوں کے لیے اپنوں کا درد، درد ہوتا ہے اور دوسروں کا درد ڈرامہ۔

تھوڑی دیر پہلے فارہ کو تھپڑ مار کر جو سکون انھیں ہوا تھا۔ اس سے کئی گناہ زیادہ تپش انھیں اس وقت محسوس ہوئی تھی۔ ندیم ملک کا انداز انھیں جلا گیا تھا۔ اور کوئی شک نہیں یہ انداز تھپڑ اور ان کے فارہ کو کہے گئے الفاظ سے زیادہ جان لیوا تھا۔

لیکن فرہاد اپنے باپ کے انداز پر خوف زدہ ہوا تھا۔ ان کی محبت کا یہ انداز اس کے رونگٹے کھڑے کر گیا تھا۔ کچھ تو خاص ہو گا نا اس لڑکی میں جو اس وقت ان کے سینے سے لگی آنسو بہا رہی تھی۔ جو انھیں اپنی محبت میں اس قدر آگے لے جا چکی تھی۔ یہ صرف بھائی کی اولاد سے محبت تو نہیں لگ رہی تھی۔ وہ اس وقت ملک اکرام علی کی بیٹی نہیں ندیم ملک کے وجود کا حصہ لگ رہی تھی۔

"چلو۔۔۔ بس کرو۔۔۔ اٹھو ہمیں ابھی تمہارے نانا سے ملنے جانا ہے۔۔۔ وہ ہاسپٹل میں ہیں اور شاید اپنی زندگی کے آخری سانسیں لے رہے ہیں۔۔۔" ندیم ملک نے اپنے بوڑھے ہاتھوں سے اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا تھا۔

"تم فریش ہو کر آؤ۔۔۔ پھر چلتے ہیں۔۔۔" فارہ کسی کی جانب دیکھے بنا اٹھ کر کمرے کی جانب بڑھی۔

"فرہاد تم چل رہے ہو میرے ساتھ۔۔۔" انھوں نے فرہاد سے کہا۔

"بابا جان بھائی کو لینے بھی جانا ہے۔۔۔" وہ حیران ہو کر بولا۔ کہ بابا کو کیا واقعی فہیم بھائی کی فکر نہیں تھی۔

"یہ تو اولاد کو بھول چکے ہیں جیسے کچھ پتہ نہیں کہ بیٹا بے گناہ ہی جھیل میں بند ہے۔۔۔ فکر ہے تو صرف اس لڑکی کی۔۔۔" فرحت بیگم چپ نا رہ سکیں۔ سلگ کر بولیں۔

"فرحت بیگم میں اب تم سے اس معاملے میں مزید بحث نہیں کر سکتا۔۔۔ تم نے نہیں سمجھنا مجھے مت سمجھو۔۔۔ لیکن آئندہ اس لڑکی کو کچھ مت کہنا۔۔۔ ورنہ پلٹ کر تمہیں کہوں گا تو کچھ نہیں۔۔۔۔ لیکن معاف کبھی نہیں کروں گا۔۔۔ اور یہ بات میں تم سے آخری بار کر رہا ہوں۔۔۔ دوبارہ پھر نہیں کہوں گا۔۔۔۔" وہ کہہ کر اپنے کمرے کی جانب گئے۔ دوبارہ انھوں نے فرہاد کو بھی جانے کا نہیں کہا۔

* *

"لیکن میں ضمانت کے کاغذ سب تیار کر کے لایا ہوں۔۔ تو اب کیا رکاوٹ ہے۔۔۔"

فرہاد اپنے وکیل کے ساتھ ضمانت کی پوری کاروائی مکمل کر کے پولیس اسٹیشن پہنچا تھا۔ لیکن پولیس آفیسر نا جانے کون کون سے بہانے بنانے لگا۔ تھوڑی دیر بحث کے بعد بھی وہ فہیم کو رہا کرنے پر راضی نا ہوا تو فرہاد سمجھ چکا کہ وہ لوگ بھاری رشوت کھا کر بیٹھے ہیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"صاحب جی۔۔۔ میں کون سا کچھ کہہ رہا ہوں۔۔۔ بات صرف اتنی سی ہے صاحب کسی کیس کے سلسلے میں گئے ہیں تو جانے ان کو کب ٹائم لگے۔۔۔ شاید ہی وہ واپس آئیں آپ کل آ جایئے گا۔۔۔" حوالدار ماچس کی تیلی کان میں گھماتا بیزاری سے بولا۔ تو فرہاد نے لب بھینچے۔ یہ معاملہ جتنی آسانی سے حل ہو سکتا تھا اتنی ہی رکاوٹیں اس میں آ رہی تھیں۔ فرہاد نے اپنے سورسس لگائے تھے۔ لیکن فہیم کے باہر آنے کا کوئی چانس نہیں بنا۔ دن گزر رہا تھا اس سب میں۔ لیکن کوئی حل نا نکلا۔

"بھائی پریشان مت ہوں ضرور کوئی حل نکالتے ہیں۔۔۔ آپ کو کسی نے کچھ کہا تو نہیں۔۔ کسی قسم کا کوئی مسئلہ تو نہیں ہے۔۔"فرہاد کے لیے یہ ایک تکلیف دہ لمحہ تھا۔اپنے بھائی تو اس حالت میں ملنا۔اور تو وہ اس وقت شرمندہ بھی تھا کہ وہ کچھ بھی نا کر سکا اور بھائی ابھی تک جیل میں تھے۔

"نہیں فرہاد میں ٹھیک ہوں۔۔۔۔مجھے اندازہ ہو گیا تھا کہ کام مشکل ہو گا۔۔۔"فہیم نے سر گوشی کرتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب کیسے۔۔۔"فہیم کے انداز نے فرہاد کو اچھا خاصا چونکایا تھا۔

"فارہ کی ماں کا جو شوہر ہے اس کا نام جاوید نیازی ہے نا۔۔۔اس کا بھائی تھا شاید نام معلوم نہیں ہوا لیکن اس کے نام کے آگے بھی نیازی تھا۔۔۔وہ یہاں بیٹھ کر گیا ہے۔۔۔جب مجھے یہ لوگ لے کر آئے۔۔۔۔ان کا ارادہ ہے کہ ہم فارہ کو ان کے حوالے کریں تو ہی یہ لوگ مجھے چھوڑیں گے۔۔۔۔ورنہ۔۔۔"فہیم نے جملہ ادھورا تو فرہاد کو بے چینی ہوئی۔

"ورنہ۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اگر کل تک فارہ ان کے پاس نا گئی تو یہ لوگ مجھے پر جھوٹا کیس کروا کر اور پھنسائیں گے۔تا کہ ہم فارہ کو ان کے حوالے کرنے پر مجبور ہو جائیں۔۔۔"فرہاد کے پریشان چہرے پر نظر ڈال کر فہیم آہستگی سے بولا۔

"کیا۔۔۔"فرہاد کو شدید حیرانگی ہوئی تھی۔معاملہ اتنا پیچیدہ ہو جائے گا اسے بلکل اندازہ نا تھا۔

"ہوں۔۔۔اور مجھے لگتا ہے بابا کو دھمکی بھی دی ہو گی کال کر کے۔۔۔" فہیم نے اپنا خدشہ ظاہر کیا۔ فرہاد کو معاملے کی سنگینی کا احساس ہوا۔ بابا سے اس کا کوئی رابطہ نہیں ہوا تھا وہ فارہ کو لے کر ہاسپٹل گئے تھے۔ کیوں گئے تھے اسے نہیں معلوم۔ لیکن اسے اپنے باپ سے اتنا لاپرواہ نہیں ہونا چاہیے تھے۔ فارہ اکرام ان کی زندگی میں مشکلیں لائی تھی۔ اور بابا اس کے لیے پروٹیکٹیو تھے۔ اگر یہ سب معاملہ ایسا تھا۔ تو اس پل فرہاد کو جانے کیوں بابا کے لیے فکر مندی ہوئی تھی۔ جانے کیوں اس کا دل انجانے خوف میں ڈوبا تھا۔

"تم پریشان مت ہو۔۔۔اور بابا کے ساتھ رہو۔۔۔ٹھیک ہے نا۔۔۔میں ٹھیک ہوں۔۔۔" فہیم نے اس کے پریشان چہرے پر نظر ڈال کر اس کا ہاتھ پکڑ کر تسلی دی۔ فرہاد نے اپنے تاثرات چھپائے وہ فہیم کو مزید فکر مند نہیں کرنا چاہتا تھا۔ وہ واقعی اندر سے پریشان ہو چکا تھا۔ لیکن اسے فہیم کے سامنے اپنی پریشانی چھپانی پڑی۔ دونوں بھائیوں نے بہت صاف ستھری زندگی گزاری تھی۔ کبھی کوئی ایسا کام نا کیا تھا جو ان کے لیے اور والدین کے لیے شرمندگی کا باعث بنتا۔ اور یہ سب تو انھوں نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا۔

فرہاد فہیم سے مل کر اسے تسلی تو کیا دیتا۔ اس کا ذہن خود سوچوں کی آماجگاہ بن چکا تھا۔

www.kitabnagri.com

****

ندیم ملک اسے ہاسپٹل میں لے کر آئے تھے۔ صبح سے کچھ نا کھایا تھا۔ سر بھی درد سے پھٹ رہا تھا۔ اتنے دنوں کے رت جگے نے اعصاب الگ بوجھل کر رکھے تھے۔ فارہ میں مزید کچھ بھی سوچنے کی ہمت نا تھی۔ وہ مزید جوڑ توڑ نہیں کر سکتی تھی۔ سکون تھا جو ختم ہو چکا تھا۔ وہ خود کو حالات کے دھار پر چھوڑ چکی تھی۔ چھوڑنا کیا تھا۔ جب دل دماغ کچھ سوچنے کے قابل ہی نہیں رہے تو وہ کیا کرے پھر۔ بس یوں لگ رہا تھا ذہن ساتھ ہی نہیں

ہے۔۔۔۔جیسے وہ ہمت چھوڑ چکی تھی۔کمزور بلکل نہیں تھی وہ۔۔۔لیکن کمزور کر دی گئی تھی۔وقت نے کمزور کر دیا تھا۔۔حالات نے کمزور کر دیا تھا۔۔۔

فرحت بیگم کے تھپڑ نے کمزور کر دیا تھا۔

ان کے الفاظ نے اندر سے توڑ دیا تھا۔

ان کی نفرت بھری نگاہ جس میں اس کے لیے تضحیک تھی۔ذلت تھی۔اس نگاہ نے ختم کر دیا تھا۔

وہ چپ ہو گئی تھی۔منہ دھو کر آئی تھی لیکن دل ابھی بھی رو رہا تھا۔

اگر اس کا باپ ہوتا۔۔۔اس کے ساتھ۔۔۔یا اس کی ماں کو اس سے محبت ہوتی۔۔۔اس کی فکر ہوتی۔۔۔وہ ایک عام زندگی گزار رہی ہوتی جس میں اس کے ماں باپ اس کے ساتھ ہوتے۔۔۔تو کسی میں ہمت ہوتی کہ اسے انگلی بھی لگا دیتا۔۔۔تھپڑ تو دور کی بات۔۔۔اور ایسی گھٹیا باتیں کر سکتا اس کو۔۔۔۔کبھی نہیں۔۔۔اگر وہ بھی نارمل زندگی میں ہوتی تو ایسا کبھی نا ہوتا۔۔۔۔بلکل نہیں ہوتا۔۔۔

اور اس بات کا ادراک فارہ کو اس وقت ہوا جب فرحت بیگم نے اس پر ہاتھ اٹھایا۔اور اس خیال نے دل پر آرے چلائے تھے گویا۔۔۔۔اتنا دکھ ہوا تھا کہ وہ ندیم ملک کی محبت بھرے انداز پر سنبھلی تو تھی۔لیکن اس احساس سے نا نکل پائی تھی۔اور اس احساس نے اسے کچھ بھی سوچنے کے قابل نا چھوڑا تھا۔یا وہ کچھ سوچنا ہی نہیں چاہتی تھی۔خالی ذہن کے ساتھ وہ ان کے ساتھ آئی تھی۔

لیاقت علی بیمار تھے اور ہسپتال داخل تھے۔انھیں دل کا مسئلہ تھا۔ڈاکٹر کے مطابق ان کے پاس وقت کم تھا۔ندیم ملک چاہتے تھے فارہ ان سے ملے۔ان کے خیال میں لیاقت علی کو فارہ سے بہت پہلے ہی ملنا چاہیے تھا۔انھیں سمجھ نہیں آئی اتنی فکر اور خیال کے باوجود وہ فارہ کو ملے کیوں نہیں۔جب اس کے لیے اتنا کیا تھا تو یہ کوئی مسکل تو نا تھا۔

فارہ نے ان کو دیکھا خونحیف سے بیڈ پر لیٹے تھے۔آنکھیں آدھی کھلی تھیں۔اور وہ اسے ہی دیکھ رہے تھے۔اسے دیکھ کر مسکرائے۔اور سر کے اشارے پر پاس بلایا۔فارہ ان کے نزدیک ہوئی۔۔۔

"مجھے صرف اس ایک چیز کا افسوس ہے کہ۔۔۔جب اتنے سال پہلے تم سے ملا تھا تو۔۔۔۔تم کو یہ نہیں بتا سکا کہ میں تمہارا نانا ہوں۔۔۔بتا دینا چاہیے تھا مجھے۔۔۔اور تمہیں اپنے پاس رکھنا چاہیے تھا۔۔۔لیکن جانے کیوں اس پل ایسا نہیں کر سکا تھا۔۔۔مجھے معاف کر دینا۔۔۔"وہ آہستہ آہستہ بول رہے تھے۔فارہ نے خاموشی سے نظریں جھکائے ان کی بات سنی۔وہ بہت آہستہ بول رہے تھے۔جب وہ کہہ چکے تو فارہ نے نظر اٹھا کر انھیں دیکھا۔بیماری اور تکلیف کے باوجود وہ اسے دیکھ کر ہلکا سا مسکائے تھے۔فارہ کا دل ویسے ہی بھرا ہوا تھا۔اب بھی آنسو نکل آئے۔لیکن ان سے کیا شکوہ کرتی ان کو کیا کہتی۔اس انسان نے اسے پالا تھا۔جو بھی تھا اس کی ہر خواہش ایسے ہی پوری ہوئی تھی جیسے کسی لاڈلے بچے کی ہوتی تھی۔

"نہیں میں آپ سے ناراض نہیں ہوں۔۔۔"فارہ نے بھیگے لہجے میں کہہ کر ان کا نحیف ہاتھ پکڑا تھا۔اور مسکرا کر انھیں دیکھا۔

۔فارہ اپنے ماموں سے بھی ملی۔اسے وہ سنجیدہ سے لگے۔اب ایسے ہی تھے معلوم نہیں۔

ڈاکٹر نے لیاقت علی کے پاس تھوڑی دیر بیٹھنے کی اجازت دی تھی۔کچھ دیر بعد وہ لوگ باہر نکل آئے اور یہ کچھ دیر فارہ ان کے پاس ہی بیٹھی رہی تھی۔بات تو بہت کم کی انھوں نے کیوں کہ ان سے زیادہ بولا نہیں جا رہا تھا۔تب تک ندیم ملک ثاقب کو بھی جو ہوا بتا چکے تھے۔ندیم ملک ویسے بھی فارہ کے نانا کو مزید پریشان نہیں کرنا چاہتے تھے۔لیکن پھر بھی کچھ بات ثاقب کو بتانا ضروری سمجھا۔اور یہ سب سن کر ثاقب علی کو شرمندگی ہی ہوئی تھی۔ان کی بہن اس حد تک چلی جائے گی امید نہیں تھی۔اسے تو بیمار باپ کی بھی کوئی پرواہ نہیں تھی۔

"آپ فارہ کا نکاح کریں۔۔۔اس کے بعد ان کے پاس کوئی وجہ نہیں ہو گی اس پر حق جتانے کی کیوں کہ شادی کے بعد اس پر اس کا شوہر حق رکھے گا۔۔۔اور ان لوگوں کو بھی سکون آجائے گا۔۔۔شادی سے بہت مسئلے حل ہو جائیں گے۔۔۔اور آپ بے فکر رہیں آپ کا بیٹا بلکل سہی سلامت آپ تک پہنچے گا۔۔۔آپ آج رات ہی فارہ کا نکاح کریں۔۔۔"ثاقب کی بات سے ندیم ملک بھی متفق تھے یہی سب ان کے دماغ میں بھی چل رہا تھا۔اور اب سوچ کو عمل دینے کا وقت تھا۔انھوں نے وہاں سے رخصت لی اور فرہاد کو فون گھمایا۔

"فرہاد ملک مجھے اتنا بتاؤ کیا تم اپنی زبان پر قائم رہنے والے مرد ہو۔۔۔"فارہ نے ان کی بات سنی تھی اور چونکی بھی۔دوسری طرف فرہاد جو پریشان تھا اور بھائی کو نکالنے کے لیے مزید کوشش کر رہا تھا۔بابا کی بات سن کر چپ رہ گیا۔اسے معلوم ہو گیا تھا کہ بابا کس بارے میں بات کر رہے ہیں۔

"جی بابا۔۔۔"وہ گہری سانس بھر کر بولا تھا۔

"ٹھیک ہے میں گھر آرہا ہوں۔۔۔تم بھی گھر پہنچو۔۔۔"

"لیکن بابا۔۔۔"فرہاد نے کچھ کہنا چاہا لیکن وہ فون بند کر چکے تھے۔فرہاد لب بھینچ کر گاڑی میں بیٹھا تھا۔

ندیم ملک فون بند کر چکے تھے۔فارہ بھی بے توجہی سے باہر دیکھنے لگی۔اس نے سنی ضرور تھی ندیم ملک کی بات لیکن غور نہیں کیا۔اس کا دل تو ویسے ہی ڈوبا جا رہا تھا یہ سوچ کر کہ اسے پھر سے فرحت بیگم کا سامنا کرنا ہو گا۔

****

گھر آ کر ندیم ملک نے اس سے کہا کہ وہ کمرے میں جائے۔وہ اسے کے لیے وہیں کھانا بھجیں گے۔فارہ نے خاموشی سے ان کی بات مانی اور کمرے میں آ گئی۔سر درد سے پھٹا جا رہا تھا۔کچھ دیر بعد ملازم کھانے کی ٹرے لے آیا۔

"کیا آپ مجھے سر درد کی گولی لا دیں گے۔۔۔"فارہ سے درد برداشت نا ہوا تو اسے کہہ دیا۔ویسے بھی یہاں کہاں سر درد کی گولی ہوتی۔

"یس میم۔۔"ملازم دو منٹ بعد آیا اور اسے دوائی تھما کر چلا گیا۔

السلام علیکم!

www.kitabnagri.com

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

Kitab Nagri Special

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

فارہ نے آدھی روٹی تھوڑے سے سالن کے ساتھ کھائی۔اور دو گولی پیناڈول کی لی۔اپنے ذہن کو سکون دینے کے لیے اس نے اپنے دماغ کو فالتو سوچیں سوچنے سے شعوری طور پر روکا تھا۔اور چادر سر تک تان کر انکھوں بند کر کے لیٹ گئی۔مزید کیا کچھ ہونا تھا۔اس کے لیے۔۔۔اس کو برداشت کرنے کے لیے۔۔۔مزید انرجی کی ضرورت تھی۔اور وہ تب ہی آنی تھی جب وہ سکون کی نیند لے کر سوتی۔پھر ہی فریش ہو سکتی تھی۔دوائی سے سر کو کچھ فرق پڑا تھا۔تو آنکھوں میں نیند بھی آنے لگی۔اور کب وہ نیند میں گئی اسے خود معلوم نا ہوا۔

آدھا گھنٹہ وہ سوئی ہو گی بمشکل جب اسے پھر سے ندیم ملک نے اٹھایا تھا۔

"فارہ اٹھو۔۔۔بات سنو۔۔۔"ان کے پکارنے پر وہ غائب دماغی سے اٹھ بیٹھی۔اور یونہی انھیں دیکھنے لگی۔

"تم ٹھیک ہو۔۔۔"ندیم ملک نے پوچھا تو اس نے بس سر ہلایا۔اور ٹیک لگا آنکھیں کر کر لیں۔اسے اس وقت بہت نیند آرہی تھی۔دل کر رہا تھا سوتی رہے بس۔۔۔۔

"فارہ۔۔۔"انھوں نے آواز دے کر اسے پھر متوجہ کیا۔

"جی میں سن رہی ہوں۔۔۔"وہ ویسے ہی بولی۔تو وہ اس کے پاس بیڈ پر بیٹھ گئے۔

"فارہ۔۔۔ابھی کچھ دیر بعد مولوی صاحب آئیں گے نکاح کے لیے۔۔۔"ان کی بات سن کر فارہ نے آنکھیں کھول کر حیرت سے انھیں دیکھا۔۔۔

"کیوں۔۔۔کس لیے۔۔۔"اسے بات ہی سمجھ نہیں آئی تھی اسے لگا اسے سننے میں غلطی ہوئی تھی۔

"نکاح کے لیے۔۔۔"ندیم ملک نے اس کے حیرت زدہ چہرے کو دیکھا۔

"کس کے نکاح کے لیے۔۔"یہ سوال پوچھتے فارہ کا دل بے ہنگم سا دھڑکنے لگا تھا۔

"تمہارے اور فرہاد کے نکاح کے لیے۔۔۔"ندیم ملک نے کہتے ہوئے اس کے چہرے پر سے نظریں ہٹائیں۔

"کیا۔۔۔"فارہ نے بے یقینی سے ان کو دیکھا۔

"ابھی دس منٹ تک میں آؤں گا وکیل اور قاری صاحب کے ساتھ۔۔۔"وہ اس کا سوال نظر انداز کرتے اٹھے۔اور کمرے سے باہر نکلنے لگے۔فارہ کو جیسے ہوش آئی۔وہ چادر پیچھے کرتی ڈوپٹہ سنبھال کر اٹھی تھی۔

"مجھے نہیں رہنا یہاں اور نا ہی کسی سے شادی کرنی ہے۔۔۔میں ابھی جا رہی ہوں یہاں سے۔۔۔"وہ ترش لہجے میں کہہ کر اپنے کپڑے بیگ میں رکھنے لگی۔ندیم ملک اس کی بات پر مڑ کر اسے دیکھنے لگے۔جو غصے سے بھر چکی تھی۔

"آپ جانتے ہیں کیسی ذلت برداشت کی میں نے کل۔۔۔ نہیں جانتے۔۔۔ لیکن آپ چاہتے ہیں وہی ذلت میں ساری عمر کے لیے سہوں۔۔۔"واش روم میں لٹکے کپڑے لا کر بیگ میں ٹھونس کر وہ بپھر کو بولی۔

"ایسا نہیں ہو گا۔۔۔"ندیم ملک کو سمجھ نہیں آیا وہ اسے کیسے روکیں۔

"مجھے نہیں جاننا۔۔۔ نہیں جاننا ایسا ہو گا یا نہیں۔۔۔ مجھے یہ شادی نہیں کرنی۔۔۔ بس۔۔۔"اپنا بیگ پکڑ کر وہ دوٹوک لہجے میں کہتی کمرے سے باہر نکلنے لگی۔ دروازہ کھولا تو کمرے کے باہر فرہاد کھڑا تھا۔ اور وہ سب سن چکا تھا۔ فارہ نے اسے دیکھ کر اپنے لب بھینچے اور سائیڈ سے نکل کر جانے لگی۔ ندیم ملک نے بلکل نہیں سوچا تھا کہ اس کا ردِ عمل اتنا شدید ہو گا۔ ان کے خیال میں جیسے اس نے اب تک بات ان کی مانی تھی۔ آگے بھی مانے گی۔ لیکن ان کا خیال غلط ثابت ہوا تھا۔

"فرہاد روکو اسے۔۔۔ پلیز۔۔۔"ندیم ملک میں جیسے طاقت ناپید تھی۔ فرہاد باپ کی گزارش پر لب سختی سے بھینچ گیا۔ وہ بھی طیش میں پلٹا تھا۔ یہ سب اس کی بھی برداشت کے باہر ہو رہا تھا۔ فارہ تیز قدموں سے داخلی دروازے تک پہنچنے کو تھی۔ جب فرہاد نے اسے بازو سے پکڑ کر روکا تھا۔ وہ جھٹکے سے رکی تھی۔ اور ایک دم اس کے کھینچنے پر اس سے ہی ٹکرائی تھی۔ اس تصادم کا دونوں پر کچھ خاص اثر نا ہوا تھا۔ اس وقت دونوں غصے میں تھے۔ فرہاد نے اسے صرف روکا نہیں تھا۔ بلکہ پکڑ کر زبردستی کمرے کی طرف لے جانے لگا۔

"چھوڑو مجھے۔۔۔"وہ چیخی تھی۔ لیکن فرہاد پر کوئی اثر نا ہوا۔ وہ یونہی اسے کھینچتا ہوا کمرے میں لے جانے لگا اس کے نہیں اپنے کمرے کی طرف۔ وہ مسلسل زور لگا کر اپنا بازو اس کی گرفت سے نکال رہی تھی۔ لیکن وہ اسے کھینچتا لے جاتا رہا۔ لاؤنج خالی تھا۔ ڈرائینگ روم بھی۔ وہ غصے سے مسلسل اونچی آواز میں بول رہی تھی۔

"کیا کر رہے ہو۔۔۔مجھے جانا ہے۔۔۔۔تم مجھے زبردستی نہیں روک سکتے۔۔۔"فرہاد نے اسے کمرے میں لے جا کر اسے جھٹکے سے چھوڑا اور دروازہ بند کیا۔جب وہ پلٹا فارہ غصے اور ناگواری بھرے انداز میں اسے دیکھ رہی تھی۔

"کیا کر رہے ہو تم کیا۔۔۔"وہ چلائی تھی۔

"کیا کر رہا ہوں میں بتاؤ مجھے۔۔۔۔"فرہاد بھی بھڑک کر بولا۔

"تمہیں نہیں معلوم تم کیا کر رہے ہو۔۔۔۔۔تم مجھے زبردستی نہیں روک سکتے۔۔۔۔"فارہ نے بے خوف انداز میں اس کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا۔

"میں روکنا بھی نہیں چاہتا لیکن میری مجبوری ہے تمہیں روکنا۔۔۔"فرہاد دانت پیس کر بولا تھا۔

"تو مت روکو۔۔۔مجبور نہیں ہو تم۔۔۔۔"فارہ کے انداز میں نفرت سی تھی۔

"سنو تم۔۔۔تمہاری وجہ سے میرا بھائی جیل گیا ہے۔۔۔اور تمہاری وجہ سے ہم سب کی زندگیوں میں جو مشکلیں آ رہیں ہیں اس کا حل ہے یہ نکاح۔۔۔۔مجبور ہوں میں سمجھی۔۔۔۔اور اب بنا کوئی بحث کیے نکاح کرو۔۔۔۔مزید مشکلیں مت پیدا کرو ہمارے لیے۔۔۔۔"اس کے نزدیک آ کر اس کی آنکھوں میں غیض و غضب سے دیکھ کر فرہاد انگلی اٹھا کر بولا تھا۔

"اور ایشال۔۔۔"فارہ نے طنزیہ انداز میں اسے کچھ یاد دلایا جو شاید وہ بھول چکا تھا۔لیکن وہ بھولا کب تھا۔یہ فارہ کا خیال تھا کہ وہ بھولا تھا۔

"اپنی زبان سے اس کا نام بھی مت لو۔۔۔یہ نکاح صرف مجبوری ہے میری۔۔۔شادی میں ایشال سے ہی کروں گا۔۔۔تم جتنا کر چکی ہو نا ہمارے لیے کافی ہے مزید پریشانی مت دو ہمیں سمجھی۔۔۔"اس نے فارہ کو اچھی طرح باور کروایا تھا۔اور فارہ کو اس کی بات چبھی تھی۔

"فرہاد ملک۔۔۔کوئی ضرورت نہیں اس نکاح کی۔۔۔اور تم مجھ پر۔۔۔"وہ بپھرے انداز میں بولی۔لیکن فرہاد نے اسے بات ہی پوری کرنے نا دی۔

"چپ۔۔۔ایک دم چپ۔۔۔تم مزید تماشا مت لگاؤ ہمارا۔۔۔بہت کر چکی ہو۔۔۔اب تم صرف چپ رہو گی۔۔۔اور چپ چاپ یہ نکاح کرو گی۔"فرہاد کو اس وقت فارہ پر اتنا ہی طیش اور غصہ تھا۔وہ نہایت ہی برے انداز میں اسے ٹوک کر بولا۔فارہ کا چہرہ بے عزتی کے احساس سے متغیر ہوا تھا۔وہ کہہ کر کمرے کا دروازہ زور سے بند کرتا باہر گیا تھا۔اور فارہ پیچھے ساکت کھڑی رہ گئی تھی۔

فرہاد کا فون مسلسل بج رہا تھا۔جسے وہ اگنور کر رہا تھا۔جانتا تھا ایشال اسے فون کر رہی تھی۔ایشال لاہور میں نہیں تھی وہ آج ہی اپنے بابا کے ساتھ اپنی پھوپھو کے پاس کراچی گئی تھی۔اپنے جانے کے متعلق اس نے کل رات اسے بتایا تھا۔اس کا یہ پراگرام کافی دن سے تھا۔اور وہ جانتا تھا کہ وہ اب کیوں اسے کال کر رہی تھی۔لیکن وہ اس سے فی الحال بات نہیں کرنا چاہتا تھا۔اس میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ وہ اس کے ساتھ بھی اپنا دماغ لگائے۔یہ تو اسے پکا معلوم تھا کہ اماں نے فون کر کے نکاح کے متعلق سب بتا دیا ہو گا۔لیکن اس وقت وہ بے بس تھا۔۔۔اور زندگی میں اس سے زیادہ خود کو بے بس محسوس کبھی نہیں کیا تھا اس نے۔۔۔

اماں کی ناراضگی،بھائی جیل میں،بھابھی کی پریشانی،اور بابا کی فکر وہ جیسے پاگل ہونے کو تھا لیکن ہوا نہیں تھا۔

نکاح کے بارے میں سن کر فرحت بیگم کی طبیعت تو خراب ہوئی ہی تھی۔لیکن غصہ بھی آسمان کو چھو گیا تھا۔لیکن وہ بے بس تھیں۔چاہ کر بھی کچھ نا کر سکتیں تھیں۔جب فرہاد ہی نکاح کرنے کو تیار تھا تو پیچھے رہ کیا جاتا ہے۔انھوں نے ہر ممکن کوشش کی تھی فرہاد کو روکنے کی لیکن وہ نہیں مانا۔۔۔

"اماں جان میں بابا جان کو زبان دے چکا ہوں۔۔۔"

"اور اس زبان کا کیا جو اتنے سالوں سے طارق کو دی تھی۔۔۔ایشال کو کیا جواب دو گے۔۔۔"وہ اسے تیکھی نظروں سے دیکھ کر بولیں۔

"اماں پلیز۔۔۔آپ جانتیں ہیں میں یہ سب بابا کے لیے کر رہا ہوں۔۔۔"وہ بے بس ہو کر بولا تھا۔

"ہونہہ۔۔۔تمہارے باپ کا دماغ خراب ہو چکا ہے۔۔۔اور اب تم بھی۔۔۔"وہ غصے سے بے حال ہو کر بولیں۔ندا بھی ان کا ہاتھ پکڑ کر سہلا رہیں تھیں۔

"پلیز اماں۔۔۔میں پہلے ہی بہت پریشان اور الجھا ہوا ہوں۔۔۔مجھے اور مت پریشان کریں۔۔۔"وہ زچ ہوا۔

"لو سن لو۔۔۔تمہیں چاہیے تم اپنے باپ کو سینہ ٹھوک کر جواب دو کہ تم ایشال کے علاوہ کسی سے شادی نہیں کر سکتے۔۔۔اور تم تو پہلے ہی ہار مان چکے ہو۔۔۔مردوں والی بات کرو۔۔۔فرہاد ملک۔۔۔"فرحت بیگم کی ایسی باتوں کا مقصد اسے اکسانا تھا۔اب بھی وقت تھا اگر ان کی باتیں اثر کر جاتیں تو وہ اب بھی اپنے بابا کو انکار کر کے بازی پلٹ سکتا تھا۔ان کی بات پر کر فرہاد کا چہرہ سرخ ہوا تھا۔

"اب ان باتوں کا کوئی فائدہ نہیں اماں۔۔۔فیصلہ ہو چکا ہے۔۔۔"وہ بہت ضبط کر کے بولا تھا۔

"میں کبھی اس لڑکی کو بہو کی حیثیت سے تسلیم نہیں کروں گی۔۔۔اور اس سے شادی کے بعد تمہیں بھی نہیں بلاؤں گی۔۔۔ کبھی معاف نہیں کروں گی نا تمہیں نا تمہارے باپ کو۔۔۔طارق کو بھی آج ہی کراچی جانا تھا۔۔اگر یہاں ہوتا تو دیکھتی کیسے تمہارے باپ کی چلتی۔۔۔لیکن اب میں اس سے کیسے نظریں ملاؤں گی۔۔۔تم نے اور تمہارے باپ نے مجھے سارے خاندان میں ذلیل کر کے رکھ دیا۔۔۔اس کل کی آئی لڑکی کی اتنی فکر ہے۔۔۔اور جو اتنے سالوں سے رشتہ جوڑا۔۔۔اس کی کوئی پرواہ نہیں۔۔۔"فرحت بیگم اب رو رہیں تھیں۔فرہاد ان کو ایسے نہیں دیکھ سکتا تھا۔اٹھ کر ان کے پاس گیا انھیں ساتھ لگانا چاہا۔

"اماں جان پلیز۔۔۔"

"پیچھے ہٹو کوئی ماں نہیں تمہاری۔۔۔مر گئی میں آج سے تمہارے لیے۔۔۔"فرحت بیگم نے اس کے ہاتھ جھٹکے اور پیچھے کیا۔فرہاد کو پھر بھی کوئی اثر نا ہوا۔وہ زبردستی ان کو چپک گیا۔وہ اس کی گرفت سے نکلنے کو مچلنے لگیں لیکن فرہاد نے بھی گرفت ڈھیلی نا کی۔اور ان کے بوسے لینے لگا۔

"میری پیاری اماں۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کوئی ماں نہیں تیری میں۔۔۔پیچھے ہٹ اپنی ہڈیاں ناچبھو مجھے۔۔۔"وہ چڑ کر بولیں تھیں۔ندا کو اتنی ٹینشن کے باوجود ان دونوں کو دیکھ کر ہنسی آگئی۔جسے اس نے ضبط کیا۔فرہاد نے ان کے ماتھے پر لمبا سا بوسا لیا اور پیچھے ہٹ گیا۔

"دوائی ٹائم سے کھا کر سو جایئے۔۔۔پھر کل بھائی آ کر ڈانٹے گے کہ دوائی کیوں نہیں کھائی تھی۔۔۔"وہ کہتا ہوا اٹھا تھا۔فرحت بیگم نے ناراضگی سے چہرہ دوسری سمت کر لیا۔فرہاد نے ندا بھابھی کو اشارہ کیا تو انھوں نے

اسے دیکھ کر تسلی دینے والے انداز میں سر ہلایا۔ فرہاد کمرے سے باہر نکل گیا۔ اور نیچے گیسٹ روم کی طرف بڑھا جہاں نکاح کے لیے مولوی، وکیل، اور اس کے چند دوست موجود تھے۔

****

فرہاد کے جانے کے پندرہ منٹ بعد ندیم صاحب مولوی اور وکیل دونوں کے ساتھ آئے تھے۔ اور آتے ہی نکاح کی کاروائی شروع کرنے لگے۔ فارہ کو عجیب لگا۔ اس نے سر پر ڈوپٹہ لیا۔ اور غائب دماغ سے سر جھکا کر بیٹھ گئی۔

"فارہ اکرام ملک ولد ملک اکرام علی کیا آپ کو فرہاد ملک ولد ندیم ملک بحثیت شوہر قبول ہیں۔۔۔" مولوی کے بولے گئے جملے پر اس کا ذہن ماؤف ہوا تھا۔ وہ خاموش تھی۔ کچھ نا بولی۔ کچھ دیر بعد ندیم ملک کے اشارے پر مولوی نے پھر وہی سب دہرایا۔

"قبول ہے۔۔۔ قبول ہے۔۔۔ قبول ہے۔۔۔" فارہ نے ایک سانس میں بولا تھا۔ اور اپنی بے بسی پر رو پڑی۔ ندیم ملک نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا۔ اور باہر نکل گئے۔ ان کے جانے کے بعد وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔ سسکیاں ہچکیوں میں بدلیں تھیں۔

قسمت نے ہر بار ہی اس کے ساتھ الگ ہی کھیل کھیلا تھا۔ کچھ نیا ہی ہوتا تھا اس کے ساتھ۔ زندگی میں فارہ نے اس وقت خود کو بے حد ٹوٹا ہوا محسوس کیا تھا۔ سب آس امید ختم ہو چکی تھی۔ اس وقت اسے لگ رہا تھا کچھ باقی نہیں رہا تھا۔۔۔ کچھ بھی نہیں۔۔۔

****

ندیم ملک فارہ کے پاس جانا چاہتے تھے لیکن نہیں گئے۔انھیں احساس تھا فارہ پر اس وقت کیا بیت رہی ہو گی۔لیکن بیت تو ان پر بھی رہی تھی۔یہ سب ان کے لیے بھی آسان نہیں تھا۔وہ اچھی طرح سمجھتے تھے کہ نکاح تو ہو چکا تھا۔لیکن نکاح کے بعد والی صورتحال بہت زیادہ گھمبیر ہونے والی تھی۔وہ فرحت بیگم کے پاس بھی نہیں جانا چاہتے تھے۔جانتے تھے کہ وہ بہت زیادہ ناراض ہو نگی۔اور بجائے کہ ان کی کسی بات کو سمجھنے کے اپنی بات ہی کریں گی۔جس سے مزید اختلافات بڑھتے۔سو انھیں اس وقت ان کے پاس جانا بھی مناسب نا لگا۔وہ خاموشی سے دوسرے کمرے میں گئے تھے۔کافی تھک بھی چکے تھے۔اب کسی سے مزید بحث کی بھی ہمت نا تھی ان میں۔وہ آنکھیں بند کیے صوفے پر ہی بیٹھے تھے جب فرہاد کمرے میں آیا۔اس کے ہاتھ میں ٹرے تھی جس میں دوائی اور دودھ کا گلاس تھا۔ندیم ملک جو آنکھیں بند کیے جانے کہاں گم تھے انھیں اس کی آمد کی خبر نا ہوئی۔۔

فرہاد بنا آواز کیے ٹرے رکھ کر ویسے ہی خاموش کھڑا انھیں دیکھنے لگا۔ان کے چہرے پر تھکن کے آثار تو تھے ہی۔لیکن دکھ اور تکلیف کا تاثر بھی چہرے پر تھا۔فرہاد اپنے والدین سے بہت پیار کرتا تھا۔سب کرتے ہیں اپنے ماں باپ سے محبت۔والدین کی محبت چیز ہی ایسی ہے۔لیکن اس محبت کی قدر۔۔۔اپنے والدین کی قدر بھی۔۔کوئی کوئی ہی جان سکتا ہے۔۔۔ہر کوئی نہیں۔اگر ہر کوئی جانتا تو دنیا میں کبھی اولڈ ہوم نا ہوتے۔اور قسمت والے ہوتے ہیں جو اپنے ماں باپ کے لیے اپنی خوشیاں بھی تیاگ دیتے ہیں۔اور اپنی زندگی میں ان کو اونچے مقام پر رکھتے ہیں۔اپنے فیصلوں میں ان کو اولین ترجیح دیتے ہیں۔

فرہاد کے لیے یہ فیصلہ مشکل تھا۔لیکن ناممکن نہیں۔جب بابا نے اس سے شادی کی بات کی تھی۔اس وقت بھی ان کو منع کر کے وہ دکھی ہوا تھا۔اور جب دوسری بار بات کی تو فرہاد کو صرف وہ نظر آئے تھے۔ان کا بھرم نظر

آیا تھا۔باقی سب جیسے پسِ پشت چلا گیا تھا۔وہ اس کے باپ تھے اگر اس سے کچھ مانگ رہے تھے اور مسلسل مانگ رہے تھے تو وہ کیسے انکار کر دیتا۔اسے ڈر لگا تھا۔ان کی بات نا مان کر بھی تو وہ ایشال کے ساتھ خوش نہیں رہ سکتا تھا۔ایک کسک سی زندگی بھر رہ جاتی۔لیکن جانے کیوں بابا کی بات مان کر اس کے دل میں کسی قسم کی کوئی بے چینی نہیں ہوئی تھی۔وہ خود حیران تھا۔نکاح کے وقت اور بعد میں بھی۔اس کا دل ایک ایسی ندی کی طرح تھا جو پر سکون سی بہہ رہی ہوتی تھی۔ایسی ہی پر سکون سی کیفیت میں وہ تھا۔ہاں مانتا تھا پریشانی ابھی ختم نہیں ہوئی تھی۔آنے والے کل کو جانے کیا کیا ہونا تھا۔ابھی اس کو ایشال کا سامنا بھی کرنا تھا۔جو سب سے کٹھن مرحلہ تھا۔ابھی تو بہت کچھ دیکھنا تھا۔اور اماں بھی ناراض تھیں۔لیکن وہ منا لے گا ان کو۔اس نے یہ قدم صرف بابا کے لیے اٹھایا تھا بابا کو اپنی پوری زندگی میں اس نے ایسے کبھی نہیں دیکھا تھا۔بابا بہت ہمت والے تھے۔بہت مضبوط۔۔۔لیکن فرہاد کو اب لگتا کہ ان کی ہمت ختم ہو چکی ہے اور ان کو سہارے کی ضرورت ہے۔۔۔اور وہ ان کو ایسے بے بس نہیں دیکھ سکا تھا۔وہ اماں اور بھائی کو نہیں سمجھا سکا تھا۔وہ اسے اتنی جلدی ہار ماننے پر برا بھلا کہہ رہے تھے۔کم ہمت سمجھ رہے تھے۔لیکن وہ اپنے بابا کو ایسے نہیں دیکھ سکتا تھا۔وہ انھیں نہیں سمجھا سکتا تھا یہ بات۔۔۔یا شاید وہ سمجھنا ہی نہیں چاہتے تھے۔۔۔فرہاد نے اس سوچ پر گہری سانس لی تھی۔

"بابا جان دوائی کھا لیں۔۔۔"اس نے سب سوچوں کو جھٹک کر انھیں بلایا۔جو اس کی آواز پر چونکے تھے۔

"آپ نے آج کی کوئی دوائی نہیں کھائی۔۔۔"وہ سیدھے ہوئے تو فرہاد بھی ساتھ والے صوفے پر بیٹھ کر ان کی جانب دودھ کا گلاس بڑھاتا ہوا بولا۔وہ گلاس پکڑ کر ہلکا سا بے دلی مسکرا کر رہ گئے۔اور دودھ پینے لگے۔

"کیاہوا۔۔۔بابا۔۔۔کوئی اور پریشانی ہے کیا۔۔۔"فرہاد ان کے انداز پر پوچھے بنانارہ سکا۔پریشانی سے انھیں دیکھنے لگا۔

"نہیں۔۔۔کوئی نہیں۔۔۔"وہ آہستہ سے بولے تو فرہاد خاموش ہو گیا۔دودھ پی کر انھوں نے گلاس رکھا تو فرہاد نے ان کو دوائی تھمائی۔دو گھونٹ پانی سے انھوں نے دوائی کھائی۔

"چلیے اب لیٹ جائیں۔۔۔۔اور سو جائیں۔۔۔"فرہاد کہتے ہوئے اٹھا۔وہ اٹھ کر بیڈ کی جانب گئے۔اور لیٹ گئے۔فرہاد ان پر چادر دینے لگا۔

"فرہاد۔۔۔"انھوں نے پکارا تو وہ ان کی جانب دیکھنے لگا۔

"تم ناراض تو نہیں ہونا۔۔۔"وہ شکستہ دلی سے اسے دیکھتے پوچھ رہے تھے۔فرہاد ان کے پاس بیٹھ گیا اور ان کا ہاتھ تھام لیا۔

"نہیں۔۔۔"فرہاد کے لہجے میں سچائی کی جھلک تھی۔فرہاد نے ان کو مسکرا کر دیکھا۔تاکہ انھیں اس کی بات کا یقین آجائے۔ندیم ملک کے چہرے پر سکون پھیلا تھا۔

"تم فکر مت کرنا میں طارق سے بات کرلوں گا اور اسے سمجھادوں گا۔۔۔۔اور تمہاری اماں کو بھی۔۔۔۔"وہ مزید بولے۔فرہاد سمجھ رہا تھا کہ وہ اسے تسلی دے رہے تھے۔مسکرا کر انھیں دیکھنے لگا۔

"بابا جان۔۔۔۔مجھے کوئی فکر نہیں ہے۔۔۔۔آپ بے فکر ہو جائیں۔۔۔"فرہاد نے ان کا ہاتھ دبا کر یقین دلایا۔تو وہ خاموش ہو گئے اور سامنے لگی پینٹنگ پر نظریں جمادیں۔کچھ پل بعد پھر وہ اس کی جانب دیکھنے لگے۔

"فرہاد۔۔۔"فرہاد ان کی جانب ہی متوجہ تھا۔فوراً بولا۔

"جی۔۔"

"مجھ سے ایک وعدہ کرو۔۔۔بلکہ میری قسم کھاؤ۔۔۔۔"

"کیا۔۔"ان کا لہجہ عاجزی بھرا تھا۔فرہاد نے سوالیہ انداز میں ان کو دیکھا۔

"میری قسم کھاؤ کہ کبھی فارہ کو نہیں چھوڑو گے۔۔۔۔چاہے جو بھی ہو جائے۔۔۔اس کا خیال رکھو گے۔۔۔"ان کے کہے الفاظ پر فرہاد نے گہری سانس بھری۔

"وعدہ۔۔۔"

"نہیں ایسے نہیں۔۔۔قسم کھاؤ۔۔۔"ندیم ملک اس کے ایک حرفی جواب پر مطمئین نا ہوئے تھے۔

"آپ کی قسم بابا۔۔۔"فرہاد نے ان کو پھر سے یقین دلایا۔

"نہیں کہو۔۔۔کہ آپ کی قسم بابا۔۔۔۔میں فارہ کو کبھی نہیں چھوڑوں گا۔۔۔چاہے جو بھی ہو جائے۔۔۔اس کا خیال رکھوں گا۔۔۔اسے خوش رکھوں گا۔۔۔۔"ندیم ملک ابھی بھی مطمئین نا ہوئے تھے۔وہ ساری بات کہہ کر اسے دیکھنے لگے کہ اب وہ بھی یہ سب دہرائے۔

"آپ کی قسم بابا۔۔۔میں فارہ کو کبھی نہیں چھوڑوں گا۔۔۔۔چاہے جو بھی ہو جائے۔۔۔ہمیشہ اس کا خیال رکھوں گا۔۔۔اسے خوش رکھوں گا۔۔۔"فرہاد کو ان کے سر پر ہاتھ رکھ کر ہی یقین دلانا پڑا تھا۔

"ٹھیک ہے اب تم جاؤ۔۔۔۔مجھے نیند آرہی ہے۔۔۔"وہ مطمئین ہو کر بولے۔ان کے انداز پر فرہاد نے ٹھنڈی سانس بھری۔

"کمال ہے بابا آپ بھی۔۔۔۔جب آپ کے کہنے پر شادی کرلی ہے تو اب اس کو نبھاؤں گا بھی۔۔۔۔اب اپنے لفظوں سے مکرنے والا انسان نہیں ہوں میں۔۔۔"

"جانتا ہوں۔۔۔میرا بیٹا بہت خالص دل والا ہے۔۔۔"بابا کے انداز میں محبت تھی۔فرہاد نے مسکرا کر ان کو دیکھا۔اٹھ کر لائیٹ بند کی اور کمرے سے باہر نکل آیا۔

****

فارہ روتے روتے خود ہی چپ کر چکی تھی۔کچھ دیر تو یونہی کھلی آنکھوں سے بے سبب ایک جگہ نظریں ٹکائے بیٹھی رہی۔پھر آہستہ آہستہ آنکھیں بوجھل ہو کر بند ہونا شروع ہوئیں۔تو اس نے تھک کر آنکھیں بند کر لیں۔ٹو سیٹر صوفے پر پاؤں اوپر رکھے صوفے کی پشت پر سر رکھے اپنے گھٹنوں کو سینے سے لگائے تھی۔ایک ہاتھ گھٹنے پر تھا اور ایک سر کے نیچے تھا۔آنکھیں بند کی تو نیند میں کب گم ہوئی پتا نا چلا۔اور جس وقت فرہاد کمرے میں آیا۔وہ گہری نیند میں تھی۔دروازہ بند کر کے پلٹا تو نظر صوفے پر پڑی۔فارہ اس وقت پوری طرح غافل تھی۔یہ اتنے دنوں کی شب بیداری کا نتیجہ تھا۔اس کے اعصاب اس قدر تھک چکے تھے۔جو وہ اس بے آرام سی حالت میں بھی ایسے گہری نیند میں تھی۔فرہاد نے ایک نظر اسے دیکھنے کے بعد چینج کرنے واش روم گیا۔دس منٹ کا شاور لیا۔جس سے جسمانی سکون ملا تھا۔باہر آکر بال سنوارے اور لائیٹ آف کر تا بیڈ پر جا کر لیٹ گیا۔اور آنکھوں پر بازو رکھ لیا۔کمرے میں ایک دم خاموشی چھا گئی۔گھڑی کی سوئی کی ٹک ٹک کے

ساتھ۔فارہ کی اتھل پتھل ہوتی سانسوں کی آواز فرہاد کے کانوں میں بخوبی سے جارہی تھی۔کچھ دیر میں اسے محسوس ہوا کہ وہ کچھ بڑبڑا بھی رہی تھی۔جانے کیا۔فرہاد کو سمجھ نہیں آرہی تھی۔اور وہ اس وقت سمجھنا بھی نہیں چاہتا تھا۔وہ سونے کی شعوری کوشش کرتے ہوئے چادر سر تک تان گیا۔

صبح اس کی آنکھ جلدی کھل گئی۔اٹھ کر گھڑی میں وقت دیکھا تو سات بجنے والے تھے۔نگاہیں خود بخود پلٹ کر صوفے تک گئیں تو فارہ سمٹی ہوئی گٹھری سی بنی ابھی تک ٹو سیٹر صوفے پر ہی سو رہی تھی۔صوفہ کی جانب کروٹ لیے اپنا چہرہ اس نے صوفہ کی پشت میں چھپایا ہوا تھا۔ایک بازو اپنے نیچے لیے دوسرا چہرے پر رکھے دونوں ٹانگوں کو پیٹ تک اکٹھا کیے سو رہی تھی۔ڈوپٹہ آدھا صوفے کی ہتھی پر تھا اور آدھا نیچے۔لیکن کپڑے بے ترتیب نہیں تھے۔ایسا لگ رہا تھا وہ سوتے میں بھی چوکنی تھی۔فرہاد نے نظریں ہٹا کر الماری سے اپنے کپڑے نکالے اور واش روم چلا گیا۔نہا کر فریش سا باہر آیا۔ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑا ہو کر بال برش کر رہا تھا۔جب فارہ کسمسائی تھی۔فرہاد کی نظریں ناچاہتے ہوئے بھی اس پر ٹک گئیں۔شاید وہ اس کے تاثرات دیکھنا چاہتا تھا۔فارہ نے مندی مندی سے آنکھیں کھولیں تو صوفہ ہی نظر آیا۔وہ آہستہ سے سیدھی ہو کر اٹھ بیٹھی۔اور گردن مسلنے لگی۔نیند میں تو پتا نہیں چلا لیکن تنگ جگہ پر سونے سے اب گردن اور کندھے میں درد سا محسوس ہو رہا تھا۔فرہاد نے اس پر سے نظریں ہٹا کر برش ڈریسنگ ٹیبل پر رکھا۔اور موبائل،والٹ اور چابیاں اپنی جیب میں رکھنے لگا۔آواز پر فارہ ٹھٹھکی اور سر اٹھا کر دیکھنے لگی تو فرہاد پر نظر پڑتے ہی اس کی آنکھیں پوری کھل گئیں۔وہ سانس روکے فرہاد کی پشت کو دیکھ رہی تھی۔جو موبائل پینٹ کی جیب میں رکھ رہا تھا۔اور جب وہ پلٹا تو اس کے چہرے پر سنجیدہ تاثرات تھے۔فارہ نے اس پر سے نظریں ہٹالیں۔تو نگاہیں اپنے ہی ڈوپٹے تک گئیں۔جو آدھا صوفے پر اور آدھا نیچے لٹک رہا تھا۔فرہاد اس پر کوئی توجہ دیئے بغیر بیڈ کے ساتھ رکھے سائیڈ

ٹیبل پر گیا۔وہاں پر فہیم کی ضمانت سے متعلق کاغذات کا فولڈر پڑا تھا۔وہ فولڈر اٹھایا اور فارہ کی جانب نگاہ کیے بغیر کمرے سے نکل گیا۔اس کے جانے کے بعد فارہ نے مردہ دلی سے ڈوپٹے کی جانب ہاتھ بڑھایا تھا۔

****

نیازی ہاؤس میں کل رات خوشی کا سماں تھا۔ان کو سو فیصد یقین تھا کہ ندیم ملک اپنے بیٹے کو بچانے کے لیے فارہ کو ان کے حوالے کر دے گا۔ان کے خیال میں فارہ اتنی بھی عزیز نہیں ہو گی ان کو کہ اس کے لیے وہ اپنے بیٹے کے لیے مشکلات کھڑی کر دیتے۔رات سب کی پر سکون گزری تھی۔لیکن سلیم نیازی کچھ زیادہ ہی مستی میں تھا وہ تصور میں جانے کہاں کہاں پہنچ چکا تھا۔اور جانے کیا کچھ کر چکا تھا فارہ کے ساتھ۔۔۔لیکن اس رات کی صبح ان کا سکون درہم برہم ہو گیا تھا۔جب سلیم نیازی کو پولیس سٹیشن سے فون آیا۔

"ہاں بولو۔۔۔انسپکٹر صاحب۔۔۔خوب تواضع کی پھر اس لڑکے کی۔۔۔"

"تواضع کو چھوڑیے صاحب۔۔۔لڑکا یہاں سے جا چکا ہے۔۔۔"

"کیا بک رہے ہو۔۔۔"اس کی بات پر سلیم ناگواری سے بولا۔

"جناب بڑی پہنچی ہوئی سفارش آئی تھی۔بڑا افسر ساتھ آیا تھا۔اور لڑکے کا کوئی قصور بھی نا تھا۔۔۔لڑکی کا ماموں آیا تھا ساری بات بتائی اور لڑکے کو لے کر چلا گیا۔۔۔"انسپکٹر نے ساری بات سکون سے بتائی۔اسے تو پیسوں سے مطلب تھا جو وہ لے چکا تھا۔لیکن سلیم کا سکون ختم کر چکا۔۔۔سلیم نے خود کو گالی دینے سے بمشکل روکا اور غصے میں فون کاٹ دیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

انتباہ:اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جاے۔

اور کمرے سے باہر گیا۔جاوید نیازی اور عاسمہ ناشتے سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔سلیم نیازی کو غصے سے آتے دیکھ کر دونوں حیران ہوئے اور سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگے۔

"نکل گیا ہے وہ (گالی)۔۔۔۔۔وہاں سے۔۔۔۔" سلیم نے آتے ہی گالیوں سے بات شروع کی۔اور اتنے سے جملے میں الفاظ سے زیادہ گالیاں تھیں۔جاوید نیازی کا چائے والا ہاتھ واپس پلیٹ تک گیا۔

"کیا مطلب۔۔۔" وہ نا سمجھی سے اسے دیکھتے پوچھ رہا تھا۔سلیم کی بات اور گالیوں کے بیچ وہ دونوں بات نہیں سمجھ پائے تھے۔

"بھابھی۔۔۔ تیرا بھائی آیا تھا۔۔۔لے گیا ہے اس (گالی) کو۔۔۔۔" سلیم عاسمہ کو دیکھ کر طنزیہ ہوا تھا۔

"کیسے۔۔۔ تم نے تو کہا تھا۔۔۔ فکر کی کوئی بات نہیں۔۔۔اچھے خاصے پیسے کھلائے تھے۔۔"

"وہ (گالی) کوئی بڑے افسر سمیت پہنچ گیا پولیس۔۔۔اور ساری بات کی اس نے۔۔۔ کہ ماں کا کوئی تعلق نہیں۔۔۔وہ اپنے باپ کے گھر ہے۔۔۔" سلیم نیازی کا غصہ کم ہونے میں نہیں آرہا تھا۔اس کی بات سن کر جاوید اور عاسمہ دونوں کا رنگ اڑ گیا تھا۔وہ لوگ تو جشن منا رہے تھے ایسے بھی ہو جائے گا سوچا بھی نہیں تھا۔

"اب سالے صاحب کو اس سب میں پڑنے کی کیا ضرورت آگئی تھی۔۔۔" جاوید نے چبھتی نظروں سے عاسمہ کو دیکھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"مجھے کیا معلوم اب کون سی محبت جاگ گئی اس کے لیے۔۔۔" ان کے انداز پر عاسمہ چڑ کر بولیں تھیں۔

"میں اتنی آسانی سے نہیں جانے دوں گا اسے۔۔۔اب بات میری ضد کی ہے۔۔۔۔فارہ کو وہاں سے نکال کے نا لایا تو میرا نام بھی سلیم نیازی نہیں۔۔۔" سلیم نیازی کے لیے اس موڑ پر ہار ماننا آسان نہیں تھا۔اس کے لہجے میں آنچ تھی۔

"نہیں تم کچھ نہیں کرو گے۔۔۔اب میں ہی کروں گا جو بھی کرنا ہے۔۔۔" جاوید نیازی نے اسے روکا۔اور موبائل پر نمبر ملاتے ہوئے باہر نکل گیا۔ سلیم نیازی نے جاوید کے جانے کے بعد غصے میں شیشے کا گلاس اٹھا کر دیوار میں مارا تھا۔

****

ثاقب علی خود فہیم کو لے کر گھر آئے تھے۔ فرہاد اور ندیم ملک ان سے ملے اور ان کا شکریہ ادا کیا۔جواب میں صرف انھوں نے ایک بات ہی کی۔

"شکریہ کی کوئی بات نہیں۔۔۔مجھے خود بہت افسوس اور شرمندگی ہے کہ آپ کی فیملی اس سب میں انوالو ہو رہی ہے۔۔۔لیکن آپ فارہ سے جڑے ہیں تو یہ سب تو ہو گا ہی اب۔۔۔مجھے پورا یقین ہے کہ آپ فارہ کا دھیان رکھ پائیں گے۔۔۔بہت اچھے سے۔۔۔۔" آخر میں ثاقب علی فرہاد کو دیکھ کر ہلکا سا مسکرائے تھے۔ فرہاد نے بہت مشکل سے اپنے تاثرات کو نارمل رکھا تھا۔اسے تو اس سارے معاملے میں پڑنے کا کوئی شوق نا تھا۔ لیکن اپنے بابا کی وجہ سے وہ پڑ چکا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"فرہاد جاؤ بیٹا۔۔۔فارہ کو لے کر آؤ۔۔۔"

"جی بابا۔۔۔" فرہاد کو ناچار اٹھنا ہی پڑا۔ لیکن اس نے بھی اندر جا کر ملازم سے ہی آگے فارہ کو پیغام پہنچایا تھا۔فارہ کمرے میں ہی تھی۔ناخود باہر نکلی ناہی کوئی آیا تھا۔کیا کرے کیا نا کرے کے بیچ میں پھنسی ہوئی تھی۔تنگ آکر بیگ سے اپنے کپڑے نکالے اور نہانے چلی گئی۔نہا کر ابھی باہر ہی آئی تھی کہ دروازہ کھٹکا وہ شش وپنج میں کھڑی رہی کہ پھر سے دستک ہوئی۔

"کون۔۔۔"

"میم۔۔۔نیچے صاحب بلا رہے ہیں آپ کو۔۔۔"

"کون سے صاحب۔۔۔"

"فرہاد صاحب۔۔۔"اس کے جواب پر فارہ حیران ہوئی تھی۔

"اچھا آ رہی ہوں۔۔۔"فارہ نے ڈوپٹہ سے ہی گیلے بالوں کو دو چار جھٹکے دیے۔پھر یونہی ہی گیلے بالوں کو لپیٹ کر کیچر لگایا اور اوپر سے ڈوپٹہ لے لیا۔باہر نکلی تو کوئی نظر نا آیا۔خیر وہ یونہی آگے چلتی رہی کوئی تو نظر آ ہی جائے گا۔لیکن کمروں کے دروازے بند تھے۔صرف کچن میں ہی کچھ کھٹ پٹ نظر آئی۔وہ کچن کی جانب گئی سوچا ملازم سے ہی کچھ پوچھے۔

"فرہاد مجھے تو یہ پریشانی کھائے جا رہی ہے کہ ایشال پر کیا گزرے گی۔۔۔وہ تو یہ سب برداشت نہیں کر پائے گی۔۔۔"کچن کا دروازہ چھ سات قدم کی دوری پر تھا جب اسے اندر سے آواز آئی۔وہ وہیں رکی تھی۔

"میں نے یہ سب جان کر نہیں کیا بھابھی۔۔۔اسے بھی مجھے سمجھنا چاہیے۔۔۔اگر وہ سمجھے گی تب ہی ہم میں رشتہ قائم ہو سکے گا۔۔۔"فرہاد کی آواز واضح تھی۔اور لہجہ بھی کسی قسم کی جھجھک سے صاف تھا۔

"بات تو تمہاری صحیح ہے۔۔۔کیا تم اب بھی اس سے شادی کرو گے۔۔۔"ندا بھابھی اسی الجھن میں پھنسی تھیں۔

"جی۔۔۔اس سے ہی شادی کروں گا۔۔۔میں کلیئر ہوں اس معاملے میں۔۔۔"فرہاد کا انداز دوٹوک تھا۔

"لیکن اب ساری بات تو ایشال کی ہے نا۔۔۔اگر وہ چاہے گی تو ہی کچھ ہو گا۔۔۔لڑکیاں یہ سب برداشت نہیں کرتی۔۔۔"ندا بھابھی نے گہری سانس بھر کر کہا۔فارہ نے آگے سے سننا ہی نہیں چاہا کہ اب فرہاد کیا جواب دیتا ہے وہ وہاں سے پلٹ گئی تھی اور باہر کی جانب اپنے قدم بڑھائے۔

اتنی چیزیں اور واقعات یوں آگے پیچھے ہوئے تھے۔اور اب یہ نکاح۔

"اگر نکاح کرنا ہی نہیں تھا تو مرد بن کر انکار کرتے تم فرہاد ملک۔۔۔نا کہ میرے ساتھ زبردستی۔۔۔تم مرد صرف اپنے ماں باپ کے ہی سگے ہوتے ہو اور کسی کے نہیں۔۔۔"فارہ نے کڑھتے دل و دماغ سے سوچا تھا۔

"ارے فارہ میں نے کب سے بھیجا ہے فرہاد کو تمہیں بلانے کو تمہارے ماموں آئیں ہیں۔۔"ندیم ملک کی آواز پر وہ سوچوں سے نکلی تھی۔

"چلو۔۔۔وہ انتظار کر رہے ہیں۔۔"فارہ خاموش ہی رہی۔اور خاموشی سے ہی ان کے پیچھے کو گئی۔

"سلام و علیکم۔۔۔"اس نے کمرے میں داخل ہوتے سلام کیا تو ثاقب علی اٹھ کھڑے ہوئے۔

"کیسی ہو بیٹا۔۔۔"اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر انھوں نے سلام کا جواب دیتے ہوئے پوچھا۔

"ٹھیک آپ کیسے ہیں۔۔۔اور نانا۔۔۔"فارہ نے صوفے پر بیٹھ کر پوچھنے لگی۔وہ بھی بیٹھ چکے تھے۔

"میں بھی ٹھیک ہوں اور نانا بھی پہلے سے کچھ بہتر ہیں۔۔۔کسی قسم کی کوئی پریشانی تو نہیں نا۔۔۔"فارہ کو آج ان کا انداز اس دن کی نسبت قدرے بہتر محسوس ہوا۔آج ان کے انداز میں اپنائیت بھی تھی۔

"نہیں میں ٹھیک ہوں۔۔۔"فارہ کو مسکرا کر جواب دینا پڑا۔جبکہ دل تو کہہ رہا تھا۔کہ کہہ دے۔۔"ہاں بہت پریشانی ہے۔۔۔بلکل سکون نہیں ہے یہاں۔"

"کسی چیز کی ضرورت ہے کچھ چاہیے۔۔۔"فارہ نہیں جان سکی کہ وہ فارمیٹلی کے لیے یہ سب پوچھ رہیں ہیں یا سچ میں اس کی پراوہ میں پوچھ رہے تھے۔فارہ کا دل کیا کہ کہہ دے"مجھے سکون چاہیے صرف سکون۔۔۔کیا وہ دے سکتے ہیں آپ۔۔"

لیکن بولی تو بلکل مترادف بولی تھی۔

"نہیں۔۔۔سب کچھ ہے۔۔۔"

کچھ دیر ندیم ملک کے ساتھ بات کرنے کے بعد انھوں نے اجازت مانگی اور وہ چلے گئے۔ندیم ملک انھیں رخصت کرنے باہر تک گئے۔اندر آئے تو وہ سوچوں میں گم بیٹھی تھی۔

"کیا تم مجھ سے ناراض ہو فارہ۔۔۔"

"نہیں۔۔"وہ گہرا سانس بھر کر بولی تھی۔

"لیکن اس سب مسئلے کا حل نکاح کے علاوہ بھی کچھ ہو سکتا تھا۔۔۔"

"پتہ نہیں لیکن مجھے اس سب میں صرف یہ نظر آیا کہ تم ہمیشہ کے لیے اب میرے پاس رہو گی۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"صرف پاس لیکن خوش نہیں۔۔۔"وہ کہنا چاہتی تھی لیکن خاموش رہی بس پژمردہ سی مسکرائی۔اس سے پہلے کہ ندیم ملک اسے مزید کچھ کہتے اندر سے شور کی آوازیں آنے لگیں۔ندیم ملک اٹھ کر اندر گئے فارہ نے بھی ان کے پیچھے گئی۔لیکن دروازہ پر پہنچ کے ہی اس کے قدم تھمے تھے۔

"تم یہ کیسے کر سکتے ہو فرہاد۔۔۔صرف دو مہینوں بعد تھی ہماری شادی۔۔۔تم ایسے کیسے کسی اور سے شادی کر سکتے ہو۔۔۔"ایشال سخت غصے میں کانپ رہی تھی۔ندا بھابھی نے اسے پکڑا ہوا تھا۔لیکن وہ پھر بھی سنبھلنے میں نہیں آرہی تھی۔طارق صاحب بھی چہرے پر ناگواری سجائے کھڑے تھے۔

"ایشال سکون اور تسلی سے بھی بات ہو سکتی ہے۔۔۔طارق انکل۔۔۔آیئے ہم بیٹھ کر بات کرتے ہیں۔۔۔"فہیم بھائی نے معاملے کو سلجھانا چاہا۔حالانکہ وہ خود بہت تھکے ہوئے تھے اس وقت وہ آرام کرنا چاہتے تھے۔لیکن ایشال اور طارق انکل کو سنبھالنا زیادہ اہم تھا۔

"ایشال۔۔۔میں تم سے سب بات کرتا ہوں لیکن پہلے رونا بند کرو۔۔"فرہاد نے سکون سے ایشال کو دیکھا۔اس کی بات پر ایشال نے اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"انکل آیئے ہم آپ سے بات کرتے ہیں۔۔۔چیزیں کچھ اس طرح سے ہو گئیں۔۔۔کہ یہ سب کرنا پڑا۔۔۔"

"فہیم تم مجھے اس بارے میں کیا صفائی دو گے۔۔۔کیا۔۔۔"طارق صاحب کا لہجہ ترشی لیے ہوئے تھا۔

"طارق صاحب۔۔۔بیٹھ کر بات کریں گے تو معلوم ہو گا آپ کو۔۔۔"ان کا لہجہ ندیم ملک کو ناگوار گزرا تھا۔تو وہ بھی بولے بنا نا رہ سکے۔

"انکل آیئے۔۔۔پلیز۔۔۔"فہیم نے معاملہ کو بگڑتے دیکھ کر انکل کو لجاجت بھرے انداز میں کہا تو وہ ماتھے پر بل لیے اماں کے کمرے کی طرف بڑھے۔ان کے جانے کے بعد فرہاد نے ایشال کا ہاتھ پکڑا اور اسے اپنے کمرے میں لے گیا۔دروازے پر کھڑی فارہ نے سب دیکھا تھا۔ندیم ملک اور فہیم بھی طارق صاحب کے پیچھے کمرے میں گئے۔ندا بھابھی کچن میں گئیں تھیں۔جس کمرے میں وہ سب گئے تھے وہاں سے اب بلند آوازیں آ رہیں تھیں۔جن میں بلند آواز فرحت بیگم اور طارق انکل کی تھی۔تھوڑی دیر بعد شور تھما تھا۔

"کیا بتاؤ گے فرہاد اب تم مجھے بتاؤ۔۔۔کہ یہ شادی کیوں کی۔۔۔سو ہزار وجہ بھی ہوں۔۔۔ہر وجہ درست بھی ہو۔۔۔لیکن مجھے کچھ نہیں سننا۔۔۔اگر تمہیں مجھ سے محبت ہوتی تو کچھ بھی ہو جاتا تم یہ شادی کبھی نا کرتے فرہاد۔۔۔کبھی نہیں۔۔۔"ایشال کمرے میں آتے ہی پھٹی تھی۔فرہاد خاموش صرف اس کو بولتے سن رہا تھا۔

"بس یا کچھ اور۔۔۔"وہ خاموش ہوئی تو فرہاد نے اسے پوچھا۔جواباً ایشال نے زخمی نگاہ اس پر ڈالی تھی۔

"دیکھو۔۔۔سب ویسے ہی ہو گا۔۔جیسے ہونا تھا۔۔۔یہ سب بھول جاؤ۔۔۔۔"

"تم یہ کہہ رہے ہو کہ تم مجھ سے بھی شادی کرو گے۔۔۔"

"تمہیں نہیں کرنی مجھ سے شادی۔۔۔"

"مجھے اس فرہاد سے شادی نہیں کرنی جو ایک شادی کر چکا ہے آل ریڈی۔۔۔"

"ایشال۔۔۔وہ سب وقت کی ضرورت ہے۔۔۔تم سے شادی میری ضرورت ہے۔۔۔بہت فرق ہے۔۔۔"

"تم مجھے اس بات پر مائل کر رہے ہو کہ تم سے شادی کر لوں اب۔۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"نہیں۔۔۔یہ تمہارا فیصلہ ہو گا اب کہ تمہیں شادی کرنی ہے یا نہیں۔۔۔" فرہاد نے دیکھا اس کی بات سننے کی بجائے وہ کسی اور طرف متوجہ تھی۔ پھر وہ واش روم کے کھلے دروازے سے اندر چلی گئی۔ واپس آئی تو اس کے ہاتھ میں کپڑے تھے۔

"یہ تمہارا بیڈ روم ہے۔۔۔" وہ کپڑے لہرا کر اس دیکھتے ہوئی پوچھ رہی تھی۔

"یہ کپڑے کیا کر رہے ہیں تمہارے بیڈ روم میں۔۔۔وقت کی ضرورت۔۔۔رات کی ضرورت بھی بن گئی ہو گی پھر۔۔۔" ایشال نے دکھ سے کپڑے صوفے پر پھینکے اور اپنے آنسو صاف کرتی کمرے سے نکل گئی تھی۔ پیچھے فرہاد ششدر کھڑا رہ گیا تھا۔

* *

دو دن گزر چکے تھے۔ لیکن گھر کا ماحول تناؤ بھرا تھا۔ فرحت بیگم اب تک ناراض تھیں۔ جن کی وجہ سے فہیم اور ندا بھی فارہ کے ساتھ تکلف ہی برت رہے تھے۔ اس کا بیگ اور کپڑے ملازم کے ہاتھ اسی کمرے میں پہنچا دیئے گئے تھے جہاں وہ رہ رہی تھی۔ اور اس کے بعد اس کا فرہاد سے سامنا بھی نہیں ہوا۔ ہاں کھانا اسے وقت پر مل جاتا تھا۔ ایک دو بار ندیم ملک نے اس کے ساتھ کھانا کھایا تھا۔ لیکن ڈائننگ ٹیبل پر اسے کوئی نہیں بلاتا تھا۔ فارہ اندر ہی اندر سلگ رہی تھی۔ وہ ایک ایسی قید میں تھی۔ جہاں سے وہ چاہ کر بھی نکل نا پا رہی تھی۔ ورنہ تو دل کر رہا تھا بھاگ جائے۔ لیکن نہیں بھاگ کر کہاں جاتی۔ کوئی ایسا نہیں تھا جو اس کو سنبھال لیتا۔ اس کو سمجھ لیتا۔۔۔کوئی نہیں۔۔۔۔یہ رشتے جو اسے ملے تھے انھوں نے اسے بے بس ہی کر دیا تھا۔۔۔لاچار کر دیا تھا۔۔۔وہ اس سے زیادہ خوش تب تھی جب ان سب سے دور تھی۔۔۔اور ممکن تھا یہاں سب کے رویے کو

دیکھتے ہوئے فارہ اپنے سوچے پر عمل کر بھی لیتی لیکن وہ کر نہیں سکی۔ کیونکہ اس کے اگلے دن ہی عاسمہ اور جاوید ایک بار پھر ان کے گھر آئے تھے۔

اس بار وہ لوگ بھی بڑے پولیس آفیسر کو خاصی سفارش کے ساتھ لائے تھے۔

"ندیم صاحب ان صاحبہ کا کہنا ہے کہ آپ نے ان کی بیٹی کو زبردستی اس گھر میں روک کر رکھا ہے۔۔۔" پولیس آفیسر کا انداز سنجیدگی بھرا تھا۔ لیکن اس انداز میں ایک متانت تھی۔ ندیم ملک اس کے انداز سے بھانپ چکے کہ وہ بڑا آفیسر تو بھلے تھا لیکن ایک اچھا انسان بھی لگ رہا تھا۔ ندیم ملک نے ان کے ساتھ اچھے طریقے سے سلام دعا کی تھی۔ اور عزت کے ساتھ آفیسر کو گیسٹ روم میں بٹھایا۔ پولیس آفیسر ندیم ملک کے اخلاق سے متاثر ہوا تھا۔ جب ہی بات کرتے ہوئے اس کا انداز بھی عام پولیس والوں کی طرح برا نا تھا۔ جب کہ اس سارے عمل کے دوران عاسمہ اور جاوید کڑوے گھونٹ پیتے رہے۔ سفارش بھلے بڑی لائے تھے۔ لیکن جو کچھ بھی انھوں نے بتایا تھا وہ جھوٹ تھا۔ عاسمہ نے تو جھوٹی ممتا جتلانے کے لیے جھوٹے آنسو بھی بہائے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"سر آپ کو غلط بتایا گیا ہے وہ بچی میری بھتیجی ہے اور بہو بھی۔۔۔ وہ اس گھر میں اپنے شوہر کے ساتھ رہ رہی ہے۔۔۔ اور خوش ہے۔۔۔" ندیم ملک کے بولے گئے جملے میں لفظ بہو نے جاوید اور عاسمہ دونوں کو جھٹکا دیا تھا۔ انھوں نے اس نہج پر سوچا بھی نا تھا۔ اس وقت دونوں کے تاثرات دیکھنے والے تھے۔ فرہاد اس وقت گھر موجود نہیں تھا۔ نا ہی ندیم ملک نے اسے بلایا۔ ان کے خیال میں وہ یہ معاملہ ہینڈل کر سکتے تھے۔

"اگر ایسی بات ہے تو میں اس بچی سے اکیلے میں بات کرنا چاہتا ہوں۔۔۔"پولیس آفیسر نے کچھ لمحوں بعد سوچ کر کہا تھا۔

"جی ضرور۔۔۔ آپ چاہیں تو اندر اس کے کمرے میں چلیں جائے۔۔۔۔ آپ ایک معاملہ فہم انسان لگ رہے ہیں۔۔۔بات کو ضرور سمجھیں گے۔۔۔۔ ہمیں آپ پر یقین ہے۔۔۔"ندیم ملک کے لہجے میں سچائی جھلک رہی تھی۔عاسمہ اور جاوید کو سمجھ نا آئی وہ کیا بولیں۔ابھی وہ اسی جوڑ توڑ میں ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے کہ ندیم ملک اپنی ہمراہی میں پولیس آفیسر کو باہر لے گئے۔فارہ کے پاس لے جانے کے لیے۔

"سر فارہ آپ کے بارے میں نہیں جانتی کہ آپ کس مقصد کے لیے یہاں آئیں ہیں۔۔۔ آپ اس سے جیسے بھی چاہے پوچھ کر تسلی کر سکتے ہیں۔۔۔"ندیم ملک کی بات پر پولیس آفیسر نے اثبات میں سر ہلایا۔

"فارہ بیٹا۔۔۔یہ آپ سے بات کر کے کچھ تسلی کرنا چاہتے ہیں آپ بے فکر ہو کر ان کی بات کا جواب دیں۔۔۔"ندیم ملک دروازہ ناک کر کے اندر گئے۔اور پیچھے پولیس آفیسر بھی۔فارہ ان دونوں کو دیکھ کر اور ان کی بات سن کر حیران رہ گئی۔فارہ کو کچھ سمجھ نا آیا۔وہ کس بارے میں بات کر رہے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"جی بیٹا۔۔۔تو خوش ہیں آپ یہاں۔۔۔"ندیم ملک کے جانے کے بعد پولیس آفیسر نے اسے پہلے حال پوچھا پھر مسکرا کر پوچھنے لگے۔

"آپ یہ سب کیوں پوچھ رہے ہیں۔۔۔"اس نے الجھن سے ان کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"آپ جانتی ہی ہوں گی نا اپنی والدہ کے متعلق ان کا یہ دعوی ہے کہ آپ کو یہاں زبردستی روکا ہوا ہے۔۔۔کیا ایسی ہی بات ہے۔۔۔"آفیسر کا انداز اب سنجیدہ تھا۔

"نہیں ایسی بات نہیں ہے۔۔۔۔میں اپنی مرضی سے ہوں یہاں۔۔۔"ان کے کہنے کے کچھ لمحوں بعد وہ بولی تھی۔

"اور خوش بھی ہیں آپ۔۔؟؟"

"جی خوش ہوں۔۔۔"

"ٹھیک ہے بیٹا۔۔۔۔"انھوں نے مزید کوئی بات نہیں کی اور کمرے سے نکل۔ پیچھے فارہ سوچوں میں الجھی بیٹھی رہ گئی۔یہ سب کیا ہو رہا تھا۔۔؟؟جو ہو رہا تھا وہ ٹھیک تھا کیا۔۔؟؟اگر ٹھیک ہے بھی تو وہ خوش کیوں نہیں ہے۔۔۔یوں لگ رہا تھا کوئی بھی خوش نہیں ہے۔۔۔۔بے چینی تھی جو بڑھتی ہی جا رہی تھی۔۔۔ختم ہونے نام ہی نہیں لے رہی تھی۔۔۔۔!!

اس دن عاسمہ اور جاوید نیازی کو پھر منہ کی کھانی پڑی تھی۔اور اپنی ہار پر وہ تلملا کر رہ گئے تھے۔فارہ کی زندگی کے وہ دن بہت برے تھے۔۔۔ان چاہے پن کا احساس ہر پل تھا۔سوائے ندیم ملک کے اس کے لیے وہاں کسی کے بھی انداز میں اپنائیت نا تھی۔انہی دنوں نانا کی وفات ہوئی۔لیاقت علی اس دارِ فانی سے کوچ کر گئے تھے۔فارہ ندیم ملک کے ساتھ ان کے جنازے پر گئی تھی۔ فہیم تو خود ہی بابا کے ساتھ جانے کو تیار ہو چکا تھا۔جو ثاقب علی نے اسے جیل سے رہا کروایا تھا اس لحاظ سے اسے لگا کہ وہاں اسے جانا چاہیے۔لیکن فرہاد کو بابا نے کہا تھا تو گیا۔وہ بھی منہ بنائے غصہ دکھاتے ہوئے۔فارہ سب دیکھ رہی تھی۔بھانپ بھی رہی تھی لیکن خاموش تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہاں فارہ کو دیکھ کر عاسمہ تو جلی ہی تھی۔ سلیم نیازی کی آنکھوں میں بھی شعلے لپکے تھے۔اس کے نزدیک فارہ ان کے ہاتھ سے بہت آسانی سے نکل گئی تھی۔باقی کا تو معلوم نہیں لیکن اس کی مردانہ انا پر چوٹ پڑی تھی۔اور بہت بری چوٹ پڑی تھی۔ایسی چوٹ جو ٹھیک نہیں ہو رہی تھی۔بلکہ فارہ کو دیکھتے ہی پھر وہ چوٹ تازہ ہوئی تھی۔اس کا ذہن نئی چال چلنے لگا تھا۔

لیاقت علی کی وفات کے بعد ثاقب علی اپنی فیملی سمیت باہر سیٹل ہونے لگے تھے۔یہ بات فارہ کو ندیم ملک نے ہی بتائی تھی۔فارہ بھی ان سے یہاں سے جانے کے متعلق بات کرنا چاہتی تھی۔لیکن اس سے پہلے ہی انھوں نے اس سے رخصتی کی بات کر لی۔

"لیکن اگر فرہاد نہیں چاہتا تو آپ اس کے ساتھ زبردستی کیوں کر رہے ہیں۔۔۔"ان کی بات کے جواب میں وہ یہ بولی تھی۔ندیم ملک اپنی بات کا یہ جواب سن کر چونکے تھے۔

"کیا اس نے تمہیں کہا ہے کہ۔۔۔وہ خوش نہیں ہے۔۔۔"

"نہیں اس نے مجھے نہیں کہا۔۔۔لیکن مجھے تو یہ بھی معلوم ہے کہ آپ کے علاوہ کوئی بھی اس رشتے کے لیے راضی نہیں ہے۔۔۔مجھے یہ بات بھی کسی نے نہیں بتائی۔۔۔میں محسوس کر سکتی ہوں۔۔۔۔"

"ایسا نہیں ہے۔۔۔فرہاد نے میرے سر کی قسم کھائی ہے وہ تمہیں خوش رکھے گا۔۔۔"ان کی بات پر فارہ بس انھیں دیکھ کر رہ گئی۔کچھ لمحوں بعد وہ کچھ بولنے کے قابل ہوئی تھی۔

"اور میں۔۔۔میری خوشی۔۔۔"

"میں کسی ایسے انسان کے ساتھ کیسے خوش رہ سکتی ہوں۔۔۔جو مجھے میرے لیے کبھی خوش نہیں رکھ سکے گا۔۔۔ آپ بتائیں کیا یہ سہی ہو گا۔۔"فارہ نے ان کو سوالیہ انداز میں دیکھا۔

"میں مانتی ہوں آپ کو میری بہت فکر ہے۔۔۔لیکن یہ سب ٹھیک نہیں ہے۔۔۔۔تائی اماں بھی نہیں راضی۔۔۔میری وجہ سے آپ سب میں اختلافات پیدا ہو گئے ہیں۔۔۔دوریاں آ گئیں ہیں۔۔۔اور یہ احساس مجھے بے چین کیے رکھتا ہے ہر پل۔۔۔ان چاہے ہونے کا احساس بے سکون کیے رکھتا ہے۔۔۔میں ایسی نہیں ہوں تایا جان۔۔۔بلکل ایسی نہیں ہوں۔۔۔آپ نے مجھے کمزور کر دیا ہے۔۔۔"آخر میں فارہ کی آواز ڈبڈبا گئی۔ندیم ملک اس کی پوری بات سنتے ساکت تھے۔

"مجھے یہاں سے جانا ہے۔۔۔اب مجھ میں اور ہمت نہیں ہے کہ میں یہاں رہ سکوں۔۔۔ساری زندگی کے لیے تو شاید کبھی بھی نہیں۔۔۔میں بہت خوددار ہوں۔۔۔میری عزتِ نفس کبھی یہ گوارا نہیں کرے گی کہ میں اس گھر میں رہوں جہاں میرا وجود سب کے لیے ان چاہا ہے۔۔۔میری موجودگی ناگوار ہے۔۔۔میں نہیں رہ سکتی مزید یہاں۔۔۔پلیز مجھے واپس جانے دیں۔۔۔پلیز۔۔۔۔"فارہ کی آواز آنسوؤں کی وجہ سے بھیگ سی گئی تھی۔وہ ہاتھ جوڑے ان سے گویا منت کر رہی تھی۔ندیم ملک نے اس سے کچھ نہیں کہا۔نا ہی اسے چپ کروایا۔بس خاموشی سے اٹھ کر کمرے سے باہر نکل گئے تھے۔ان کے جانے کے بعد ہاتھوں میں چہرہ چھپائے کھل کے رونے لگی تھی۔گھٹن تھی جو اندر ہی اندر بڑھتی جا رہی تھی۔

****

ندیم ملک جانتے تھے کہ فارہ اپنی بات میں سہی ہے۔اتنے دن ہو چکے تھے۔فرحت بیگم اور ان کے تعلقات میں کوئی بہتری نہیں آئی تھی۔فرحت بیگم نے ان کو برملا کہا تھا کہ فرہاد کا نکاح کرنے پر وہ انھیں کبھی معاف نہیں کریں گی۔بچے تو وہ بھی نہیں تھے۔سب دیکھ اور جانچ رہے تھے۔کہ کوئی بھی فارہ کو قبول نہیں کر پا رہا۔یہاں تک کہ فرہاد کے رویے سے بھی ان کو مایوسی ہوئی تھی۔انھیں لگا فرہاد نے صرف ان کو بہلانے کے لیے اس رات وہ سب کہا تھا۔اور وہ بہل بھی گئے تھے۔لیکن یہ سب ایسے تو نہیں ہو جانا تھا۔جب تک فرہاد خود نا چاہتا۔اس دوپہر اور رات انھوں نے کھانا نہیں کھایا تھا۔فہیم اور ندا باری باری ان کو پوچھنے آئے تھے لیکن ان کے انکار پر خاموشی سے واپس چل دیئے۔

"بابا طبعیت ٹھیک ہے آپ کی۔۔۔آپ نے لنچ بھی نہیں کیا اور اب ڈنر کے لیے بھی نہیں آئے۔۔۔"فرہاد کو معلوم ہوا تو وہ پریشانی سے ان کے پاس آیا تھا۔ندیم ملک صوفے کی پشت سے ٹھیک لگائے انکھیں بند کیے بیٹھے تھے۔فرہاد کے آنے پر بھی انھوں نے آنکھیں نا کھولیں۔نا ہی اس کی بات کا جواب دیا۔

"بابا جان۔۔۔"فرہاد نے پریشان ہو کر ان کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔تو انھوں نے آنکھیں کھولیں لیکن اس کی طرف دیکھے بنا اس کا ہاتھ اپنے کندھے پر سے ہٹایا تھا۔

"جاؤ یہاں سے۔۔۔"

ان کے اجنبی انداز پر فرہاد کا دل گھبرایا۔اب تو سب ٹھیک ہو گیا تھا۔اس کے خیال میں اب فارہ کو کسی سے خطرہ نہیں تھا۔جس کے لیے وہ اتنا پوزیسیو ہو رہے تھے۔پھر اب ان کے رویے کی کیا وجہ تھی۔

"بابا کیا ہوا ہے۔۔۔"وہ ان کے پاس نیچے بیٹھا تھا۔

"اگر میں کہوں کہ تم کل ہی رخصتی کے لیے مان جاؤ تو۔۔۔"بابا نے اسے دیکھا۔ان کی بات پر فرہاد خاموش رہ گیا۔ندیم ملک دکھ سے مسکرائے تھے۔

"تم پوچھ رہے تھے نا کیا ہوا ہے۔۔۔اب جواب دو۔۔۔"ندیم ملک اس کی خاموشی پر بولے۔

"میں تمہیں اپنی قسم سے آزاد کرتا ہوں۔۔۔تم ایشال سے شادی کرنا چاہتے ہو یا جس سے بھی۔۔۔جیسے تم چاہو۔۔۔فارہ سے متعلق دی گئی ہر قسم سے تم آزاد ہو فرہاد۔۔۔اب تم جاؤ۔۔۔"کچھ دیر بعد بابا اس کا ہاتھ اپنے گھٹنے پر سے ہٹا کر بولے تھے۔فرہاد ان کے انداز پر سکتے میں تھا اسے سمجھ نا آیا اب کیا ہوا ہے۔۔۔جو بابا اس طریقے سے بی ہیو کر رہے تھے۔

"اب جاؤ یہاں سے۔۔۔"اسے ہلتے نا دیکھ کر انھوں نے غصے سے کہتے ہوئے اسے دھکا دیا تھا۔فرہاد ششدر سا پیچھے کو ہوا تھا۔

"جاؤ فرہاد جاؤ پلیز۔۔۔"ندیم ملک نے ساکت بیٹھے فرہاد کو دیکھ کر گویا منت کی تھی۔

"لیکن ایک بات یاد رکھنا۔۔۔تم جھوٹے ہو۔۔۔اور اپنی زبان سے پھرنے والے انسان ہو۔۔۔"ان کے لہجے میں تکلیف تھی درد تھا۔جسے محسوس کر فرہاد کی جان نکل گئی تھی۔

"بابا پلیز مجھے بتائیں ہوا کیا۔۔۔"

"فرہاد جاؤ یہاں سے۔۔۔مجھے اکیلا چھوڑ دو۔۔۔"اس کی بات کاٹ کر وہ چلائے تھے۔غصے کی شدت سے وہ کانپنے لگے تھے۔فرہاد ان کے انداز سے ڈر کے باہر چلا گیا۔

اس نے سوچوں کے گھوڑے دوڑائے کہ اب کیا وجہ ہوئی ہو گی بابا کے اس رویے کی لیکن کچھ سمجھ نا آیا۔وہ واپس آیا تو ندا اور فہیم نے اسے سوالیہ انداز میں دیکھا۔گویا جاننا چاہا کہ بابا کیا کہہ رہے ہیں۔

"بھابھی کیا گھر میں کوئی بات ہوئی ہے۔۔۔"فرہاد کے سوال پر ندا نے الجھ کر اسے دیکھتے بولنے لگی۔

"کچھ نہیں۔۔۔روز جیسا دن تھا۔۔۔"

"فارہ۔۔۔کیا اس نے کوئی بات کی۔۔۔"

"نہیں کچھ بھی نہیں۔۔۔وہ اپنے کمرے میں ہی رہی۔۔۔"

"کیا ہوا ہے فرہاد۔۔۔"فہیم اسے سوال پوچھتے دیکھ کر رہ نا سکا۔

"کچھ نہیں بھائی بابا کچھ ڈسٹرب سے لگے۔۔۔آپ کو کچھ کہا انھوں نے۔۔۔"فرہاد جاننا چاہتا تھا کہ ان کا یہ رویہ صرف اس کے ساتھ تھا یا فہیم کے ساتھ بھی ایسا ہی برتاؤ کیا انھوں نے۔

"کچھ نہیں۔۔۔ڈنر کا کہا تو کہنے لگے کہ انھیں نہیں کھانا۔۔۔میں نے کہا کہ دودھ بجھوا دوں کہتے نہیں۔۔۔اور کوئی بات نہیں کی انھوں نے۔۔۔"بھائی کے جواب پر وہ خاموش ہو گیا۔

"کیا ہوا ہے۔۔۔"اس کی خاموشی پر فہیم نے اسے دیکھا۔

"کچھ نہیں۔۔۔"فرہاد کہتا ہوا وہاں سے نکل گیا۔

"پتہ نہیں کیا ہو گیا ہے سب کو۔۔۔اماں ہیں تو ان کا غصہ کم نہیں ہو رہا۔۔۔اب بابا کو جانے کیا ہوا ہے۔۔۔"ندا کے کہنے پر فہیم نے ٹھنڈی سانس بھری تھی۔یہ سب تو اس کی خود کی سمجھ سے باہر تھا۔ایک

طرف اماں تھیں اور ایک طرف ابا۔۔۔اور دونوں میں سے کوئی بھی ایک دوسرے کی بات نہیں سمجھ رہا تھا۔۔۔کمپرومائز کرنا تو دور کی بات تھی۔۔

****

"تم نے بابا کو کچھ کہا ہے۔۔۔" فرہاد سیدھا فارہ کے کمرے میں آیا تھا۔فارہ کو اس کا انداز ناگوار گزرا تھا۔وہ کچھ بولے بغیر غصے سے دیکھنے لگی۔

"کچھ پوچھا ہے میں نے۔۔۔" اسے گھورتے دیکھ کر فرہاد نے بھی غصے سے پوچھا۔

"مجھے تمہاری کسی بات کا جواب نہیں دینا۔۔۔" وہ کہہ کر مڑ رہی تھی۔جب فرہاد نے زور سے اس کا بازو پکڑا۔

"میں نے پوچھا کہ تم نے بابا کو کیا کہا ہے۔۔۔" فرہاد کو کوئی پرواہ نہیں تھی کہ اس کی انگلیاں اس وقت کتنی تکلیف دہ انداز میں اس کے بازوؤں میں کھبی تھیں۔اس کے اس قدر سختی سے پکڑنے پر فارہ کو کتنی تکلیف ہو رہی تھی۔فرہاد کو اس سب میں صرف فارہ ہی قصوروار نظر آ رہی تھی۔

"تم جب سے ہماری زندگیوں میں آئی ہو۔۔۔تب سے ہماری زندگیاں عذاب بن گئیں ہیں۔۔۔۔لیکن۔۔۔۔ایک بات میری کان کھول کر سنو فارہ اکرام۔۔۔۔اگر میرے باپ کو کچھ ہوا اور اس کی وجہ تم ہوئی تو تمہیں اپنے ہاتھوں سے مار دوں گا۔۔۔۔ سمجھی۔۔۔" قہر آلود لہجے میں وہ اسے پیچھے دھکیلتے ہوئے بولا تھا۔اس کے انداز پر فارہ کا چہرہ خفت سے سرخ پڑا تھا۔اپنی بات کہہ کر پلٹ کر جا چکا تھا۔فارہ کو اس کے انداز پر اتنا غصہ آیا دل کر رہا تھا وہ اگلی صبح بھی اس گھر میں نا دیکھے۔لیکن مجبوری میں ضبط کر کے رہ گئی۔کہ ضبط کرنے کے علاوہ چارہ بھی کیا تھا۔

****

اگلے دن صبح کا وقت تھا۔ناشتے پر آج اماں بھی کافی دنوں بعد ٹیبل پر آئیں تھیں۔بابا کے علاوہ باقی سب افراد موجود تھے۔ملازم انھیں بلانے گیا تو انھوں نے پیغام بھجوا دیا کہ "آرہے ہیں۔۔"۔لیکن آئے نہیں جب وہ اپنے کمرے سے نکلے۔تو سیدھا فارہ کے کمرے کی جانب گئے۔ان سب نے انھیں اس طرف جاتے دیکھ لیا تھا۔اماں جان کو تو نئے سرے سے غصہ آیا تھا۔لیکن خاموش رہیں۔

فارہ بھی ان کو دیکھ کر حیران رہ گئی تھی۔

"اپنا سامان پیک کرلو اور باہر آجاؤ۔۔۔"انھوں نے سیدھے یہی بات کہی تھی۔اور پلٹ کر نکل گئے۔ایک پل تو کچھ سمجھ ہی نا سکی۔اور جب سمجھی۔جلدی سے اپنی چیزیں سمیٹیں۔بیگ میں ڈالیں۔بیگ پکڑا اور باہر کو نکلی۔جیسے اگر دیر ہو گئی تو سب جھوٹ ہو جائے گا۔وہ پھر یہیں رہ جائے گی۔تیز ہوتے قدم ان سب کو دیکھ کر مدہم ہوئے تھے۔جو ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھے اس کی طرف متوجہ ہو چکے تھے۔نامحسوس انداز میں بیگ پر اس کی گرفت مضبوط ہوئی تھی۔ان سب پر ایک نظر ڈال کر وہ بڑھنے لگی تھی۔جب فہیم نے کھڑے ہو کر اسے روکا تھا۔

"فارہ۔۔۔کہاں جارہی ہو۔۔۔۔"اس کے سوال پر فارہ نے رک کر اور مڑ کر اسے دیکھا تھا۔نظریں اس کے عقب میں بیٹھے فرہاد پر بھی جارہیں تھیں۔

"واپس۔۔۔ہمیشہ کے لیے۔۔۔"فارہ کے لہجے میں سکون تھا۔وہ کہہ کر پلٹی اور وہاں سے نکل گئی۔فہیم کیا وہاں پر بیٹھے کسی کو بھی اس کی بات سمجھ نا آئی تھی۔فہیم بے اختیار اپنی کرسی پیچھے کرتا اس کے پیچھے گیا تھا۔فرحت

بیگم نے جاتے فہیم کی پشت کو گھورا تھا۔فرہاد کی تو خود کی رات بے سکون سی گزری تھی۔اس وقت اس سب پر وہ چاہ کر بھی غور نہیں کرنا چاہ رہا تھا۔

"بابا آپ کہاں جا رہے ہیں۔۔۔"فہیم نے دیکھا وہ گاڑی میں بیٹھنے لگے تھے۔اس کی آواز پر پلٹے۔

"فکر مت کرو۔۔۔ہمیشہ کے لیے نہیں جا رہا۔۔۔واپس لوٹ کر یہیں آؤں گا۔۔۔"ندیم ملک اجنبی انداز میں کہہ کر گاڑی میں بیٹھ گئے۔فارہ بھی دوسری جانب جا کر دروازہ کھول کر بیٹھ گئی۔گاڑی سٹارٹ ہو چکی تھی۔فہیم ہکا بکا وہیں کھڑا رہ گیا تھا۔گاڑی دھواں اڑاتی نکل گئی۔فہیم کا دل انجانے خدشوں میں ڈوبا تھا۔بابا کا لہجہ نظر انداز کرنے والا نا تھا۔ناراض ناراض۔۔۔اور خفا خفا سا لہجہ۔۔۔اجنبی انداز۔۔۔فہیم کا دل پریشان ہوا تھا۔

حیران پریشان فہیم جب واپس آیا تو اپنا ماتھا مسلتے فرہاد نے اسے سوالیہ انداز میں دیکھا تھا۔

"فرہاد۔۔۔کچھ غلط ہونے والا ہے۔۔۔میرا دل کہہ رہا ہے۔۔۔"فہیم کا دل جانے کیوں ڈوبا جا رہا تھا۔

"کیا کہہ رہے تھے بابا۔۔۔"فرہاد بھائی کے انداز پر چونکا تھا۔

"کہہ رہے تھے ہمیشہ کے لیے نہیں جا رہا۔۔۔واپس لوٹ کر یہیں آؤں گا۔۔۔"فہیم کے انداز میں پریشانی دیکھ کر ندا نے تسلی دی۔

"آپ خوامخواہ پریشان ہو رہے ہیں فہیم۔۔۔۔بابا آ جائے گے۔۔۔"

"یہ ہماری نااہلی ہے کہ ہمارا باپ ہم سے راضی نہیں ہے۔۔۔ناراض ہیں وہ۔۔۔اور اماں میں آپ کو سمجھا سمجھا کر تھک گیا ہوں کہ آپ ہی اپنا غصہ تھوک دیں۔۔۔اگر بابا نے کوئی فیصلہ کر لیا ہے تو اب کیا ہو سکتا ہے۔۔۔۔"فہیم کو بے چینی اندر ہی اندر کھائے جا رہی تھی۔

"کچھ نہیں ہوتا۔۔۔جانتی ہوں۔۔۔سب پریشان کرنے کے ڈرامے ہیں۔۔۔کہیں نہیں جانا شام تک آ جائیں گے۔۔۔"فرحت بیگم نے جیسے ناک پر سے مکھی اڑائی تھی۔شاید انھیں واقعی کوئی فرق نہیں پڑا تھا یا صرف اپنے انا کے بت کو قائم رکھنے کے لیے صرف اوپر اوپر سے لاپرواہی برت رہیں تھیں۔

"یہ سب صرف اس لڑکی کی وجہ سے ہے۔۔۔اچھی بھلی فرہاد اور ایشال کی شادی کی تیاری کرنی تھی جانے کہاں سے آ گئی یہ منحوس بیچ میں۔۔۔تم لوگ خود ہی بتاؤ۔۔۔کبھی تمہارے بابا نے ایسا کیا ہے جو اس کے آنے پر ایسے باؤلے ہو گئے ہیں۔۔۔جانے کیا سونگھایا ہی اس لڑکی نے کہ اپنی سمجھ بوجھ سب بھول گئے ہیں۔۔۔فکر مت کرو۔۔۔آ جائیں گے اسے چھوڑ کر۔۔۔میں خود تمہارے بابا سے بات کر لوں گی۔۔۔منا لوں گی ان کو۔۔۔وہ چلی گئی ہے۔۔۔اب سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔"اماں بول رہیں تھیں اور وہ سب خاموشی سے سن رہے تھے۔اور کسی حد تک مطمئین بھی ہو گئے تھے۔شاید واقعی بابا اسے واپس چھوڑنے گئے ہوں۔

****

گاڑی ان جانے راستے پر جا رہی تھی۔فارہ نہیں جانتی تھی وہ اسے کہاں لے کر جا رہے ہیں۔لیکن اس کے لیے اتنا ہی کافی تھا کہ وہ اس گھر سے نکل آئی تھی۔

"فارہ جانتی ہو ایک آدمی کے پاس اس کی عمر بھر کی کمائی کیا ہوتی ہے۔۔۔"وہ کھڑکی سے باہر دیکھ رہی تھی۔جب ندیم ملک کی آواز پر ان کی جانب چہرہ موڑا۔وہ اپنے ہاتھوں کو دیکھ رہے تھے۔جیسے لکیروں میں کچھ تلاش کر رہے ہوں۔

"آدمی کی عمر بھر کی کمائی۔۔۔اس کا بھرم ہوتا ہے۔۔جو اسے اپنی اولاد سے ہوتا ہے۔۔۔بھرم۔۔۔ساکھ۔۔۔آن بان۔۔۔سب اولاد ہوتی ہے۔۔۔ساری زندگی اولاد کی ضرورت پوری کرتے وقت آدمی خود کو کہیں گم کر بیٹھتا ہے۔۔۔وہ ختم ہو جاتا ہے۔۔۔جانتی ہو وہ ختم ہو کر کیا بنتا ہے۔۔۔وہ ختم ہو کر ایک بھرم بن جاتا۔۔۔ایسا بھرم جو اس کی ساری زندگی کی جمع پونجی ہوتی ہے۔۔۔قیمتی خزانہ۔۔۔اور جب اولاد باپ کی مجبوری نا سمجھے نا۔۔۔تو یہ بھرم ختم ہو جاتا ہے۔۔۔کچھ باقی نہیں بچتا۔۔۔"ندیم ملک کے ٹوٹے ہوئے لہجے پر فارہ کچھ بولنے کے قابل نا رہی۔یہاں تک کہ انھیں تسلی بھی نا دے سکی۔وہ بہت دلگرفتہ لگ رہے تھے۔

"فکر مت کریں۔۔۔آپ کو اب مزید میری وجہ سے پریشانی نہیں ہو گی۔۔۔میں آپ کی زندگی سے بہت دور چلی جاؤں گی۔۔۔"فارہ نے یہ جملہ دل ہی دل میں خود سے کہا تھا۔گاڑی میں کچھ دیر کے لیے خاموشی چھا گئی۔

"ہم کہاں جا رہے ہیں۔۔۔"فارہ نے بات پلٹی۔اس سے پہلے ندیم ملک کوئی جواب دیتے گاڑی رکی تھی۔

"کیا ہوا۔۔۔"ندیم ملک نے ڈرائیور سے پوچھا۔اس سے پہلے کہ ڈرائیور کوئی جواب دیتا۔کسی نے ڈرائیونگ سیٹ کا دروازہ کھولنے کی کوشش کی لیکن وہ لاک تھا۔گاڑی میں موجود وہ تینوں دیکھ چکے تھے کہ اس آدمی کے ہاتھ میں گن تھی۔وہ اب گاڑی کے شیشے پر پسٹل تانے جانے کیا اشارے کر رہا تھا۔

"گاڑی چلاؤ ڈرائیور۔۔۔"ندیم ملک نے جلدی سے کہا۔لیکن اس سے پہلے کہ ڈرائیور ان کی بات پر عمل کرتا گولی شیشیے کو چیرتی ڈرائیور کے جسم میں گھسی تھی۔ندیم ملک اور فارہ پر خوف وہراس کی کیفیت چھاگئی تھی۔اس سے پہلے کہ وہ کچھ کرتے ایک دم گولیوں کی آواز آئی تھی۔فارہ کو لگا اس کے کانوں کے پردے پھٹ جائیں گے۔بے اختیار وہ سیٹ سے نیچے اتر کر چھپی تھی۔کچھ لمحوں بعد خاموشی چھاگئی۔لوگ آس پاس اکٹھے ہونا شروع ہو گئے تھے۔فارہ خوف سے آنکھیں بند کیے وہی بیٹھی تھی۔

وہ دن ندیم ملک کی زندگی کا آخری دن تھا۔وہ خود تو چلے گئے تھے۔لیکن اپنوں کے دلوں میں بہت سے پچھتاوے چھوڑ گئے تھے۔دشمن تو گھات لگائے بیٹھا۔قسمت نے موقع فراہم کر دیا تھا۔اور سلیم نیازی نے یہ موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیا تھا۔اتنی گولیاں ندیم ملک کے سینے میں اتاریں تھیں کہ شاید کوئی جگہ بچی ہو۔فارہ سکتے کی حالت میں تھی۔گم۔۔چپ۔۔۔مردے جیسی۔۔۔۔ندیم ملک کی موت اسے بھی مار گئی تھی۔باقی کی کسر فرہاد نے پوری کر دی تھی۔۔۔۔

"فارہ اکرام۔۔۔دھوکہ بازی تو تمہارے خون میں شامل ہے۔۔۔۔تم اس قابل نہیں ہو کہ تم سے کسی قسم کا رشتہ جوڑا جائے۔۔۔دفع ہو جاؤ یہاں سے نکل جاؤ۔۔۔"باپ کی ایسی موت پر وہ بپھرا ہوا تھا۔ہوش وحواس کھو چکا تھا۔

"کھا گئی ہو تم ہماری خوشیوں کو۔۔۔پھر ہمارے سکون کو۔۔۔۔اب ہمارا بابا کو تمہاری وجہ سے مارا گیا ہے ۔۔۔۔نکل جاؤ یہاں سے۔۔۔۔"فرہاد نے اسے بازو سے پکڑ کر باہر دھکا دیا تھا۔تعزیت کے لیے آئے لوگوں کے قدموں میں جا کر وہ گری تھی۔فارہ خود بے حال تھی ورنہ اس کی باتوں کا منہ توڑ جواب تھا اس کے

پاس۔۔۔لیکن ندیم ملک اب اس دنیا میں نہیں ہیں یہ سوچ کر ہر بار اس کے دل پر قیامت گزر رہی تھی۔فارہ کی نظروں میں تو ان کا آخری بار کا چہرہ ہی سمایا ہوا تھا۔

"آئندہ کبھی زندگی میں دوبارہ مت ملنا فارہ اکرام۔۔۔تمہاری صحت کے لیے اچھا ہو گا۔۔۔"اس کا بیگ اس کے پاس پھینک کر وہ چلایا تھا۔ایشال اس کا بازو پکڑے اس کو پر سکون کر رہی تھی۔فارہ نے ایک آخری نگاہ اس پر ڈالی۔لوگوں کی نظریں اس سارے تماشے سے محظوظ ہو رہیں تھیں۔فارہ نے اپنا بیگ پکڑا اور وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔اس کے دل پر اذیت کی لہر گزری تھی۔یہ سوچ کر کہ صبح بھی تو وہ اس گھر سے نکل رہی تھی۔لیکن تب کے جانے میں اور اب کے جانے میں دنیا بدل چکی تھی۔۔۔وقت نے جو اسے ایک ڈھال دی تھی وہ بھی قسمت چھین چکی تھی۔

****

حال۔۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اذیت سے بے حال اس کی رات گزری تھی۔رہ رہ کر فارہ کو خود پر بھی تاؤ آرہا تھا۔اس نے فرہاد کو کیوں خود پر اتنا سوار کر لیا ہے۔فرہاد کو تو اس کی رتی بھر پرواہ نہیں تھی۔ناہی اس کے احساسات کی اور ناہی جذبات کی۔وہ تو ایسا ہی کرے گا جس سے وہ تکلیف میں رہے۔پھر وہ کیوں اتنی کمزور پڑ رہی ہے۔ہر بار خود کو باور کروانے کے باوجود پھر کیوں اس کے سامنے بے بس ہو جاتی تھی۔

"ہمیں خود ہی اپنے لیے لڑنا پڑتا ہے۔کوئی نہیں آتا ہمارے لیے۔خود ہی اپنے آپ کو تسلی دینی پڑتی ہے۔خود ہی اپنے لیے فیصلے کرنے پڑتے ہیں۔اور ان فیصلوں پر چٹان کی طرح کھڑا ہونا پڑتا ہے۔یہ زندگی کسی وقت اتنی

بے رحم ہو جاتی ہے کہ آپ کو بلکل تنہا اور اکیلا کر دیتی ہے۔ آپ کے لیے کسی کو نہیں چھوڑتی۔ آپ گرتے ہیں تو سنبھلنا بھی آپ کو خود ہی ہوتا ہے۔۔۔" پانی کے چھینٹے چہرے پر مار کر وہ آئینے میں دیکھ رہی تھی۔ یہ آواز اس کے اندر سے بول رہی تھی۔ کیونکہ جب آپ اکیلے ہوتے ہیں۔ تب تسلی دینے والی ذات بھی آپ کی اپنی ہوتی ہے۔ اور فارہ ان سالوں میں اچھی طرح جان چکی تھی کہ اس کو خود ہی اپنا وقار اور عزتِ نفس بحال رکھنی ہے۔ جیسی اب تک رکھتی آئی تھی۔

"تم مجھے بہت کمزور سمجھ رہے ہو فرہاد۔۔۔ اور بہت غلط سمجھ رہے ہو۔۔۔ کل تم نے کہا نا کہ ہم کزن بھی ہیں۔۔۔ مجھے تم سے یہ کزن والا رشتہ بھی نہیں رکھنا۔۔۔ سب رشتے ختم کروں گی میں تم سے۔۔۔ سب۔۔۔" ایک عزم سے اس نے سوچا تھا۔ واش روم سے باہر آکر اس نے ٹاول سے منہ صاف کیا۔ ساری رات نیند نا آئی تھی۔ ناشتہ کرنے کا دل نہیں کر رہا تھا۔ آٹھ بج رہے تھے۔ آفس کا ٹائم ہو رہا تھا۔ لیکن اسے آفس بھی نہیں جانا تھا۔ حالانکہ اسے اچھی طرح معلوم تھا کہ آفس میں آج کا دن بہت اہم ہے۔ آج ایک اہم میٹنگ تھی۔ جس میں اسامہ کی جگہ اسے جانا تھا۔ اسامہ چھٹیوں پر گیا تھا۔ سو وہ سارا کام دیکھ رہی تھی۔ لیکن اب اسے آفس نہیں جانا تھا۔ موبائل پکڑ کر اسے آف کیا۔ اور کمرے سے نکل کر نیچے گئی۔ سوہا اسے گھر دیکھ کر حیران ہوئی تھی۔

"تم نے آفس نہیں جانا آج۔۔" نارمل روٹین کی ڈریسنگ میں وہ اسے دیکھ کر پوچھے بنا رہ نا سکی۔

"نہیں۔۔۔ آج موڈ نہیں ہے۔۔۔" وہ کرسی پر اس کے سامنے بیٹھ کر بولی۔ سوہا چائے پی رہی تھی۔ آنٹی نظر نا آئیں اسے۔

"اور تمہاری آنکھوں کو کیا ہوا ہے یار۔۔۔اتنی لال۔۔۔اور سوجی پڑی ہیں۔۔۔تم روتی رہی ہو۔۔۔"سوہا تو اس کی سوجی ہوئی آنکھیں دیکھ کر پریشان ہو گئی۔

"ارے ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔ابھی آنکھوں میں صابن چلا گیا۔۔۔تو آنکھیں مل لیں۔۔۔جس سے ایسے ہو گیا۔۔۔آنٹی کہاں ہیں۔۔۔"فارہ نے اسے لاپرواہی سے جواب دیتے ہوئے پوچھا۔

"امی لیٹی ہوئی ہیں۔۔۔"سوہا کو اس کی بات پر یقین تو نا آیا تھا۔وہ اب بھی اسے غور سے دیکھتے بولی تھی۔

"طبعیت ٹھیک ہے ان کی۔۔۔"فارہ نے ٹیبل پر پڑے بریڈ کے پیکٹ سے ایک پیس لیا اور وہیں پڑا جیم لگا کر کھانے لگی۔

"ہاں ٹھیک ہے۔۔۔ایسے ہی تہجد کے وقت سے جاگ رہیں تھیں۔۔۔اب نیند آئی تو لیٹ گئیں۔۔"

"اچھا۔۔۔اور تم کیوں نہیں گئیں سکول۔۔۔"

"کیوں کہ آج شاپنگ پر جانا اور کل صبح کراچی جانا ہے۔۔۔ماموں کی بیٹی کی شادی ہے۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"اوو۔۔۔اچھا۔۔۔"

"ہاں تم اتنے دنوں سے بزی تھیں سوچا تھا آج بتاؤں گی۔۔۔اور جب آؤ گی گھر تو ساتھ چلیں گے شاپنگ پر۔۔۔اب تم فری ہو تو۔۔۔چلیں گے پھر۔۔۔"بات کرتے کرتے سوہا کچن میں گئی تھی۔

"ہاں ضرور۔۔۔"پانی کا گلاس بھرتے فارہ نے کہا۔

"ایسا کرتے ہیں لنچ کر کے نکل جائیں گے۔۔۔"سوہا اس کے آگے چائے کا کپ رکھ کر بولی۔

"ٹھیک ہے۔۔۔"

"تب تک میں سب پیکنگ کر لوں گی۔۔۔"

"ہوں ٹھیک ہے۔۔۔۔ویسے یہ سکول والوں نے چھٹی کیسے دے دی۔۔۔"فارہ سپ لیتے ہوئے بولی۔

"جاب چھوڑ دی میں نے۔۔۔"سوہا کا انداز نارمل تھا۔

"کیا۔۔۔ابھی تم سے پوچھا تو تم نے کہا کہ شادی پر جانا ہے اس لیے نہیں گئیں تم سکول۔۔۔"فارہ نے حیران ہو کر اسے دیکھا تھا۔

"ہاں نا۔۔۔کیا فرق پڑتا ہے۔۔۔ایویں۔۔۔چھٹیاں کہاں دینی تھیں انھوں نے۔۔۔مر جانا تھا پانچ دن کی چھٹی دیتے وقت۔۔۔۔لیکن اب بھائی بھابھی بھی آنے والے ہیں۔۔۔تو سوچا چھوڑ دوں۔۔۔"

"کب آرہے ہیں بھائی اور بھابھی۔۔۔"

"پکا نہیں معلوم۔۔۔۔ایک دو مہینے تک آئیں گے۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"اچھا۔۔۔"فارہ کہتے ہوئے دوسرا بریڈ کا پیس پکڑ کر جیم لگانے لگی تھی۔

یونہی باتیں کرتے کرتے ان کو دس بج گئے۔وقت دیکھ کر سوہا پیکنگ کے لیے اٹھ گئی۔وہ بھی اوپر آگئی۔ آنکھیں بوجھل سی ہو رہیں تھیں۔وہ بیڈ پر نیم دراز ہو گئی۔اور کچھ لمحوں نیند میں تھی۔سوئے ہوئے چہرے پر

بھی عجیب ساحزن چھایاہوا تھا۔خود کولا کھ ہمت دی تھی۔اپنادھیان بٹایا تھا۔لیکن پھر بھی اس سب سے باوجود کہیں نا کہیں تو دکھ بھی ساتھ ساتھ تھا۔۔

****

اس دن لنچ کے ٹائم سوہانے ہی اسے آکر اٹھایا تھا۔لنچ کے بعد وہ لوگ بازار گئیں۔وہاں سے واپس پر شام پڑ گئی۔دونوں باہر سے کھانا کھا کر آئیں تھیں۔اور آتے ہوئے ساتھ لے آئیں تھیں۔یوں ایک دن تمام ہوا تھا۔موبائل ہنوز آف تھا۔اگلے دن ہفتہ تھا۔اس دن بھی اس نے موبائل آف رکھا۔صبح صبح سوہااور آنٹی کراچی کے لیے نکل گئے۔وہ اکیلی رہ گئی۔آنٹی نے تو کافی اصرار کیا کہ وہ ساتھ چلے لیکن فارہ نامانی۔سوہانے بھی منایا۔لیکن اس نے مسکرا کر اسے منع کر دیا۔آنٹی ڈھیر ساری ہدایات دے کر گئیں تھیں۔دروازہ بند رکھنا۔باہر مت جانا۔وغیرہ وغیرہ۔ویسے بھی اس نے کہاں جانا تھا۔کل سنڈے تھا پرسوں آفس جانا تھا۔وہ دو دن فارہ نے اپنے کمرے میں ہی گزارے۔لیپ ٹاپ پر کبھی کوئی مووی لگا لی کبھی کوئی۔اس سے اکتائی تو ٹی وی لگا لیتی۔پھر کمرے کی سیٹنگ کرنے لگی۔الماری سے سارے کپڑے نکال کر نئے سرے سے سیٹ کیے۔سوہا نے کہا تھا پانچ دن بعد وہ لوگ آئیں گے۔تو جب روشنی اس کے ساتھ باہر گئی تھی۔اپنے لیے بھی کھانے پینے کا سامان لے آئی تھی۔جیسے کہ دودھ کے ڈبے،انڈے،چاول،اور دوسری اشیاء تا کہ اسے بھی باہر آنے جانے کا مسئلہ ناہو۔ویسے تو وہ اور سوہا ہی جاتیں تھیں اکٹھے کچھ بھی لینا ہوتا تھا تو۔اور فارہ کی سوہا کے علاوہ کوئی دوست بھی نہیں تھی۔اسے بوریت تو محسوس ہو رہی تھی۔لیکن وقت گزر گیا تھا۔اگلے دن کے لیے کپڑے پریس کرتے ہوئے وہ سوچ رہی تھی کہ اب صبح جانے کیا ہونے والا تھا۔آفس کے متعلق ایسی لاپرواہی اس نے کبھی نہیں کی تھی۔پچھلے سالوں میں اس کی کرکردگی بہترین رہی تھی۔لیکن اب تو سب کچھ جیسے الگ ہی ہو رہا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

تھا۔رات کے پہر اس نے موبائل آن کیا تو آفس سے ڈھیروں کالز آئیں تھیں۔کچھ کالیں انجانے نمبر سے بھی آئیں تھیں۔بسمہ کے نمبر سے بھی مس کالز آئیں ہوئیں تھیں۔اور میسجز بھی۔جو اس نے کھولے ہی نہیں۔

****

صبح آفس پہنچ کر وہ سیدھا اپنی جگہ پر بیٹھی تھی۔بسمہ اسے دیکھتے ہی دوڑی آئی۔

"کہاں غائب تھیں تم لڑکی۔۔۔"

"گھر۔۔۔"فارہ نے اطمینان سے اسے دیکھا۔

"گھر۔۔۔طبیعت ٹھیک تھی۔۔۔نمبر بھی آف جا رہا تھا۔۔۔"

"بلکل ٹھیک تھی۔۔۔"بسمہ کو اس جواب کی بلکل توقع نہیں تھی۔

"تو آفس کیوں نہیں آئی تم۔۔۔"اس نے الجھن سے فارہ کی شکل دیکھی۔

"دل نہیں کر رہا تھا۔۔۔"فارہ نے اطمینان سے جواب دیتے ہوئے بسمہ کو دیکھا جو حیران سی اسے دیکھ رہی تھی۔

"فارہ۔۔۔تم تو گئیں۔۔۔"کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد بسمہ بولی۔

"کیوں کیا ہوا۔۔۔"

"کیا ہوا۔۔۔تم نہیں جانتی کہ جمعہ کو کتنی اہم میٹنگ تھی۔۔۔اور تم نا آنے کی وجہ یہ دے رہی ہو کہ تمہارا دل نہیں کیا تھا آنے کو۔۔۔"بسمہ نے اپنا لہجہ بمشکل دھیمار کھا تھا۔اسی پل اسامہ آیا اور فارہ کو معنی خیز نظروں سے دیکھتا ہوا گیا تھا۔فارہ نے بھی اس کا انداز نوٹس کیا۔بسمہ اسامہ کی وجہ سے خاموش ہو گئی۔جب وہ دور گیا تو پھر بولی۔

"بابر صاحب بہت تپے تھے تم پر۔۔۔اب تم کیا ریزن دو گی انھیں۔۔۔کہہ دینا طبعیت ٹھیک نہیں تھی۔اس وجہ سے نہیں آئی۔۔۔"فارہ کو بسمہ کی اپنے لیے فکر بخوبی محسوس ہو رہی تھی۔

"اٹس اوکے بسمہ۔۔۔میں سنبھال لوں گی۔۔۔"فارہ نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر تسلی تھی۔اسی پل فرہاد اور اس کے پیچھے بابر صاحب آئے تھے۔سب نے اٹھ کر انھیں سلام اور گڈ مارننگ کہا۔ایک پل کو فارہ اور فرہاد کی نظر ملی تھی۔پھر سب کے سلام کا جوب دے کر وہ اپنے کمرے کی جانب چلا گیا بابر صاحب بھی اس کے پیچھے ہی گئے۔

"بیسٹ آف لک۔۔۔"بسمہ اسے کہتی وہاں سے چلی گئی۔فارہ کو اچھی طرح اس سب کا اندازہ تھا۔وہ اپنا مائنڈ سیٹ کر کے آئی تھی۔اور بہت کچھ سوچے ہوئے تھی۔اسے بیٹھے گھنٹہ ہو گیا تھا۔نا ہی اسے کسی نے کچھ کہا اور نا ہی اسے پوچھ گچھ کے لیے بلایا گیا۔دو دن پہلے کو جو پینڈنگ کام پڑا تھا وہ وہی کرنے لگی۔

لنچ کا وقت ہوا تو متین صاحب اس کے پاس آئے اسے لگا شاید وہ اس کے غیر حاضر ہونے کی وجہ پوچھے گے۔لیکن انہوں نے اس بارے میں کوئی بات نا کی بلکہ اپنی بیٹی کی شادی کا دعوت نامہ اسے دیا۔

"میں جمعہ کے دن سب کے کارڈز لایا تھا۔ آپ اس دن غیر حاضر تھیں۔ سو آپ کا انویٹیشن رہ گیا تھا۔" متین صاحب نے مسکرا کر اسے وجہ بتائی۔ فارہ تو ان کو کافی عرصہ سے جانتی تھی۔ جب وہ یہاں جاب کے لیے آئی تھی۔ متین صاحب پہلے سے ہی ادھر تھے۔ ایک جگہ کام کرنے سے ایک تعلق تو بن ہی جاتا ہے۔ ویسے بھی اس کے اور متین صاحب کے بیچ معاملات نارمل ہی رہے تھے۔

"بہت شکریہ متین صاحب۔۔۔ اور بہت مبارک ہو آپ کو۔۔۔" فارہ نے ان سے مسکرا کہا۔

"خیر مبارک۔۔۔ شادی پر ضرور آنا۔۔"

"جی ضرور۔۔۔" فارہ نے مسکرا کر کہا تو وہ چلے گئے۔

اور اسے اب تک کیوں نہیں بلایا گیا اس کی وجہ بھی معلوم ہو گئی تھی۔ آج بھی افس میں اہم میٹنگ تھی۔ جس وجہ سے اسامہ بھی مصروف تھا۔ ورنہ وہ تیلی لگائے بغیر کیسے رہ سکتا تھا۔

لنچ کے بعد وہ پھر کمپیوٹر پر آ بیٹھی۔ چھٹی کا وقت قریب تھا۔ جب پیون پیغام لے کر آیا کہ سر نے بلایا ہے۔ فارہ کچھ لمحوں بعد اٹھ کر گئی تھی۔ اس نے دیکھا اسامہ اپنی جگہ پر نہیں تھا۔ کمرے کے باہر پہنچ کر اس نے دروازہ ناک کیا تو بابر صاحب نے کم ان کہا تھا۔

"جی مس فارہ تشریف رکھیے۔۔۔" فارہ اندر گئی تو بابر صاحب نے کہا ایک کرسی پر اسامہ بیٹھا تھا۔ جبکہ فرہاد اپنی کرسی پر اور اس کے کچھ فاصلے پر بابر صاحب کرسی رکھے براجمان تھے۔ وہ تینوں اس کی طرف ہی متوجہ تھے۔ فارہ نے اپنا تاثرات انتہائی سخت رکھے تھے۔ اور فرہاد کی جانب دیکھنے سے گریز کیا تھا۔ جب کہ فرہاد لبوں پر بند مٹھی جمائے فارہ کی طرف دیکھ رہا تھا۔

"جی تو مس فارہ آپ بتانا پسند کریں گی کہ آپ دو دن کیوں بغیر بتائے غیر حاضر رہیں۔۔۔"وہ بیٹھ چکی تو بابر صاحب بولے تھے۔

"جی ضرور۔۔۔لیکن کیا اسامہ صاحب کی پوسٹ بھی ایسی ہے کہ مجھے ان کے سامنے جواب دے ہونا پڑے گا۔۔۔"فارہ سکون سے بولی۔

"اسامہ آپ کے ڈیپارٹمنٹ کے ہیڈ ہیں۔۔۔"بابر صاحب کو فارہ کا انداز اچھا نا لگا۔ویسے بھی جن دنوں فارہ غیر حاضر تھی۔اسامہ نے اس کا خوب فائدہ اٹھایا تھا۔اور اپنے مطلب کے مطابق بابر صاحب کو شیشے میں اتار چکا تھا۔

"ہیڈ ہیں اس کا یہ مطلب بلکل نہیں کہ میں ان کو جواب دہ ہوں کسی بھی چیز کے لیے۔۔۔یہ بھی میری طرح ہی ایک ورکر ہیں۔۔۔"فارہ کے بحث کرنے پر بابر صاحب نے ناگواری سے اسے دیکھا تھا۔

"آپ سے جو بات پوچھی گئی ہے اس کا جواب دیں۔۔۔آپ دو دن بتائے بغیر غیر حاضر تھیں۔۔۔وجہ کیا تھی۔۔۔"یہ فرہاد بولا تھا۔فارہ نے لب بھینچ کر اسے دیکھا۔دل تو کر رہا تھا سامنے پڑا پیپر ویٹ اٹھا کر فرہاد کے سر پر مار دے۔یا کچا ہی چبا جائے۔

"میری کچھ پرسنل وجوہات تھیں۔۔۔جو میں بتانا نہیں چاہتی بلکہ آپ کو بتانا ضروری نہیں سمجھتی مسٹر فرہاد۔۔۔"اپنے لہجے کی کڑواہٹ پر قابو کھو کر اس نے بھی فرہاد کو ناگواری سے دیکھا تھا۔انداز ایسا تھا کر لو جو کرنا ہے۔میں نہیں ڈرتی تم سے۔

"اپنے لہجے کو دیکھیں مس فارہ۔۔۔ بھولیے مت کہ آپ باس سے بات کر رہیں ہیں۔۔۔"بابر صاحب جن کو اس کا انداز انسلٹنگ لگا۔ بولے بنا نا رہ سکے تھے۔

"ورنہ کیا۔۔۔بتایئے۔۔۔۔میں ایسے ہی بات کروں گی۔۔۔ کیا کریں گے آپ جاب سے نکال دیں گے۔۔۔"فارہ استہزا انداز میں بولی۔ آخر میں اس نے فرہاد کو دیکھا۔ جو بس خاموشی سے اسے دیکھ رہا تھا۔

"آپ کا دماغی توازن مجھے درست نہیں لگ رہا مس فارہ۔۔۔۔ آپ شاید بھول رہیں ہیں کہ۔۔۔"اسامہ کو تو نمبر بنانے کا موقع چاہیے تھا۔ اور یہ سنہرا موقع وہ کیسے جانے دے سکتا تھا۔ تاسف بھرے انداز میں بولتا فارہ کا پارا چڑھا گیا۔

"آپ کون ہوتے ہیں میری بات کے بیچ آنے والے۔۔۔۔ آپ اپنے کام سے کام رکھیں اسامہ صاحب۔۔۔"فارہ نے سخت لہجے میں اسامہ کو ٹوکا۔

"میں آپ کا ہیڈ ہوں اور۔۔۔"

"ہیڈ ہیڈ۔۔۔۔بھاڑ میں جایئے ہیڈ سمیت آپ۔۔۔۔ہمت کیسے ہوئی مجھے یوں کہنے کی کہ میرا دماغی توازن درست نہیں لگ رہا آپ اپنے دماغی توازن کی فکر کریے۔۔۔ سمجھے آپ۔۔۔"فارہ نے غصے میں کہتے ہوئے اسے بات بھی پوری کرنے نا دی۔ فارہ کا چہرہ غصے کی شدت سے سرخ ہو چکا تھا۔ جبکہ فرہاد ہنوز سنجیدگی سے فارہ کو دیکھ رہا تھا۔

"آپ حد سے گزر رہی ہیں۔۔۔میں صرف سر کی وجہ سے خاموش ہوں۔۔۔ورنہ آپ کو اچھے سے سبق سکھا سکتا ہوں۔۔۔"اسامہ اب بد تمیز لہجہ اپنا کر بولا۔

"حد سے آپ گزر رہے ہیں۔۔۔مجھے اپنی حد اچھے سے معلوم ہے۔۔۔آپ میری باتوں میں اپنی ٹانگ مت اڑایے۔۔۔"فارہ بلاخوف وخطر بول رہی تھی۔

"آپ دونوں چپ کریے۔۔۔"بابر صاحب نے دونوں کو ٹوکا۔کیونکہ فرہاد صاحب تو صرف خاموشی سے دیکھنے میں مصروف تھے۔جیسے کوئی ڈرامہ لگا ہو۔

"آپ جیسی لڑکیوں کے کاموں میں میں اپنی ٹانگ اڑانا پسند بھی نہیں کرتا۔۔۔جن کی کوئی وقعت نہیں ہوتی۔۔۔"اسامہ نے بابر صاحب کی بات کو ان سنا کیا اور غصے سے کہتے ہوئے اپنی جگہ سے اٹھا تھا۔انداز تحقیرانہ تھا۔اور باہر جانے لگا۔اس کی بات سن کر کچھ سیکنڈ فارہ تو سن بیٹھی رہی۔اتنی بے عزتی۔خون آشام نظروں سے اس نے فرہاد کو دیکھا۔جو منہ پر ہاتھ رکھے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔جیسے اس کے رد عمل کا منتظر ہو۔

"بکواس بند کرواپنی۔۔۔اور اپنی اوقات میں ہی رہو تو بہتر ہے۔۔۔"فارہ نے اس کی بات پر بپھر کر ٹیبل پر رکھی پانی کی ہاف لیٹر بوتل غصے سے پلٹ کر ماری تھی۔جو اس کی پشت پر لگی تھی۔

"سر دیکھا آپ نے یہ طریقہ ہے ان کا۔۔۔انتہائی بدتمیز لڑکی ہو تم۔۔۔"اسامہ تو اس حرکت پر پہلے ششدر رہ گیا تھا۔ایک لڑکی نے اسے بوتل ماری تھی۔جس کے گواہ دو لوگ تھے اسے تو یہ بوتل تھپڑ سے کم نا لگی تھی۔وہ غصے میں اس کے سر پر آکر چلایا تھا۔بابر صاحب اپنی جگہ سے کھڑے ہو چکے تھے۔صورتحال اس حد تک پہنچ جائے گی گمان میں بھی نا تھا۔

"اپنے بارے میں کیا خیال ہے تمہارا۔۔۔تم کون سا دودھ کے دھلے ہو۔۔۔"فارہ بھی کرسی سے کھڑی ہو کر غصے سے چلائی تھی۔

"میں تمہیں بہت اچھی طرح سبق سکھا سکتا ہوں سمجھی۔۔۔"اسامہ نے طیش میں آکر اپنا ہاتھ اونچا کیا تھا۔

"پیچھے ہٹو۔۔۔"فرہاد نے بیچ میں آکر اسامہ کو پیچھے دھکیلا تھا۔اسامہ نے دیکھا فرہاد کی آنکھوں میں چنگاریاں لپک رہیں تھیں۔اسامہ کو گھورنے کے بعد وہ فارہ کا ہاتھ پکڑ کر بولا۔

"اور تم میرے ساتھ چلو۔۔۔"انداز سختی لیے ہوئے تھا۔

"نہیں جانا مجھے تمہارے ساتھ۔۔۔ہاتھ چھوڑو میرا۔۔۔"فارہ پر اس کے انداز کا رتی بھر اثر نا ہوا تھا۔وہ غصے سے بھری اپنا ہاتھ چھڑانے لگی۔

"چپ۔۔۔۔اب تم کچھ نہیں بولو گی۔۔۔"جس ہاتھ کو فرہاد نے سختی سے اپنی گرفت لیا ہوا تھا۔اسی ہاتھ کو جھٹکا دے کو فرہاد نے اسے اپنے نزدیک کیا تھا۔اور سرگوشی میں چبا کر بولا۔

"کیوں نہیں بولوں۔۔۔میں نے کہا چھوڑو میرا ہاتھ۔۔۔"فارہ کا غصہ کم نہیں ہو رہا تھا۔وہ بدستور اسی طرح بولی۔بابر صاحب تو بس خاموشی سے دیکھ رہے تھے۔اسامہ غصے سے فارہ کو دیکھ رہا تھا۔لیکن خاموش تھا۔

"مزید تماشا مت بناو۔۔۔۔فارہ۔۔۔"فرہاد اسے دوسرے دروازے کی جانب لے جاتا ہوا بولا تھا۔یہ راستہ باہر کی طرف تھا۔جو لفٹ کو بھی جاتا تھا۔فارہ اس وقت جتنی بپھری ہوئی تھی۔آفس سے لے کر جانا مزید باتوں کو ہوا دینا تھا۔

"بابر صاحب۔۔۔میں آپ سے فون پر بات کرتا ہوں۔۔۔"اس نے نکلتے ہوئے کہا اور جواب سنے بغیر اسے کھینچتا باہر لے گیا۔

"فرہاد چھوڑو مجھے۔۔۔۔ چھوڑو میرا ہاتھ۔۔۔"فارہ غصے سے بولتی جا رہی تھی۔ساتھ ساتھ اپنا ہاتھ بھی چھڑوا رہی تھی۔فرہاد سنی ان سنی کیے اسے لے جاتا رہا۔

"آرام سے رہو سمجھی۔۔۔"لفٹ کے پاس پہنچ کر فرہاد نے اسے غصے سے گھورا۔

"میں آرام سے رہوں۔۔۔۔اور تم جو مرضی کرتے پھرو۔۔۔"لفٹ کے اندر جا کر وہ گراؤنڈ فلور کا بٹن دبا رہا تھا۔جب اس کی پشت کو فارہ نے خونخوار انداز میں گھورا۔

"ہاں میں جو مرضی کروں۔۔۔تم نہیں کرو گی۔۔۔اوکے۔۔۔"اس کی بات پر پلٹ کر وہ اس کے نزدیک ہوتا ہوا سرگوشی سے بولا تھا۔

"پیچھے رہو۔۔۔"فارہ نے ناگواری سے اسے کہا تھا۔فرہاد مسکرا کر پیچھے ہو گیا۔وہ پھر سے اپنا ہاتھ چھڑانے لگی۔

"مت کرو کوشش۔۔۔اتنی آسانی سے نہیں چھوڑوں گا۔۔۔"لفٹ کھل گئی اور وہ یونہی اسے ساتھ لیے گاڑی تک آیا تھا۔فارہ بھی کڑھتے ہوئے اب کوشش ترک کر چکی تھی۔ویسے بھی اس نے سوچا اسے خود بھی تو بات کرنی تھی نا فرہاد سے کل نہیں تو تو آج ہی سہی۔۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

فرہاد نے پہلے اس کو دروازہ کھول کر دیا۔اس کے آرام سے بیٹھنے پر اسے حیرانگی تو ہوئی لیکن سر جھٹک کر دوسری طرف سے آ کر گاڑی میں بیٹھا اور گاڑی سٹارٹ کی۔گاڑی پارکنگ سے نکال کر مین روڈ تک لاتے لاتے فرہاد نے بارہا فارہ کو دیکھا تھا۔جو سامنے نظریں جمائے خاموش تھی۔اس کا غصہ جیسے ایک دم غائب ہو گیا تھا۔

"میرا بیگ اور موبائل آفس میں رہ گیا ہے۔۔۔"۔وہ بلکل نارمل بات کر رہی تھی۔لیکن اس انداز میں بھی ایک اجنبیت سی تھی۔فرہاد ایک دم اس کے یوں نارمل بی ہیو پر پھر حیران ہوا تھا۔لیکن وہ اپنی حیرانگی چھپا گیا تھا۔

"اوکے آجائے گا۔۔۔"فرہاد نے بھی اپنا لہجہ نارمل رکھا۔

"ہم کہاں جا رہے ہیں۔۔۔"فارہ پھر اسی انداز میں بولی۔

"گھر۔۔"فرہاد نے اس پر ایک نظر ڈال کر جواب۔تو فارہ نے رخ کھڑکی کی طرف موڑ لیا۔

"گھر"لفظ کتنا تکلیف دہ تھا نا۔جن کا کوئی گھر نا ہو ان کے لیے تکلیف دہ ہی ہوتا ہے۔فارہ کو ایک اذیت محسوس ہوئی تھی۔اپنے چہرے پر آئی تکلیف کو چھپانے کے لیے اس نے رخ موڑا تھا۔اور کچھ پل کے لیے ذہن نئے الجھنوں میں الجھ گیا تھا۔اسے بھول گیا کہ اسے کیا بات کرنی تھی فرہاد سے۔۔۔۔

گاڑی میں خاموشی چھا گئی۔

"تم آفس کیوں نہیں آئیں تھیں۔۔"گاڑی سگنل پر رکی تھی جب فرہاد نے اس کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

"میں تمہیں بتانے کی پابند نہیں ہوں۔۔۔"فارہ ہنوز رخ موڑے ہوئے تھی۔لہجہ اکتایا ہوا تھا۔اس کا دل اس وقت ہر شے سے جیسے اچاٹ ہو گیا تھا۔

"تو کسے بتانے کی پابند ہو۔۔۔"فرہاد نے اچانک سے بازو سے پکڑ کر اس کا رخ اپنی طرف کیا تھا۔فارہ اس بے تکلفی کے لیے بلکل تیار نہیں تھی۔۔۔حیران رہ گئی۔

"تم شاید بہت کچھ بھول گئے ہو۔۔۔ لیکن میں نہیں۔۔۔ بہتر ہو گا کہ ہم دونوں ایک دوسرے کے پرسنل میں نا جائیں۔۔۔ اور اپنی اپنی حد میں رہیں۔۔" اپنی حیرانگی پر قابو پا کر وہ ناگواری سے اسے دیکھ کر بولی۔

"میں ہمیشہ سے اپنی حد میں ہوں۔۔۔۔" فرہاد اپنا چہرہ اس کے قریب لا کر بولا اتنا قریب کہ صرف دو انچ کا فاصلہ درمیان میں چھوڑا تھا۔ فارہ کو اس حرکت کی بھی بلکل توقع نا تھی چند لمحے ایسے ہی نظر ہوئے۔ دونوں ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔۔ اور ان لمحوں میں آنکھوں کی داستان کچھ اور ہی ہوئی تھی۔۔۔۔ فارہ کی آنکھوں میں حیرانگی تھی۔ فرہاد کی آنکھیں اس پل اتنے قریب ہوئیں تھیں لیکن پھر بھی وہ ان آنکھوں کا تاثر نا جان سکی تھی۔ یہ سب بہت الگ تھا۔۔۔ ایسا احساس پہلے کبھی نا ہوا تھا۔۔۔

۔ سگنل کھلنے پر وہ پیچھے ہٹ کر گاڑی آگے بڑھانے لگا۔ معنی خیز خاموشی ٹھہر گئی۔ اس کے اچانک سے اتنا قریب آنے پر فارہ اندر سے ساری ہل گئی تھی۔ فارہ نے سختی سے لب بھینچے تھے۔ اب دل کر رہا تھا ایک تھپڑ ہی لگا دیتی۔

"مجھے تمہارے ساتھ کہیں نہیں جانا۔۔۔ گاڑی روکو۔۔۔" فارہ غصہ ضبط کر کے بولی تھی۔ فرہاد سنی ان سنی کرتا گاڑی چلاتا رہا۔ فارہ کو مزید طیش آیا۔ لیکن چپ رہی۔ یوں لگ رہا تھا دماغ نے کام کرنا چھوڑ دیا ہے۔

گھر کے اندر جا کر گاڑی رکی تھی۔ فرہاد دروازہ کھولتا نیچے اترا۔ فارہ یونہی بیٹھی رہی۔

"اترو بھی یار۔۔۔ نہیں تو اگر زبردستی یہاں تک لا سکتا ہوں تو اندر بھی لے جا سکتا ہوں۔۔۔" فرہاد نے اسے دھمکی کے سے انداز میں دیکھا۔

"تم شاید مجھے بہت کمزور سمجھ رہے ہو۔۔۔اور ایسا سمجھ کر بہت بڑی غلطی فہمی میں ہو۔۔"فارہ نے تیکھے انداز میں اسے دیکھا۔

"بلکل نہیں میں اس غلط فہمی میں بلکل نہیں ہوں۔۔۔"وہ یونہی دروازہ کھولے کھڑا تھا سنجیدہ سا بولا۔فارہ نے بھی سنجیدہ انداز میں اسے دیکھا۔اور نیچے اتر گئی۔فارہ آگے تھی اور اس کے پیچھے۔

"مجھے تم سے بات کرنی ہے اس وجہ سے میں تمہارے ساتھ آئی ہوں۔۔۔"اندر داخل ہونے سے پہلے فارہ نے مڑ کر اسے کہا۔

"اوکے۔۔"فرہاد نے سکون سے جواب دیا۔

"بیٹھو پلیز۔۔۔"اندر جا کر فرہاد نے اسے بیٹھنے کو کہا۔اور خود ملازم کو کچھ کھانے کیے لیے کہنے لگا۔فارہ بیٹھ تو گئی تھی لیکن ذہن جوڑ توڑ میں مصروف تھا۔بات کہاں سے شروع کرے یہی سوچ رہی تھی۔جبکہ فرہاد اس کو خاموشی سے دیکھ رہا تھا۔

"میں جو بھی رشتہ ہمارے درمیان ہے۔۔۔اسے ختم کرنا چاہتی ہوں۔۔۔"فارہ کا انداز دوٹوک تھا۔

"کیوں۔۔"وہ کہتا ہوا اٹھ کر اس کے نزدیک صوفے پر بیٹھا۔

"کیا مطلب کیوں۔۔۔تم نہیں چاہتے۔۔۔"فارہ کے ماتھے پر بل پڑے تھے۔

"تو تم اس لیے کہہ رہی ہو کہ میں ایسا چاہتا تھا۔۔"صوفے پر کہنی جمائے مٹھی بند کر کے اپنا چہرہ اس پر جما کر وہ اس کی طرف پوری طرح متوجہ ہو کر بیٹھا تھا۔

"نہیں میں اس لیے کہہ رہی ہوں کہ میں ایسا چاہتی تھی اور چاہتی ہوں۔۔۔"فارہ کو پھر غصہ آنا شروع ہو گیا تھا۔اوپر سے وہ اتنا ریلیکس ہو کر بیٹھا تھا جیسے وہ پیار محبت کی باتیں کرنے بیٹھے ہوں۔

"اور اگر میں نا مانوں تو۔۔۔"فرہاد کو لہجہ اتنا نرم اور دھیما تھا۔کہ فارہ کو چڑ ہوئی۔

"ویسے تمہارے نا ماننے کی وجہ تو کوئی ہو گی نہیں۔۔۔تم خود بھی تو یہی چاہتے ہو۔۔۔"وہ طنزیہ ہوئی تھی۔

"تم کیسے کہہ سکتی ہو میں ایسا چاہتا ہوں۔۔۔"فرہاد نے اب اس کا ہاتھ پکڑا۔جو فارہ نے اسی وقت جھٹکے سے چھڑوایا تھا۔

"مجھے کچھ نہیں کہنا مجھے تمہاری رتی بھر پرواہ نہیں کیا کرنا چاہتے ہو تم کیا نہیں۔۔۔مجھے یہ رشتہ ختم کرنا ہے بس۔۔۔"فارہ کھڑی ہو کر غصے سے بولی۔

"اگر پرواہ نہیں ہے تو پھر ہاسپٹل کیوں رہیں رات۔۔۔چھوڑ کر چلی کیوں نہیں گئی تھی۔۔۔"فرہاد کھڑا ہو کر ریلیکس انداز میں بولا۔

"اگر تم اس بات کو لے کر کوئی خوش فہمی پال رہے ہو یا ایسا سوچ رہے ہو تو یہ تمہاری غلطی ہے۔۔۔"فارہ نے انگلی اٹھا کر اسے کہا تھا۔فرہاد نے وہی انگلی تھامی اور اس کے نزدیک ہوا۔

"میں کسی غلط فہمی میں نہیں ہوں تم جھوٹ بول رہی ہو۔۔۔تمہیں میری بھی پرواہ ہے اور اس رشتے کی بھی۔۔۔"وہ اس کا چہرہ بغور دیکھتا ہوا بولا۔

"اور یہ ثابت کر کے تم مجھے نیچا دکھانا چاہتے ہو۔۔۔"فارہ نے جھٹکے سے اپنا ہاتھ اس کی گرفت سے نکالا۔اور پیچھے ہوئی۔اس نئی بات پر اس کا دماغ گھوما تھا۔

"میں تمہیں نیچا کیوں دکھاؤں گا فارہ۔۔۔"فرہاد سنجیدہ ہوا۔

"فرہاد بس۔۔۔تم جانے کیا کرنا چاہ رہے ہو اب۔۔۔اب شاید تم یہ دیکھ نہیں سکتے کہ میں ایک پر سکون زندگی بھی کیوں گزارنا چاہتی ہوں۔۔۔یا گزار رہی ہوں۔۔۔تو یہ سب تمہارا نیا پلان ہو گا۔۔۔یقینا۔۔۔"فارہ نے ہاتھ اٹھا کر قطعی انداز میں کہا۔

"میں ایسا کیوں چاہوں گا۔۔"فرہاد اس کے اس قدر پر یقین انداز پر حیران ہوا۔

"اور تم ایسا کیوں نہیں چاہو گے۔۔۔"فارہ نے تنگ آ کر اسے دیکھا۔جو اس کی سمجھ سے باہر کی باتیں کر رہا تھا۔

"بس۔۔۔فرہاد بس۔۔۔مجھے اپنی بات کہنی تھی جو میں کہہ چکی ہوں۔۔۔"فارہ نے ہاتھ اٹھا کر اسے کچھ بھی کہنے سے روکا۔اور باہر نکلی۔

"فارہ میری بات سنو۔۔۔"فرہاد کہتا اس کے پیچھے ہی گیا تھا۔لیکن رک گیا کیوں کہ فارہ بھی وہاں رک چکی تھی۔

"رکو۔۔۔"فرہاد نے اس کا بازو پکڑ کر اپنی جانب کیا تھا۔اس کا دھیان اس وقت صرف فارہ پر تھا۔فارہ حیران سی اس کے کھینچنے پر پلٹی تھی۔انداز روبوٹ جیسا تھا۔

"فرہاد۔۔۔"اس سے پہلے وہ کچھ کہتا اس آواز پر فرہاد جھٹکے سے پلٹا تھا۔

Kitab Nagri Special

"اماں آپ۔۔۔"فرہاد کو حیرانگی کا شدید جھٹکا لگا تھا۔وہیل چیئر پر اماں اور ان کی وہیل چیئر پکڑے ایشال کھڑی تھی۔دونوں کے تاثرات بھی لگ بھگ ان کے جیسے ہی تھے۔فارہ نے ساکت کھڑے فرہاد پر ایک نظر ڈال کر اپنا بازو چھڑوایا تو فرہاد سنبھلا تھا۔

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

www.kitabnagri.com

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

انتباہ:اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جاے۔

"آپ کب آئیں اماں۔۔۔"فرہاد نے پوچھا لیکن وہ اس کا سوال نظر انداز کر کے بولیں تھیں۔

"یہ یہاں کیا کر رہی ہے۔۔۔اور کب سے ہے۔۔۔"فارہ کو لگا ان کا لہجہ آج بھی اتنے سالوں پہلے جیسا تھا۔ذرا فرق نا تھا۔

"اماں چلیے آپ۔۔۔بیٹھتے ہیں۔۔۔"فرہاد نے ان کو ٹالنا چاہا۔

"میری بات کا جواب دو۔۔۔فرہاد۔۔۔بھول گئے ہو کہ تمہارے باپ کی موت کس کی وجہ سے ہوئی تھی۔۔۔"فرحت بیگم نے غصے سے فرہاد کو دیکھا۔

"کچھ نہیں بھولا اماں۔۔۔لیکن یہ وقت ان باتوں کا نہیں ہے۔۔۔"فرہاد نے گہری سانس لے کر کہا۔

"تو یہ اس گھر میں تمہارے ساتھ کیا کر رہی ہے۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"میں نے کہا نا آپ چلیے میں بتاتا ہوں آپ کو۔۔۔ایشال پلیز اماں کو لے جاو یہاں سے۔۔۔"وہ فرحت بیگم کے پاس قدموں میں بیٹھا تھا۔فارہ کو وہاں سے چلے جانا ہی ٹھیک لگا۔وہ وہاں سے تیزی سے نکلی تھی۔

اس کے جانے کے انداز میں برہمی تھی۔ناراضگی تھی۔

"اکڑ دیکھو اس لڑکی کی۔۔۔"فارہ کے کانوں میں یہ جملہ بخوبی پڑا تھا اور وہ جھٹکے سے رکی تھی۔

"آپ مجھے کچھ بھی کہیں گی اور میں خاموش رہوں گی۔۔۔ایسا دوبارہ نہیں ہو گا۔۔۔"یہ سب اب اس کی برداشت سے باہر ہو رہا تھا۔

"کیوں تم کیا کرو گی۔۔۔پھر کہوں گی تمہیں کہ تم ایک گھٹیا۔۔۔"فرحت بیگم اپنے اسی انداز میں گویا ہوئیں۔

"اماں چپ کر جائیں۔۔۔"فرہاد کے لہجے میں التجا تھی۔

"تم چپ کرو۔۔۔کیوں ہے یہ لڑکی یہاں اور کب سے تیرے ساتھ ہے۔۔۔اور مجھے تو لگتا ہے اسی وجہ سے تم یہاں دوڑے آتے ہو۔۔۔"ایسا لگ رہا تھا اماں وہی ہیں سالوں پہلے والی۔کوئی بیماری انھیں چھو کر نا گزر ہو جیسے۔انداز ان کا اتنا ہی دبنگ تھا۔فرہاد نے ان کی بات پر اپنے سر پر ہاتھ مارا تھا۔اسے تو ابھی تک یقین نا آ رہا تھا یہ سب ہو کیسے گیا۔

"بہت خوش فہمی میں ہیں آپ۔۔۔کہ میں اس آدمی کے ساتھ رہوں گی اور وہ بھی چھپ کر۔۔۔"فرحت بیگم کی بات نے اور فرہاد کے انداز نے اسے اور تپ چڑھائی تھی۔

"ہاں پکڑے جانے پر چور ہمیشہ مکرتا ہی ہے بی بی۔۔۔"فرحت بیگم اپنی بات پر مصر تھیں۔

"سہی کہہ رہیں ہیں آپ۔۔۔ہم دونوں کو ایک ساتھ بہت عرصہ ہو گیا ہے۔۔۔"فرہاد نے زچ آ کر کہا تھا۔اس کی بات پر فارہ نے غصب ناک ہو کر اسے دیکھا تھا۔لیکن فرہاد پر اس کا انداز کوئی اثر نا کیا۔اور اس سارے معاملے میں ایشال ہکا بکا پریشان کھڑی تھی۔یہ سب تو اس کے وہم و گمان میں بھی نا تھا۔وہ تو کسی اور ہی مقصد سے یہاں آئی تھی۔

"دیکھا دیکھا۔۔۔ سہی پکڑا میں نے تم دونوں کو۔۔۔"اماں چمک کر بولیں۔اور فارہ کا اشتعال کے مارے برا حال ہوا تھا۔

"تم سچ بولو گے یا نہیں۔۔۔"اس نے فرہاد کو گھورا۔اور چبا چبا کر بولی۔

"سچ ہی تو بولا ہے۔۔۔"فرہاد معصوم بنا۔

"بکواس بند کرواپنی۔۔۔ شکل دیکھی ہے تمہارے ساتھ رہنے سے بہتر ہے میں مر ہی جاؤں۔۔۔۔"فارہ ضبط کھو کر چلائی تھی۔اس کا دل کیا ابھی اس کے ہاتھ میں کوئی چیز ہو اور وہ اسے دے مارے۔فرحت بیگم جو کچھ بولنے لگیں تھیں۔اس کے چیخنے پر چپ ہو گئیں۔اور ناگواری سے دیکھنے لگیں۔غصے کی شدت سے فارہ کا رنگ سرخ پڑ گیا تھا۔

"اماں سچ یہ ہے کہ میں آپ کو بتانے ہی والا تھا کہ۔۔۔۔"فرہاد نے جان بوجھ کر بات ادھوری چھوڑی تھی۔اور فارہ کو دیکھنے لگا۔انداز چھیڑنے والا تھا۔

"کہ ہم نے صلح کر لی ہے۔۔۔اب ہم ولیمے کی تیاری کر رہے ہیں۔۔۔"اس نے بلکل ہی الٹ بات کی تھی۔

"کیا۔۔۔"یہ لفظ وہاں موجود تینوں خواتین کے منہ سے نکلا تھا۔فارہ کے کیا میں غصہ تھا۔اماں کے کیا میں حیرت (کیونکہ جو بھی وہ بول رہیں تھیں کہیں نا کہیں انھیں بھی لگ رہا تھا یہ سب جھوٹ ہو لیکن فرہاد کے اقرار پر انھیں سب سے پہلے حیرت ہوئی تھی)اور ایشال کے کیا میں صدمہ تھا۔ان تینوں پر باری باری نظر ڈال کر فرہاد نے گہری سانس لی۔اسے اس وقت پانی کی شدید طلب محسوس ہوئی تھی۔وہ حیران پریشان خواتین کو یونہی چھوڑ کر کچن میں پانی پینے گیا۔اندر گیا تو کک چپ چاپ کھڑا تھا۔فرہاد نے اسے باہر بھیجا۔اور پانی گلاس

میں ڈالنے لگا۔جب فارہ تنتناتی ہوئی اس کے پیچھے آئی تھی۔فرہاد نے اسے غصے میں دیکھ کر پانی کا بھرا گلاس اس کی سمت بڑھایا۔جو اسے غصے سے گھور رہی تھی۔

"کیا بکواس کر کے آئے ہو۔۔۔"فارہ نے اس کا پانی کا گلاس بڑھایا ہاتھ نظر انداز کیا۔

"کیا۔۔۔"فرہاد کہہ کر خود پانی پینے لگا۔

"فرہاد مجھے تم سے یہ امید نہیں تھی۔۔۔"فارہ نے دکھ سے اسے دیکھا۔جانے کیوں اسے اب رونا آرہا تھا۔

"اچھا واقعی۔۔۔یعنی تمہیں مجھ سے امید تھی۔۔۔"پانی کا گلاس خالی کر کے اس نے مصنوعی حیرت سے اسے دیکھا۔

"ہاں یہ امید تھی کہ کم از کم تم میری عزت کو کبھی اس سب کے بیچ میں نہیں لے کر آو گے۔۔۔"فارہ کی آواز رندھی تھی۔ایک دم ہی جانے کیوں وہ دل چھوڑ بیٹھی تھی۔دل کر رہا تھا اونچی اونچی روئے۔۔۔۔فرہاد اس کی بات پر حیران رہ گیا تھا۔

"میں نے ایسا کیا کہا ہے۔۔۔"اسے حقیقتاً فارہ کی بات کا پس منظر سمجھ نا آیا تھا۔

"تم نے ایسا کچھ نہیں کہا۔۔۔تمہیں احساس بھی تم کیا کہہ کر آئے ہو۔۔۔"فارہ کو اس کی بات سے اور رونا آیا۔

"صرف اس بات پر کہ ہم صلح کر چکے ہیں۔۔۔۔کیا ثابت ہوتا ہے۔۔۔۔"فرہاد نے سوالیہ انداز میں اسے دیکھا۔

"ہاں ہوتا ہے۔۔۔اس سب سے میں بدکردار ثابت ہوتی ہوں۔۔۔اور تمہیں کون کچھ کہے گا۔۔۔سب تو تمہارے اپنے ہیں۔۔۔اکیلی تو میں ہوں۔۔۔سب کچھ مجھے بھگتنا پڑے گا۔۔۔"اس نے زخمی انداز میں اسے دیکھا۔

"ایسا نہیں ہو گا۔۔۔"فرہاد کو اس کی بات بلکل بچگانہ لگی تھی۔

"ایسا ہو گا یا نہیں مجھے نہیں معلوم کرنا۔۔۔ہاتھ جوڑتی ہوں تمہارے آگے معاف کر دو مجھے۔۔۔۔مجھے تمہارے ساتھ کی اور ہمدردی کی کوئی چاہ نہیں ہے۔۔۔پلیز میرے لیے مزید مشکلیں پیدا مت کرو۔۔۔"فارہ نے ہاتھ جوڑ کر کہا۔اور باوجود کوشش کے اپنے آنسو نا روک پائی۔

"پلیز فارہ ایسے مت کہو۔۔۔پلیز۔۔۔"فرہاد نے قریب ہو کر اس کے بندھے ہاتھ کھولے۔دونوں ہاتھوں سے اس کا چہرہ تھامے انگوٹھوں سے اس کے آنسو صاف کیے۔اسے اس کے انداز سے تکلیف ہوئی تھی۔

"چھوڑو پلیز مجھے۔۔۔تم کیوں بار بار میرے نزدیک آ رہے ہو۔۔۔"فارہ نے اس کے ہاتھ جھٹکنے چاہے۔

"کیونکہ مجھے تمہارے نزدیک ہونا اچھا لگتا ہے۔۔۔"فارہ کو اس جواب کی بلکل امید نا تھی۔بھیگی پلکیں اٹھیں تو ان میں درد تھا۔

"تمہاری ان باتوں سے مجھے صرف تکلیف ہو رہی ہے۔۔۔اگر تم چاہتے ہو کہ میں مر جاؤں تو اپنا کھیل جاری رکھو۔۔۔"اس کے ہاتھ اپنے چہرے سے ہٹا کر وہ بولی تھی۔

"فرہاد۔۔۔"یہ ایشال تھی۔جو دروازے کے بیچ وبیچ حیران کھڑی تھی۔فارہ نے اپنا چہرہ صاف کیا۔فرہاد کو جیسے ایشال کی آواز سنی نہیں تھی۔وہ فارہ کے چہرے پر نظریں جمائے جیسے ارد گرد سے غیر حاضر تھا۔

"فرہاد۔۔۔"ایشال نے پھر اسے بلایا۔اس بار انداز تھوڑا بدلا تھا۔حیرانگی کی جگہ ناگواری نے لے لی تھی۔

"کہو ایشال۔۔۔"فرہاد گہری سانس لے کر پلٹا تھا۔

"خالہ جان بلا رہیں ہیں تمہیں۔۔۔"ایشال کے ماتھے پر بل تھے۔

"تم چلو میں آرہا ہوں۔۔۔"فرہاد نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

"لیکن۔۔۔"

"پلیز ایشال۔۔۔میں نے کہا نا آرہا ہوں۔۔۔"فرہاد نے اسے لیکن پر ہی ٹوک دیا تو وہ منہ بناتی لب بھینچ کر پلٹی تھی۔

"تم ابھی جا کر ان سے کہو گے کہ جو بھی تم نے کہا ہے وہ سب جھوٹ ہے۔۔۔اور سب سچ بتاو گے۔۔۔"فارہ بھی سنبھل کر بولی۔فرہاد نے اس کے چہرے پر نظر ڈالی جن پر آنسوؤں کے نشان باقی تھے۔

"اچھا اس سے کیا ہو گا۔۔۔ تمہیں لگتا ہے اس سے تمہاری پاکدامنی ثابت ہو گی۔۔۔تو تم بہت بڑی بے وقوف ہو۔۔۔"فرہاد چڑا تھا۔

"تم سے مجھے کچھ توقع نہیں تھی۔۔۔ کبھی بھی کسی بھی بارے میں کوئی امید نہیں تھی۔۔۔۔لیکن آج تم نے ثابت کر دیا کہ تم ایک انتہائی گھٹیا انسان ہو۔۔۔۔جسے کسی دوسرے کی عزت کا کوئی احساس نہیں۔۔۔"فارہ کا

ضبط چھوٹا تھا۔اسے یہ احساس اس وقت مارے دے رہا تھا۔کہ وہ بد کردار کہلائی جائے گی۔اور ایسے معاملے میں سب عورت کا ہی قصور نکالتے ہیں۔مرد کو تو سب معاف ہوتا ہے۔فرہاد کی بات پر فرحت بیگم کی جائزہ لیتی نگاہوں کو اس کیسے سہا تھا وہ ہی جانتی تھی۔لیکن فرہاد کو یہ سب سمجھ نہیں آرہا تھا۔

"مجھے تمہاری عزت کا خیال نہیں ہے۔۔۔"فرہاد نے اپنے سینے پر انگلی رکھ کر اس سے پوچھا۔

"ہاں نہیں ہے اور کروگے بھی کیوں تم کون سا۔۔۔"فارہ نے لب بھینچ کر بات ادھوری چھوڑ دی۔

"بات پوری کرو۔۔۔"فرہاد کو اب غصہ آیا۔

"مجھے گھر جانا ہے۔۔۔"اس کی بات ان سنی کر کے فارہ نے باہر کو قدم بڑھائے۔

"تم بات پوری کرو پہلے۔۔۔"فرہاد نے اسے بازو سے پکڑ کر سختی سے جانے سے روکا۔

"تم بچے ہو جو سمجھتے نہیں ہو۔۔۔کہ جو تم نے بولا ہے وہ میرے کردار کو کتنا مشکوک کر رہا ہے۔۔۔"فارہ چلائی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"میں نے وہاں کہا ہے کہ ہم شادی کر رہے ہیں۔۔۔اس میں ایسی کیا بات ہے جس سے ایسا کچھ ثابت ہو گا۔۔۔"فارہ اب اس کی نئی بات پر اس کا منہ دیکھتی رہ گئی۔

"شادی کر رہے ہیں ہم۔۔۔۔کیوں۔۔۔۔یاد ہے تمہیں کہ تم نے مجھے کیسے نکالا تھا۔۔۔اور پھر پلٹ کر کبھی پوچھا تک نہیں۔۔۔اور اب جب ہم اتفاق سے ملے ہیں۔۔۔اتفاق سے۔۔۔۔تو تم نے یہ سب کیسے سوچ لیا۔۔۔"

"یہی تو تمہاری اوقات ہے کہ تمہیں دھکے دے کر باہر نکالا اور تم ٹھہری بے شرم پھر واپس آ گئیں۔۔۔ منہ اٹھائے۔۔۔ جانے کہاں کہاں منہ۔۔۔" فرحت بیگم اپنے مطلب کی بات نکال کر طنز بھرے انداز میں بولیں۔ فارہ کی رنگت ان کی بات سن کر متغیر ہوئی تھی۔ فرہاد نے اماں کو دیکھ کر لب بھینچے تھے۔

"اماں کیا بول رہیں ہیں آپ میں یہاں۔۔۔" فرہاد نے ان کو بیچ میں ہی ٹوکا اور بات پوری کیے بنا فارہ کی جانب پلٹا۔

چلو تمہیں چھوڑ کر آو۔۔۔" فارہ کا ہاتھ پکڑ کر اسے ساتھ لیے باہر نکلا۔ پیچھے اماں کے سینے پر سانپ لوٹ گیا ہو جیسے۔ اور ایشال کی تو یہ سب سمجھ سے باہر تھا۔ دونوں خالہ بھانجی سرپرائز دینے کے چکر میں اپنی زندگی کا سب سے بڑا سرپرائز لے چکیں تھیں۔

فارہ کا دماغ سن ہو چکا تھا۔ وہ فرہاد کے کھینچنے پر چلتی آئی تھی۔ اس کے دماغ میں فرحت بیگم کا آخری جملہ ہی گھوم رہا تھا۔ فرہاد نے اس کے انداز کو خاموشی سے دیکھ کر گاڑی اسٹارٹ کی۔

"جانے کہاں کہاں منہ۔۔" آگے فرحت بیگم نے بات پوری نہیں کی تھی۔ لیکن ان کا مطلب تو صاف سمجھ میں آیا تھا۔ فارہ کے کانوں میں پھر یہ جملہ گونجا تھا۔ اور بار بار گونجنے لگا۔ اس پل اتنا درد محسوس ہوا کہ وہ رونے لگی۔ روتے روتے ہچکیاں بند گئیں۔

"فارہ پلیز۔۔۔ چپ ہو جاؤ۔۔۔" اسے مسلسل روتے دیکھ کر فرہاد کہے بنا نا رہ سکا۔

"چپ ہو جاؤں۔۔۔ اپنی عزت کے جنازے پر خوشیاں مناوں۔۔۔ جشن کروں۔۔۔ کیا چاہتے ہو تم۔۔۔ کیا۔۔۔ ایک بار ہی کیوں نہیں مار دیتے مجھے تم سب مل کر۔۔۔ تاکہ میری بھی جان چھوٹے اور تم سب کی

بھی۔۔۔"وہ روتے ہوئے چلائی تھی۔فرہاد نے گاڑی کی سپیڈ آہستہ کی۔اور اس کی طرف دیکھا۔جواب دونوں ہاتھوں میں چہرہ لیے روتی ہوئی لرز رہی تھی۔

"تو پھر رولو جتنا رونا ہے۔۔۔"فرہاد نے غصے سے کہا۔اس کے غصے سے بولنے پر فارہ نے چہرے سے ہاتھ ہٹا کر اسے دیکھا۔اس پل وہ اسے بے حس لگا تھا۔

"تمہیں میری کسی بھی چیز سے کیا فرق۔۔۔کیا لینا دینا مجھ سے متعلق چیزوں۔۔۔۔مجھے تو لگ رہ ہے یہ تمہارا ہی پلان تھا اپنی ماں کے ہاتھوں سے میری تذلیل کروانا۔۔۔کیا تم نہیں جانتے ہو گے کہ وہ گھر تھیں۔۔۔تم جان بوجھ کر مجھے گھر لے کر گئے۔۔۔۔"اس کی بات پوری ہونے تک فرہاد کا غصے سے برا حال ہو گیا۔

"تمہارا مطلب یہ سب میں نے جان بوجھ کر کیا ہے۔۔۔"وہ جھٹکے سے گاڑی روک کر اس کی طرف پلٹا۔

"مطلب نہیں میں یہی کہہ رہی ہوں۔۔۔۔تم اتنے ہی گھٹیا ہو سکتے ہو۔۔۔"فارہ نے نفرت بھری نظر اس پر ڈالی۔

"اچھا کیا گھٹیا پن کیا ہے میں نے تمہارے ساتھ بولو۔۔۔"فرہاد بمشکل اپنا غصہ ضبط کر کے بولا۔

"جو ابھی کیا ہے وہ گھٹیا پن نہیں تو اور کیا ہے۔۔۔"فارہ چلائی۔

"تو اچھا ہوا نا۔۔۔سب سامنے آ گیا۔۔۔خود ہی۔۔۔اس میں ہمارا ہی فائدہ ہے۔۔۔"فرہاد نے کندھے اچکا کر کہا۔فارہ پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھنے لگی۔

"کیا دیکھ رہی ہو۔۔۔اچھا ہے اب سب کو معلوم ہو جائے گا۔۔۔اور شادی میں کوئی دقت نہیں ہو گی۔۔۔بلکہ اب تو صرف ولیمہ ہو گا۔۔۔بھائی کو بھی میں نے تمہارے متعلق بتا دیا تھا۔۔۔"اس کی کھلی آنکھوں میں دیکھ کر وہ بولا۔انداز اطمینان بھرا تھا۔

"تمہیں لگتا ہے میں تم سے شادی کروں گی۔۔"دکھ اور طنز کے ملے جلے تاثرات فارہ کے چہرے پر سجے تھے۔

"شادی تو ہماری ہو چکی ہے۔۔۔اب صرف ولیمہ ہونا باقی ہے۔۔۔"فرہاد نے کہتے ہوئے گاڑی سٹارٹ کی۔

"تمہاری بھول ہے یہ سب جو بھی تم بکواس کر رہے ہو۔۔۔اس سے بہتر ہے میں مر جاؤں۔۔۔"فارہ کے ایک ایک لفظ میں غصہ بھرا تھا۔

"جو بھی کہو۔۔۔اب تم مجھ سے بچ کر کہیں نہیں جا سکتی۔۔۔"اس کے برعکس فرہاد مزے سے بولا۔

"لیکن مر تو سکتی ہوں نا۔۔۔پھر سکون آ جائے گا تمہاری جان کو بھی اور مجھے بھی۔۔۔"اس کے بات پر فرہاد ایسے ہنسا جیسے وہ کوئی مذاق کر رہی ہو۔اس کی ہنسی پر فارہ کو اور طیش آیا۔اس نے جھٹکے سے دیش بورڈ والا دراز کھولا۔اور اب فرہاد کے لیے فکر آمیز لمحہ تھا۔جلدی سے ہاتھ مارتے ہوئے وہ کوئی چیز ڈھونڈ رہی تھی۔فرہاد کے ماتھے پر بل اکٹھے ہوئے۔گاڑی چلانے کے ساتھ ساتھ اور اسے بھی دیکھ رہا تھا۔جو چیزیں نکال نکال کر باہر پھینک رہی تھی۔اور اسی دوران اس کے ہاتھ میں ایک چیز آئی۔یہ ایک بلیڈ تھا۔جو عموماً تاروں کو کاٹنے کے لیے رکھا جاتا ہے۔

"اب بتاؤں گی تمہیں۔۔۔کرنا اپنی ایشال سے ہی شادی اور ولیمہ بھی۔۔۔"اس کی طرف فاتحانہ نظروں سے دیکھ کر اس نے بلیڈ کو بٹن سے اوپر کیا۔نوک دار بلیڈ چھری جتنا ہی تیز تھا۔

"پاگل ہو گئی ہو رکھو اس کو۔۔۔"فرہاد نے خفگی سے کہا۔

"پہلے تم مجھے ابھی طلاق دو۔۔۔پھر میں اس کو واپس رکھوں گی۔۔۔ورنہ۔۔۔"بلیڈ کھول کر اپنی کلائی پر رکھ کر فارہ نے اسے کہا۔گاڑی چلاتے فرہاد نے لب بھینچ کر اسے دیکھا۔

"تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے۔۔"خفگی بھرے انداز میں چڑ کر بولا۔

"زندگی خراب ہو تو دماغ بھی خراب ہو جاتا ہے۔۔۔لیکن میرا دماغ ہے تمہیں کیا تکلیف۔۔۔ابھی کہو کہ تم مجھے طلاق دے رہے ہو۔۔۔"فارہ کے بولنے پر فرہاد نے قہقہہ لگایا۔

"اپنی جان لینے کے لیے ہمت چاہیے ہوتی ہے۔۔۔اور اس سے تم مرو گی نہیں بلکہ بے ہوش بھی نہیں ہو گی۔۔۔اور اگر زیادہ کٹ لگ بھی جاتا ہے تو ہم میں روڈ پر ہیں۔۔۔میں فورا تمہیں ہاسپٹل لے جاؤں گا۔۔۔"فرہاد چڑانے والے انداز میں کہا۔گھر آنے والا تھا۔

"تو کیا ہوا میں گھر جا کر پنکھے سے لٹک جاؤں گی۔۔۔یا خود کو آگ لگا لوں گی۔۔۔چوہے مار گولیاں کھا لوں گی۔۔۔کچھ بھی کر لوں گی۔۔۔لیکن اب زندہ نہیں رہوں گی۔۔۔"فارہ غصے سے بلیڈ نیچے پھینک کر بولی۔فرہاد نے غیر محسوس طریقے سے شکر کا سانس لیا۔اس نے یہ سب جان کے کہا تھا۔تا کہ وہ خود ہی بلیڈ پھینک دے۔اس کا پلان کامیاب ہوا تھا۔

"ضرور پوری رات آپ کی ہے۔۔۔جو مرضی کریں فارہ فرہاد ملک۔۔۔لیکن یہ یاد رکھیں کہ خودکشی حرام ہے۔۔۔اور یہ ایک بزدلانہ فعل ہے۔۔۔اپنی پریشانیوں سے بھاگنے کے لیے ایسا عمل اختیار کرنا کم ظرف اور ڈرپوک لوگوں کا کام ہوتا ہے۔۔۔"

"اور وہ لوگ جو انسان کو اس حد تک پہنچنے پر مجبور کر دیتے ہیں ان کا کیا۔۔۔"فارہ نے طنزیہ انداز میں اسے دیکھا۔

"ہر انسان اپنے فعل کا خود ذمہ دار ہے۔۔۔ آزمائشیں اور مشکلیں تو زندگی کا حصہ ہے۔۔۔اور تم بہت بہادر ہو۔۔۔اتنا کچھ برداشت کیا ہے تو کچھ اور سہی۔۔۔کیا پتا اب سب مشکلوں کے حل ہونے کا وقت ہو۔۔۔"گھر آ چکا تھا۔ گاڑی روک کر فرہاد نے نرمی کہہ کر اسے دیکھا۔فارہ کی آنکھیں رونے کے باعث سرخ ہو چکیں تھیں۔ گال بھی رگڑنے سے گلابی تھے۔فارہ نے کچھ کہے بغیر مڑ کر گاڑی سے اترنے کے لیے دروازہ کھولنا چاہا لیکن وہ لاک تھا۔اس نے زور سے دروازے کے ہینڈل کو ہلایا۔لیکن وہ نا کھلا۔فرہاد خاموشی سے اس کے غصے کو دیکھ رہا تھا۔گہری سانس بھر کے اس نے لاک کھولا تو دروازہ کھولتی وہ نیچے اتر گئی۔اور زور دار آواز سے دروازہ بند کیا۔

"ابھی یہ اتنی مہنگی گاڑی کا یہ حال کیا ہے۔۔۔کوئی ہلکی پھلکی سی گاڑی ہوتی تو جانے کیا کرتی محترمہ۔۔۔"سیٹ بیلٹ کھول کر وہ بڑبڑاتے ہوئے باہر نکلا۔فارہ گیٹ کے باہر کھڑی تھی۔

"کیا ہوا۔۔۔"اسے یونہی کھڑا دیکھ کر اس نے پوچھے۔فارہ نے کچھ کہے بغیر رخ دوسری جانب موڑ کیا۔فرہاد گہری سانس بھرتا بیل بجانے لگا۔لیکن کوئی دروازہ کھولنے نا آیا۔غور کیا تو لائیٹس بھی بند تھیں۔اس نے بیل پر ہاتھ ہی رکھ دیا۔لیکن بے سود۔۔۔

"کیا گھر کوئی نہیں ہے۔۔۔"ناچار اسے فارہ سے ہی پوچھنا پڑا۔جو خاموشی سے کھڑی کبھی اسے دیکھتی تو کبھی یونہی دائیں بائیں دیکھ رہی تھی۔اس کے جواب نا دینے پر وہ پھر بیل بجانے لگا۔

"تم نے چھوڑ دیا ہے تو بس اب جاؤ۔۔۔"فارہ چڑ کر بولی تھی۔

"تاکہ تم خودکشی کر لو۔۔۔"فرہاد نے اس کے قریب آ کر کہا تو فارہ نے لب بھینچ لیے۔

"ہاں ابھی کسی گاڑی کے نیچے آ کر مر جاؤں گی۔۔۔"

"گھر کوئی نہیں ہے کیا۔۔۔"فرہاد نے اس کی بات کو نظر انداز کیا۔

"نہیں۔۔۔اور بیگ اور چابی بھی آفس رہ گئی ہے۔۔۔"

"تو تم نے پہلے کیوں نہیں بتایا۔۔۔ہم آفس سے بیگ لیتے ہوئے یہاں آ جاتے۔۔۔"فرہاد کی آواز ایک دم بلند ہوئی تھی۔

"ہاں نہیں بتایا کیوں کہ مجھے خوشی کے مارے سب بھول گیا۔۔۔اتنی خوشی ملی کہ کچھ یاد ہی نا رہا۔۔۔"فارہ چمک کر بولی تو فرہاد نے گہرا سانس لیا۔

"اب۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"تمہیں کیا تم جاؤ اپنے راستے۔۔۔گھر پر تمہارا ویٹ ہو رہا ہو گا۔۔۔"فارہ نے اس کی آنکھوں میں دیکھا۔اس کے کہنے پر فرہاد نے خفگی سے اسے گھورا۔اور واپس جا کر گاڑی میں بیٹھ کر گاڑی سٹارٹ کی۔

"بد تمیز انسان۔۔۔ابھی کیسے لیکچر دے رہا تھا۔۔۔جیسے بہت پرواہ ہو اسے۔۔اور اب دیکھو کیسے دوڑا دوڑا جا رہا ہے گھر۔۔۔۔"جانے کیوں فارہ کو اس کا جانا برا لگا تھا۔بلکہ اندر کہیں دکھ بھی ہوا تھا۔وہ گاڑی کو موڑ رہا تھا۔فارہ نے اس پر سے اپنی نظریں ہٹا لیں۔وہ گاڑی واپس موڑ کر اس کے سامنے لایا۔وہ ہنوز اسے اگنور کیے

دوسری جانب دیکھتی رہی۔ فرہاد نے ہارن پر ہاتھ کر اسے متوجہ کیا۔ لیکن وہ ویسے ہی رہی۔ فرہاد نے اپنا ہاتھ ہارن پر ہی رکھ دیا۔ آتے جاتے لوگ بھی اب دیکھنے لگے تھے۔

"کیا تکلیف ہے۔۔" فارہ نے غصے سے اسے دیکھا۔

"سمجھ نہیں آرہا۔۔ گاڑی میں بیٹھو آکر۔۔۔" فرہاد نے بھی جواباً غصے سے اشارہ کر کے کہا۔

"آرہی ہو کہ اب اٹھا کر ڈالوں۔۔۔" فرہاد اسے ہلتے نا دیکھ کر پھر چلایا۔ فارہ غصے سے مٹھیاں بھینچے گاڑی میں بیٹھی۔ فرہاد نے سر جھٹک کر گاڑی آگے بڑھائی تھی۔

****

"دیکھو ذرا اس لڑکے کو۔۔۔ ہاتھ پکڑ کے لے کر گیا ہے۔۔۔ مجھے سمجھ نہیں آرہی یہ سب ہوا کیسے اور کب۔۔۔" فرحت بیگم نے اپنی سوچوں کے گھوڑے خوب دوڑائے لیکن کچھ پلے نا پڑا۔ کہ نوبت یہاں تک آئی ہی کیسے۔ چپ بیٹھی ایشال تو خود سکتے میں تھی۔ وہ کیا جواب دیتی۔ یہ سب اس کے لیے بھی نا قابل یقین تھا۔

ایشال نے بابا کو بڑی مشکل سے منایا تھا اسلام آباد کے لیے وہ بھی فرحت بیگم نے جب خود اس کا ساتھ دیا تو اسے بھیجنے پر راضی ہوئے تھے۔ اس نے فرحت بیگم کو ساری بات بتائی تھی۔ کہ کس لیے وہ فرہاد کے پاس جانا چاہتی ہے۔ فرحت بیگم کو کیا اعتراض ہونا تھا ان کی تو خود کی دلی آرزو یہی تھی۔ اندھا کیا چاہے دو آنکھیں کے مصداق وہ بھی اس کے ساتھ شامل ہو گئیں۔ اور دونوں کا پلان تھا کہ اب فرہاد کو کسی نا کسی طریقے سے راضی کر کے ہی چھوڑیں گی۔ سادے اور آسان لفظوں میں شادی کی تاریخ رکھ کے ہی یہاں سے نکلنا تھا۔ اور اس وقت تو یہ سب اتنا مشکل بھی نہیں لگ رہا تھا۔ صرف فرہاد کو ہی تو قابو کرنا تھا نا۔ وہ کون سا مشکل کام تھا۔ ان

دونوں خواتین کو اس وقت یہی لگا تھا۔ حالانکہ اگر سمجھنے کو سمجھنا ہوتا تو یہیں سے اندازہ کر لیتیں کہ وہ جو اتنے سال سے منع کر چکا ہے نہیں مان رہا تو اب کیسے مان جائے گا۔ لیکن خیر انھیں بھی Try try again till you succeed والے محاورے پر پکا یقین تھا۔ اور اب نتیجا یہ نکلا کہ دونوں خواتین ہکا بکا سر پکڑے بیٹھیں تھیں۔ ڈور کا کوئی سرا ہاتھ نہیں آ رہا۔

"میم رات کا کھانا لگا دوں۔۔" یہ فضل تھا۔ اور کھانے کا پوچھنے سے قبل اسے معلوم ہوتا کہ اس کی بینڈ بجنے والی ہے تو وہ کبھی نا پوچھتا۔

"تم کب سے ہو یہاں۔۔۔" فرحت بیگم نے اسے تیکھے چتونوں سے گھورا۔

"جی۔۔۔ بیگم جی۔۔۔ دو سال سے اوپر ہو گئے۔۔۔" فضل ان کے انداز سے گڑبڑایا۔

"اچھا تو یہ لڑکی کب سے ہے یہاں۔۔۔"

"کون۔۔۔" فضل کو سمجھ نہیں آئی وہ کس کے بارے میں پوچھ رہیں ہیں۔

"یہی جو آج تھی یہاں۔۔۔" فرحت بیگم نے ہاتھ اٹھا کر کہا۔

"مس فارہ۔۔۔"

"ہاں وہی۔۔۔ جانتے ہو اسے۔۔۔" فارہ کے نام پر ان کا منہ بنا تھا۔

"جی صاحب کے ساتھ ہوتیں ہیں نا اس وجہ سے۔۔۔" فضل سادگی سے جواب دے رہا تھا۔ اندر ہی اندر ڈر بھی گیا تھا۔

"کب سے ساتھ ہیں دونوں۔۔۔"اس جواب پر ان کا پارہ مزید بڑھا۔تو آواز بھی بلند ہو گئی۔

"جی۔۔۔"فضل کو سمجھ نا آئی کہ آگے سے بولے کچھ یا چپ رہے۔

"میں نے پوچھا یہ دونوں کب سے ساتھ ہیں۔۔۔"انھوں نے غصے سے اپنا سوال دہرایا۔ایشال بھی فضل کو گھور رہی تھی۔

"مجھے کیا معلوم بیگم صاحبہ۔۔۔"فضل نے نا سمجھی سے انھیں دیکھا۔

"کیوں تمہیں نہیں معلوم تو کسے پتا ہے۔۔۔گھر کے نوکروں کو تو ساری بات کا علم ہوتا ہے۔۔۔"

"جی۔۔"فضل کو لگا آج اس کا بہت برا دن ہے۔

"کیا جی۔۔۔۔جواب دو۔۔۔"فرحت بیگم تحکمانہ لہجے میں فضل کو گھورتے ہوئے بولیں۔

"جی مس فارہ۔۔۔سر کے پاس۔۔۔۔ہاسپٹل رکی تھیں رات۔۔۔مجھے اس وقت۔۔۔۔ان کے بارے میں معلوم ہوا۔۔۔اس سے پہلے نہیں جانتا تھا۔۔۔"فضل رک رک کر انھیں بتانے لگا۔اسے یہ بھی ڈر تھا۔کہ بیگم صاحبہ کو اس قسم کی معلومات دینے پر سر فرہاد بھی اس سے ناراض ہو جائیں گے۔

"ہاسپٹل کیوں۔۔۔"ساری بات میں فرحت بیگم ہاسپٹل پر ٹھٹھکی تھیں۔لیکن یہ سوال ایشال نے کیا تھا۔

"سر کو چوٹ لگی تھی۔۔۔تو انھیں ہاسپٹل بھی وہی لے کر گئیں تھیں ڈرائیور کے ساتھ۔۔۔"فرحت بیگم اور ایشال دونوں کو یہ سن کر خاصا اچنبا ہوا۔

"کب لگی تھی اسے چوٹ۔۔۔کیسے۔۔۔"فرحت بیگم نے بے چینی سے سوال کیا۔

"آفس سے ہی لگی تھی۔۔۔اب تو ٹھیک ہیں سر۔۔۔بس سٹیچیں جہاں لگے ادھر درد ہوتا انھیں۔۔۔وہ بھی زیادہ نہیں مین روز انھیں دودھ میں۔۔۔"فضل بے چارے نے اپنے نمبر ٹانگنے چاہے لیکن کامیاب نا ہو سکا۔کیوں کہ فرحت بیگم نے اسے بات ہی پوری کرنے نادی۔

"کب کی بات ہے یہ۔۔۔"وہ سوال پر سوال کر رہیں تھیں۔

"دس دن سے اوپر ہو گئے ہیں۔۔"اس جواب پر انھیں دکھ بھی ہوا صدمہ بھی۔کہ بیٹا تکلیف میں رہا لیکن بتایا نہیں۔۔۔ایک فون بھی نہیں کیا۔۔۔انھیں نیا دکھ آلیا۔

"دیکھا تم نے ایشال اس لڑکے کو۔۔۔بلکل نہیں بتایا اس نے مجھے۔۔۔اور فہیم کو بھی نہیں بتایا ہو گا۔۔۔ورنہ وہ تو مجھے لازمی ہی بتا دیتا۔۔۔کیا کروں اس لڑکے کا اپنے باپ کے بعد تو اس کی کچھ سمجھ نہیں آتی مجھے۔۔۔جب سے ندیم گئے ہیں یہ ایسا ہی لاپرواہ ہو گیا ہے۔۔۔ہائے میرا بچا اتنی تکلیف میں تھا۔۔۔کتنے ٹانکے لگے تھے اسے۔۔۔"فرحت بیگم فارہ کو بھول گئیں۔فرہاد کی تکلیف کا سن کر ممتا پر ہاتھ پڑا تھا جیسے۔پوچھنے کا انداز بدل چکا تھا۔غصہ پریشانی میں بدل چکا تھا۔فضل ناچار جھجک کر انھیں تفصیل بتانے لگا۔

www.kitabnagri.com

****

گاڑی میں خاموشی تھی۔فارہ میں ہمت نہیں تھی اب کچھ بولنے کی۔سر میں درد کی لہریں اٹھ رہیں تھیں۔فرہاد بھی خاموشی سے ڈرائیو کر رہا تھا۔

"ایک بات پوچھوں۔۔"کچھ دیر کی خاموشی کے بعد فرہاد بولا تھا۔

"نہیں۔۔۔"فارہ نے صاف لہجے میں کہا۔وہ ٹیک لگائے باہر دیکھ رہی تھی۔فرہاد ایک نظر اس پر ڈال کر پھر سامنے دیکھنے لگا۔

"کیوں۔۔"یونہی سامنے دیکھتے ہوئے اس نے آنکھوں کا زاویہ بدل کر اسے دیکھا۔

"کیوں کہ مجھ میں ہمت ختم ہو چکی ہے۔۔۔تمہارے سوالوں کے جواب دینے کی۔۔۔"نشانہ چوکا نہیں تھا۔فارہ نے چڑ کر اسے جواب دیا تھا۔

"لیکن میں نے تو ابھی کچھ پوچھا ہی کب۔۔۔حالانکہ میں بہت کچھ پوچھنا چاہتا ہوں۔۔۔"وہ ہلکے پھلکے لہجے میں بولا۔

"تمہارے پوچھنے پر بھی۔۔۔۔میں تمہیں کچھ نہیں بتاؤں گی۔۔۔"فارہ ناگواری سے گویا ہوئی۔

"کیوں۔۔"لہجہ معصومیت بھرا تھا۔

"فرہاد پلیز میرا سر درد سے پھٹ رہا ہے۔۔۔بخش دو مجھے۔۔۔"فارہ نے تھک کر ہاتھ جوڑے تھے۔

"ایک تو تم بات بات پر ہاتھ جوڑ لیتی ہو۔۔۔مستقبل میں اچھی بیوی ثابت ہو گی تم۔۔۔"اسٹیئرنگ گھماتے ہوئے وہ بے اختیار قہقہہ لگا گیا۔فارہ نے اسے ناگواری سے گھورا۔اسے اس کا اس وقت مذاق کرنا ذرا اچھا نہیں لگا رہا تھا۔

"مطلب کہ جس کی بھی بیوی بنو گی بہت خوش قسمت ہو گا وہ انسان۔۔۔ورنہ آجکل لڑکیاں تو معافی منگواتیں ہیں وہ بھی کانوں کو ہاتھ لگوا کر۔۔۔"اس کے غصے سے دیکھنے پر وہ وضاحت دینے لگا۔لہجہ شرارتی تھا۔

"تم نے کتنی بار کانوں کو ہاتھ لگائے۔۔۔"فارہ نے طنزیہ پوچھا۔

"بہت بار اب تو یاد بھی نہیں۔۔۔"اطمینان بھرے لہجے میں جواب آیا۔

"یہی امید تھی۔۔۔"فارہ نے طنزیہ کہہ کر رخ موڑا۔

"حیرت ہے۔۔۔تم نے کتنی امیدیں لگائیں ہیں مجھ سے۔۔۔"فرہاد نے مصنوئی حیرت سے اسے دیکھا۔

"کوئی بھی نہیں۔۔۔کوئی ایک بھی نہیں۔۔۔۔اور کبھی بھی نہیں امید لگائی میں نے تم سے۔۔۔"فارہ پلٹ کر نفرت سے بولی تھی۔اس کے انداز پر فرہاد بھی سنجیدہ ہو گیا۔وہ صرف مذاق کر رہا تھا تا کہ ماحول میں کچھ تناؤ کم ہو۔لیکن فارہ مزید سیریس ہو جائے گی اندازہ نہیں تھا۔

"ہونی بھی نہیں چاہیے۔۔۔اگر میں تمہاری جگہ ہوتا تو یہی کہتا۔۔۔"فارہ نے اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا اور یونہی باہر دیکھتی رہی۔اسی وقت فرہاد کا فون بجا تھا۔فارہ کے ذہن میں آیا ضرور یہ ایشال نے کیا ہو گا فون۔

"وعلیکم السلام۔۔۔۔کہو۔۔۔اچھا کب۔۔۔کام ہو گیا۔۔۔کل نہیں تو پرسوں پکا۔۔۔ٹھیک ہے۔۔۔ہوں۔۔۔نہیں۔۔۔تم جاؤ گے۔۔۔اوکے ٹھیک ہے میں کرتا ہوں۔۔خدا حافظ۔۔۔"فرہاد نے بڑی محتاط بات چیت کی تھی۔کہ فارہ کے کچھ پلے نا پڑا۔۔۔لیکن اندازہ ہو گیا تھا کہ دوسری جانب کوئی آدمی تھا۔اتنے میں فرہاد نے مین روڈ پر سڑک کے کنارے گاڑی روک دی۔وہاں ریسٹورینٹ تھے۔اور رش تھا۔لوگ انجوائے کر رہے تھے۔

"ہم یہاں کیوں آئے ہیں۔۔"لاشعوری طور پر فارہ کے لہجے میں حیرانگی آئی تھی۔

"کھانا کھانے۔۔۔"

"لیکن ہمیں آفس جانا تھا۔۔۔"فرہاد کے بلکل الٹ جواب پر فارہ نے دانت پیس کر کہا۔

"کس نے کہا۔۔۔رات کے اس وقت آفس کھلا ہوتا ہے کیا۔۔۔۔"فرہاد نے استفہامیہ بھنویں اچکا کر اسے دیکھا۔

"لیکن۔۔۔"فارہ کو سمجھ نا آیا وہ بولے کیا۔اس کے ساتھ اور دماغ کھپانے کی ہمت نہیں تھی اب اس میں۔

"لیکن کیا۔۔۔"وہ سیٹ بیلٹ نکالتا اسے دیکھنے لگا۔فارہ نے لب بھینچ لیے۔

"تو کیا ساری رات گاڑی میں رہوں گی میں۔۔۔"وہ خفگی سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"رہ بھی لو تو کیا مضائقہ ہے۔۔۔"وہ کہتا ہوا گاڑی سے اتر گیا۔آج کا دن اتنا ہنگامہ خیز تھا کہ فارہ میں اب کسی بات کی بحث کے لیے طاقت نا بچی تھی۔سر میں درد کی ٹیسیں بڑھ گئیں تھیں۔وہ پر سکون ہونا چاہتی تھی اور اس کے لیے اپنے کمرے سے بہترین کوئی جگہ نا تھی۔اور جانے آج اپنے کمرے میں جانا نصیب بھی ہونا تھا یا نہیں۔۔۔اسے خود پر ہی غصہ آیا۔کیا تھا جو سکون سے بات کرتی آفس میں۔۔۔لیکن شاید یہ اتنے دن کا غبار تھا غصہ تھا تلملاہٹ تھی جو آج آفس میں نکل گیا۔فارہ کو لگ رہا تھا اس نے زیادہ ہی اوور ری ایکٹ کر دیا۔اور کسی کا کیا گیا وہ ہی دربدر تھی۔اور اوپر سے فرحت بیگم والا بھی معاملہ آج ہی ہونا تھا۔کیا تھا جو وہ فرہاد کے ساتھ نا ہوتی۔اس کے ساتھ نا جاتی۔اس نے تو سوچا تھا اچھا ہے اس سے کھل کر بات کر لے گی۔اور بتا دے گی کہ اب اسے اس کے ساتھ کاغذی رشتے میں بھی نہیں رہنا۔لیکن سب الٹ ہو گیا۔وہ جتنا اس سے دور جانا چاہ رہی تھی قسمت اتنا ہی اسے اس کے ساتھ کر رہی تھی۔

"اوف۔۔۔"فارہ نے دکھتے سر کو ہاتھوں میں تھاما تھا۔ایک دم درد میں اضافہ ہوا تھا۔کچھ دیر بعد گاڑی کا دروازہ کھلا فرہاد فون پر بات کرتا ہوا بیٹھا تھا۔

"ٹھیک ہے۔۔۔اللہ حافظ۔۔"

"کیا ہوا۔۔۔"اسے سر پکڑے دیکھ کر فرہاد نے پوچھا۔

"مجھے گھر جانا ہے۔۔۔"فارہ نے اسے دیکھے بغیر کہا۔

"کیا کھاؤ گی۔۔"فرہاد اس کی بات نظر انداز کر کے بولا۔

"کچھ نہیں کھانا۔۔۔مجھے بس گھر جانا ہے۔۔۔"وہ تھکے ہوئے لہجے میں بولی۔درد برداشت سے باہر ہو رہا تھا۔

"لیکن مجھے تو بھوک ہے نا۔۔۔میں اپنے لیے کچھ کھانے کو لینے جا رہا ہوں۔۔۔اب بھی بتا دو کیا کھاؤ گی۔۔"فارہ نے کچھ کہے بغیر رخ دوسری طرف موڑ لیا تو وہ کندھے اچکاتا گاڑی سے باہر نکل گیا۔فارہ نے دیکھا وہ گاڑی کے آگے سے ہوتا ہوا سامنے ریسٹورینٹ کے اندر چلا گیا۔اس نے تھک کر سیٹ کی پشت سے سر ٹکا دیا۔فرہاد کو تو کچھ فرق ہی نہیں پڑتا وہ جس مرضی کرب سے گزر رہی ہو۔ایک اور سوچ نے دل و دماغ کو گھیرا۔اس نے تھک کر آنکھیں کھول لیں۔اس وقت فارہ کے اعصاب جواب دے چکے تھے۔ذہنی تھکاوٹ اس پل اتنی محسوس ہو رہی تھی کہ اب کچھ بھی سوچنے کی ہمت نہیں تھی لیکن سوچیں پھر بھی ذہن میں آتی جا رہیں تھیں۔شعوری کوشش سے اس نے خود کو مزید سوچوں سے دور کیا اور آتی جاتی گاڑیوں کو غائب دماغی سے دیکھنے لگی لیکن آنکھیں بھی درد کر رہی تھیں اس نے آنکھیں بند کر کے پھر ٹیک لگا لی۔کسی طرح بھی سکون نہیں تھا۔جانے کتنا وقت گزرا جب وہ واپس آیا۔

"لو پکڑو۔۔۔جلدی سے کھالو۔۔۔"فرہاد اندر بیٹھ کر بولا۔فارہ نے آنکھیں کھول کر دیکھا تو وہ سینڈوچ اس کی طرف بڑھائے ہوئے تھا۔

"جلدی پکڑو۔۔۔"فارہ نے سوچا شاید بھوک کی وجہ سے سر میں درد ہو سو خاموشی سے سینڈوچ پکڑا اور کھانے لگی۔وہ بھی اپنا سینڈوچ کھانے لگا۔فرہاد نے چند ہی منٹوں میں پورا کھالیا۔اور اس سے ایک حصہ بھی ختم نہیں ہوا۔

"بوتل۔۔۔"فرہاد نے ہاف لیٹر بوتل جو وہ خود پی رہا تھا اس کی طرف بڑھائی۔

"پانی۔۔"فارہ نے نفی میں سر ہلا کر کہا۔تو فرہاد نے پانی کی بوتل کھول کر اسے پکڑائی۔فارہ نے دو گھونٹ پانی کے پیے۔اور واپس پکڑا دی۔

"کیا ہوا۔۔"اس کے چہرے پر نا قابل فہم تاثرات دیکھ کر فرہاد کو تشویش ہوئی۔

"عجیب سے طبعیت ہو رہی ہے۔۔۔یوں لگ رہا ابھی الٹی آجائے گی۔۔۔مجھ سے نہیں کھایا جا رہا۔۔۔مجھے گھر جانا ہے۔۔"فارہ نے باقی سینڈوچ اس کی طرف بڑھا کر بمشکل اتنا لمبا جملہ بولا۔فرہاد کو پریشانی ہوئی اس کا رنگ زرد ہو رہا تھا۔اسے شک ہوا سینڈوچ میں تو کوئی غلط چیز نہیں ملی ہوئی تھی۔لیکن نہیں اس نے بھی تو کھایا ہے ابھی۔

"بس چلتے ہیں۔۔۔بیگ آجائے تمہارا۔۔۔"فرہاد نے اسے تسلی دی اور اپنے ہاتھ میں پکڑا سینڈوچ ریپ کر کے رکھنے لگا۔

"صاحب جی اللہ کے نام پر دے دو کچھ۔۔ صبح سے بھوکا ہوں۔۔۔ اللہ کے واسطے کچھ کھانے کو دے دو۔۔۔" ایک بچہ فرہاد کی جانب آ کر التجا کرنے لگا۔ تو فرہاد نے سینڈوچ جو بچا تھا جس میں صاف پیس بھی تھا۔ سارا ڈبہ اٹھا کر بچے کو دے دیا۔ ساتھ کچھ روپے بھی پکڑا دیئے۔

"فرہاد۔۔۔ دروازہ کھولو۔۔۔" فرہاد ابھی اسے ڈبا دے کر پلٹا ہی تھا۔ کہ فارہ بولی۔ فرہاد نے جلدی سے آگے ہو اس کی سائیڈ کا دروازہ کھولا۔ دروازہ کھلتے ہی فارہ نے منہ پر رکھا ہاتھ ہٹایا۔ اور الٹی کر دی۔ اس کی حالت دیکھ کر فرہاد کو سہی معنوں میں پریشانی ہونے لگی۔ وہ آدھی گاڑی سے باہر نکلی ہوئی تھی ایک ہاتھ کھلے دروازے کے شیشے پر رکھے دوسرا سیٹ کو پکڑے ہوئے تھی تاکہ گر نا جائے۔ فرہاد اس کی کمر سہلاتے ہوئے پریشانی سے اسے دیکھ رہا تھا۔ جو نڈھال سی باہر کو جھکی ہوئی تھی۔

"پانی۔۔" تھوڑی دیر بعد وہ بولی۔ تو فرہاد نے بوتل کا ڈھکن کھول کر جلدی سے اسے پکڑائی اور خود اتر کر اس کی طرف آیا۔ اس کی طرف آ کر اس نے پانی کی بوتل اس کے ہاتھ سے پکڑی اور آہستہ آہستہ پانی اس کی ہتھیلی پر ڈالنے لگا۔ وہ کلی کر کے اب منہ پر پانی ڈال رہی تھی۔ منہ دھو کر وہ ڈوپٹے سے منہ صاف کرنے لگی۔

www.kitabnagri.com

"ٹھیک ہو اب۔۔۔"

"میرا سر درد سے پھٹ رہا ہے۔۔۔" فرہاد نے آگے ہو کر اس کی سیٹ پیچھے کو کی تاکہ وہ ریلیکس ہو کر بیٹھ سکے۔ اس کے کپڑے بھی تھورے گندے ہو چکے تھے۔ فرہاد نے دروازہ بند کر دیا۔ اور فون نکال کر نمبر ملانے لگا۔

"کتنا ٹائم لگے گا اور۔۔۔ اوکے۔۔۔" فرہاد نے فون رکھ کر شیشے کے پار اسے دیکھا۔ جو آنکھیں بند کیے تھی۔ لیکن چہرے پر تکلیف کے تاثرات تھے۔ فرہاد نے ایک طویل ٹھنڈی سانس لی تھی۔

****

"کامیابی مبارک ہو سلیم صاحب۔۔۔"

"بہت شکریہ عمران صاحب۔۔۔ آپ نے اس ناچیز کو یاد کیا۔۔۔ بہت شکریہ۔۔۔" سلیم نیازی ایزی چیئر پر بیٹھا ایک ہاتھ فون سے لگائے دوسرے ہاتھ سے سگریٹ سلگا رہا تھا۔

"ارے بھئی آپ نے تو حیران کر دیا۔۔۔ پچھلے دو سالوں میں آپ اپنی ایک پہچان بنا چکے ہیں اب تو ہم آپ کے آگے ناچیز لگتے ہیں۔۔۔" فون پر موجود دوسرے مکین کے لہجے سے چاپلوسی جھلک رہی تھی۔

"اب آپ مجھے شرمندہ کر رہے ہیں۔۔۔" سلیم کا لہجہ بھی مصنوئی تھا۔

"ہاہاہا۔۔۔ نہیں بھئی شرمندہ کیوں کرنا۔۔۔ آیئے پھر ڈیرے پر۔۔۔ آپ کی خوشی کو سیلیبریٹ کرتے ہیں۔۔۔ ماحول بناتے ہیں۔۔۔"

www.kitabnagri.com

"ہاہاہاہا۔۔۔ ضرور عمران صاحب کیوں نہیں۔۔۔ اسی ہفتے ملتا ہوں آپ کو۔۔۔۔ خدا حافظ۔۔"

سلیم نیازی نے فون رکھتے ہی گالیاں بکیں۔ اسی انسان کو جس سے ابھی بات کر رہا تھا۔

"کل تک فون نہیں اٹھاتا تھا میرا۔۔۔اب تلوے چاٹنے پر آ گیا ہے۔۔گالی۔۔۔"گالیوں کا ایک طوفان اس کے منہ سے نکلا تھا۔اس کا منشی خاموشی سے سب سن رہا تھا۔لیکن اس کے چہرے کے تاثرات سے صاف ظاہر تھا کہ وہ بھی اپنے صاحب کا ہم خیال ہے۔

"نیازی صاحب۔۔۔آپ نے اپنے خاندان کا نام روشن کر دیا۔۔۔یہ سب کامیابی آپ کے بڑوں کے لیے فخر کا باعث ہے۔۔۔"منشی کو صاحب کو خوش کرنے کا کام اچھے سے آتا ہے۔دوسرے لفظوں میں وہ اسی کام کے تو پیسے لیتا تھا۔

"مر گئے سارے خاندان والے میری طرف سے۔۔۔جب سے میرا بھائی اس دنیا سے گیا ہے کوئی میرے لیے اہم نہیں ہے۔۔۔"سلیم کے لہجے میں بیزاری تھی۔منشی خاموش ہی رہا۔اسی وقت فون بجنے لگا۔تو منشی نے فون اٹھایا۔اور بات کرنے لگا۔

"نیازی صاحب۔۔۔جس کام کے لیے ہم مہرا ڈھونڈ رہے تھے وہ مل گیا۔۔۔اسلام آباد میں۔۔۔"

"یہ تو بہت اچھی بات ہوئی منشی۔۔۔سب معاملات فائنل کرو۔۔۔یہ کام جتنی جلدی ہو جائے اچھا ہے۔۔۔"سامنے دیوار پر لگی پینٹنگ پر نظر جما کر وہ بولا۔منشی سر ہلاتا باہر چلا گیا۔

"سب کچھ میری مٹھی میں ہے۔۔۔سب حاصل کر لیا میں نے۔۔۔جو کبھی کھویا تھا یا کبھی سوچا تھا۔۔۔لیکن صرف قسمت نے ایک چیز نہیں دی۔۔۔۔فارہ اکرام نہیں ملی مجھے ابھی تک۔۔۔وہ لڑکی دوبارہ اتنی آسانی سے نکل گئی میرے ہاتھ سے۔۔۔اور اب تک ہاتھ نا آئی تھی۔۔۔اس کی ایک جھلک کے بعد اسے دوبارہ کبھی دیکھ نا

سکا۔۔۔لیکن کیا پتا زندگی میں کب تم مجھے مل جاؤ فارہ اکرام۔۔۔کب مل جاؤ۔۔۔اور بھائی بھابھی کی موت کے بعد تو تمہاری طلب اور بڑھ گئی ہے۔۔۔"

سگریٹ کا کش لے کر دھواں چھوڑتے ہوئے وہ سوچ رہا تھا۔اور اس کی چھٹی حس کہہ رہی تھی کہ وہ وقت اب دور نہیں ہے۔

****

یہاں آکر جو بھی دھچکا لگا۔وہ شدید ترین تھا۔اس کے اوپر فضل کی معلومات نے رہی سہی کسر پوری کر دی۔اور پھر فرہاد بھی ابھی تک اس چڑیل کو چھوڑ کر واپس نا آیا تھا۔ایشال نے اس کا نمبر ٹرائے کیا۔بیل جا رہی تھی لیکن فرہاد فون اٹھا نہیں رہا تھا۔تھوڑی دیر بعد فضل نے پھر ڈرتے ڈرتے کھانے کا پوچھا۔دونوں خواتین کے چہروں پر بیزاری تھی۔

وہ دونوں آتو دوپہر کی گئی تھیں۔لیکن لنچ نہیں کیا تھا۔فضل کو کھانے کا مینیو بتایا تھا۔ارادہ تھا کہ فرہاد کو سرپرائز دیں گی۔اور بہت اچھے ماحول میں مل کر کھانے سے لطف اندوز ہوا جائے گا۔لیکن سب ارمانوں پر پانی پھر گیا۔اب تک ایشال نے ہی فون کیا تھا اماں نے ناراضگی میں فرہاد کو فون نہیں کیا تھا۔لیکن اب جب پھر سے فضل نے کھانے کا پوچھا تو انھوں نے اسے فون کرنے کا ارادہ کیا۔ویسے بھی اس کے ایکسیڈنٹ کا سن کر دل تھوڑا نرم بھی ہوا تھا۔

اور اماں کا فون فرہاد نے دوسری بیل پر ہی اٹھایا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کہاں ہو۔۔"وہ بغیر سلام کے ہی بولیں۔فرحت بیگم کو بات کرتے دیکھ کر ایشال نے لب بھینچے تھے وہ اتنی دیر سے فون کر رہی تھی ایک بار بھی نہیں اٹھایا اور خالہ کے پہلی بار کرنے پر ہی فون اٹھالیا۔

"جی کام سے آیا ہو اماں۔۔"فرہاد کا لہجہ ایسا تھا جیسے کچھ ہوا ہی نا ہو۔

"چھوڑنے تو اس چڑیل کر گئے تھے۔۔۔کون سے کام نکل گئے آگے۔۔۔"وہ طنزیہ بولیں۔

"اماں۔۔۔میں سچ میں بزی ہوں۔۔۔لیٹ ہو جاؤں گا۔۔۔آپ نے کھانا کھایا۔۔۔"فرہاد پھر بھی پر سکون ہی رہا۔

"ہاں کھایا نا۔۔۔یاد نہیں تجھے تو ہی تو پیٹ بھر کے گیا تھا میرا۔۔۔"غصے کا پارہ پھر چڑھا۔

"اماں جان پلیز۔۔۔ایسی باتیں مت کریں نا۔۔۔میں آتا ہوں ایک دو گھنٹوں بعد۔۔۔"فرہاد نے پیار سے کہا۔

"کیوں چڑیل جان نہیں چھوڑتی جلدی جو ماں کو دو گھنٹوں کے انتظار کا کہہ رہا ہے۔۔۔شرم کر کچھ۔۔۔اتنی دور سے تجھے ملنے آئی ہوں۔۔۔اور تجھے میرا دل ہی جلانا ہے بس۔۔۔"اماں کو اس کا پیار ذرا اچھانا لگا تھا۔

"اوف۔۔۔اماں۔۔۔کام سے آیا ہوں۔۔۔لاہور بھی تو کتنی لیٹ آتا تھا۔۔۔یہاں بھی یہی حساب ہے۔۔۔آپ کھانا کھائیے۔۔اور سو جائیے۔۔۔صبح ناشتہ اکٹھا کریں گے۔۔۔"وہ زچ ہوا تھا لیکن آخر میں لہجہ نرم کیا۔

"تو کیا تو نے سوچا میں تیرے لیے بھوکی بیٹھوں گی۔۔۔کیوں جب تجھے ماں کی فکر نہیں پر اوہ نہیں۔۔۔تو میں کیوں بھوکی رہوں تیرے لیے۔۔۔جا جب مرضی آ۔۔۔میں رات کی فلائیٹ سے ہی نکل جانا ہے لاہور کو۔۔۔نہیں رہنا تیرے گھر مجھے۔۔۔"اس کی وہی رٹ دیکھ کر ان کا غصہ کم ہونے کی بجائے مزید بڑھ گیا۔

"سر آپ کا سامان آ گیا ہے۔۔۔"اس سے پہلے کہ فرہاد انھیں کوئی جواب دیتا۔ان کے کانوں میں کسی آدمی کی آواز گئی۔

"اچھا اماں میں ذرا مصروف ہوں اور بلکل میرے لیے کھانا سے بلکل ناراضگی مت کریے گا اور دوا بھی ٹائم سے لیجیے گا۔۔۔لو یو۔۔۔اپنا خیال رکھیے گا۔۔۔اللہ کی امان۔۔"فرہاد نے انھیں مزید کچھ کہنے کا موقع دیئے بغیر فون رکھ دیا۔

"ہوں لے آؤ کھانا۔۔"فرحت بیگم نے فون رکھ کر فضل سے کہا۔وہ سنتے ہی سر ہلاتا چلا گیا۔

"مصروف ہے کام کر رہا ہے۔۔۔اس چڑیل کے ساتھ نہیں ہے۔۔۔پیچھے لڑکے کی آواز سنی ہے میں نے۔۔۔اور شور بھی تھا۔۔۔باہر سڑک پر ہوتا ہے جیسے شور۔۔۔بے فکر ہو کر کھانا کھا میری جان۔۔۔کل دیکھنا کیسا سیدھا کروں گی۔۔۔آنے دے بس اسے۔۔۔"ایشال سر تا پا سوالیہ انداز میں انھیں دیکھ رہی تھی تو وہ اسے بتانے لگیں۔

"اور فکر مت کر اس کی ماں ہوں میں۔۔۔ابھی ایک ایک کمرہ دیکھوں گی۔۔۔کہ کہیں اس چڑیل کا سامان تو نہیں ہیں۔۔۔ابھی سب دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے گا۔۔۔"ایشال کو بھی ان کا یہ آئیڈیا دل کو

لگا۔ ظاہر ہے اگر وہ دونوں ساتھ رہ رہے ہیں یا فرہاد کے مطابق صلح ہو چکی ہے تو اس بات کا کچھ تو ثبوت گھر میں ہو گا۔

پانچ منٹ بعد فضل نے کھانا لگنے کا کہا۔ تو دونوں خالہ بھانجی کی بھوک اس نئے پلان کے بعد کچھ تو چمکی تھی۔ ویسے بھی اتنی دیر بھوک برداشت کی تھی اب اور نہیں ہو رہی تھی۔ اور پھر پورے گھر کا پوسٹ مارٹم کرنے کے لیے ہمت بھی تو چاہیے تھی نا۔

****

فرہاد اسے زبردستی ڈاکٹر کے پاس لے کر گیا۔ فارہ نے بہت منع کیا لیکن فرہاد نے اس کی ایک نہیں سنی۔ پریشانی کی کوئی بات نہیں تھی بی پی لو تھا ڈاکٹر نے پہلے کچھ کھانے کو بولا۔ فرہاد اس کے لیے بسکٹ اور جوس لے آیا۔ فارہ سے بمشکل جوس کے ساتھ دو تین بسکٹ کھائے گئے۔ پھر ڈاکٹر نے انجیکشن لگایا اور میڈیسن دی تھی۔ جو اسی وقت کھانے کو کہا۔ ساتھ بھرپور نیند کی تاکید کی اور ریلیکس رہنے کا کہا۔ تقریباً پونے گھنٹے بعد وہ وہاں سے نکلے۔ فارہ کی طبعیت اب کافی بہتر تھی۔ سر میں جو ہتھوڑے بج رہے تھے۔ ان میں بہت حد تک کمی آئی تھی۔

www.kitabnagri.com

"تمہیں کیا ہوا ہے۔۔۔"ڈاکٹر کی لکھ کر دی ہوئی میڈیسن جو اسے کل کھانی تھی فرہاد میڈیکل سٹور سے لے کر آیا تھا دوائی ڈیش بورڈ پر رکھنے کے بعد وہ گاڑی سٹارٹ کر رہا تھا۔ جب فارہ نے اسے سے پوچھا۔

"کیا ہوا مجھے۔۔"اس کے سوال پر فرہاد نے سوالیہ انداز میں کندھے اچکا کر اس کی طرف دیکھا اسے فارہ کا سوال سمجھ نہیں آیا تھا۔ جو سنجیدگی سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"کیوں کر رہے ہو تم یہ سب۔۔۔"اس کے انداز میں انتہاء کی سنجیدگی تھی۔

"تم کیوں رکیں تھیں رات ہاسپٹل میں۔۔۔"فرہاد نے بھی سنجیدگی سے اسے دیکھا۔فارہ کے سوال کا جواب اس نے اس سے سوال کر کے ہی دینا چاہا۔لیکن فارہ نے بات کو اور ہی نظریے سے سمجھا۔

"اووہ۔۔۔تو تم پے بیک کر رہے ہو۔۔۔ٹھیک ہے۔۔۔"فارہ نے سر ہلا کر چہرہ دوسری سمت موڑ لیا اور باہر دیکھنے لگی۔

"پے بیک۔۔۔مطلب۔۔۔؟؟"فرہاد کو اس کے لفظ جانے کیوں چبھے تھے۔فارہ نے اس کے سوال کا جواب دینا ضروری نا سمجھا اور یونہی باہر دیکھ رہی تھی۔اس کا دل اب کوئی بات کرنے کو نہیں چاہ رہا تھا۔

"میں تم سے پوچھ رہا ہوں۔۔۔پے بیک کا کیا مطلب ہوا۔۔۔"فرہاد نے جواب نا پا کر پھر کہا۔اسے غصہ آ رہا تھا۔

"آج کے دن کے لیے جو تم نے کیا کافی ہے۔۔۔اب مجھ میں مزید تم سے بحث کرنے کی ہمت نہیں ہے۔۔۔"وہ ہنوز رخ موڑے بولی۔فرہاد نے لب بھینچے۔

"میں نے کیا کیا ہے۔۔۔اسامہ کے ساتھ لڑیں تم۔۔۔وہ چیپٹر بھی ابھی کلوز نہیں ہوا۔۔۔میں تمہیں بات سمجھا رہا ہوں۔۔۔اور تم میری ایک بات نہیں سن رہیں۔۔۔صرف اپنے رونے کی پڑی تھی۔۔۔ہر بات میں روتی ہو۔۔۔یہ کیوں کہا۔۔۔ایسے کیوں کیا۔۔۔ایسے کیوں کر رہے ہو۔۔۔نظر نہیں آ رہا کہ تمہارے لیے کر رہا ہوں۔۔۔"فرہاد کا لہجہ اونچا ہوا تھا۔اس نے ہاسپٹل والی بات کسی اور نظریے میں کی تھی۔لیکن فارہ بات کو کچھ اور ہی سمجھ رہی تھی۔اس بات نے اس کا دماغ گھما دیا تھا۔

"مت کرو میرے لیے کچھ بھی۔۔۔میں نے دعوت نہیں دی تھی۔۔۔اچھی بھلی زندگی گزر رہی تھی جیسے بھی تھی میں خوش تھی۔۔۔تم جب سے آئے ہو جینا حرام کر دیا ہے میرا تم نے۔۔۔"فارہ بھی ضبط بھول کر چیخ کر بولی۔اس کے لہجے میں نفرت اقرنا پسندیدگی کوٹ کوٹ کر بھری تھی۔جسے محسوس کر کے فرہاد اور سلگا۔

"میرے آنے سے تمہارا جینا حرام ہوا ہے۔۔۔؟؟"فرہاد نے غصے سے کہتے ہوئے اپنی طرف اشارہ کیا۔

"ہاں۔۔۔جب سے تم ملے ہو ہر چیز خراب ہو رہی ہے۔۔۔اوپر سے تم مجھے ہر بات پر نیچا دکھا رہے ہو۔۔۔اور آج اپنی ماں کے سامنے مجھے ذلیل کیا جان بوجھ کر۔۔۔"فارہ نے اس کے غصے کی ذرا پرواہ نا کی۔

"اگر یہ سب میں نے جان بوجھ کر کیا ہوتا۔۔۔تو اس وقت تمہیں لے کر سڑکوں پر نا پھر رہا ہوتا۔۔۔"فرہاد چٹختے ہوتے بولا۔اس کے لیے وہ اتنا پریشان تھا۔کیا اسے یہ نظر نہیں آ رہا تھا۔

"یہ بھی تمہارا کوئی پلان ہو گا۔۔۔ورنہ تمہیں ایک دم مجھ سے کیوں ہونے لگی ہمدردی۔۔۔جس کی شکل تم کبھی دیکھنا نہیں چاہتے تھے۔۔۔دھکے دے کر باہر نکالا تھا۔۔۔میں کچھ نہیں بھولی ہوں۔۔۔سمجھے۔۔۔"فارہ نے تنفر بھرے انداز میں اسے دیکھا اور چلائی۔اس کی بات سے فرہاد کا دماغ مزید خراب ہوا تھا۔

"میں بھی کچھ نہیں بھولا ہوں سمجھی۔۔۔"گاڑی ایک جھٹکے سے رکی تھی۔فرہاد کا انداز بھی اسی کے جیسا تھا لیکن اس کا لہجہ فارہ کے لہجے سے کئی گنا بلند ہوا تھا۔اس کے دھاڑنے پر فارہ کو جیسے سانپ سونگا ہو۔جبکہ وہ کہہ کر غصے سے سیٹ بیلٹ کھولتا۔ڈیش بورڈ پر رکھی اس کی ادویات اٹھاتا باہر نکلا۔فارہ سن بیٹھی تھی۔فرہاد نے گاڑی کا پچھلا دروازہ کھولا فارہ کا بیگ نکالا۔اور دروازہ زوردار آواز سے بند کیا۔یہ زوردار آواز اس کے دکھتے دماغ میں ہتھوڑے سے بھی زیادہ زور سے لگی تھی۔فارہ نے تکلیف کم کرنے کو بے اختیار سر کو تھاما تھا۔جبکہ وہ اس کا بیگ

کھولے اس میں سے چابی ڈھونڈ رہا تھا۔فارہ خود کو سنبھالتی گاڑی سے اتری۔اتر کر اس کے پاس آئی جسے ابھی تک بیگ سے چابی نا ملی تھی۔اس نے اپنا بیگ لینے کو ہاتھ بڑھایا۔لیکن فرہاد نے غصے میں رخ دوسری سمت موڑ کر بیگ کو اس کی پہنچ سے دور کیا۔اس کی حرکت پر فارہ نے لب سختی سے بند کیے۔

"میرا بیگ ہے یہ۔۔۔مجھے دو۔۔"وہ ناگواری سے بولی تھی۔فرہاد نے کوئی جواب نا دیا۔اور آخر اسے چابی مل ہی گئی۔چابی ملنے پر اس نے بیگ پھر بھی اسے نا پکڑایا۔اور دروازہ کھولنے لگا۔دروازہ کھلتے ہی وہ خود اندر گیا پیچھے دروازہ کھلا رہنے دیا اور سیڑھیاں چڑھنے لگا۔بت بنی فارہ نا سمجھی سے کھلے دروازے کو دیکھ رہی تھی۔کیا کرنا چاہ رہا تھا فرہاد اب۔دانت پیس کر وہ دروازہ بند کرتی سیڑھیاں چڑھنے لگی۔جب کمرے تک پہنچی تو وہ دروازہ کھول کر اندر جا چکا تھا۔

"تم اب جا سکتے ہو۔۔۔کوئی مطلب نہیں تھا تمہارا میرے کمرے تک آنے کا۔۔۔"فارہ کو بے انتہاء کا غصہ آیا تھا۔

"نہیں جاؤں گا۔۔۔اب پورا پے بیک کروں گا۔۔۔"اس کے مقابل کھڑا ہو کر وہ اس کی آنکھوں میں دیکھ کر بولا۔

"مجھے کوئی ضرورت نہیں ہے تمہاری۔۔۔میں اپنا خیال خود رکھ سکتی ہوں۔۔۔"اس کی بات سمجھ کر فارہ غصے سے لفظوں کو چبا کر بولی۔

"جو بھی کہو۔۔۔میں نہیں جاؤں گا۔۔۔"فرہاد نے اس کے غصے کی ذرا پرواہ نا کی۔

"تو ٹھیک ہے۔۔۔شوق سے رہو تم یہاں۔۔۔میں چلی جاتی ہوں۔۔"اس کی ہٹ دھرمی دیکھ کر وہ پلٹی۔

"فالتو کی بکواس کر کے مجھے مزید غصے مت دلاؤ سمجھی۔۔۔ کہیں نہیں جاؤ گی تم اور نا ہی میں۔۔۔" فرہاد نے اس کو بازو سے پکڑ کر روکا۔

"تم حد سے بڑھ رہے ہو۔۔۔" فارہ نے اپنا بازو جھٹکے سے چھڑوانا چاہا۔ لیکن فرہاد کی گرفت مضبوط تھی۔

"میں اپنی حد میں ہی ہوں۔۔۔ لیکن کب حد پار کر دوں یہ تو مجھے بھی نہیں معلوم۔۔۔" اسے کی بازو چھڑانے کی کوشش کو ناکام کرتے ہوئے فرہاد نے سلگ کر اسے نزدیک کیا تھا۔ فارہ کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"کوئی شک نہیں مجھے اس میں تم اتنے ہی گھٹیا انسان ہو۔۔۔ لیکن میں تمہیں اب مزید اپنی تذلیل نہیں کرنے دوں گی۔۔۔" وہ درشتی سے بولتی اسے اور سلگا گئی۔

"میرے رحم و کرم میں ہو اس وقت اتنی بڑی باتیں مت کرو جس کا نتیجہ کچھ اچھا نا نکلے۔۔۔" اپنا غصہ بمشکل ضبط کر کے وہ اسے پیچھے دھکیل کر بولا تھا۔ فارہ گرتے گرتے بچی تھی۔ اس کی بات کا مطلب سمجھ آنے پر فارہ کا چہرہ زرد پڑا تھا۔ اور دو پل بعد ہی اس کے اندر غصے کے شرارے پھوٹے تھے۔ وہ غصے سے تلملاتی آپے سے باہر ہوئی اس کی طرف بڑھی تھی۔

"اپنے گھر میں بھی مجھے یونہی دھکے دیتے ہو اور میرے گھر آ کر بھی مجھے دھکا دیا۔۔۔ نکلو میرے گھر سے میں منہ نوچ لوں گی تمہارا۔۔۔ گھٹیا انسان۔۔۔ مر جاؤ تم۔۔۔" فرہاد جو دوسرے سمت چہرہ کیے خود کو پر سکون کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ اس حملے کے لیے بلکل تیار نا تھا۔ فارہ نے اپنی پوری ہمت لگا کر پیچھے سے اس کے کندھے

پر مکے مارے۔اور پھر دھکے دینے لگی۔فرہاد خود کو بچاتا پیچھے ہوتا ہوا بیڈ پر گرا تھا۔بیڈ پر جانے کیا چیز تھی جو اس کی کمر میں چبھی تھی۔

"آہ۔۔"فرہاد کی کراہ نکلی تھی۔لیکن فارہ کا غم و غصہ کم نا ہوا تھا۔وہ اب تکیہ اٹھا کر مارنے لگی تھی۔

"نکلو میرے گھر سے۔۔۔دفع ہو جاؤ۔۔"

فارہ میں جو بچی کچی ہمت تھی۔وہ بھی ختم ہو چکی تھی۔وہ زور سے تکیہ اسے مار کر اپنا پھولا سانس بحال کرتے ہوئے ڈھے سی گئی۔فرہاد نے تکیہ اپنے چہرے سے ہٹایا۔اور پہلے تو ہاتھ ڈال کر کمر کو چھبتی نکالی۔ہاتھ میں آئی چیز کو فرہاد نے سامنے کیا تو وہ کیچر تھا۔میٹل کا بنا تھا جو اس کے نیچے دبنے سے ٹوٹا نا تھا بلکہ اس کیچر نے اسے فارہ کے مکوں اور دھکوں سے زیادہ تکلیف دی تھی۔فرہاد نے گہری سانس لے کر اسے سائیڈ پر رکھا۔اور کروٹ فارہ کی سمت کی۔جو دوسری سمت منہ کیے چہرے تکیے میں چھپائے تھی۔

"رونا تو مجھے چاہیے۔۔۔اتنی اچھی عزت افزائی پر۔۔۔"کہنی کے سہارے اٹھ کر اس کے تاثرات دیکھنا چاہے لیکن وہ تکیہ منہ پر رکھے ہوئے تھی۔فرہاد گہری سانس لے کر سیدھا لیٹ گیا۔اور چھت پر نظریں جما دیں۔دونوں کے نزدیک ایک ہاتھ کا فاصلہ تھا۔لیکن اس قربت کو دونوں میں سے کسی نے بھی محسوس نا کیا تھا۔دونوں کا غصہ، نفرت، کشیدگی، اس احساس پر زیادہ بھاری تھی۔جو دونوں کو دوسرے رخ پر سوچنے بھی نہیں دے رہا تھا۔اس رخ پر کہ آج وہ دونوں کمرے میں تنہا تھے اور قریب بھی۔کمرے میں خاموشی چھا گئی۔یونہی فرہاد نے وقت کا اندازہ کرنے کے لیے نظریں گھمائیں۔تو دائیں دیوار پر ٹنگی گھڑی پر سوئیاں رات کے بارہ کے قریب پہنچ رہیں تھیں۔اس کے چہرے پر گھمبیر تاثرات پھیل گئے۔

"تم نے علحیدگی کی بات کی تھی۔۔۔کیا سچ میں چاہتی ہو" فارہ نے اس کی آواز بخوبی سنی تھی۔ابھی دل کر رہا تھا اونچی اونچی روئے۔لیکن پھر سننا پڑتا کہ روتی رہتی ہو۔فرہاد کی اس بات نے اسے تکلیف دی تھی۔اگر وہ روتی بھی ہے اس کا کون سا بل آتا ہے۔یا وہ اس کے آنسو پونچھنے تو نہیں آتا تھا۔اسے لگ رہا تھا فرہاد کو صرف اپنی ہی پڑی ہے۔اس کی احساسات اور جذبات کی کوئی فکر نہیں تھی اسے۔۔۔ناسالوں پہلے اور نا ہی اب۔۔۔

فارہ بغیر اس کی جانب دیکھے اٹھی۔الماری میں سے اپنے کپڑے نکالے۔اور واش روم چلی گئی۔فرہاد گہری سانس بھرتا اٹھ بیٹھا۔کچھ دیر یونہی سر گرائے سنجیدگی سے سوچ میں ڈوبا رہا۔پھر ٹھنڈی سانس بھر کے کمرے پر نظر دوڑانے لگا۔کافی کشادہ کمرہ تھا۔جس میں باتھ اور کچن دونوں کا دروازہ تھا۔

ایک جانب صوفے رکھے تھے۔بیچ میں خاصی جگہ تھی پھر بیڈ لگا تھا۔ایل سی ڈی بھی تھی۔اے سی بھی۔کمرے میں ہر سہولت موجود تھی۔

وہ اٹھ کر کچن میں گیا۔جہاں فریج اوون سب موجود تھا۔اس بے فریج کھولی دودھ کا پیکٹ نکالا۔ارادہ تھا چائے بنانے کا۔چائے کا برتن ڈھونڈا جو دھلے برتنوں میں ہی پڑا تھا۔تھوڑا سا پانی ڈالا۔ساتھ تین چمچ پتی ڈالی۔جو کیبن سے ملی۔

پتی کو جوش آنے تک وہ موبائل نکال کر نوٹیفکیشن چیک کرنے لگا۔پھر دودھ ڈالا۔چائے کو تین چار ابال دلا کر آخر میں چینی ڈالی۔اور دو کپوں میں نکالی۔ٹرے میں کپ رکھے۔ساتھ ہی بسکٹ کا پیکٹ بھی جو کیبن سے ملا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

فارہ ابھی تک باہر نا آئی تھی۔وہ ٹرے ٹیبل پر رکھ کر ٹی وی آن کرنے لگا۔ریموٹ اسے ٹیبل پر ہی پڑا ملا۔فرہاد نے نیوز چینل لگالیا۔فارہ ستے ہوئے چہرے کے ساتھ باہر نکلی۔ڈوپٹہ بکل کے انداز میں لپیٹا ہوا تھا۔

"چائے پی لو۔۔۔"فرہاد نے اس کے چہرے کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔فارہ نے اس کی بات ان سنی کی اور کچن میں چلی گئی۔فرہاد اٹھ کر اس کے پیچھے گیا۔تو وہ گلاس میں پانی ڈال رہی تھی۔

"اگر میری کوئی بات بری لگی تو سوری۔۔۔کیا ہم نارمل بات نہیں کر سکتے۔۔۔فارہ پلیز۔۔۔"فرہاد صلح جوئی سے بولا۔فارہ نے کوئی جواب نا دیا۔پانی پیا اور کچن سے نکل گئی۔چہرے پر حزن کے سائے تھے۔اس کی خاموشی فرہاد کے دل کو لگی تھی۔لاشعوری طور پر فرہاد کا چہرہ بجھا تھا۔وہ باہر آیا تو وہ سر تک چادر تانے لیٹ چکی تھی۔فرہاد اسے بلانا چاہتا تھا۔لیکن اس کی طبیعت کی وجہ سے خود کو روک لیا۔اس نے دوائی بھی نہیں کھائی تھی۔جو ڈاکٹر نے سونے سے پہلے کھانے کو دی تھی۔فرہاد نے اپنے ماتھے کو مسلا۔

"اوکے میں چلا جاتا ہوں۔۔۔لیکن تم یہ چائے بسکٹ کھا کر دوائی کھاؤ پہلے۔۔۔"وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا لیکن وہ ٹس سے مس نا ہوئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"اوکے میں جا رہا ہوں۔۔"وہ سنجیدگی سے کہتا دروازہ کھولتا چلا گیا۔دروازہ بند ہونے کے کچھ سیکنڈ بعد فارہ نے چادر ہٹائی تو کمرے میں کوئی نہیں۔چادر کو پیچھے کر کے وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی تھی۔

جانے کس کس چیز کے لیے رونا آ رہا تھا۔کچھ دیر رو چکنے کے بعد آنسو صاف کیے اور چپ ہوئی کہ سامنے ٹھنڈی ہوتی چائے کے کپوں پر نظر پڑی تو پھر دل بھر آیا۔

سب ٹھیک کیسے ہو سکتا تھا۔وہ نارمل کیسی ہو جاتی۔اتنا آسان ہوتا ہے۔نارمل ہونا۔سب بھول جانا۔اور اب فرہاد کا انداز کیسا تھا۔ایک جانب وہ کہہ رہا تھا سب یاد ہے۔اور اس کے ساتھ تعلقات بھی "نارمل" چاہتا تھا۔اس کے لیے فکر دکھا رہا تھا۔وہ بھی فارہ کو وقتی ہمدردی لگ رہی تھی۔جیسے پھر وہ پہلے جیسا ہی اس سے لاتعلق ہو جائے گا۔تو اسے فرہاد پر بھروسہ کرنا ہی نہیں تھا۔وہ اکیلی ہی ٹھیک تھی۔اور ٹھیک ہے۔دنیا میں بہت سے لوگ اکیلے رہتے ہیں ایک وہ بھی سہی۔۔۔

دکھتے دماغ میں ایسی باتیں گھوم رہیں تھیں۔

لیکن۔۔۔لیکن۔۔۔۔۔۔

دل کے کسی کونے کو فرہاد کا یہ انداز اچھا بھی لگ رہا تھا۔اور فارہ کو فکر تھی یہ احساس جو ابھی تو دل کے ایک چھوٹے سے حصے کو پاگل کر رہا ہے۔آہستہ آہستہ اس کا اثر پورے دل پر ہو گیا تو وہ کیا کر سکے گی۔پہلے ہی کم الجھنوں میں الجھی تھی۔جو ایک اور مشکل میں پڑ جاتی۔

فرہاد کا کیا۔۔کل کچھ اور تھا۔۔آج کچھ اور ہے۔۔۔پھر کل کو کچھ اور ہو گیا تو۔۔۔۔

جو بچی کچی ہمت اس میں ابھی ہے۔بھلے ابھی وہ کمزور پڑ رہی تھی۔کش مکش میں تھی۔کوئی گتھی سلجھنے میں نہیں آ رہی تھی۔لیکن پھر بھی کچھ تو ہمت تھی۔امید تھی کہ اس سب سے نکل جائے گی۔اگر یہی کہیں پھر پھس گئی تو کیا کر سکے گی۔

اسے فرہاد پر یقین نہیں آ رہا تھا۔اور شاید آنا بھی نہیں تھا۔۔۔

یونہی سوچتے سوچتے وہ جانے کب نیند کی وادیوں میں گئی تھی۔۔۔

****

فارہ اور فرہاد کے برعکس فرحت بیگم اور ایشال کی رات قدرے پر سکون گزرنے والی تھی۔ان دونوں نے پورا گھر چھان مارا تھا۔فارہ سے متعلق ایک چیز بھی نا ملی تھی۔ فضل بے چارا چپ چاپ ان دونوں کے کہے پر عمل کرتا جا رہا تھا۔ دونوں کا موڈ ایک دم خوشگوار ہوا تھا لیکن اس کا مطلب یہ نہیں تھا کہ یہ معاملہ ختم ہو گیا تھا۔ابھی بھی خطرہ تھا۔ لیکن وہ دونوں سوچ چکیں تھیں اب فرہاد کو کیسے قابو کرنا تھا۔نئے پلان پر عمل کرنے اور کامیاب بنانے کے لیے وہ دلوں جان سے کوشش کرنے والیں تھیں۔۔۔

****

صبح کو پر پھیلائے کافی وقت ہو چکا تھا۔دس بج رہے تھے فارہ گہری نیند میں تھی۔ سوتے وقت چہرہ پر سکون تھا۔ نیند نے بوجھل اعصاب پر اچھا اثر ڈالا تھا۔جانے اور کتنا وقت سوتی کہ آنکھیں نامانوس سی آواز پر لرزیں تھیں۔اور پھر یہ آواز اتنی صاف محسوس ہونے لگی کہ اسے آنکھیں کھولنے پڑیں۔ تین چار بار آنکھیں کچھ پل یونہی نا سمجھی میں کھلیں اور بند ہوئیں۔یونہی بند آنکھوں سے آہستہ سے کروٹ بدلی۔ آواز آنا بند ہو چکی تھی تو اس نے غور کرنا ضروری نا سمجھا کہ کس چیز کی آواز تھی۔ لیکن اب پھر آواز آنے لگی تھی۔یونہی لیٹے ہوئے آنکھیں بند کیے۔اس نے آواز پر غور کیا۔

یہ سانسوں کی آواز تھی۔ جیسے کوئی گہری نیند میں سوتے وقت لے رہا ہو۔ وہ تو اکیلی تھی پھر یہ کون تھا۔ جس کی آواز اسے سنائی دے رہی تھی۔ اس احساس پر خوف کی ایک لہر فارہ کے پورے جسم میں ڈوری تھی۔ اس نے جھٹ آنکھیں کھولیں تھیں۔

اور آنکھیں کھولتے ہی اپنے نزدیک گہری نیند میں سوئے گہری سانسیں لیتے جس وجود پر نظر پڑی وہ فرہاد تھا۔ فارہ کا دل جو خوف کے احساس سے ڈوبا تھا۔ آہستہ آہستہ اپنی جگہ پر آنے لگا۔

"اوف۔۔" وہ اٹھ کر اپنے سر پر ہاتھ رکھے آنکھیں بند کیے اپنے حواس بحال کرنے لگی۔ اس کے کمرے میں کوئی آگیا ہے اس خوفناک احساس نے اس کی جان نکال دی تھی۔ حواس بحال ہوئے تو نظریں خود بخود سوئے فرہاد تک گئیں۔

وہ کس وقت کمرے میں آیا اسے معلوم ہی نا ہوا۔ وہ الٹا لیٹا ہوا تھا۔ چہرہ اس کی جانب تھا۔ کل والے شلوار قمیض سمیت سویا ہوا تھا۔ اور گہری نیند میں لگ رہا تھا۔ گہری سیاہ آنکھیں بند تھیں۔ لب نرمی سے ایک دوسرے میں پیوست تھے۔ ایک بازو کو سرہانے کے طور پر سر کے نیچے رکھا تھا۔ دوسرا فارہ کے سرہانے کے قریب دھرا تھا۔ لیکن فارہ کو نیند میں محسوس ہی نا ہوا۔ وہ نزدیک ہی سویا تھا۔ لیکن فاصلہ رکھ کر۔۔۔

اس کے چہرے سے نظریں ہٹا کر فارہ نے سامنے دیکھا تو نظر جوں کے توں پڑے چائے کے کپوں پر پڑی تھی۔

اب فارہ کو سمجھ آیا کہ وہ نامانوس آواز کس کی تھی۔ وہ سوئے ہوئے فرہاد کی تھی۔ گہری مدھم ہوتیں سانسوں کی جنبش۔ جو اب بھی آرہی تھی۔ وہ یونہی بیٹھی رہی اور کل کے ہوئے واقعات ذہن میں دھرانے لگی۔ جو باتیں کیں جو باتیں سنیں سب دوبارہ سے یاد کرنے لگی۔ سو کر فریش اٹھی تھی اب دماغ بھی سہی کام کر رہا تھا۔ فرہاد

نے کروٹ بدلی تو وہ سوچوں سے نکلی۔وہ سیدھا ہوا تھا۔ایک بازو آنکھوں پر اور دوسرا سینے پر رکھ چکا تھا۔اور نیند میں تھا۔اس کے انداز سے لگ رہا تھا کہ وہ ابھی اور سوئے گا۔

"سویا ہوا کیسا لگ رہا ہے جیسے۔۔۔"سر جھٹک کر فارہ نے خود کو آگے سوچنے سے روکا۔اس پر سے نظریں ہٹا کر اپنے کیچر میں جکڑے بال جو کل رات گیلے ہی باندھے اور اب بکھرے ہوئے تھے۔کھول کر کے دوبارہ سے کیچر میں سمیٹے۔اور بیڈ سے نیچے اترنے لگی۔فرہاد تو ایسے سو رہا تھا جانے کتنے راتوں سے نا سویا ہو۔

وہ فریش ہو کر آئی تو وہ ایسے ہی سو رہا تھا۔ایک نظر اس پر ڈال کر وہ کچن میں چلی گئی۔بھوک بہت لگ رہی تھی۔اس نے انڈے نکالے۔بریڈ بھی پڑی تھی۔ایک برنر پر چائے رکھی۔دوسرے پر انڈے فرائی کرنے لگی۔پانچ منٹ لگے انڈے فرائی کرنے میں چائے بھی ابال آنے کے بعد پک رہی تھی۔بریڈ کو اس نے ہلکا سا گرم کیا۔یہ کام کرنے کے بعد باہر گئی۔رات کے پڑے کپ اٹھا کر لائی۔سینک میں چائے گرائی۔برتنوں کی کھٹ پٹ سے فرہاد کی آنکھ کھلی تھی۔کھل کر لمبی انگڑائی لے کر اس نے ساتھ نظر ڈالی جہاں فارہ سوئی تھی۔لیکن جگہ خالی ملی۔اس نے فارہ کا تکیہ کھینچا اپنے ساتھ لگایا پھر آنکھیں موند لیں۔گہری سانس لے کر خوشنما سی مہک کو محسوس کیا۔جو فارہ کے وجود کا حصہ تھی۔

"فارہ۔۔۔فارہ۔۔۔"وہ یونہی آنکھیں موندے اسے آوازیں دینے لگا۔جیسے وہ ایک نارمل میاں بیوی ہوں جن میں بہت پیار ہو۔کیا انداز تھا واہ قابل تعریف۔۔۔!!

چائے ڈالتی فارہ کو اس کی آواز اچھی طرح سے آئی تھی۔لیکن اس نے کوئی جواب نا دیا۔اپنا کام کرتی رہی۔

"صبح بخیر۔۔۔"کچھ لمحوں بعد وہ کچن کے دروازے پر تھا۔فارہ رخ موڑے خاموشی اسے اپنا کام کرتی رہی۔

"بلکل بات نہیں کرو گی۔۔۔"فرہاد آگے بڑھا۔

"بولو۔۔"اس نے فارہ کو کندھوں سے پکڑ کر گھمایا۔اور دونوں جانب ہاتھ رکھ کر اس کا راستہ بھی بند کر دیا۔

"فرہاد۔۔۔"وہ برہمی سے اسے دیکھنے لگی۔اس نے سوچا تھا کی وہ ریلیکس رہے گی۔اور اسے نظر انداز کرے گی۔لیکن سوچنے سے کیا ہوتا ہے۔

"صبح بخیر۔۔۔"فرہاد نے اس کی ناگواری کو نظر انداز کرتے ہوئے دھیمے سے مسکرا کر کہا۔انداز دل لبھا دینے والا تھا۔اس کا دل اس وقت تو کچھ اور بھی کرنے کو چاہا لیکن اگلا فریق تو اس پر ہی بپھر رہا تھا۔اگلے عمل پر تو ہنگامہ ہو جانا تھا۔۔۔سو وہ اپنے جذبات کو قابو کیے رہا۔جو آج نا جانے کیوں ہمک ہمک کر باہر نکلنے کو تھے۔۔۔

"تمہیں لگتا ہے یہ سب جو تم کر رہے ہو۔۔۔مجھے اچھا لگتا ہے۔۔۔میرے دل میں لڈو پھوٹتے ہیں تمہارا یہ پیار بھرا روپ دیکھ کر۔۔اور سوچتے ہو گے کہ شروع میں کچھ نخرے کرے گی۔۔۔پھر مان جائے گی۔۔۔"فارہ بھی پکی تھی۔وہ تمسخر سے اس کی آنکھوں میں دیکھ کر بولی تھی۔اس نے اس کا دل لبھانے والا انداز کسی خاطر نا لیا تھا۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"نہیں ایسا نہیں لگتا۔۔۔"فرہاد نے اس کے اطراف سے اپنے ہاتھ ہٹائے۔اسے کندھوں سے تھام کر نزدیک کیا۔

"تم مانو یا نا مانو۔۔۔اب تمہیں برداشت کرنا ہو گا مجھے۔۔۔کیونکہ اب میں تمہیں مجھ سے الگ ہونے کی اجازت بھی نہیں دوں گا۔۔۔تو اچھا ہے کہ تم بھی اپنے دماغ میں اور دل میں یہ بات بٹھا لو۔۔۔کہ علحیدگی یا طلاق جیسا کوئی عمل ہو گا۔۔۔"الفاظ کے برعکس اس کا لہجہ دھیما تھا۔اسے نزدیک کرنے کے بعد فرہاد نے اپنے دونوں

بازو اس کے پیچھے کمر پر لے جا کر اپنے حصار میں قید کیا۔ ساتھ ہی فرہاد نے اپنے ہاتھ سختی سے ایک دوسرے میں باندھے تھے۔ کہ وہ جتنی بھی کوشش کرے لیکن اس سے نہیں نکل سکے۔

"تم یہ زبردستی کیسے کر سکتے ہو۔۔۔ خود سے پوچھو کیا یہ جائز ہے۔۔۔ پچھلے "واقعات" کو دیکھا جائے تو۔۔۔ یہ نہیں ہو گا فرہاد۔۔۔" فارہ کو اس کا دھونس بھرا انداز آگ ہی لگا گیا۔ اوپر سے اس کی زبردستی کی قربت۔ وہ مچل کر اس کے بازوؤں سے نکلنے کی کوشش کرنے لگی۔

"جائز ہے یا نہیں ہے۔۔۔ پیچھے کا جو بھی ہوا۔۔۔ اس پر بات ہو گی۔۔۔ سب سوالوں کے جواب دوں گا۔۔۔ تم صحیح ہو میں غلط تھا۔۔۔ لیکن غلط ہوں نہیں۔۔۔ مجھ سے لڑو ناراض رہو۔۔۔ لیکن الگ ہونے والی بات دوبارہ نہیں ہو گی۔۔۔" اس کی گرفت سے نکلنے کے لیے زور لگاتی فارہ کے کان میں اس نے سرگوشی کی تھی۔ بولتے ہوئے اس کے لب فارہ کانوں سے ٹچ ہوئے تھے۔

"تم اس معاملے میں زبردستی کرتے ہوئے جچتے نہیں ہو فرہاد۔۔۔ جس وقت تمہارا من ہو۔۔۔ چیزیں اس وقت تمہیں دستیاب ہو جائیں۔۔۔ اور جب تمہارا من نہیں تھا تم جیسے مرضی ذلیل کرو۔۔۔" فارہ اس کی اس قدر قربت پر اندر ہی اندر روہانسی ہو رہی تھی۔ پر ظاہر نا کیا۔ لیکن کوشش کے باوجود بھی اس کا لہجہ لرزا تھا۔ اس نے بمشکل اپنے لہجے میں سختی سموئی تھی۔ لیکن فرہاد جیسے اس وقت کسی اور ہی دنیا میں تھا۔

"ایسا نہیں ہے۔۔۔ تم بہت اہم ہو میرے لیے فارہ۔۔۔ بہت زیادہ اہم۔۔۔ اور مجھے یہ بھی معلوم ہے تم بہت زیادہ ناراض ہو۔۔۔ لیکن ناراضگی دور ہو سکتی ہے۔۔۔ ہے نا۔۔" فرہاد نے نرمی سی کہتے ہوئے اس کے ماتھے پر

بوسہ دیا تھا۔اس کے لبوں کی تپش فارہ کو اندر سے لرزا گئی تھی۔ان لمحوں میں فسوں تھا۔اپنی جانب کھینچ رہے تھے۔

لیکن۔۔۔۔یہ سب اتنا آسان نہیں تھا۔۔۔

بھول جانا اتنا آسان نہیں تھا۔۔۔۔

"پلیز فرہاد۔۔۔"فارہ نے اس کا ڈھیلا پڑتا حصار توڑا۔

"تم مجھ پر یوں دھونس جما کر اپنا فیصلہ نہیں تھوپ سکتے۔۔۔میں کل ہی تمہیں بتا چکی ہوں۔۔۔کہ میں علیحدگی چاہتی ہوں۔۔۔"فارہ کہتے ہوئے تیزی سے کچن سے نکلی تھی۔باہر آکر گہرے سانس لے کر خود کو پر سکون کرنے لگی۔ماتھے پر پسینے کی بوندیں چمکنے لگیں تھیں دل بے ہنگم سا دوڑ رہا تھا۔اس کی بات پر فرہاد نے گہری سانس لے کر کچن سے باہر قدم بڑھائے۔

"میں نے بھی بتا دیا ہے یہ نہیں ہو سکتا۔۔۔"وہ کچن کے دراوزے سے دائیاں پہلو سے ٹیک لگا کر سینے پر ہاتھ باندھے کھڑا ہوا تھا۔نظریں اس کی پشت پر جمائی تھیں۔

"نہیں ہو سکتا کوئی بات نہیں۔۔۔جب اتنے سال گزار سکتی ہوں تو باقی کی زندگی بھی گزار سکتی ہوں۔۔۔میرے لیے ایک جیسی بات ہے۔۔۔اس رشتے کا ہونا یا نا ہونا۔۔۔"فارہ خشک ہوتے لبوں پر زبان پھیر کر پلٹی تھی۔اعتماد کافی حد تک بحال ہوا تھا۔فرہاد آگے سے کچھ نا بولا۔خاموشی سے اسے دیکھتا رہا۔اس کی نگاہیں فارہ کو اپنے آر پار ہوتی لگیں تھیں۔

"دیکھتے ہیں پھر کون اپنی بات پر پورا اترتا ہے فارہ فرہاد ملک۔۔۔"وہ سکون سے بولتا اسے تپ چڑھا گیا تھا۔

"اور آئندہ ایسی حرکت مت کرنا۔۔۔ورنہ۔۔۔"چہرے پر ناگواری اور غصے کے تاثرات سجا کر فارہ نے سخت لہجے میں کہتے ہوئے اسے دیکھا۔

"ورنہ۔۔۔؟؟"فرہاد نے اسے بھنویں اچکا کر دیکھا۔اسی پل فرہاد کا فون بجنے لگا جو بیڈ پر پڑا تھا۔لیکن وہ فارہ کو ہی دیکھتا رہا۔فارہ نے لب بھینچے اس پر تو کسی بات کا اثر ہی نہیں ہو رہا تھا۔کتنا ریلیکس تھا وہ۔

"بات پوری کرو اپنی ورنہ۔۔۔؟؟"وہ پھر اسی انداز میں بولا۔نرم گرم تاثرات سجائے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔اسی پل پھر اس کا فون بجنے لگا۔وہ شرارتی مسکراہٹ چہرے پر سجائے اس کے پاس سے گزر کر فون کی جانب گیا۔

"جی اماں۔۔آرہا ہوں۔۔۔ابھی آرہا ہوں۔۔"فون پر بات کرتے فرہاد کو فارہ نے استہزا انداز میں دیکھا۔اور سر جھٹک کر کچن میں چلی گئی۔

چائے ٹھنڈی ہو چکی تھی۔اس نے دوبارہ ساس پین میں ڈالی اور گرم کرنے لگی۔باقی ناشتہ بھی ٹھنڈا ہو چکا تھا۔

"میں جا رہا ہوں۔۔۔پھر ملتے ہیں۔۔۔ناشتہ تو تم کرواؤ گی نہیں۔۔۔"وہ دروازے کے پاس آکر بولا۔اس کی بات پر رخ موڑے کھڑی فارہ نے طنزیہ ہنکارا بھرا۔

"جو مرضی کرو۔۔۔گالیاں دو۔۔۔ناراض ہو۔۔۔مت مانو۔۔۔لیکن ہم ساتھ ہی ہوں گے۔۔"فرہاد نے پیچھے سے آکر اسے بازوؤں میں قید کیا۔فارہ کو اس عمل کی بھی بلکل امید نہیں تھی۔وہ ششدر کھڑی رہ گئی۔فرہاد

نے اپنی بات مکمل کر کے تھوڑا سا آگے ہو کر اس کے تاثرات دیکھنا چاہے۔لب نیم وا کھلے تھے۔اور چہرے پر دنیا جہاں کی بے یقینی سجی تھی۔

"بائے۔۔۔اپنا خیال رکھنا۔۔"آخر میں جذبات کی رو میں آ کر فرہاد نے اس کے نرم گال کو ہلکے سے چھوا تھا۔اور تیزی سے باہر نکلا کسی حد تک اسے اندازہ تھا کہ اس کی حرکت پر فارہ کا ردعمل شدید ہو گا۔کوئی پتہ نہیں پاس پڑی چھری ہی مار دیتی۔فارہ کو اس وقت ہوش آئی جب وہ کچن سے تو کیا کمرے سے ہی نکلنے والا تھا۔

"گھٹیا انسان۔۔۔تم بہت۔۔۔"فارہ کا غصے سے برا حال تھا۔غصے میں اسے الفاظ بھول گئے۔اس نے کپ اٹھا کر سینک میں دے مارا۔بے قصور کپ کئی حصوں میں تبدیل ہوا تھا۔

"جو بھی ہوں اب برداشت کرنا پڑے گا۔۔"فرہاد نے جاتے جاتے مڑ کر بلند آواز میں کہا۔وہ تلملاتی ہوئی باہر نکلی۔تو وہ جا چکا تھا۔فارہ کا غصہ کسی طور کم نا ہوا۔باہر جاتے ہوئے اس نے لوشن کی بوتل اٹھائی کیونکہ جلدی میں وہی ہاتھ آئی تھی ورنہ تو دل چاہ رہا تھا بندوق ہاتھ آ جاتی۔جب تک وہ بالکنی تک پہنچی وہ سیڑھیاں اتر کر دروازہ بند کر رہا تھا۔فارہ نے بوتل وہیں سے ماری۔لیکن نشانہ چوکا تھا۔فرہاد نے پلٹ کر اسے دیکھا۔پھر گاڑی کے پاس لوشن کی گری بوتل کو۔اس کا قہقہہ نکل گیا۔فارہ نے زور سے بالکنی کی گرل کو پکڑا تھا۔گویا اپنا غصہ کنٹرول کرنا چاہا۔غصے سے لال ہوتے چہرے کے ساتھ وہ اسے یوں دیکھ رہی تھی جیسے آنکھوں سے ہی بھسم کر دے گی۔فرہاد نے مسکرا کر فلائنگ کس اس کی جانب اچھالی۔اور بائے بائے کرتے ہوئے گاڑی میں بیٹھا تھا۔

"ذلیل۔۔۔کمینہ۔۔۔گھٹیا انسان۔۔۔"غصے سے بھری فارہ دور جاتی اس کی گاڑی کو دیکھ کر بڑبڑائی تھی۔

اسے سمجھ نہیں آرہا تھا اس کے کس انداز یا بات نے فرہاد کو اس حد تک جانے پر مجبور کیا تھا۔وہ اسے جتنی ناگواری اور نفرت دکھا رہی تھی وہ اتنا ہی اس کے قریب آرہا تھا۔

****

فرحت بیگم کی رات جتنی پر سکون تھی۔اس وقت انھیں اتنا ہی غصہ تھا۔اوپر سے ایشال کی باتیں۔

"خالہ جان آپ اسے اتنی دور سے ملنے آئیں ہیں۔۔۔چلیں میں تو کوئی نہیں آپ کا تو اسے خیال کرنا چاہیے تھا۔۔۔رات بھر نہیں آیا۔۔۔اور اب دیکھیں دس سے اوپر بلکہ اب تو گیارہ بج چکے ہیں۔۔۔فرہاد سے بلکل امید نہیں تھی اس بات کی۔۔۔"فرحت بیگم کا فشار خون مزید بڑھنے لگا۔ایشال کی باتیں سچ تھیں۔واقعی فرہاد کو ان کی کوئی فکر نہیں تھی۔

"بہت مایوس کیا ہے فرہاد نے مجھے۔۔۔"اس کی باتوں کو جواب میں انھوں نے یہ جملہ آزردہ لہجے میں بولا تھا۔فون کیے کو بھی آدھا گھنٹہ گزر گیا تھا۔اور مزید وقت گزر رہا تھا۔فضل بے چارا اس نئے معاملے میں اور پریشان ہوا تھا۔اور اب تو انھوں نے باہر چوکیدار کو بلا کر اس کے آنے جانے کی تفصیل پوچھی تھی۔جس کا کوئی سر پیر نہیں تھا۔چوکیدار کے مطابق صاحب کے آنے جانے کا کوئی وقت نہیں تھا۔کبھی وہ تین بجے آتے ہیں۔کبھی ساری رات نہیں آتے اور کبھی کبھی تو دو دن گھر نہیں دکھتے تھے۔انھوں نے فضل سے اس بات کی تصدیق چاہی تو اس نے بھی تائیدی انداز میں سر ہلایا تھا۔

فارہ کی موجودگی کا تو یہاں کوئی ثبوت نہیں ملا تھا۔ لیکن ملازموں کے بیانات کے مطابق اب انھیں شک ہونے لگا کہ وہ اس سے باہر ہی ملتا ہے۔ یا کسی اور جگہ رکھا ہو۔ یہ بات بھی سامنے کی تھی کہ وہ اسے بتائے بغیر آئیں تھیں تو وہ پکڑا گیا۔ خود تو اس نے نہیں بتایا تھا اور بتانا بھی نا تھا۔

اسی پل گاڑی کے ہارن کی آواز آئی تھی۔ اور کچھ لمحوں بعد فرہاد ان کے سامنے تھا۔

"میری پیاری اماں جان۔۔۔ کیسی ہیں۔۔" وہ کھلی باہوں سے ان کی سمت بڑھا تھا۔ فرحت بیگم کو اس کا پیار بھرا انداز اس وقت ذرا اچھا نا لگا۔ ایشال خاموشی سے دونوں کو دیکھ رہی تھی۔ اس کے قریب آنے پر انھوں نے اس کے ہاتھ جھٹکے اور خفگی سے چہرہ دوسری سمت موڑا۔ لیکن فرہاد زبردستی ان کے گلے لگ گیا۔

"سوری اماں۔۔۔ معاف کر دیں۔۔" اس نے اپنا بازو کا گھیرا تھوڑا سخت کیا۔ اور ان کے ماتھے کا بوسہ لیتے ہوئے بولا۔ اماں یونہی منہ بنائے دوسری سمت دیکھتی رہیں۔

"کیسی ہو ایشال۔۔" وہ صوفے پر اماں کے ساتھ ہی بیٹھتے ہوئے بولا۔

"ٹھیک تم کیسے ہو۔۔" ایشال نے بھی خراب موڈ کے ساتھ جواب دیا۔

"الحمد اللہ۔۔ بلکل فٹ۔۔" فرہاد نے مسکرا کر کہا۔

"آپ نے بھائی کو بھی نہیں بتایا ہو گا نا کہ آپ آرہیں ہیں ورنہ مجھے معلوم ہو جاتا۔۔۔" فرہاد نے ان کے ناراض چہرے پر نظر ڈالی۔

"ہاں تجھے معلوم نہیں ہوا اسی بات کا تو تجھے دکھ ہو رہا ہو گا۔۔۔ اگر معلوم ہوتا تو اپنی پول کھلنے دیتا بھلا۔۔۔" انھوں نے اسے گھور کر کہا۔

"اماں جان پلیز۔۔۔ ابھی نہیں بعد میں۔۔۔ آپ نے ناشتہ کیا۔۔۔ مجھے بہت بھوک لگی ہے۔۔۔ فضل ۔۔۔ فضل۔۔۔" فرہاد پھر ان کے ساتھ چپکتے ہوئے بولا۔ اور فضل کو آوازیں دینے لگا۔

"جی سر۔۔۔" فضل فوری حاضر ہوا تھا۔ کل رات سے ہی بے چارے کی حالت خراب ہو چکی تھی۔ فرہاد صاحب کی اماں اور کزن کے سوالوں کے جواب دے دے کر۔

"جلدی سے مزے دار قسم کا ناشتہ بناؤ۔۔۔ بہت بھوک لگی ہے۔۔۔" فرہاد کے کہنے پر فضل جی صاحب کہتا ہوا واپس گیا۔ انداز عجلت بھرا تھا۔

"میں پانچ منٹ میں فریش ہو کر آتا ہوں۔۔۔" وہ اٹھ کر اپنے کمرے کی جانب جاتے ہوئے بولا۔ اس کے نارمل رویے پر فرحت بیگم اور ایشال نے ایک دوسرے کی شکل دیکھی تھی۔ فرحت بیگم کے سوالیہ انداز سے دیکھنے پر ایشال نے کندھے اچکائے تھے۔ اسے کیا پتہ کہ فرہاد کون کون سے چکر چلا رہا ہے اب۔ لیکن وہ دل دل میں دکھی ہوئی تھی۔ فرہاد اور وہ تقریباً کافی مہینوں بعد ملے تھے۔ لیکن فرہاد کے انداز میں کوئی گرم جوشی نا تھی۔ وہ نارمل تھا۔ بلکل نارمل۔۔۔ جیسے ان کے درمیان کزن کے علاوہ اور کوئی رشتہ کبھی نہیں رہا تھا۔

* *

"صاحب ہم اسلام آباد تو آ گئے ہیں۔۔۔ لیکن یہ کام ہم فیصل آباد اور لاہور میں بھی تو کر سکتے تھے۔۔۔" منشی نے آخر اپنی الجھن باہر نکال ہی دی۔ وہ لوگ صبح کی فلائیٹ سے پہنچے تھے۔ اور ابھی ایک ہوٹل روم میں ٹھہرے تھے۔ سلیم نیازی نے اپنے اس ٹور کو بہت حد تک مخفی رکھنے کی کوشش کی تھی۔

"لاہور اور فیصل آباد میں پہلے ہی بہت رشوت دے چکے ہیں اور اب رشوت کھانے والے اپنی اوقات سے زیادہ مانگ رہے ہیں۔۔۔ اور پھر سیاست میں ایک ایک چیز پر نظر رکھنی پڑتی ہے۔۔۔ غیر قانونی کاموں کے لیے اب کوئی نئی جگہ ہی چاہیے تھی۔۔۔ یہاں ہم پر کوئی شک نہیں کر سکے گا۔۔۔" سلیم نیازی سیاست کے ساتھ ساتھ اپنے غیر قانونی کام بھی جاری رکھے ہوئے تھا۔ آج کے دور میں میڈیا نے جتنی ترقی کی تھی۔ وہ بہت سے غیر قانونی کاموں میں ملوث افراد کے لیے پریشانی کا باعث تھا۔ جن میں ایک سلیم نیازی بھی تھا۔ یوں تو سب کچھ ٹھیک چل رہا تھا۔ لیکن پچھلے ایک سال میں اسے جتنی سیاسی کامیابی حاصل ہوئی اتنا ہی اس کو اپنے غیر قانونی کام میں پریشانی ہوئی تھی۔ اس کے بہت سے اڈے جہاں پر جعلی ادویات بنائی جاتیں تھیں۔ اور صرف یہی نہیں اور بھی جن غیر قانونی کاموں میں ملوث تھا سب پر چھاپے پڑ رہے تھے۔ رشوت اور سفارش کے باوجود بھی اس کے کام میں مداخلت کی جا رہی تھی۔ جس کا حل اس نے اب یہ نکالا تھا کہ وہ نیا ٹھکانا ڈھونڈ کر وہاں سے یہ سب دوبارہ شروع کرے۔ جتنی دولت وہ کما چکا تھا۔ اس سب میں پڑنے کی اسے ضرورت تو نہیں تھی۔ لیکن اپنے لالچ کیا کیا کرتا جسے زیادہ سے زیادہ دولت حاصل کرنے کی چاہ تھی۔ بہت سے پارٹنرز سے جھگڑا کر کے اب وہ اکیلا ہی یہ کام کرنا چاہتا تھا۔ کیونکہ اسے شک تھا کہ کوئی اپنا ہی ہے جو ہاتھ دھو کر اس کے پیچھے پڑ چکا ہے۔

"جی بہتر۔۔" منشی کے من میں اور بھی سوال تھے لیکن وہ خاموش ہو گیا۔

"کمپنی کے مالک کو فون کر کے کل کی میٹنگ ڈن کرو۔۔۔کل رات کی فلائیٹ سے ہمیں واپس جانا ہے۔۔۔"

"جی صاحب۔۔"سلیم نیازی نے کہا تو منشی فون نکالتے ہوئے بولا۔

اب اس کا ارادہ یہ کام کسی اور طریقے سے کرنے کا تھا۔وہ ایک پوری کمپنی خریدنا چاہتا تھا۔یا پارٹنر بن کر پیچھے رہ کر یعنی خود کو مخفی رکھ کر کرنے کا پلان تھا۔جس کے لیے اسے ایک خاص آدمی نے اسے ایک کمپنی کے متعلق بتایا تھا۔جس کا نام دی ملک سنز تھا۔

* *

سب باتوں کو جھٹک کر فرہاد نے اپنے کپڑے نکالے اور آفس جانے کے لیے تیار ہونے لگا۔تیار ہو کر کمرے سے باہر نکلا تو اماں فون پر کسی سے بات کر رہیں تھیں۔

"یہ لڑکا تو میری سمجھ سے باہر ہے۔۔۔اس چڑیل کی یاد آ کیسے گئی۔۔۔اتنے سال بعد۔۔۔اور جناب کے لہجے میں محبت ہے فکر ہے۔۔۔مجھ سے ہی لڑ رہا ہے اس کے لیے۔۔۔"ان کی بات پر فرہاد نے گہری سانس بھری یقیناً فہیم بھائی کو اب اس کے بارے میں بتا رہیں تھیں۔وہ ان کی نظر سے بچتا ہوا باہر نکلا تھا۔

"آہ اماں آپ جانے کب سمجھیں گی۔۔۔پتہ نہیں سمجھیں گی بھی یا نہیں۔۔۔آپ نے تو اس معاملے میں بابا کو بھی معاف نا کیا تھا۔۔۔پھر میں کیا چیز ہوں۔۔۔"فرہاد ماں کی طرف سے ناامید سا ہوا تھا۔اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی اماں کو کیسے سمجھائے۔وہ خوش نہیں تھیں تو اس کی خوشی بھی ادھوری تھی۔ان کی خوشی اور چاہت کے بنا وہ بھی پورے دل کے ساتھ خوش اور مطمئین نہیں ہو سکتا تھا۔کیا کرتا ماں تھیں۔اور ماں سے محبت

سب کو ہوتی ہے۔چاہے وہ اولاد کی خوشی کا خیال کرے یا نا کرے ماں کا درجہ تو ویسا ہی رہتا ہے۔اس سے نفرت تو نہیں ہو سکتی نا۔اپنی ایک خوشی کے لیے ہم وہ سب نظر انداز نہیں کر سکتے جو وہ ہمارے لیے کرتی ہے۔

"یا اللہ۔۔۔اماں کا معاملہ میں تیرے حوالے کرتا ہوں۔۔۔تو ہی ان کے دل میں رحم ڈال دے اور میرے معاملے کو حل فرما دے۔۔۔"فرہاد نے دل سے دعا کی تھی۔سڑک پر گاڑی دوڑاتا وہ انہی سوچوں میں گم آفس پہنچا تھا۔

آفس پہنچ کر وہ اپنے روم تک جا رہا تھا۔جب اسامہ بھی سب کے ساتھ کھڑا ہوا تھا۔اس نے ایک سرسری نظر اس پر ڈالی اور سلام کا جواب دیتے ہوئے آگے بڑھ گیا۔بابر صاحب سے کچھ معاملات پر تفصیلی بات چیت ہو رہی تھی۔

"سر کل وہ نیازی کے ساتھ کل کی میٹنگ فائنل ہو چکی ہے۔۔کل صبح دس بجے آئیں گے وہ۔۔۔"

"ہوں آپ ان سے میٹنگ کریے پھر جو بھی بات طے ہو گی مجھے انفارم کر دیجئے گا۔۔۔"فرہاد نے فائل جو وہ دیکھ رہا تھا ٹیبل پر رکھی۔

"کیا مطلب سر۔۔۔کیا آپ نہیں ہوں گے۔۔"بابر صاحب فرہاد کے جواب پر حیران ہوئے تو پوچھے بنا نا رہ سکے۔

"نہیں مجھے کل لاہور جانا ہے۔۔۔تو میٹنگ آپ ہی اٹینڈ کریں گے۔۔"فرہاد نے انھیں دیکھا۔

"لیکن سر۔۔"

"لیکن کیا بابر صاحب۔۔۔ آپ پہلے بھی میری جگہ میٹنگ اٹینڈ کرتے ہیں۔۔۔اور اس کمپنی کے معاملات بھی آپ نے ہی دیکھے تھے۔۔"اس نے ان کی بات کاٹی۔

"جی سر۔۔۔لیکن وہ بات الگ تھی۔۔۔ابھی وہ اس کمپنی میں پارٹنر شپ کے لیے میٹنگ کرنا چاہتے ہیں۔۔۔میں سمجھتا ہوں آپ کا ہونا ضروری ہے کیونکہ۔۔"بابر صاحب جھجھکے تھے۔

"بابر صاحب۔۔"فرہاد نے پھر ان کی بات کاٹی۔

"جی۔۔"بابر صاحب نے خاموش ہو کر انھیں دیکھا۔

"مجھے آپ پر بھروسہ ہے۔۔۔اور آپ بے فکر ہو کر میٹنگ اٹینڈ کریں۔۔۔اگر کوئی مسئلہ ہوا تو مجھے کال کر لیجیے گا۔۔۔ویسے میں ان کی پروفائل پڑھ چکا ہوں۔۔۔مجھے ایسی کوئی قابل گرفت بات نہیں لگی۔۔۔"فرہاد نے انھیں تسلی دی۔

"جی ٹھیک ہے سر۔۔۔"بابر صاحب نے سر ہلایا۔

"اور کیا مس فارہ آئی ہیں۔۔"

"مس فارہ نو سر۔۔۔"بابر صاحب نے چونک کر انھیں دیکھا۔

"اچھا انھیں فون ملایے اور آفس آنے کا کہیں۔۔"بابر صاحب کو اس بات کی بلکل امید نہیں تھی جو کچھ کل ہوا تھا انھیں لگا تھا اب فارہ کو جاب سے نکال دیا جائے گا۔بلکہ نکال دینا چاہیے۔یہ ان کی اپنی سوچ تھی۔جس کا عکس تذذب بھرے تاثرات کی صورت ان کے چہرے پر آیا تو فرہاد پوچھے بنا نا رہ سکا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کچھ مسئلہ ہے بابر صاحب۔۔"

"آخری فیصلہ تو آپ کا ہی ہو گا۔۔ لیکن کل ان کا جو رویہ رہا مجھے لگا اب ان کے لیے آفس میں جگہ نہیں ہونی چاہیے۔۔۔"بابر صاحب کا لہجہ صاف تھا۔

"ہوں تو اسامہ کے بارے میں بھی آپ کا یہی خیال ہو گا۔۔"فرہاد نے پر سوچ انداز میں انھیں دیکھا۔

"نہیں سر۔۔۔مجھے اسامہ اس میں اتنے قصوروار نہیں لگے۔۔اور مس فارہ نے آپ سے بد تمیزی کی تھی۔۔۔"

"بابر صاحب۔۔۔ آپ فارہ کو فون کر کے آفس آنے کا کہیے اور اسامہ کو میرے روم میں بھیجیں۔۔۔"فرہاد نے دوٹوک انداز میں کہا تو وہ خاموشی سے سر ہلا کر باہر نکل گئے۔

"یس سر۔۔"کچھ دیر اسامہ اس کے روم میں موجود تھا۔فرہاد نے ہاتھ کے اشارے سے اسے بیٹھنے کا کہا۔تو وہ بیٹھ گیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"آپ کو یہاں جاب کرتے کتنا عرصہ ہوا ہے۔۔۔"

"سر ایک ماہ سے کچھ دن اوپر ہوئے ہیں۔۔"اسامہ الجھن بھرے انداز میں اسے دیکھ رہا تھا۔

"یعنی آپ ایک منتھ کی پے لے چکے ہیں۔۔۔"فرہاد نے ایک ابرو اچکا کر اسے دیکھا۔

"جی سر۔۔"اسامہ کو اس سوال کا مقصد سمجھ نہیں آیا تھا۔

"اوکے اسامہ۔۔۔میں نے آپ کو ردا کے کہنے پر اپائینٹ کیا تھا۔۔۔لیکن میں آپ کی کارکردگی سے مطمئین نہیں ہوں۔۔۔سو آپ اس جاب کو جاری نہیں رکھ سکتے۔۔۔"فرہاد اس پر نگاہیں جما کر بولا تھا۔

"لیکن سر۔۔۔میں نے اتنی محنت کی۔۔۔آپ ایسے کیسے کہہ سکتے ہیں۔۔۔"فرہاد کے حتمی لہجے میں کہی بات پر وہ کچھ سیکنڈ تو خاموش رہ گیا۔

"سوری اسامہ۔۔۔ڈونٹ مائنڈ۔۔۔یہ میرا آخری فیصلہ ہے۔۔۔"فرہاد کا انداز قطعی ہوا تھا۔

"اوکے۔۔"وہ اکھڑ انداز میں بولتا اٹھا تھا۔اور باہر نکل گیا۔

"سر آپ نے اسامہ کو جاب سے نکال دیا۔۔۔"بابر صاحب نے حیرانگی سے اندر آتے ہوئے پوچھا تھا۔

"جی۔۔"فرہاد موبائل میں مصروف تھا۔گردن اٹھائے بغیر جواب دیا۔

"لیکن کیوں۔۔"

"کیوں کہ اس کی کارکردگی اتنی قابل ستائیش نہیں تھی اس لیے۔۔"فرہاد نے سنجیدگی سے کہتے ہوئے سر اٹھا کر انھیں دیکھا۔

"لیکن سر۔۔"

"بابر صاحب۔۔۔آپ کو فارہ کو کال کرنے کا کہا تھا۔۔۔کیا ہوا۔۔"فرہاد نے ان کی بات کاٹی۔

"جی سر انھوں نے کال نہیں اٹھائی۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"اوکے دوبارہ کریے ان کو کال۔۔۔میرے سامنے۔۔۔"

"اوکے سر۔۔۔" بابر صاحب نے کہہ کر موبائل میں فارہ کا نمبر ڈائل کرنے لگے۔دوسری طرف بیل جا رہی تھی۔

****

فارہ کا موڈ بہت خراب ہو چکا تھا۔اور موڈ کی بحالی کے لیے اس کے پاس کوئی ذریعہ بھی نا تھا۔سوہا ہوتی تو اس کے ساتھ ہی باتیں کر لیتی تو کچھ تو موڈ بہتر ہوتا۔وہ یونہی بیڈ پر لیٹی تھی۔موبائل بھی پاس ہی پڑا تھا۔فون بجنے پر اس نے نہیں اٹھایا۔بلکہ نمبر بھی نا دیکھا کہ فون کس کا ہے۔کچھ دیر بعد پھر بجا تو اس نے بیزاری سے ہاتھ لمبا کر کے فون پاس گھسیٹا۔بابر صاحب کی کال آ رہی تھی۔

"اسلام وعلیکم۔۔" اس کال پک کرلی۔اور یونہی لیٹے ہوئے فون کان سے لگایا۔

"وعلیکم السلام۔۔۔مس فارہ۔۔آپ آج آفس نہیں آئیں۔۔" بابر صاحب نے کہتے ہوئے فرہاد کی جانب دیکھا۔جو انہیں ہی دیکھ رہا تھا۔

"جی سر۔۔۔میری طبعیت ٹھیک نہیں تھی۔۔" ان کے سوال پر فارہ جی بھر کر حیران ہوئی تھی۔آج سے پہلے تو کبھی بابر صاحب نے اسے فون نہیں کیا تھا۔چلو فون کر بھی لیا لیکن صرف یہ پوچھنے لے لیے کہ وہ آفس کیوں نہیں آئی۔بہت حیران کن بات تھی۔

"مس فارہ آپ کو کل آفس لازمی آنا ہو گا۔۔۔کیونکہ آپ پہلے ہی کافی چھٹیاں کر چکیں ہیں۔۔۔مزید چھٹی ہم افورڈ نہیں کر سکتے۔۔۔"

"جی سر میں کل آفس آؤں گی۔۔۔"ان کی بات پر اس نے کہا۔ویسے بھی فارہ کو خود اپنا کل کا رویہ کچھ اچھا نا لگا تھا۔اسے لگ رہا تھا اسامہ کے ساتھ اس نے کل کچھ زیادہ ہی اوور ری ایکٹ کر دیا تھا۔اتنی امیچور وہ کبھی بھی نہیں رہی تھی۔جانے اب کیوں وہ اتنا غصہ کرنے لگی ہے۔اور غصے میں چیزیں اس سے خراب ہو رہیں تھیں۔سو وہ سوچ چکی تھی کہ آفس نارمل انداز میں جایا کرے گی۔اور فضول باتوں اور فضول لوگوں کو خود پر اتنا سوار نہیں کرے گی۔

"اوکے۔۔اللہ حافظ۔۔"بابر صاحب نے اس کی بات کا مختصر جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اللہ حافظ۔۔"فون بند ہوا تو فارہ نے فون کو پھر پرے کر دیا۔اور یونہی بے مقصد کبھی چھت کو دیکھتی کبھی سامنے۔

"یوں تو میں پاگل ہو جاؤں گی۔۔۔کمرے میں بند رہ کر۔۔۔"فارہ نے تھکے ذہن کے ساتھ سوچا تھا۔اور باہر جانے کے لیے سوچنے لگی لیکن باہر جانے کا بھی دل نہیں کر رہا تھا۔اکیلی جاتی بھی تو کہاں جاتی۔بھوک بھی لگ رہی تھی۔لیکن دل ہر چیز سے اچاٹ تھا۔عجیب بے چینی بھری کیفیت نے دل و دماغ کو گھیرے میں لیا ہوا تھا۔

* *

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

انتباہ:اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

"سر وہ کل آئیں گی۔۔" بابر صاحب نے فون رکھ کر کہا تو فرہاد نے سر ہلایا۔ لیکن بابر صاحب الجھن میں تھے۔ کہ اسامہ کو جاب سے کیوں نکالا اگر کسی کو نکالنا تھا تو وہ فارہ کو ہونا چاہیے تھا۔ کیونکہ کل اس نے فرہاد کے ساتھ بھی بدتمیزی کی تھی۔ فرہاد کسی حد تک ان کی الجھن جانتا تھا۔ فرہاد نے لیپ ٹاپ پر کچھ اوپن کیا اور اس کو گھما کر بابر صاحب کے سامنے کیا۔

بابر صاحب نے سکرین پر نظریں جمائیں جہاں پر کیمرے کی ریکارڈنگ چل رہی تھی۔ فارورڈ میں۔ لیکن وہ سب آسانی سے دیکھ اور سمجھ رہے تھے۔ یہ اس کیمرے کی ریکارڈنگ تھی جو فارہ کے ڈیپارٹمنٹ میں لگا تھا۔ اس میں با آسانی سب نظر آرہا تھا اسامہ، فارہ اور باقی کے کولیگز۔ کچھ دیر سکرین پر دیکھنے کے بعد بابر صاحب نے سوالیہ نظریں اٹھا کر انھیں دیکھا۔

"غور سے دیکھیے بابر صاحب آپ کو کیا نظر آرہا ہے۔۔۔" بابر صاحب نے الجھن بھرے انداز میں دوبارہ لیپ ٹاپ کی جانب دیکھا۔ وہ کچھ دیر دیکھتے رہے۔ دیکھنے کے ساتھ ساتھ ان کے چہرے کے تاثرات بھی بدلتے رہے۔ ریکارڈنگ ویڈیو میں فارہ مسلسل کام کر رہی تھی۔ اسامہ آرام سے بیٹھا کبھی موبائل میں کبھی کمپیوٹر پر مصروف تھا۔ اور آفس روم سے جو فائل لے کر نکلتا وہ فارہ کو دیتا۔ یا فارہ جو فائل تیار کرتی وہ اٹھا کر ان کے کمرے کی جانب جاتا اور ظاہر یوں کرتا کہ یہ سب اس نے ہی کیا ہو۔ اور ایسا ایک بار نہیں بار بار ہو رہا تھا کیونکہ یہ مختلف دنوں کی ریکارڈنگ تھی اور ہر ریکارڈنگ میں اسامہ کا انداز ایک جیسا تھا۔ وہ دس منٹ تک دیکھتے رہے۔ فرہاد خاموشی سے بیٹھا پیپر ویٹ گھماتا رہا۔

"یہ سب دیکھ کر کیا سمجھ آیا بابر صاحب۔۔"

"بہت کچھ سر۔۔"ان کے لہجے میں ہلکی سی شرمندگی تھی۔انہیں کسی حد تک یہ بھی سمجھ آیا کہ کل فارہ کی اسامہ کے ساتھ چڑنے کی کیا وجہ ہو سکتی تھی۔ورنہ وہ یہ بھی مانتے تھے کہ فارہ ایک محنتی اور کام کرنے والی لڑکی ہے۔

"آپ عمر میں مجھ سے بڑے ہیں اور تجربے میں بھی۔میں آپ کی بہت عزت کرتا ہوں۔اور آپ کی رائے کو اہم مانتا ہوں۔لیکن آپ بھی یہ جانتے ہیں کہ میں جھوٹ اور بے ایمانی بلکل پسند نہیں کرتا۔بھلے ہی میں آفس نہیں آتا لیکن میری ہر چیز پر نظر ہوتی ہے۔"فرہاد نے انھیں بہت کچھ واضح کیا تھا۔بابر صاحب خاموشی سے سن رہے تھے۔

"آپ جایئے بابر صاحب اور جا کر کل کی میٹنگ کی تیاری کریے۔۔۔مجھے آپ پر پورا اعتماد ہے۔۔"آخر میں فرہاد نے ان کو مسکرا کر دیکھا تو بابر صاحب کا اعتماد مزید بحال ہوا تھا۔

"جی سر۔۔۔میں آپ کو مایوس نہیں کروں گا۔۔"وہ کہہ کر کمرے سے باہر نکل گئے۔پیچھے فرہاد گہری سوچ میں ڈوبا تھا۔موبائل بجا تو وہ سوچوں سے باہر نکلا تھا۔نمبر دیکھا تو بھائی کا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"اسلام وعلیکم کیسے ہیں بھائی۔۔۔"فرہاد نے گہری سانس بھر کر کال اٹینڈ کی تھی۔کسی حد تک بھائی کے فون کرنے کا مقصد جانتا تھا۔

"وعلیکم السلام۔۔۔میرے بھائی میں ٹھیک الحمد اللہ۔۔۔تم کیسے ہو۔۔۔"ان کی آواز جوش میں بلند تھی اور لفظوں پر خوب زور ڈالا گیا تھا۔فرہاد جانتا تھا وہ اسے چھیڑنے کو ایسے بول رہے ہیں۔

"میں بھی ٹھیک ہوں۔۔۔ آپ کی دعاؤں سے۔۔۔"اس کے جواب پر ان کا قہقہہ نکلا تھا۔فرہاد کے لبوں پر بھی مسکان پھیل گئی۔

"میرے چھوٹے بھائی دعاؤں کی تو تجھے ابھی اور بہت ضرورت پڑنے والی ہے۔۔ہاہاہا۔۔۔"وہ کہہ کر پھر ہنسے تھے۔ان کے انداز پر فرہاد کا بھی قہقہہ نکل گیا۔

"یہ بتا۔۔۔کر کیا دیا تو نے۔۔۔بلکہ کیسے۔۔۔مجھے تو کہہ رہا تھا۔۔۔ابھی کچھ پتا نہیں۔۔۔اور اماں سے ملوا بھی دیا۔۔۔"کچھ لمحوں بعد ہنسی تھمی تو پھر بولے لیکن فہیم بھائی کے لہجے میں ابھی بھی ہنسی کی کھنک سی تھی۔

"بس معلوم نہیں۔۔کیسے ہو گیا۔۔۔لیکن میں نے شکر ہی ادا کیا۔۔۔کہ چلو یہ کام بھی جلدی نمٹ گیا۔۔"فرہاد گہری سانس بھر کر بولا۔

"ابھی کہاں نمٹ گیا بھائی۔۔۔ابھی تو اور مشکل وقت شروع ہونا ہے۔۔۔"فہیم بھائی نے مزے لے کہا تھا۔

"ہاہ جانتا ہوں۔۔لیکن اماں کو بتانا بھی تو ایک مشکل مرحلہ ہی تھا نا۔۔۔"

"لیکن یہ ہوا کیسے۔۔۔اماں بہت ناراض ہیں۔۔۔"وہ سیریس تھا تو فہیم بھائی نے بھی سنجیدگی سے پوچھا۔

"ہوں جانتا ہوں۔۔۔مجھے بلکل اندازہ نہیں تھا اماں یوں سرپرائز دیں گی۔۔۔بس پھر سب خود بخود ہو گیا۔۔"

"چلو وہ تو ہو گیا۔۔اماں آ گئیں تمہیں اس کے ساتھ دیکھ لیا۔۔۔لیکن۔۔۔۔تم نے اماں سے کیا بات کی۔۔جب میری تم سے بات ہوئی تھی اس وقت تو تم نے کچھ اور کہا تھا۔۔۔"فہیم نے تفصیل جاننا چاہی۔

"بھائی سب بتاؤں گا۔۔۔لیکن آپ جب پاکستان آئیں گے۔۔۔"فرہاد پیپر ویٹ گھماتے ہوئے بولا تھا۔

"تو پکڑو پھر اماں کے ساتھ فلائیٹ لاہور کی کیونکہ میں پرسوں رات کی فلائیٹ سے آرہا ہوں۔۔۔"

"کیا واقعی۔۔۔" فرہاد کو یقین نا آیا۔ پیپر ویٹ گھماتا اس کا ہاتھ تھما تھا۔

"ہاں یار دینا تو مجھے تم لوگوں کو سرپرائز تھا لیکن کیا پتا یہ سرپرائز بھی تم پر بھاری نا پڑ جائے۔۔۔ خیر اماں کو مت بتانا۔۔۔" فہیم بھائی نے اسے یقین دہانی کروائی۔

"ٹھیک ہے۔۔۔ بس اماں اب جانے پر راضی ہو جائیں۔۔" فرہاد کو نئی فکر ہوئی۔ اب جانے اماں واپس جانے کو راضی ہوتیں ہیں یا نہیں۔

"خیر وہ تو اب تمہارا کام ہے۔۔۔" فہیم نے اسے چھیڑا تھا۔ کچھ مزید ایک دو باتوں کے بعد فون بند ہو گیا۔ فرہاد نے پھیکی سے مسکراہٹ لبوں پر سجا کر فون ٹیبل پر رکھا۔ کچھ دیر آفس کے کام کے متعلق فائل دیکھیں۔ پھر بابر صاحب کو مطلع کر کے آفس سے نکل آیا۔

موسم اچھا تھا۔ خوشنما سی ہوا چل رہی تھی۔ گاڑی کا لاک کھولتے ہوئے اس نے گہری سانس لے کر تازہ ہوا کو اندر اتارا تھا۔

www.kitabnagri.com

****

فرہاد کے دوٹوک اور واضح انکار پر ایشال کا دل دکھا تھا بلکل ویسے ہی جیسے اس نے پہلی بار اسے نکار کیا تھا۔ تب بھی سب سمجھتے ہوئے بھی وہ حقیقت سے نظریں چرا رہی تھی۔ اب بھی دل کے ہاتھوں مجبور تھی۔ لیکن فرق یہ تھا جب اس وقت فرہاد نے اس سے رشتہ ختم کیا تھا۔ تب وجہ صرف یہ تھی کہ وہ شادی ہی نہیں کرنا چاہتا

تھا۔ یہ تو سب جانتے تھے کہ ندیم ملک کی وفات کے بعد وہ بہت بدل گیا تھا۔ جانے کہاں کہاں کی خاک چھانی تھی۔ اپنے باپ کے قتل کا انصاف مانگنے کے لیے۔ قاتل کو سزا دلوانے کے لیے۔ فرہاد اور فہیم دونوں نے ہی ایڑی چوٹی کا زور لگایا تھا۔ لیکن ان کی سب محنت، وقت، پیسہ برباد ہوا تھا۔ انھیں انصاف نہیں ملا تھا۔ الٹا فہیم پر دوبارہ حملہ ہوا تھا۔ صرف اس لیے کہ وہ کیس واپس لے لیں۔ تب اماں نے رو رو کر دونوں کو اس معاملے سے پیچھے کیا تھا۔ فہیم کو فیملی سمیت باہر شفٹ کر دیا گیا۔ اور فرہاد اس وقت سب سے ناراض تھا۔ ایک سال سے وہ اپنے باپ کے انصاف کے لیے در در کی خاک چھان رہے تھے لیکن انصاف تو دور کی بات اس معاملہ میں تاریخوں سے آگے بات نا بڑھی تھی۔ وہ مایوس ہوا تھا۔ بابا جب اس دنیا سے گئے تھے۔ تب اس سے ناراض تھے۔ یہ دکھ اسے برچھی کی طرح اندر ہی اندر کاٹ رہا تھا اور گزرتے وقت میں اس دکھ میں اضافہ ہی ہوا تھا۔

انہی دنوں طارق صاحب ایشال کی شادی کر کے اپنی ذمہ داری سے بری ہونا چاہتے تھے۔

فارہ کو تو فرہاد خود ہی نکال چکا تھا۔ اور ایک سال ہو چکا تھا اس بات کو اس کا کوئی اتا پتہ نہیں تھا کہاں گئی کدھر تھی۔ سو ایشال اور فرہاد کی شادی میں اب کوئی رکاوٹ نا تھی۔ کسی کو بھی اب کسی قسم کا اعتراض نہیں تھا۔ اماں نے فہیم سے مشورہ دیا۔ اس وقت فرہاد کی حالت ایسی تھی کہ انھیں یہ فیصلہ سہی لگا تھا۔ اس سے فرہاد اپنی شادی شدہ زندگی میں مگن ہوتا۔ اور اس کا دھیان باپ کی موت سے ہٹتا۔ وہ سب آپس میں سب ہی فائنل کر چکے تھے۔ فہیم بھی شادی کے لیے پاکستان آ رہا تھا۔ لیکن جب فرحت بیگم نے اس سے بات کی تو فرہاد کے جواب نے ان سب کو اپنی جگہ سکتے میں ڈال دیا تھا۔

"میں شادی نہیں کرنا چاہتا۔۔۔ابھی بلکل نہیں۔۔۔سوچوں گا کبھی جب اس کی ضرورت محسوس ہوئی۔۔۔"اس نے صاف لہجے میں انکار کیا تھا۔

"یہ کیا جواب ہے۔۔۔ایشال کیا یونہی ساری عمر بیٹھی رہے گی۔۔۔"فرحت بیگم کو اس جواب کی بلکل امید نہیں تھی۔انھوں نے ناپسندیدگی سے اسے دیکھا۔

"کس نے کہا اسے بٹھائیں میرے لیے۔۔۔آپ خالو جان سے بات کر کے اس کی شادی کہیں اور کروا دیں۔۔"فرہاد نے ہاتھ اٹھا کر کہا۔اسے جیسے اس چیز سے کوئی فرق پی نہیں پڑ رہا تھا۔

"تم پاگل ہو گئے ہو۔۔معلوم بھی ہے کیا بک رہے ہو۔۔۔"فرحت بیگم نے اسے یوں دیکھا جیسے وہ واقعی پاگل ہو گیا ہو۔انھیں فرہاد پر غصہ آنے لگا۔

"جو بھی کہیں اماں میں شادی نہیں کرنا چاہتا۔۔۔"فرہاد کا جواب وہی تھا۔لہجہ ایک دم قطعی تھا۔

"شادی نہیں کرنا چاہتے یا ایشال سے ہی نہیں کرنا چاہتے۔۔"فرحت بیگم نے غصے سے اسے گھورا۔

"میں کسی سے بھی شادی نہیں کرنا چاہتا۔۔۔پلیز اماں میرے سامنے بار بار یہ شادی کا ذکر مت کریں۔۔۔مجھے ۔۔۔"فرہاد نے آگے لب بھینچے تھے۔وہ کہنا چاہتا تھا۔مجھے بابا یاد آتے ہیں۔اور پھر ان کی ناراضگی یاد آتی ہے۔اور جس دن ان کی موت ہوئی ان کی آخری صبح جو الفاظ انھوں نے اس سے کہے تھے۔

"تم جھوٹے ہو۔۔اپنی زبان سے پھرنے والے انسان ہو۔۔"

یہ الفاظ اس کے دل میں کسی زہر بھرے تیر کی طرح گڑھ چکے تھے۔اور یہ زہر ایسا تھا جو جان بھی نہیں نکال رہا تھا۔لیکن تکلیف ایسی ہی دیتا جیسے جان نکل رہی ہو۔لیکن جان نکلتی نہیں تھی۔اسے سب یاد آتا تھا۔اور جب یاد آتا تھا تو ایک پر اذیت سی کیفیت پورے دل و دماغ کو گھیر لیتی تھی۔تب درد اور بڑھ جاتا تھا۔

اس صبح وہ اس سے ناراض تھے۔وہ جب اس دنیا سے گئے وہ اپنے دل میں اس کے لیے نفرت لے کر گئے تھے۔وہ اس سے مایوس تھے۔اس کی وجہ سے دکھی تھے۔یہ احساس اسے اندر ہی اندر ختم کر رہا تھا۔

اسے پچھتاوا تھا وہ انھیں منا نہیں سکا۔جب انھیں اپنے ہاتھوں سے آخری غسل دے رہا تھا۔اس کے دل پر قیامت برپا تھی۔اور جب ان پر پہلی مٹھی مٹی کی ڈالی۔اس کا دل چاہ رہا تھا کچھ بھی ہو جائے کوئی معجزہ انہونی بس بابا اٹھ جائیں۔واپس آ جائیں قدرت کا نظام الٹ پلٹ ہو جائے۔لیکن کچھ نا ہوا۔سوائے دل کی اذیت بڑھنے کے۔۔۔۔

کبھی کبھی انسان کو سامنے کی باتیں سمجھ نہیں آتیں۔لیکن جب وقت گزر جاتا ہے۔کوئی اپنا ہم سے اتنی دور چلا جاتا ہے وہاں جہاں اس کی واپسی کا کوئی امکان نہیں ہو سکتا۔تو ہم سوچتے کہ کتنی چھوٹی بات کے لیے اپنے پیارے کو ہم نے دکھی کیا تھا۔درد دیا تھا۔کاش ہم اس کی بات مان لیتے۔کاش۔۔۔یہ کاش ساری عمر کے لیے دل میں گڑھا رہ جاتا ہے۔۔۔۔دماغ اور دل مین گردش کرتا رہتا ہے۔

اس کے شادی نا کرنے کے فیصلے پر فرحت بیگم نے اس سے بات کرنا چھوڑ دی۔فہیم بھائی نے الگ اسے دن رات فون کر کے سمجھایا۔اس نے ان کے فون اٹھانے ہی چھوڑ دیے۔اور آخر میں ایشال سے بات ہوئی تھی۔

"تم بہت بدل گئے ہو فرہاد۔۔۔"ایشال کے انداز میں خفگی تھی۔دکھ تھا۔

"ہوں۔۔۔اسی لیے تو تم سے شادی نہیں کرنا چاہتا۔۔۔"فرہاد نے اسے صاف لہجے میں کہا۔ایشال کو اس کے الفاظ نے تکلیف دی تھی۔

"میں تمہارا دکھ بانٹنا چاہتی ہوں فرہاد۔۔۔ہم دوست بھی تو ہیں نا۔۔۔ہم مل کر لڑیں گے۔۔۔جیسا تم چاہو گے میں ویسا کروں گی۔۔۔ہر قدم پر تمہارا ساتھ دوں گی۔۔۔لیکن پلیز یہ بات مت کرو۔۔۔"ایشال کے درد بھرے لہجے میں التجا تھی۔

"ایسا نہیں ہو سکتا ایشال۔۔۔ہم صرف دوست ہیں اس کے علاوہ میں تمہیں کسی اور روشتے کی کوئی امید نہیں دینا چاہتا۔۔۔"ناچاہتے ہوئے بھی فرہاد کو اپنا انداز سخت کرنا پڑا۔

"امید تم نے مجھے اتنے پہلے سالوں دی تھی۔۔۔ابھی تم صرف پریشان ہو۔۔سکون سے سوچو۔۔اتنی جلدی فیصلہ مت کرو۔۔"ایشال پر اس کی سختی بھرے لہجے کا رتی بھر اثر نا ہوا تھا۔الٹا اسے سمجھانے لگی۔

"یہ فیصلہ میں نے بہت سوچ سمجھ کر کیا ہے۔۔۔اور بالفرض شادی ہو بھی جاتی ہے تو میں تمہیں خوش نہیں رکھ پاؤں گا۔۔۔پھر تکلیف اور بڑھ جائے گی۔۔تمہاری بھی اور میری بھی۔۔۔"آخر میں فرہاد کا لہجہ دھیما ہوا تھا۔

"کیسی باتیں کر رہے ہو فرہاد۔۔۔اتنے قریب آکر تم مجھے چھوڑ رہے ہو۔۔۔میرا کیا قصور ہے۔۔۔پلیز مت کرو ایسا۔۔۔"ایشال دونوں ہاتھوں سے چہرہ ڈھانپے رونے لگی تھی۔فرہاد نے لب بھینچ لیے۔

زندگی کبھی کبھی ایسے موڑ پر لا کر کھڑا کر دیتی ہے جب انسان کو نا چاہتے ہوئے بھی ان چاہے فیصلے کرنے پڑتے ہیں۔اور پھر ان فیصلوں پر ڈٹ کر کھڑا ہونا پڑتا ہے۔پھر چاہے ہم کتنی ہی تکلیف سی کیوں نا گزر رہے ہوں۔

اس وقت فرہاد اپنے دل کی بات کسی کو نہیں سمجھا سکتا تھا۔ زخمی دل، ٹوٹے جذبات، ہر طرف مایوسی تھی۔ اور اپنی بے چینی کا سدباب وہ جلد ہی جان گیا تھا۔ اور جب جان گیا تو فرہاد ان کی زندگیوں میں ہو کر بھی نہیں تھا۔ دن رات وہ سب بھلا چکا تھا۔ فہیم بھائی،

بھابھی اور اماں اس کی جانب سے پریشان تھے۔ لیکن وہ جیسے سب کی پرواہ چھوڑ چکا تھا۔

لیکن اس سے جڑے رشتوں نے اس کی پرواہ نہیں چھوڑی تھی۔ ان میں ایک ایشال بھی تھی۔ جو اس وقت تو چپ کر گئی تھی۔ طارق صاحب نے لاکھ اسے شادی کی طرف لانا چاہا لیکن اس کی ناں ہاں میں نا بدلی۔ وہ اب بھی فرہاد سے امید لگائے ہوئے تھی۔ سب جانتے اور سمجھتے ہوئے بھی سب نظر انداز کر رہی تھی۔

اور ایک بار پھر فرہاد نے اسے سمجھانا چاہا تھا۔ انکار کیا تھا۔ لیکن اس انکار کی وجہ نے اسے اور زیادہ تکلیف دی تھی۔ کیونکہ اب وجہ فارہ تھی۔ اور اس نام سے ایشال کے دل و دماغ میں ہیجان برپا ہوا تھا۔

"اس فارہ کے لیے تم مجھے چھوڑ رہے ہو فرہاد۔۔ اس لڑکی کو تم میرے مقابل لا رہے ہو۔۔۔ جس کا مجھ سے کوئی مقابلہ ہی نہیں بنتا۔۔ ایسا نہیں ہو گا۔۔۔ فرہاد۔۔ میں آخری دم تک ہار نہیں مانوں گی۔۔۔"

کھولتے دل و دماغ سے اس نے سوچا تھا۔

*

فرحت بیگم نے فہیم سے کہہ سن کر اپنی بھڑاس تو نکال لی تھی۔ لیکن سکون پھر بھی نا ہوا تھا۔ اگر فرہاد نے سچ میں اپنا کہا پورا کر دیا تو۔۔۔ اس سوچ پر ہی ان کو جھرجھری آئی تھی۔ ایشال کافی دیر سے کمرہ بند کیے تھی۔ وہ

بھی باہر نا آئی کہ اس سے بات کر کے کچھ مزید بھڑاس نکال لیتیں۔انھوں نے ملازم کے ہاتھ کافی بار اسے پیغام بھیجا۔لیکن وہ نہیں آئی۔

شام کے سائے پھیل چکے تھے۔وہ اکیلی بیٹھیں تھیں۔ذہن مختلف سوچوں کی آماج گاہ بنا ہوا تھا۔ایشال ہنوز کمرے میں بند تھی۔فرحت بیگم اس کے احساسات کو سمجھتیں تھیں۔لیکن ان کے سمجھنے سے کیا ہوتا تھا۔جب فرہاد ہی نہیں سمجھ رہا تھا۔ایشال انھیں فرہاد اور فہیم کی طرح ہی عزیز تھی۔اور وہ دل سے اس کی خوشی چاہتیں تھیں۔اکیلے بیٹھے کبھی ایک سوچ ذہن میں آتی کبھی کوئی اور خیال بہنے لگتا۔

"جب سے وہ لڑکی ہماری زندگیوں میں آئی ہے۔۔۔کچھ اچھا نہیں ہوا۔۔۔اب بھی میں اور ایشال کتنی خوشی سے آئے تھے کیا کیا نا سوچا تھا۔۔۔کہ پھر وہ چڑیل واپس آگئی۔۔۔ہماری خوشیوں کو کھانی والی چڑیل ہے۔۔۔"سب سوچوں کی تان فارہ کو بھلا برا کہنے پر ٹوٹی تھی۔وہ بلند آواز میں بڑبڑائیں تھیں۔

"اب اسے چڑیل تو مت کہیں۔۔۔چڑیلیں اتنی خوبصورت تو نہیں ہوتیں۔۔۔"فرہاد کو وہاں آکر بیٹھے پانچ منٹ ہو گئے تھے۔اماں اپنی سوچوں میں اتنی غرق تھیں کہ انھیں اس کی موجودگی کا پتہ نا لگا۔اور فرہاد کو ان کے بلند آواز سوچ کے اظہار پر صرف یہ چڑیل والی بات ہی قابل گرفت لگی تھی۔تو بولے بنا نا رہ پایا۔

"ہونہہ۔۔۔خوبصورت۔۔۔کس نے کہا وہ خوبصورت ہے۔۔۔تم تو ایسے بول رہے ہو جیسے دنیا نا دیکھی ہو۔۔۔"اماں کو اس کا فارہ کی طرف داری کرنا آگ ہی لگا گیا۔وہ طنز کرتے ہوئے بولیں۔

"اچھی بات ہے نا مجھے اپنی بیوی ہی خوبصورت لگتی ہے۔۔۔کسی اور کی نہیں ورنہ بہت مسئلہ ہو جاتا۔۔۔"فرہاد نے بات کو مذاقیہ رخ دینا چاہا۔

"ہونہہ۔۔۔جانے کیا سبق پڑھایا ہے۔۔۔کون سا جادو کر دیا ہے تم پر۔۔۔میری تو سمجھ سے باہر ہے سب کچھ۔۔۔"اماں کو اس کی بات بلکل پسند نا آئی تھی۔وہ ناک بھنویں چڑھا کر بولیں۔

"تو مت سمجھیں نا کچھ بھی۔۔۔جو میں کہہ رہا ہوں مان جائیں۔۔۔پلیز۔۔۔"فرہاد نے التجائی لہجہ میں کہہ کر ان کا ہاتھ پکڑا۔کیا پتہ اماں پیار سے منت سے مان ہی جائیں۔لیکن اتنی اچھی قسمت کہاں کہ اتنی جلدی سنی جاتی اماں نے اس کا ہاتھ فورا جھٹکا تھا۔

"خالہ جان آپ بلا رہیں تھیں۔۔"اس سے پہلے کہ اماں اسے سخت سست مزید سناتیں ایشال کے آنے سے ان کے الفاظ منہ میں ہی دبے رہ گئے۔

"ہاں۔۔۔وہ۔۔۔تم کافی دیر سے باہر نہیں آئیں تھیں نا اس لیے پوچھا تھا۔۔۔طبعیت ٹھیک ہے تمہاری۔۔۔"کچھ پل تو اماں کو سمجھ ہی نا آیا بولیں کیا۔فرہاد کی باتوں نے ان کا دماغ گھما دیا تھا۔فرہاد گہری سانس لے کر پیچھے ہو کر بیٹھا۔اس نے ایشال پر سرسری نظر بھی ناڈالی تھی۔

"جی۔۔ٹھیک ہوں۔۔"وہ ستا ہوا چہرہ لیے بولی۔

"اماں کل صبح کی ٹکٹ کروالی ہے۔۔۔لاہور کی۔۔پیکنگ کر لیجئے گا۔۔۔"فرہاد صوفے سے اٹھتا ہوا بولا تھا۔اس نے ایشال کو اگنور کیا تھا۔جو ایشال کو بہت اچھے سے محسوس ہوا تھا۔وہ جلے دل کے ساتھ پانی پینے کچن میں گئی تھی۔

"تو اب مجھے اپنے گھر سے نکل جانے کا کہہ رہا ہے۔۔۔"اماں کا دماغ جو پہلے ہی غصے سے گھوما ہوا تھا اس کی بات پر مزید سٹکا تھا۔

"اماں۔۔۔جب میں ہی یہاں نہیں ہوں گا تو آپ کیا کریں گی اکیلی۔۔۔میں بھی لاہور ہی جارہ ہوں۔۔۔" فرہاد نے گہری سانس بھر کر انھیں دیکھا۔اس کی بات پر انھوں نے برا سا منہ بنایا۔

"اتنی بدگمان ہو گئیں ہیں مجھ سے۔۔۔" فرہاد کو ان کے انداز نے دکھی کیا تھا۔اس نے ناراضگی بھری نگاہ ان پر ڈالی۔

"ماں کی بدگمانی کی اتنی فکر ہے تو ایسی باتیں کیوں کر رہا ہے کہ میں یہ سب سوچوں۔۔۔" انھوں نے بھی فرہاد کے شکوے کا جواب شکوے بھرے انداز میں ہی دیا تھا۔فرہاد نے لب بھینچ کر خود کو مزید کچھ اور بات کہنے سے روکا تھا۔

"کھانا کھا کر دوائی ٹائم سے لے لیجئے گا۔۔۔" اتنی بات کہہ وہ رکا نہیں تھا۔اور کچھ دیر بعد اس کی گاڑی سٹارٹ ہونے کی آواز آئی تھی۔فرحت بیگم کا چہرہ اس کے جاتے ساتھ ہی بجھ گیا تھا۔اس کے سامنے جیسے مرضی ناراضگی دکھا رہیں تھیں۔لیکن تھیں تو ماں ہی نا۔اور اس پل فرحت بیگم کو اندر سے ایک احساس ہوا تھا۔کہ اگر اس معاملے میں فرہاد یونہی ضد کرتے رہا تو ان کو بھی اس کی ضد کے آگے ہار ماننا پڑے گی۔چاہے دل سے نا سہی۔لیکن بیٹے کے لیے وہ یہ کر لیں گی۔جانے کیوں انھیں ایسا لگا تھا۔اب پہلے جیسی ہمت اور تنتنا بھی کہاں رہا تھا۔لیکن پھر بھی ہار ماننے سے پہلے اپنی سی کوشش تو کرنی ہی تھی انھوں نے۔

****

!السلام علیکم

Kitab Nagri Special

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

انتباہ:اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا

جائے۔

فرہاد کا دل ہر چیز سے اچاٹ ہو رہا تھا۔ہر بار کی طرح اب بھی اماں سے بحث نے موڈ پر کچھ اچھا اثر نا ڈالا تھا۔اور اب جانے آنے والے کل میں اور کتنی بحث اور ہونے والی تھی۔جب اپنے قریبی آپ کو نا سمجھیں آپ کے سمجھانے پر بھی تو بہت تکلیف ہوتی ہے۔اور یہ تکلیف محسوس کر کے اسے بابا کی تکلیف کا احساس ہوتا تھا۔کہ وہ کس اذیت سے گزرے ہوں گے جب ان کی بات گھر میں سے کسی نے نا سمجھی تھی۔اس نے گاڑی ایک

ریسٹورانٹ کے باہر روکی۔ گاڑی رکتے ہی ایک لڑکا بھاگ کر مینیو لیے آیا۔ فرہاد نے مینیو میں سے کھانا آرڈر کیا۔ لڑکا دس منٹ کے انتظار کا کہہ کر آرڈر لینے اندر ریسٹورانٹ میں چلا گیا۔ فرہاد نے پر سوچ نگاہیں سامنے آتی جاتی گاڑیوں سے مصروف سڑک پر جمائیں تھیں۔

فارہ اسی طرح لیٹی ہوئی تھی۔ دل و دماغ ہر شے سے بیزار تھا۔ پیٹ میں بھوک کی شدت سے عجیب سی پڑ تیں گرہوں نے بھی اب صبر کر لیا تھا۔ لیکن فارہ ٹس سے مس نا ہوئی۔ کبھی ایک جانب کروٹ لیتی۔ تو دو گھنٹوں بعد کروٹ بدلتی۔

ابھی اٹھ کر صبح آفس کے لیے کپڑے بھی پریس کرنے تھے۔ اگر نوکری سے نکال دے گے تو کیا ہوا۔ وہ کہیں اور جاب کر لے گی۔ لیکن کل آفس لازمی جائے گی۔ اتنی بزدل نہیں تھی کہ وہ ان حالات کا سامنا کرنے کی بجائے بھاگے۔ یہ اس نے سوچ لیا تھا۔ یونہی سوئی جاگی کیفیت میں بہت کچھ سوچا تھا۔ اور بہت سی سوچیں دماغ میں چل رہیں تھیں۔ کبھی کوئی سچویشن دماغ میں ابھرتی۔ کبھی کوئی۔ اور ایسا لگتا وہ اس وقت اسی سچویشن میں دل و جان گھسی ہوئی ہے۔ پھر چاہے وہ فرہاد کے متعلق ہو جیسے اب جب اس نے لوشن کی بوتل ماری تھی تو وہ سہی نشانے پر جا کر لگی تھی وہ سر پکڑے غصے سے پلٹا تھا۔ یا اسامہ کے جس میں اب اس نے بوتل نہیں ماری تھی بلکہ آفس کے ٹیرس سے دھکا دے دیا تھا یا فرحت بیگم کے جن کو وہ ٹکا ٹکا کے سب جواب دے رہی تھی اور وہ چاہتے ہوئے بھی کچھ بول نا پا رہیں تھیں۔ فارہ کو سننے پر مجبور تھیں۔

فرہاد جب دروازہ کھولے اندر آیا اسی قسم کے خیالات بھری نیند میں وہ آدھی سوئی آدھی جاگی تھی۔ لیکن دیکھنے والے کو سوئی ہوئی ہی لگ رہی تھی۔ فرہاد نے کھانے کا سامان ٹیبل پر رکھا اور اس کی جانب پلٹا جو اوندھی

لیٹی ہوئی چہرے کو دونوں بازوؤں کے گھیرے میں لیے چھپائے ہوئے تھی۔ فرہاد نے اس کے نزدیک بیٹھ کر اس کے بالوں کو آہستگی سے سہلایا۔ وہ ٹس سے مس نا ہوئی۔

"مجھے کوئی شوق نہیں ہے آپ کے اس واہیات بیٹے سے شادی کرنے کا۔۔۔ خود کو بہت اونچی شے سمجھتا ہے لڑکیاں اس کے آگے پیچھے مرتی ہیں۔۔۔ تو مرتی ہوں گی۔۔۔ لیکن دونوں ماں بیٹے کی غلط فہمی ہے کہ میں اس کے پیچھے مروں گی۔۔۔ اپنا نالائق بدذوق بیٹا اپنے پاس سنبھال کر رکھیے۔۔۔ کوئی ہیرے نہیں جڑے ہوئے اس میں کہ میں اسے حاصل کرنے کے لیے مری جاؤں۔۔۔" وہ فرحت بیگم کو ایسی ہی تیکھی کڑوی باتیں سنا کر اپنی بھڑاس نکال رہی تھی۔

"فارہ۔۔ فارہ۔۔۔" وہ تو اور بھی سخت سست سنانے کے موڈ میں تھی۔ لیکن اس آواز نے اس کے لفظوں کا گلا گھوٹا تھا۔ جو خاصی قریب سے آرہی تھی۔ اور جیسے جیسے اس کے حواس بیدار ہوئے صرف آواز ہی نہیں کسی کا اپنے سر پر حرکت کرتا ہاتھ بھی محسوس ہونے لگا۔ فرحت بیگم غائب ہو چکیں تھیں۔ وہ ساری نیند بھری کیفیت اور سچویشن بھی بھک سے اڑی تھی۔

کمرے میں کون آسکتا ہے۔ اور اتنی بے تکلفی سے کون اس کو ہاتھ لگا سکتا تھا۔ سوہا تو تھی نہیں یہاں۔ دروازے کا لاک اس نے خود بند کیا تھا۔ اور آواز کس کی تھی بھلا۔ فارہ کو کچھ دیر پہلے آواز دیتا لہجہ بھول گیا۔ اس نے جھٹکے سے بالوں کو سہلاتا ہاتھ پیچھے کیا تھا۔ اور جھٹکے سے ہی اوندھی سے سیدھی ہو بیٹھی۔

"تم۔۔۔" فارہ نے اپنے سرہانے بیٹھے فرہاد کو آنکھیں پھاڑ کر دیکھا۔

"ہاں میں۔۔۔ کیوں کیا ہوا۔۔" فرہاد نے اسے اطمینان سے دیکھا۔

"تم کیا کر رہے ہو یہاں۔۔"اپنی حیرت چھپا کر فارہ ناگواری سے بولی۔

"فلحال تو بیٹھا ہوں لیکن تم چاہو تو کچھ اور بھی کر سکتا ہوں۔۔۔"بیڈ کی پشت سے ٹیک لگ کر وہ ریلیکس ہو کر بیٹھتا ہوا بولا۔

"تم یہ سب بکواس کر کے انتہائی گھٹیا اور گرے ہوئے لگ رہے ہو۔۔۔"فارہ نے اسے طیش بھرے انداز میں دیکھا۔گویا اس حقیقت سے باخبر کرنا چاہا کہ اگر ایسا کر کے وہ خود کو ہیرو ثابت کر رہا ہے تو بلکل غلط سمجھ رہا ہے۔

"یعنی اس سب سے پہلے میں میرے بارے میں تمہارے خیالات الگ تھے۔۔۔اووو۔۔۔ویسے کہیں تم صبح کی بات تو نہیں کر رہیں۔۔۔مطلب تمہیں وہ سب اچھا لگا تھا۔۔۔"فرہاد پر اس کی بات کا ذرا اثر نا ہوا تھا۔بلکہ وہ ٹانگیں پھیلا کر مزید ریلیکس ہوا تھا۔

"تم باتوں کو گھما کر کیا ثابت کرنا چاہتے ہو۔۔۔۔جو ہونا تم میں جانتی ہوں اچھے سے۔۔"بات سے بات نکل رہی تھی۔اور وہ اندر کیسے آیا فارہ کا دھیان اس بات سے ہٹ گیا تھا۔

"اچھا واقعی۔۔۔تو کیا ہوں میں۔۔۔"فرہاد نے سینے پر ہاتھ باندھ کر اسے دیکھا۔

"تم انتہائی گھٹیا،بد تمیز اور واہیات قسم کے انسان ہو۔۔۔"فارہ کہنا تو بہت کچھ چاہتی تھی لیکن فی الوقت یہی لفظ یاد آئے تھے۔

"واہ واہ کتنے اچھے سے جان گئی ہو مجھے۔۔۔ادھر تو آؤ۔۔۔اتنی تعریف کرنے پر تم انعام کی حقدار تو بنتی ہو۔۔۔"فرہاد نے اچک کر اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنی جانب گھسیٹا تھا۔فارہ اپنے دھیان میں بیڈ سے نیچے اترنے کے

لیے بیڈ کی دوسری طرف جارہی تھی اس کی اس حرکت کے لیے بلکل تیار نہیں تھی۔لیکن پھر بھی فارہ نے فرار کی کوشش کی وہ الگ بات کے ناکام ہوئی تھی۔

"اب بولو کیا کہہ رہی تھیں۔۔۔"فارہ کی پشت اس کے سینے سے لگی تھی۔فرہاد نے اس کے اطراف سے دونوں بازولا کر اس کے ہاتھوں کو بہت کس کے پکڑا اور اپنی تھوڑی اس کے کندھے پر رکھ کر بولا تھا۔

"چھوڑو مجھے۔۔"اس قدر قربت نے فارہ کو روہانسا کیا تھا۔وہ بہت زور لگارہی تھی اپنے ہاتھوں کو اس کے ہاتھوں سے نکالنے کے لیے لیکن فرہاد کی گرفت سخت تھی۔الٹا اس کے اپنے ہاتھوں میں ہی درد شروع ہو گیا تھا۔

"فرہاد پلیز۔۔۔"آخر میں اسے منت ہی کرنی پڑی۔

"سوری بولو پہلے۔۔۔"فرہاد کی گرم سانسیں اس کے گال جھلسارہیں تھیں۔

"سوری۔۔۔"وہ کڑھتے ہوئے بولی تھی۔فرہاد کے فولادی سینے کے اندر دھڑکتے دل کی دھڑکن اسے بخوبی محسوس ہورہی تھی۔

"اور کہو کہ تم اب سے میری ہر بات مانو گی۔۔۔"فرہاد نے گھیرا مزید تنگ کیا گویا اسے خود میں سمونا چاہا۔

"کیوں۔۔۔"وہ تیکھے انداز میں بولی۔اندر سے دل سوکھے پتے کی مانند لرز رہا تھا۔

"بحث کرو گی نا تو آج رات بلکل نہیں چھوڑوں گا۔۔۔"

"آہ۔۔میرا بازو۔۔۔بدتمیز انسان۔۔۔"فرہاد نے کہتے ہوئے گرفت سخت کی تو اس کی آہ نکلی تھی۔فرہاد کی حرکت پر بے انتہاء غصہ آرہا تھا۔اور اس نے بلا جھجک غصے کا اظہار بھی کر دیا تھا۔

"تم یہ سب صرف اور صرف مجھے تکلیف دینے کے لیے کرتے ہو۔۔۔کیا بگاڑا ہے میں نے تمہارا۔۔۔میں نے کبھی کہا کہ مجھے ضرورت ہے تمہاری۔۔۔جو تم یوں آ رہے ہو میرے گھر۔۔۔۔۔۔"

"اچھا سوال ہے دراصل مجھے تم پر ترس آ گیا ہے۔۔۔اور پھر میرے ضمیر نے مجھے خوب ملامت کی کہ آخرت میں اللہ کو کیا منہ دکھاؤ گے۔۔۔"اس کے چیخنے پر فرہاد نے گرفت ڈھیلی کرتے ہوئے کہا۔

"کوئی ضرورت نہیں مجھ پر ترس کھانے کی۔۔۔میں نے تمہیں نہیں کہا کہ مجھ سے ہمدردی کرو مجھ پر ترس کھاؤ۔۔۔نہیں چاہیے تم سے کچھ بھی۔۔"فرہاد کی اس نئی بات نے فارہ کو انگاروں پر کھڑا کیا تھا۔

"پر تم نے کہا ہے تم بھول گئی ہو۔۔۔ہاسپٹل میں یاد ہے۔۔۔اس رات ہی تو سب بدلہ تھا۔۔۔ورنہ میں تو خود یہ سب ختم کرنے والا تھا۔۔۔"اس کے برعکس فرہاد کا انداز اطمینان بھرا تھا۔اس کی بات پر فارہ کو چپ لگی تھی۔

"اس رات مجھے محسوس ہوا کہ تم میرے لیے جو ناراضگی اور بیزاری دکھاتی تھی وہ سب اوپر اوپر سے تھا۔۔۔"وہ مزید بول رہا تھا اور فارہ کو ساکت خاموش دیکھ کر اس کی گرفت بھی کمزور ہوئی تھی۔

"ہے نا۔۔۔"فرہاد نے اس کا جواب جاننا چاہا تھا۔

"نہیں۔۔۔"اس نے موقع کا فائدہ اٹھا کر کہنی اس کے پیٹ پر ماری تھی۔فرہاد کو درد کا بھرپور جھٹکا لگا تھا۔فارہ کی کہنی اس کے زخم پر تو نہیں لیکن زخم کے قریب قریب ہی لگی تھی۔

"آہ۔۔"فرہاد کا ہاتھ بے اختیار اس جانب گیا تھا جہاں فارہ کی کہنی لگی تھی۔اس کی ڈھیلی ہوتی گرفت کا فائدہ اٹھا کر فارہ اس سے دور ہوئی تھی۔اور جلدی سے بیڈ سے اتری تھی۔اور خاصے فاصلے پر کھڑی ہو کر اپنے بے ترتیبی سے دھڑکتے دل کو قابو کرنے لگی تھی۔

"اووف۔۔۔"فرہاد نے درد برداشت کرتے ہوئے بیڈ کی پشت سے سر لگایا تھا۔اس کی آواز پر فارہ نے اس پر نظر ڈالی تو درد کی شدت سے سرخ ہوتا فرہاد کا چہرہ اسے گھبراہٹ میں مبتلا کر گیا۔فرہاد کی آنکھیں بند تھیں اور ہاتھ وہیں تھا جہاں اسے چوٹ لگی تھی۔لب شدت سے بھینچے ہوئے تھے۔اسی پل فارہ کو ادراک ہوا کہ اس نے کیا کر دیا ہے۔

"ہاہ۔۔۔یہ کیا ہو گیا۔۔"فارہ کا دل ڈوبا تھا۔بے اختیار اس نے دونوں ہاتھ اپنے کھلے منہ پر رکھے تھے۔اگر کہنی فرہاد کے سٹیچیں پر لگ گئی تو۔۔۔اس سوچ کے ساتھ ہی فارہ کا دل لرز گیا تھا۔جس شدت سے اس نے کہنی ماری تھی جانتی تھی۔

"فرہاد۔۔۔تم ٹھیک ہو۔۔۔"وہ ڈرتے ڈرتے اس کے قریب آئی تھی۔فرہاد یونہی بیٹھا رہا اس کی بات کا کوئی جواب نا دیا۔فارہ کی پریشانی بڑھی تھی۔وہ اس کے پاس بیٹھ کر جہاں اس کا ہاتھ تھا آہستہ سے سہلانے لگی۔

"سوری۔۔"وہ شرمندہ سی بولی تھی۔فرہاد خاموش ہی رہا۔کچھ لمحے یوں ہی بیتے تھے۔فارہ کو کچھ سمجھ نا آئی۔اس پل سب بھول گیا تھا۔

"میں پانی لاتی ہوں۔۔"وہ جلدی سے کچن میں گئی۔گلاس بھر پانی لائی۔

"پانی پی لو فرہاد۔۔"اس نے پانی کا گلاس اس کے لبوں سے لگانا چاہا۔تو فرہاد نے نفی میں سر ہلا کر اس منع کر دیا۔فارہ نے بجھے دل کے ساتھ گلاس سائیڈ ٹیبل پر رکھ دیا۔

"سوری فرہاد۔۔۔"فارہ کی شکل رونے والی ہوئی تھی۔اس کی بات کا کوئی جواب دیے بغیر وہ سیدھا ہو کر بیٹھا تھا۔

"دیکھو خون تو نہیں نکلا۔۔۔"فرہاد کے کہنے پر فارہ نے جلدی سے اس کے ہاتھ کے پاس نظر ڈالی تھی۔

"نہیں خون نہیں نکلا۔۔۔"ہلکے نیلے رنگ کی قمیض صاف تھی۔فارہ نے دل ہی دل میں شکر ادا کیا تھا۔

"درد زیادہ ہو رہا ہے۔۔۔"فارہ کے پوچھنے پر فرہاد نے اسے دیکھا۔چہرے پر فکر اور پریشانی کے تاثرات لیے وہ اسے دیکھتی جواب کی منتظر تھی۔

"ہاں۔۔۔بہت زیادہ۔۔"فرہاد نے جھوٹ بولا۔جبکہ درد میں کمی ہوئی تھی۔اب اتنا شدید درد نہیں تھا جتنا کہنی لگنے سے ایک دم ہوا تھا۔اس کا جواب سن کر وہ اور پریشان ہو گئی۔

"ہاسپٹل چلیں۔۔"

"لیکن گاڑی کون چلائے گا۔۔"فرہاد تکلیف بھرے تاثرات سمیت بولا۔

"ہم ٹیکسی کروا لیتے ہیں۔۔۔"فارہ نے فوراً جواب دیا۔

"نہیں اس کی ضرورت نہیں۔۔۔خون نہیں نکلا مطلب سب ٹھیک ہے۔۔۔میرے پاس پین کلر ہے میں وہ کھا لیتا ہوں۔۔"وہ رک رک کر بول رہا تھا۔تاکہ فارہ کو شک نا ہو۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کہاں ہے میڈیسن۔۔۔"

"میرے پاس ہی ہیں۔۔۔لیکن ابھی کھانا کھائے بغیر نہیں کھا سکتا۔۔"

"ہاں۔۔۔تم نے کچھ نہیں کھایا۔۔۔؟؟"

"نہیں۔۔میں کھانا لایا تھا سوچا تھا مل کر کھائیں گے۔۔۔"

"اچھا۔۔۔"اس کی بات کے جواب میں وہ کچھ پل خاموش رہنے کے بعد بولی۔

"نکال لاؤ کھانا۔۔۔"اسے بیٹھے دیکھ کر فرہاد کو ہی کہنا پڑا۔

"ہمم۔۔۔لاتی ہوں۔۔"فرہاد نے فارہ کے انداز میں واضح بدلاؤ محسوس کیا۔جب وہ تکلیف میں تھا وہ سب بھول کر صرف اس کی فکر میں تھی۔لیکن جیسے ہی اس نے کہا دونوں مل کر کھائیں گے یعنی اس کی اور اپنی بات کی اس کا انداز اور تاثرات دونوں بدل گئے تھے۔

"تم نہیں کھاؤ گی۔۔۔"اس نے کھانے کی ٹرے اس کے پاس رکھی۔اور پلٹ گئی۔جب اس نے پوچھا۔

"نہیں۔۔"وہ پلٹے بغیر ہی بولی۔

"کیوں۔۔۔"فرہاد نے دیکھا وہ ایک دم سنجیدہ تھی۔فارہ کوئی جواب دیئے بنا کچن میں چلی گئی۔اور دوبارہ واپس نا آئی۔فرہاد اس کا انتظار کر رہا تھا۔اسے باہر نا آتے دیکھ کر وہ خود ہی اٹھا۔درد ویسے بھی کافی حد تک کم ہو گیا تھا۔وہ اچانک لگنے والی چوٹ کی طرح تھا جو وقتی طور پر تو بہت محسوس ہوا تھا لیکن آہستہ آہستہ کم ہو رہا تھا۔

جب وہ کچن میں گیا تو وہ کچن کی کھڑکی سے باہر اندھیرے پر نظریں جمائیں کھڑی تھی۔

"کیا ہوا۔۔۔"فرہاد کچن کی دیوار سے ٹیک لگائے کھڑا ہوا۔فارہ نے نا تو اس کی طرف دیکھا اور نا ہی اس کی بات کا کوئی جواب دیا۔

"فرہاد۔۔۔میں اس رشتے کو قائم نہیں رکھنا چاہتی۔۔۔مجھ پر دباؤ مت ڈالو۔۔۔اس سب سے تمہیں تو کوئی فرق نہیں پڑے گا لیکن میرے لیے یہ سب بہت تکلیف دہ ہے۔۔۔"وہ تھکے ہوئے لہجے میں بولی تھی۔چہرے پر رنجیدگی چھائی تھی۔جیسے مزید بحث کرنے یا لڑنے کی سکت نا ہو۔

"میں تم پر دباؤ نہیں ڈال رہا۔۔۔میں جانتا ہوں تم بھی یہی چاہتی ہو۔۔۔"فرہاد نے اپنی بات مطمئین انداز میں کی تھی۔

"ہر لڑکی چاہتی ہے کہ اس کا گھر بسے۔۔۔اور اپنے شوہر کی دی گئی چار دیواری میں سکون سے رہے۔۔۔میں یہ سب چاہتی ہوں۔۔۔لیکن میں یہ سب تم سے نہیں چاہتی۔۔۔"فارہ کے چہرے سے اذیت جھلک رہی تھی۔لیکن لہجہ ایک دم صاف تھا۔

"کیوں۔۔۔"اس کے سوال نے فارہ کو لب بھینچنے پر مجبور کیا تھا۔وہ کیوں اس کی بات کو نہیں سمجھ رہا تھا۔کیوں جان بوجھ کر انجان بن رہا تھا۔

"جو انسان دھکے دے کر بے عزت کر کے اپنے گھر سے نکالے۔۔۔اور پھر وہی انسان گھر دینے کی بات کرے تو یقین نہیں آتا۔۔۔بلکہ مزید تکلیف ہوتی ہے۔۔"فارہ نے زخمی انداز میں اسے دیکھا۔

"میں اس سب کے لیے شرمندہ ہوں۔۔۔تم اس چیز کے لیے مجھ سے لڑو ناراض ہو۔۔۔لیکن میں نے تمہیں پہلے بھی کہا ہے کہ میں الگ ہونے کی بات پر ایگری نہیں کروں گا۔۔"فرہاد نے اس کے قریب آتے ہوئے کہا۔

"کیوں نہیں ہو گے تم ایگری۔۔۔یہ میرا حق ہے۔۔۔میں تمہارے ساتھ رہنا نہیں چاہتی تم زبردستی نہیں کر سکتے۔۔۔اور یہی سب کر کے تم نے سالوں پہلے بھی تکلیف دی تھی اور اب بھی تکلیف ہی دے رہے ہو۔۔۔"فارہ اس کی ایک ہی رٹ سن کر ضبط کھول کر چلائی تھی۔

"مجھ سے الگ ہو کر تم صرف اپنی انا کی تسکین چاہتی ہو۔۔۔کل میں نے تمہیں ٹھکرایا تھا تم آج مجھے ٹھکرا کر صرف بدلہ لینا چاہتی ہو اور کچھ نہیں۔۔۔"فرہاد نے اس کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا۔

"ہاں ایسا ہی ہے۔۔۔"اس کی بات پر فارہ نے بھی اس کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا۔

"تم مرد جب چاہو زبردستی کر کے شادی کرو جب چاہو دھکے دے کر نکالو اور پھر جب دل کرے تو نزدیکیاں بڑھاؤ۔۔۔اور اس سب میں جانتے ہو کیا بیتتی ہے ہم پر۔۔۔دل کرتا ہے مر جائیں اگر خودکشی جائز ہوتی نا فرہاد ملک میں تو اس وقت تمہارے سامنے نہیں ہوتی۔۔۔۔"فارہ کے لفظوں سے تکلیف جھلک رہی تھی۔

"ہاں کیا میں نے یہ سب۔۔۔لیکن اپنی غلطی کو مان بھی تو رہا ہوں نا۔۔۔"فرہاد بھی ضبط کھول کر بولا۔

"ایک بار سب بھول کر اعتبار کر کے دیکھو۔۔۔تمہیں مایوسی نہیں ہو گی۔۔۔میں تمہیں کبھی۔۔۔"فرہاد نے نرم انداز میں اسے سمجھانا چاہا۔دونوں ہاتھوں سے اس کے کندھوں کو تھاما تھا۔انداز یقین دلانے والا تھا۔

"بے عزت کرنے والا جب عزت دینے کی بات کرے تو یقین نہیں آتا۔۔۔"وہ جانے اور کیا کیا کہتا کہ فارہ نے اس کی بات کاٹی۔اور ایک جھٹکے سے اس کے ہاتھ اپنے کندھوں سے ہٹائے تھے۔فرہاد نے لب بھینچ کر اسے دیکھا۔

"تو ٹھیک ہے کس طرح مداوا ہو سکتا ہے جو بھی میں نے کیا۔۔۔"فرہاد کا لہجہ بدلہ تھا۔

"مجھے کوئی مداوا نہیں چاہیے صرف طلاق چاہیے۔۔۔"فارہ نے کہہ کر رخ موڑا تھا۔

"وہ تو فارہ میں تمہیں نہیں دوں گا۔۔۔لیکن تم دعا کر سکتی ہو۔۔۔کہ میں مر جاؤں اور تمہاری جان چھوٹ جائے۔۔۔یہ سب اب اسی صورت ہو سکتا ہے۔۔۔"فرہاد نے جھٹکے سے پکڑ کر اسے نزدیک کیا تھا۔

"یا ابھی کچن میں رکھی چھری میرے اندر اتار دو تاکہ تم میرے نام سے آزاد ہو جاؤ۔۔۔اگر یہ سب نہیں تو میرے پاس گن بھی ہے۔۔۔پسٹل۔۔۔اس کے ساتھ تمہارا کام زیادہ آسانی سے ہو جائے گا۔۔۔"اس کی بات پر فارہ کا رنگ زرد ہوا تھا۔یہ کیا باتیں کر رہا تھا وہ۔

"تو بتاؤ۔۔۔پھر تم خوش ہو جاؤ گی۔۔۔"فرہاد نے اس کے چہرے کو دیکھا جہاں اس کی بات پر خوف پیدا ہوا تھا۔

"یہ سب سن کر خوف کیوں پھیلا ہے تمہارے چہرے پر۔۔۔تمہیں خوش ہونا چاہیے کہ تمہاری جان مجھ سے چھوٹ جائے گی۔۔۔ابھی کہ ابھی چھوٹ جائے گی۔۔"فرہاد نے کہہ کر اسے جھٹکے سے چھوڑا اور کچن سے باہر گیا۔فارہ کا دماغ سن ہو گیا۔وہ کیا کرنے والا تھا اب۔۔۔عجیب سے اندیشے اور وسوسوں نے اسے گھیرا تھا۔صورتحال ایسی بھی ہو گی گمان میں بھی نا تھا۔لرزتے قدموں سے کچن سے باہر نکلی تھی۔ابھی اسے دیکھنے

کمرے سے باہر جا رہی تھی۔ جب وہ تیز رفتاری سے اندر آیا اور آتے ہی کمرے کا دروازہ بند کیا تھا۔ فارہ کے قدم وہیں جمے تھے۔ اور جب وہ پلٹا اس کے ہاتھ میں پکڑی پسٹل نے فارہ کو سکتے میں ڈالا تھا۔

"یہاں رکھو اور لے لو بدلہ۔۔۔ ان سب تکلیفوں اور اذیتوں کا جس کا باعث میں ہوں۔۔۔" فرہاد نے پسٹل اس کے ہاتھ میں پکڑائی اور اس پس کا رخ اپنے سینے پر رکھ کر اسے دیکھا۔ فارہ کی آنکھوں میں تیرتا پانی بہا تھا۔ ہونٹ لرز رہے تھے اور ہاتھوں پر کپکپاہٹ تھی۔

"چلاؤ گولی ڈرو مت۔۔۔" فرہاد نے بے خوفی سے اس کی آنکھوں میں دیکھا۔

"بہت تکلیف دی نا تمہیں۔۔۔ اس سب کا بدلہ اس صورت میں لے سکتی ہو۔۔۔ لیکن میں تمہیں طلاق نہیں دوں گا۔۔۔" اس کی بات پر فارہ نے جھٹکے سے اس کے ہاتھوں تلے دبے ہاتھ نکالے تھے۔ فارہ کی اذیت میں اضافہ ہوا تھا۔ بے بسی کی انتہاء پر جا کر وہ ہاتھوں سے چہرہ چھپائے رونے لگی تھی۔ سسکیوں اور ہچکیوں سے روتے ہوئے اس کا جسم سوکھے پتے کی طرح لرز رہا تھا۔ فرہاد نے پسٹل صوفے پر اچھالی اور فارہ کے لرزتے جسم کو اپنے سینے سے لگایا۔ اس کے حصار میں قید وہ بری طرح رو رہی تھی۔ فرہاد نے اس کے بالوں پر اپنے لب رکھے اور نرمی سے اس کی پشت سہلانے لگا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"پلیز فارہ۔۔۔ مان لو اس رشتے کی حقیقت کو۔۔۔۔" فرہاد نے اس کی کان میں سرگوشی کی تھی۔ اگلے ہی پل فارہ بے جان ہو کر اس کے بازؤں میں جھول گئی تھی۔

****

"کیا ہوا ایشال بیٹا۔۔۔" فرہاد کے جانے کے بعد انھوں نے ایشال کو دیکھا تھا۔ جو صوفے پر آ کر بیٹھی تھی۔

"کچھ نہیں خالہ جان۔۔"وہ غمگین سی بولی۔

"فرہاد نے کچھ کہا ہے۔۔۔"ان کے پوچھنے پر وہ خاموش ہی رہی۔

"میری ہی غلطی ہے مجھے اسے یوں چھوڑنا نہیں چاہیے تھا نظر رکھنی چاہیے تھی اس پر۔۔۔"انھیں تھوڑی دیر پہلے کہی فرہاد کی بات یاد آئی کیسے وہ فارہ کی حمایت کر رہا تھا۔

"کل کی فلائیٹ ہے لاہور کی۔۔۔پیکنگ کر لینا۔۔"انھوں نے گہری سانس بھر کر کہا۔یہاں آتے وقت کیا کیا نا سوچا تھا۔لیکن سب کچھ بلکل ہی سوچ سمجھ سے باہر ہوا تھا۔

"آپ نے اتنی جلدی ہار مان لی خالہ جان۔۔"ایشال طنزیہ ہوئی۔

"ارے ہار نہیں مانی۔۔ماں ہوں اس کی کان سے پکڑ کر سیدھا کروں گی اسے لیکن ہاتھ لگنے دو۔۔۔ہوا کی طرح آتا ہے۔۔۔اور چلا جاتا ہے۔۔۔لاہور مین دیکھنا کیسے پکڑوں گی۔۔۔"

"کیا مطلب وہ بھی جا رہا ہے۔۔"

"ارے تمہارے سامنے ہی تو بات ہوئی تھی ابھی۔۔۔"اس کی حیرانگی دیکھ کر انھوں نے کہا تھا۔

"نہیں میں پانی پینے گئی تھی کچن میں۔۔۔مجھے لگا وہ صرف ہمیں بھیج رہا ہے۔۔"

"نہیں ساتھ ہی جا رہا ہے ابھی اتنی ہمت نہیں آئی اس میں کہ ماں کو گھر سے نکالے۔۔۔"

فرحت بیگم تو جانے اور کیا کیا بول رہیں تھیں۔لیکن ایشال کے دماغ میں کچھ اور ہی چلنے لگا تھا۔

****

"ہیلو رفیق۔۔۔ میری بات غور اور دھیان سے سنو۔۔ میں تمہیں ایک ایڈریس سینڈ کر رہا ہوں۔۔۔ڈاکٹر کو لے کر اس ایڈریس پر جلدی سے پہنچو۔۔۔"

"جی صاحب۔۔۔ خیریت ہے۔۔"رفیق صاحب کے اچانک فون پر گھبرا گیا۔

"ہوں۔۔بس تم جلدی پہنچو۔۔"فرہاد نے کہہ کر فون بند کیا اور ایڈریس سینڈ کیا۔ساتھ ہی یہ بھی لکھا کہ اگر ایڈریس سمجھ نا آیا تو کال کر لینا۔میسج سینڈ کرنے کے بعد اس نے موبائل جیب میں رکھا۔اور بے سدھ پڑی فارہ پر نظر ڈالی۔

"یہ قصور بھی تمہارے خاطے آنے والا ہے فرہاد ملک۔۔۔"وہ بڑبڑایا تھا۔فرہاد نے کھانے کی ٹرے اٹھائی۔جو جون کی توں بیڈ پر پڑی تھی۔اسے لے جا کر یونہی فریج میں رکھ دیا۔کمرے کی حالت سنواری۔پسٹل اٹھا کر چھپائی۔اس سب میں اسے کوئی پانچ منٹ لگے۔اس کے بعد وہ فارہ کی جانب آیا۔بیڈ پر پڑی چادر اس کی گردن تک ڈال دی۔تقریباً بیس منٹ تک رفیق ڈاکٹر کو لے کر آیا تھا۔اس نے رفیق کو نیچے ہی انتظار کرنے کا کہا اور ڈاکٹر کو لے کر اوپر آ گیا۔

"بے ہوش کب سے ہیں۔۔"ڈاکٹر فارہ کی آنکھیں دیکھتا ہوا بولا۔

"آدھا گھنٹا ہو گیا ہے۔۔"فرہاد پاس کھڑا بولا۔

"کیا کچھ پریشانی کی بات ہے۔۔"ڈاکٹر اس کی نبض چیک کر رہا تھا جب فرہاد نے پوچھا۔

"ابھی تو نہیں لگ رہی لیکن ہو سکتی ہے۔۔۔اگر ان کی حالت مزید ایسی ہی رہی تو۔۔۔"ڈاکٹر کہہ کر میڈیسن لکھنے لگا۔

"یہ میڈیسن منگوائیں اور انجیکشن بھی۔۔"

"جی۔۔"فرہاد نے پرچی پکڑی اور رفیق کو دینے گیا۔میڈیسن لانے میں رفیق کو جتنا ٹائم لگا اتنے وقت میں ڈاکٹر نے فارہ کے بارے میں تفصیل سے بات کی۔فرہاد نے اس کی کل جو طبعیت خراب ہوئی تھی اس بارے میں بھی بتایا۔

"اب آپ کو لازمی خیال رکھنا ہے کہ انھیں کوئی پریشانی نا ہو۔۔۔یہ کسی بھی بارے میں زیادہ نا سوچیں۔۔۔اگر انھوں نے اب ڈپریشن لیا تو انھیں اٹیک بھی ہو سکتا ہے۔۔"انجیکشن لگا کر ڈاکٹر نے فرہاد کو کہا۔اور میڈیسن کے بارے میں سمجھایا۔

"جی۔۔۔ہوش کب تک آئے گا انھیں۔۔"ان کی بات سننے کے بعد فرہاد نے پوچھا۔

"کل صبح تک ٹھیک ہوں گی۔۔۔لیکن یہ جو میڈیسن ہیں یہ لازمی کھائیں۔۔۔اگر انھیں افاقہ نا ہوا تو آپ انھیں کلینک لے آیئے گا۔۔"ڈاکٹر اپنا میڈیکل باکس اٹھا کر بولا۔

"جی ٹھیک ہے۔۔"فرہاد نے کہا اور انھیں لیے کمرے سے باہر نکلا۔

"اس بارے میں کسی کو معلوم نہیں ہونا چاہیے۔۔۔اور کیا تم کسی ملازمہ کا انتظام کر سکتے ہو کل صبح تک۔۔۔چوبیس گھنٹوں کے لیے چاہیے ہو گی۔۔۔۔"ڈاکٹر کے گاڑی میں بیٹھنے کے بعد فرہاد رفیق سے بولا۔

"جی صاحب کوشش کرتا ہوں۔۔"

"ہوں ٹھیک ہے۔۔مجھے فون پر بتا دینا جو بھی ہوا۔۔۔اور فضل سے کہنا اماں کو ٹائم سے کھانا وغیرہ دے اور میڈیسن کا یاد دلائے۔۔"

"جی صاحب جی۔۔ٹھیک ہے۔۔۔"رفیق کے جانے کے بعد وہ دروازہ بند کر کے اوپر آ گیا۔

کمرے میں آ کر اس نے کل صبح کی فلائیٹ کا ٹائم چینج کروا کر دوپہر کا کروایا۔اور مزید ایک دو کال کر کے اپنے لاہور لیٹ آنے کے متعلق انفارم کیا۔پھر کچن میں جا کر فریج میں پڑا دودھ کا ڈبا نکالا اور گلاس میں ڈال کر دودھ پیا۔ساتھ اپنی میڈیسن کھائی۔پھر کمرے میں آ کر اس نے لائیٹ آف کی۔فارہ بیڈ کے ایک سائیڈ لیٹی تھی۔وہ دوسری طرف آیا اور انکھیں بند کر کے سونے کی کوشش کرنے لگا۔لیکن ساتھ بے سدھ سویا وجود اس کی نیند کی راہ میں رکاوٹ ڈال رہا تھا۔تھک کر وہ فارہ کی جانب کھسکا تھا۔ایک ہاتھ سینے پر اور ایک ہاتھ چہرے کے قریب رکھے وہ انجیکشن کے زیر اثر گہری نیند میں تھی۔فرہاد نے سینے پر رکھا اس کا ہاتھ پکڑا اور اپنے ہاتھ میں لے کر اس کی جانب کروٹ لے کر آنکھیں بند کر گیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

فارہ جان سکتی تو جان لیتی کہ وہ فرہاد کے لیے کتنی اہم ہو چکی ہے۔فرہاد کے دل میں فارہ کے لیے محبت پیدا ہونا قسمت کی طرف سے اسے ملی گئی سب مصیبتوں اور اذیتوں کی تلافی تھی۔کیونکہ اس محبت کا ادراک فرہاد کو اس وقت ہی ہوا تھا جب وہ ہاسپٹل میں اس کی پاس تھی۔اور اپنی طرف سے سرگوشی میں بات کر رہی تھی۔لیکن وہ الفاظ فرہاد نے حرف بہ حرف سنے تھے۔تب ہی تو بے یقینی سے اس سے پوچھا تھا تم میرے لیے رو رہی ہو۔اور فارہ ٹال گئی تھی۔تب فرہاد جو اس رشتے کو لے کر جھجک رہا تھا۔اور کوئی حتمی فیصلہ نا کر پا رہا تھا۔بلکل کلیئر ہوا

تھا۔اور گزرتے وقت اور حالات کے ساتھ وہ کھل کر اپنے جذبات کو اظہار کرنے لگا تھا۔جو فارہ کو حیران کر رہے تھے۔لیکن فرہاد کو لگتا کہ اب یہ سب اس کے بس سے باہر ہو رہا تھا۔جتنی بھی کوشش کرتا خود کو روکنے کی۔پھر بھی وہ فارہ کے سامنے انتہائی بے بس ہو رہا تھا۔اور ہنسا تھا خود پر۔فارہ اس سے علیحدگی اختیار کر کے اس سے انتقام لینا چاہ رہی تھی۔لیکن فرہاد کو لگ رہا تھا قدرت نے اس کے دل میں فارہ کے لیے محبت ڈال کر آلریڈی ہی انتقام لے لیا تھا۔۔۔انتقام ہی تو تھا۔اس انسان کے آگے بے بس ہونا۔جو آپ سے نفرت کرتا ہے۔نفرت کا بھرپور اظہار کرتا ہے۔آپ کے جذبوں پر یقین نہیں کرتا۔چاہے آپ کتنی ہی کوشش کیوں نا کر لیں۔اور یقین دلانے میں آپ کب کامیاب ہوں معلوم نہیں۔اور آپ کے یقین دلانے کے لیے کیے گئے سب اقدامات اگلے فریق کو مزید اذیت میں مبتلا کر رہے ہوں۔۔۔کتنا خوفناک تھا یہ سب۔۔۔فرہاد جیسے انسان کے لیے تو تھا۔لیکن کیا کر سکتا تھا یہ سب اس کے ساتھ ہو رہا تھا۔

فارہ نے سہی کہا تھا بے یقینی کو یقین میں بدلنے کے لیے بہت ہمت اور حوصلے کی ضرورت ہوتی ہے۔اور فرہاد میں نا تو ہمت کی کمی تھی نا حوصلے کی۔فرہاد پر یقین کرنا فارہ کو لگ رہا تھا وہ خود کے ساتھ زیادتی کرے گی۔اس سب میں اس کی عزت نفس مجروح ہو گی۔اور ایک جانب دل ان سب باتوں کو نظر انداز کر اپنے لیے پر سکون زندگی کی چاہ بھی کر رہا تھا۔دل و دماغ کی اس جنگ میں،چاہ اور عزت نفس کے بیچ میں پھنسی وہ ذہنی اذیت میں مبتلا تھی۔اور چاہتے ہوئے بھی فرہاد کی سچی لگن کی پرکھ نہیں کر پا رہی تھی۔

صبح جب فرہاد کی آنکھ کھلی۔فارہ اس کے سینے سے لگی تھی۔سر تکیے کی بجائے اس کے بازو پر تھا۔ایک بازو اس کے گرد سے پھیلایا تھا اور ایک گال تلے تھا۔کتنی پر سکون تھی وہ اس پل۔نا کسی قسم کی جھجھک تھی نا خوف۔فرہاد نے آہستہ سے اس کے چہرے پر پھیلے بال ہٹائے۔من موہنی سی صورت اس وقت دل کر چھو رہی

تھی۔ فرہاد کا دل کیا اس خوبصورت صبح اس کے ایک ایک نقش کو چھو لے۔ لیکن اس نے خود پر قابو پایا تھا۔ آہستگی سے اپنا بازو اس کے نیچے سے نکالتے ہوئے اس کا سر تکیے پر رکھا۔ اس کا بازو اپنے اوپر سے ہٹایا۔ وہ تھوڑا سا کسمسائی لیکن پھر نیند میں چلی گئی۔ روشن اور خوبصورت گہری براؤن آنکھیں بند تھیں۔ خوبصورت کٹاؤ والے لب ایک دوسرے میں پیوست تھے۔ فرہاد کو جذبات پر قابو پانا مشکل لگا تھا۔ حالانکہ یہ کوئی پہلی قربت تو نہیں تھی جو ان دونوں کے درمیان آئی تھی۔ لیکن فرہاد اتنا بے بس ہو گیا تھا۔ کہ اسے لگتا وہ جب جب اس سے ملتا ہے فارہ کی محبت اس کے دل میں اپنی جڑیں اور مضبوط کرتی جا رہی ہے۔ اس کا دل ہمک ہمک کر کوئی انوکھا احساس پانے کی جستجو کرتا تھا۔ پھر اس پر یہ احساس بھی غالب آجاتا کہ وہ اس کے نکاح میں ہے۔ اور جب یہ احساس زیادہ حاوی ہوتا وہ سب بھول جاتا تھا۔ اسی طرح اب بھی اس نے جھک کر نرمی سے اس کی بند آنکھوں کو چھوا تھا۔ اس کی ستواں ناک سے اپنا ناک ہلکے سے مس کیا۔

"پاگل۔۔" لبوں پر خوبصورت مسکراہٹ سجا کر فرہاد نے اسے محبت سے دیکھا اور اپنی جگہ سے اٹھا تھا۔ اپنا تکیہ فارہ کے ساتھ لگایا۔ اور فریش ہونے واش روم میں گیا تھا۔ صبح کے نو بجنے والے تھے اور ایک بجے کی فلائیٹ سے اسے لاہور جانا تھا۔ گھر جا کر ابھی پیکنگ بھی کرنی تھی۔ فریش ہو کر اس نے رفیق کو کال کی۔ اور ملازمہ کی بابت دریافت کیا۔

"جی صاحب۔۔۔ انتظام ہو گیا ہے۔۔۔"

"ٹھیک ہے۔۔۔ پھر ابھی لے آؤ اسے یہاں۔۔۔ اور اسے بتا دینا جاب کے متعلق کہ اسے یہاں رہنا پڑے گا۔۔۔"

"جی صاحب۔۔۔بے فکر رہیں۔۔۔سب بات ہو گئی ہے۔۔"

"ٹھیک ہے آجاؤ جلدی آنا۔۔۔"

جب تک رفیق آیا فرہاد نے دودھ کے ساتھ بسکٹ کھائے۔فارہ ہنوز نیند میں تھی۔فرہاد نے ملازمہ کو سب تفصیل بتائی اس کی دوائی کے متعلق۔اور فارہ کے کھانے پینے کا خیال رکھنے کی خصوصی تاکید کی۔ساتھ ہی ملازمہ کا فون نمبر بھی لیا۔

"اوکے آپ نیچے جائیں میں آتا ہوں۔۔۔"تمام ہدایات دینے کے بعد فرہاد نے ملازمہ سے کہا وہ سر ہلاتی کمرے سے باہر گئی تو فرہاد فارہ کے پاس آیا۔۔

"اب جانے کب ملاقات ہو پائے۔۔۔میں تمہیں بہت مس کروں گا فارہ۔۔۔مجھے نہیں معلوم میرے اندر تمہارے لیے اتنی فکر اور محبت کہاں سے پیدا ہو رہی ہے۔۔۔لیکن ہو رہی ہے۔۔۔میرا اس پر قابو نہیں ہو رہا۔۔۔اور اب تو میں قابو کرنا بھی نہیں چاہتا۔۔۔آئی لو یو مائی ڈیئر وائف۔۔۔ہوپ وی ول میٹ سون۔۔۔بائے۔۔۔اللہ حافظ۔۔"فرہاد نے اس کا ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں میں تھاما تھا۔آخر میں کہتے ہوئے اس نے اس کے ہاتھ کی پشت پر بوسہ لیا اور آہستگی سے واپس رکھا۔اور اٹھتے وقت اس کی پیشانی چومی تھی۔اس کا دل اس وقت فارہ کو اس حالت میں بلکل بھی چھوڑ کر جانے کا نہیں تھا۔لیکن مجبوری تھی۔ابھی بہت سے اہم کام انجام دینے تھے۔جن کے لیے سالوں سے محنت کی تھی۔اور کٹھن انتظار کے بعد اب وہ مرحلہ بہت قریب تھا۔

****

فرہاد باہر آیا تو ملازمہ نگہت اور رفیق کھڑے باتیں کر رہے تھے۔

"آپ کو جس بھی چیز کی ضرورت ہو۔۔۔رفیق کا فون نمبر لے لیجیے اسے کال کر کے آپ منگوا سکتی ہیں۔۔۔اور کہیں بھی آنے جانے کی ضرورت ہو تو رفیق کو کال کیجیے گا۔۔۔"فرہاد باہر آ کر مزید کہنے لگا۔

"جی۔۔"ملازمہ نے تائیدی انداز میں سر ہلایا۔شکل سے سلجھی ہوئی لگ رہی تھی۔

"صاحب جی آپ بے فکر رہے۔۔۔یہ بیوی ہے میری۔۔۔اتنی جلدی تو کوئی انتظام نہیں ہو سکتا تھا۔۔۔اور ہو بھی جاتا تو قابل اعتبار نا ہوتا۔۔۔"رفیق نے فرہاد کی مشکل آسان کی۔اسے واقعی فارہ کو اس طرح چھوڑ کے جانے سے پریشانی ہو رہی تھی۔اس کا دھیان ہمہ وقت اب اس کی جانب ہی رہنا تھا۔

"بہت شکریہ رفیق۔۔۔تو پھر اپنی بیوی سے خود ہی کہ دینا کہ صاحب کی بیوی کا اچھے سے خیال رکھے۔۔۔"فرہاد نے رفیق کے کندھے پر ممنون بھرے انداز میں ہاتھ رکھ کر کہا۔اس کی بات سن کر رفیق کے چہرے پر خوشگوار بھری حیرت ابھری تھی۔

"جی صاحب۔۔۔آپ بلکل پریشان نا ہو۔۔"صاحب کا خود پر بھروسہ کرنے پر وہ پھولے نا سمایا تھا۔

"اللہ حافظ۔۔"فرہاد اس سے ہاتھ ملاتا اپنی گاڑی کی جانب بڑھا۔گاڑی میں بیٹھ کر اس نے آخری نگاہ اوپر کی جانب کی تھی۔جہاں صرف ٹیرس نظر آیا۔اس کے ذہن میں کل کا منظر لہرایا جب فارہ نے غصے میں اسے بوتل ماری تھی۔ساتھ ہی کمرے میں سوئی فارہ تصور میں آئی۔

"ہاہ۔۔۔اللہ کی امان میری نک چڑی بیوی۔۔۔"اس نے ٹھنڈی سانس بھر کر گاڑی آگے کی جانب بڑھائی تھی۔

****

"اللہ جانے یہ لڑکا کیا کرتا پھرتا ہے۔۔۔رات رات بھر گھر نہیں آتا۔۔۔"فرحت بیگم کی صبح خاصی ناخوشگوار تھی۔دو دن سے بیٹے کی حرکات و سکنات نے بلڈ پریشر ہائی کر رکھا تھا۔اب بھی صبح کی فلائیٹ کا کہا تھا۔اور خود غائب تھا۔دوائی کی باقاعدگی کے لیے انھوں نے بحالت مجبوری ناشتہ کیا تھا۔ورنہ ذرا دل نا تھا۔دل کو یہی خدشہ ستا رہا تھا کہ فرہاد کوئی ایسی حرکت نا کر دے جس سے ایشال کو مزید دکھ ہو۔جو پہلے ہی یہاں آکر دکھی تھی۔ایشال ناشتے کے وقت بھی باہر نا آئی اور جب آئی تو اپنا بیگ پکڑے ہوئے تھی۔

"ارے بیٹا ابھی تو نکما خود نہیں آیا۔۔۔تم سامان اٹھالائی ہو۔۔"وہ اس کو سامان پکڑے دیکھ کر بولیں۔

"خالہ جان میں آپ کے ساتھ نہیں جا رہی۔۔۔"ایشال نے ہینڈ بیگ صوفے پر رکھ کر انھیں دیکھا۔

"کیا مطلب۔۔۔"فرحت بیگم نے اس کی بات پر نا سمجھی سے اسے دیکھا تھا۔

"مطلب کہ میں اسلام آباد میں بابا کے کزن ہیں ان کے ہاں رک رہی ہوں۔۔۔"ایشال کہہ کر ہینڈ بیگ سے موبائل نکالنے لگی جس کی میسج ٹون بجی تھی۔

"لیکن ایسے کیسے۔۔۔طارق نے تمھیں میرے ساتھ بھیجا تھا۔۔۔اور اب تم ساتھ نہیں جاؤ گی تو وہ کیا کہے گا۔۔۔"فرحت بیگم کو بلکل اندازہ نہیں تھا کہ وہ کچھ ایسا کہے گی۔

"بابا سے میں نے ابھی بات کی ہے وہ کہہ رہے ہیں کوئی مسئلہ نہیں۔۔"ایشال نے نارمل انداز میں کہا تو فرحت بیگم حیران گم صم سی ہو کر اس کی شکل دیکھنے لگیں۔جو موبائل میں مصروف تھی۔

"لیکن ایشال فرہاد بھی تو لاہور ہی جا رہا ہے نا۔۔۔تو تم بھی ساتھ چلو۔۔۔کیا پتا اس کے ساتھ وقت گزارو تو اس کا دل بدل جائے۔۔۔"فرحت بیگم کچھ دیر بعد بولنے کے قابل ہوئیں تھیں۔

"نہیں خالہ جان۔۔۔میں آجاؤں گی ایک دو دن تک۔۔۔میں یہاں رکنا چاہتی ہوں۔۔۔چلتی ہوں پھر اللہ حافظ اپنا خیال رکھیے گا۔۔۔"ایشال کے لہجے سے ظاہر تھا کہ وہ اپنا پلان کسی صورت نہیں بدلنے والی۔اس نے موبائل بیگ میں رکھا۔اور ان کے گلے آ لگی۔

"اکیلی جاؤ گی۔۔۔ڈرائیور کے ساتھ چلی جانا۔۔۔"ایشال کے انداز آج فرحت بیگم کو حیران کر رہے تھے۔فرحت بیگم نے اس کی شکل دیکھی۔

"نہیں وہ بابا نے بات کر لی تھی انکل سے۔۔۔انھوں نے گاڑی بھیجی ہے۔۔۔ڈرائیور باہر ویٹ کر رہا ہے۔۔۔"اس نے کہتے ہوئے اپنا بیگ اٹھایا اور باہر چلی گئی۔اور وہ ہونق بنی اس کی پشت دیکھتیں رہ گئیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

گاڑی کی طرف بڑھتی ایشال اچھے سے جانتی تھی خالہ کو کیا محسوس ہو رہا ہو گا۔وہ بہت حیران ہوں گی۔اور شاید کسی حد تک خفا بھی ہوں۔لیکن کوئی بات نہیں وہ انھیں منا لے گی۔لیکن شاید قسمت نے اسے یہ آخری موقع دیا تھا حالات کو اپنے حق میں کرنے کا۔اور اپنے مطابق وہ وہی کرنے والی تھی۔جو فرہاد کو واپس لانے کے لیے

کر سکتی تھی۔ فرہاد اس محبت کو بھولا تھا وہ تو نہیں۔ وہ ضرور کوشش کرے گی کہ فرہاد ایک بار پھر اس کی طرف پلٹے۔ وہ اسے پلٹنے پر مجبور کر دے گی۔ ایشال کے ارادے پکے تھے۔ وہ پر عزم تھی۔۔۔

****

فرہاد جب آیا اماں کا موڈ بہت خراب تھا۔

"اسلام و علیکم کیسی ہیں اماں۔۔۔" اس نے آتے ہی انھیں سلام کیا لیکن ان کی طرف سے کوئی جواب نا آیا۔

"کیا ہوا اماں جان۔۔۔ طبعیت ٹھیک ہے۔۔۔" فرہاد ان کے پاس بیٹھا۔

"تجھے کیا فکر مروں یا جیوں۔۔۔ تو رہ رات رات بھر باہر۔۔۔ تیری بلا سے جو بھی ہوتا رہے۔۔۔" اماں حسب توقع غصے سے بولیں تھیں۔

"کس نے کہا رات بھر باہر تھا۔۔۔"

"میں آیا تھا مگر لیٹ آپ سو رہی تھیں۔۔ پھر صبح پانچ بجے جانا پڑا کام سے تو ابھی آیا ہوں۔۔۔ فلائیٹ بھی لیٹ کروانی پڑی۔۔" فرہاد کا لہجہ ایسا تھا کہ جھوٹ پکڑنا مشکل تھا۔ لیکن اماں کے تاثرات مزید خراب ہوئے تھے۔ وہ اسے گھورنے لگیں۔

"کیا ہوا۔۔" فرہاد نے ان کو گھورتے پا کر پوچھا۔

"رات میں تیرے کمرے میں سوئی تھی بیٹا۔۔۔" وہ طنزیہ ہوئیں۔ ان کے جواب پر فرہاد کے چہرے کا رنگ اڑا۔ اسے اماں سے اس جواب کی بلکل توقع نا تھا۔

"ہونہہ۔۔مجھے بے وقوف بنا رہا ہے۔۔۔ماں ہوں تیری۔۔"فرحت بیگم نے اس کے چہرے پر پھیلی خجالت دیکھ کر اپنے مخصوص انداز پر ناک بھنویں چڑھائیں۔

"آ اچھا۔۔۔واقعی آپ ماں ہیں میری۔۔۔سہی کہتے ہیں انسان سب سے چھپا سکتا ہے لیکن ماں سے نہیں۔۔۔اور مجھے آپ سے بہت پیار ہے اماں۔۔۔"فرہاد نے سر ہلا کر دانشورانہ انداز میں کہا۔گویا مسکا لگانا چاہا۔

"چل چل۔۔۔آیا بڑا پیار کرنے والا۔۔۔بات کو گھما رہا ہے۔۔۔کہ ماں بھول جائے اور پوچھے نا کہ رات بھر کہاں تھا۔۔۔"فرحت بیگم پر اس کے لاڈ کا کچھ اثر نا ہوا۔

"اماں بتا تو رہا ہوں بہت کام تھا۔۔۔تھک گیا ہوں ابھی لاہور بھی بہت کام ہے۔۔۔ہاہ۔۔۔"فرہاد نے مسکین انداز میں کہہ کر ہمدردی بٹورنی چاہی۔فرحت بیگم نے تیکھے انداز میں اسے دیکھا۔

"چہرے سے تو نہیں لگا رہا کہ رات بھر کے جاگے ہوئے ہو۔۔۔چہرہ تو یوں چمک رہا ہے گویا کسی محبوبہ سے مل کر آئے ہو۔۔۔"

"اوفو اماں۔۔۔اب اللہ نے حسین ہی اتنا بنایا ہے۔۔۔تھکاوٹ میں بھی چہرہ چمکتا ہے۔۔۔الحمد اللہ۔۔۔"فرہاد نے پھر بات گھمائی۔فرحت بیگم نے اس کی بات کا کوئی جواب نا دیا۔البتہ دل ہی دل میں اس کی نظر اتاری۔بدتمیز سہی جو کہہ رہا تھا۔خوبرو تو تھا وہ۔

"میں پیکنگ کر لوں۔۔۔پھر نکلیں گے فلائیٹ کے لیے۔۔۔آپ نے کچھ ہلکا پھلکا کھانا ہو تو کھا لیجیے ۔۔۔"فرہاد گھڑی دیکھتا اٹھ گیا۔فرحت بیگم کچھ نا بولیں۔وہ بھی گہری سانس بھرتا کمرے میں چل دیا۔آدھا

گھنٹہ لگا ہو گا اسے تیار ہو کر اور پیکنگ کر کے آنے میں۔ فرحت بیگم ویسے ہی بیٹھیں تھیں۔ سوچ میں گم۔۔ بیزار سی۔۔

"اماں۔۔۔ کیا ہوا ہے۔۔۔ آپ ابھی تک یہیں بیٹھیں ہیں۔۔۔" فرہاد اپنا چھوٹا سا بیگ اور باقی چیزیں پکڑے واپس آیا تو انھیں جوں کا توں بیٹھا دیکھ کر حیران ہوا۔

"تو کیا کروں ناچوں۔۔۔" فرحت بیگم نے چڑ کر اسے دیکھا۔

"کیا ہو گیا ہے اماں۔۔۔" فرہاد نے خفا انداز میں انھیں دیکھا۔

"ہاں بس میرا ہی دماغ خراب ہوا ہے۔۔۔" وہ اور چڑیں۔

"ٹائم کم ہے۔۔۔ ایشال کو بلایے۔۔۔ لیٹ ہو جائے گی۔۔۔" فرہاد نے مزید بحث سے اجتناب ہی کیا۔

"ہونہہ۔۔۔ ایشال۔۔۔ چلی گئی ہے وہ۔۔۔" وہ طنزیہ ہنکارا بھرتیں بولیں۔

"کہاں۔۔" فرہاد کو حیرانی ہوئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"اپنے انکل کے گھر۔۔۔ تم تو اسے سہی سے بلا نہیں رہے۔۔۔ میری بھی بے عزتی کروادی بچی کے سامنے۔۔۔ وہ کیا ہمارے منہ دیکھتی رہے۔۔۔ اسے کیا پڑی وہ خود ہی چلی گئی۔۔۔" وہ چمک کر بولیں۔ گویا اسے احساس دلانا چاہا کہ وہ صرف اس کی وجہ سے گئی ہے۔ لیکن فرہاد نے ان کی پر کوئی خاص ریسپانس نا دیا۔ نارمل ہی رہا۔

"چلیں پھر ہم ٹائم سے نکلتے ہیں۔۔۔ فضل۔۔۔ فضل۔۔۔"وہ کہہ کر فضل کو آوازیں دینے لگا۔دوسری آواز پر فضل فورا آیا تھا۔

"جی صاحب۔۔۔"

"اماں کا سامان باہر رکھو۔۔۔اور گھر کا خیال رکھنا۔۔۔مجھے واپسی میں کچھ دن لگے گے۔۔"فرہاد کے کہنے پر وہ سر ہلانے لگا۔

"جی صاحب بے فکر ہو جائیں۔۔۔"

"چلیے اماں۔۔"فرہاد کہتا ہوا ان کی وہیل چیئر تھامے باہر کی جانب بڑھا۔اماں کا تو دماغ بند ہو گیا ہو جیسے۔اسے تو ایشال کی کوئی پرواہ کوئی فکر ہی نہیں تھی۔جو ایک بار بھی اس کے جانے کے بارے میں کچھ کہا ہو۔۔۔یا کسی قسم کے تاثرات اس کے چہرے پر آئے ہوں کہ اس سے ہی کچھ اندازہ ہو جاتا۔لیکن وہ تو جیسے یوں تھا گویا کسی عام انسان کی بات ہوئی ہو۔۔۔اب تو لگا تھا کہ ایشال کے ساتھ بحثیت کزن بھی کوئی لگاؤ نا رہا تھا اسے۔۔۔اس پل انھیں لگا کہ فرہاد کو قابو کرنا تو شاید ناممکن ہی ہے۔ایشال کے ساتھ زبردستی شادی کر بھی دی جائے تو کیا گارنٹی تھی کہ وہ اسے خوش رکھے گا یہاں آنے سے پہلے معاملہ اور نوعیت کا تھا۔فارہ کے بارے میں ان کے وہم و گمان میں بھی نا تھا۔تب صرف فرہاد کو شادی کے لیے راضی کرنا تھا۔لیکن اب تو فرہاد کو ایشال سے شادی کے لیے راضی کرنا ہے۔دونوں باتوں میں زمین آسمان کا فرق تھا۔فرحت بیگم کو فرہاد کا ایشال کے لیے راضی ہونا انتہائی مشکل لگ رہا تھا۔جانے کیوں ان کے دل کو خدشہ ہوا کہ جو وہ نہیں چاہتیں وہ ہو جانا تھا۔فارہ ہی فرہاد کی زندگی میں آنے والی ہے۔۔۔چاہے اب وہ کچھ بھی کر لیں۔۔۔اور کیا پتہ آ ہی چکی

ہو۔۔۔فرہاد کی باتوں سے تو ایسے ہی لگتا تھا۔۔۔۔بہت سی باتیں فرحت بیگم کے دماغ میں گھوم رہی تھیں۔وہ جب سے آئیں تھیں یہ سب ہی تو ہو رہا تھا۔اس قسم کی باتیں سوچ سوچ کر ان کا دماغ پک چکا تھا۔اوپر سے فرہاد کے انداز انھیں پاگل کرنے کو کافی تھے۔ائیر پورٹ جانے تک اور جہاز میں بیٹھنے تک وہ مسلسل موبائل میں میسج کرنے میں مصروف تھا۔اور میسج لکھتے وقت چہرے پر جو تاثرات لا تا وہ انھیں ہولا رہے تھے۔بچی تو نہیں تھیں۔جو چہرے پر آتے نرم گرم جذبے،،لبوں پر پھوٹتی محبت بھری مسکان نا سمجھتیں۔لاہور پہنچنے تک انھوں نے بس بیٹے کی شکل ہی تو دیکھی تھی۔اور خاصی غور سے دیکھی تھی۔جو الگ ہی کہانی سنا رہی تھی۔۔۔خوفناک کہانی۔۔۔اور انھیں لگ رہا تھا اس کہانی کی چڑیل (ہروئین) کوئی اور نہیں فارہ ہی ہے۔۔۔۔جس نے ان کے بیٹے پر جادو کر دیا تھا۔۔۔کالا جادو۔۔۔۔ایسا کالا جادو جس کے اثر میں ان کا بیٹا خود رہنا چاہتا تھا۔۔۔

****

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

فارہ کی آنکھ شور کی آواز سے کھلی تھی۔جیسے کوئی برتن گرا ہو۔ایسا شور ہوا تھا۔آہستہ آہستہ آنکھیں کھلیں۔۔۔کمرے میں روشنی تھی۔پردے کھڑکیوں سے ہٹے ہوئے تھے۔دماغ پوری طرح جاگا تو کچن میں پانی گرنے اور اور برتنوں کی کھٹ پٹ کی آواز آئی۔جیسے کوئی برتن دھو رہا ہو۔بھرپور نیند اور دوائی کے زیر اثر طبعیت بہت حد تک بحال ہوئی تھی۔اس نے گہری سانس لی۔خوشگوار سی مہک ناک کے نتھوں سے ہوتی ہوئی دل و دماغ پر چھائی تھی۔اسے یہ تک بھول گیا کہ کچن میں کوئی برتن دھو رہا ہے۔اور وہ کون ہو گا۔۔

"کتنی دلفریب مہک ہے۔۔۔"اس نے پھر گہری سانس لی۔وہی دلفریب سی مہک پھر سانسوں میں اتری۔

"فرہاد۔۔۔"اس مہک کے ساتھ اس کی شخصیت بھی ذہن کے پردے پر لہرائی۔ہاں یہ فرہاد کے کلون کی مہک تھی۔دھیمی سی مگر جاندار۔۔۔۔

فرہاد کا تصور ذہن میں آتے ہی پٹ سے حواس چوکنے ہوئے تھے۔ساتھ لگایا تکیہ اس نے پیچھے کیا۔جسے دونوں بازوؤں میں لیے سو رہی تھی۔اور یہ مہک اسی میں سے آ رہی تھی۔کچن سے برتنوں کی آواز مسلسل آ رہی تھی۔کپڑے درست کرتی وہ بیڈ سے نیچے اتری چپل ڈھونڈی۔جو تھوڑی مشقت کے بعد مل گئی۔کچن کی طرف جاتے جانے کیوں فارہ کے ذہن کے پردے پر برتن دھوتا فرہاد آیا تھا۔اور وہ دیکھنا چاہتی تھی کہ کیا واقعی وہ اس حد تک بدل گیا ہے کہ اس کے لیے برتن بھی دھو رہا ہے۔۔۔ویسے بھی ہر بیوی کی خواہش ہوتی ہے کہ اس کا شوہر کیئرنگ اور لونگ ہو۔۔۔لیکن اتنا کیئرنگ کے برتن بھی دھولے تو کیا ہی بات ہو جائے۔۔۔۔۔اسے شدید قسم کا تجسس ہوا تھا۔کیونکہ یہ تو ناممکن ممکن ہونے والی بات ہوتی۔۔۔۔اور کیا پتا فرہاد کو برتن دھوتے دیکھ اس کا دل واقعی میں بدل جاتا۔۔۔یا اس پر ترس کھا لیتا۔۔۔اس کے دل میں عجیب سی کھد بھد ہونے لگی تھی۔۔۔۔انہی قسم کی سوچوں کے ساتھ وہ کچن کے دروازے تک پہنچی تھی۔

"تم۔۔۔کون ہو تم۔۔۔"سارے تصور کا ستیاناس ہوا تھا۔فارہ نے حیران تاثرات سے برتن دھونے والی کی پشت کو گھورا تھا۔یوں جیسے فرہاد کی جگہ وہ جادو سے آئی ہو۔نگہت جو اپنے دھیان میں برتن دھو رہی تھی۔فارہ کے ایک دم بولنے پر صابن لگا گلاس اس کے ہاتھ سے چھوٹتے چھوٹتے بچا تھا۔وہ گلاس رکھ کر سینے پر ہاتھ رکھے پلٹی تھی۔

"بی بی۔۔۔ آپ نے تو میری جان نکال دی۔۔۔" نگہت واقعی میں ڈری تھی۔ یہ اس کے تاثرات بتا رہے تھے۔

"کون ہو تم اور یہاں کیا کر رہی ہو۔۔۔" فارہ نے کڑے تیور لیے اسے دیکھا۔

"بی بی میں آپ کا خیال رکھنے آئی ہوں یہاں۔۔۔ فرہاد صاحب چھوڑ کر گئے ہیں مجھے۔۔۔" فارہ کے بگڑے تیور دیکھ کر اس نے جلدی جلدی بتایا۔

"مجھے کسی کہ ضرورت نہیں ہے تم جاؤ یہاں سے۔۔۔" اس کی بات پر اس کے تیور اور بگڑے تھے۔

"لیکن میں کیسے جا سکتی ہوں۔۔۔ فرہاد صاحب نے کہا تھا جب تک وہ واپس نا آ جائیں میں آپ کے ساتھ ہی رہوں۔۔۔" فارہ کے غصے پر وہ رک رک کر بولی۔

"بھاڑ میں گیا تمہارا فرہاد صاحب۔۔۔ یہ میرا گھر ہے اور یہاں کون آئے گا کون نہیں یہ میرا فیصلہ ہو گا۔۔۔" فارہ غصے سے بولی۔

"میں نہیں جاؤں گی بی بی۔۔۔ میرا شوہر بھی مجھ سے ناراض ہو گا۔۔۔" نگہت سہمی سی بولی۔

"وہ کیوں ناراض ہو گا۔۔۔" فارہ کو اس کے شوہر والی بات پر حیرانگی ہوئی۔ تو اچنبھے سے پوچھا۔

"کیونکہ اس نے بھی مجھے آپ کا خاص خیال رکھنے کی تاکید کی ہے۔۔" نگہت ڈرے انداز میں بولی۔

"وہ مجھے جانتا ہے۔۔"

"پتا نہیں۔۔"

"جب میں تمہارے شوہر کو نہیں جانتی تو وہ بھی نہیں جانتا ہو گا۔۔۔ پھر تم کیسے کہہ سکتی ہو۔۔۔" فارہ نے اسے ایسے دیکھا جیسے وہ پاگل ہو۔

"پتا نہیں بی بی جی۔۔۔۔ بس آپ غصہ نا کریں۔۔۔ تحمل سے رہیں۔۔۔ صاحب جی نے بتایا تھا کو اچھا سا ناشتہ کروا کر میڈیسن لازمی دینی ہے۔۔۔ کیا بناؤں آپ کے لیے ناشتے میں۔۔۔" نگہت نے اسے پر سکون کرنے کی کوشش کی۔

"تم جاؤ یہاں سے۔۔۔" صبح صبح کی بحث سے فارہ کا دماغ پھر دکھنے لگا تھا۔

"بی بی جی میں کیسے جاؤں۔۔۔ سمجھیں نا میری نوکری کا معاملہ ہے۔۔۔ اور مجھے راستوں کا بھی نہیں پتا۔۔۔ اگر یوں ہی چلی گئی تو میر اشوہر تو مجھے چھوڑے گا نہیں۔۔ بہت ناراض ہو گا۔۔۔" نگہت نے منت کرتے ہوئے اسے دیکھا تو فارہ نے لب بھینچ لیے۔ اور سنسناتے دماغ سے واش روم جانے کو پلٹی۔

"کیوں کر رہی ہو اتنا غصہ کیا فائدہ۔۔۔ الٹا اپنی ہی طبعیت پر اثر پڑ رہا ہے۔۔۔" واش روم میں منہ پر پانی کے چھینٹے مارتے اس کے اندر کی آواز نے کہا۔ فارہ نے گہری سانس لے کر خود کو پر سکون کیا۔ اور جب باہر آئی تو موڈ کسی حد تک ٹھیک ہوا تھا۔

"بی بی جی۔۔۔ انڈا بریڈ بنا دوں۔۔" نگہت اس کے پاس آ کر جھجک کر پوچھ رہی تھی۔

"بنا دو۔۔۔" فارہ نے لہجہ حتی الامکان نارمل رکھا۔ اس کے جواب پر وہ خوش ہو گئی اور کچن میں جا کر ناشتہ بنانے لگی۔ فارہ نے اپنا موبائل ڈھونڈنے کو نظریں گھمائیں۔ تو وہ سائیڈ ٹیبل پر پڑا ملا۔ موبائل اٹھانے وہ اس طرف بڑھی۔ تو چونک گئی۔ موبائل کے پاس مردانہ گھڑی پڑی تھی جو یقیناً فرہاد کی تھی۔ اس نے گہری سانس لے کر

گھڑی پر سے نظریں ہٹا کر اپنا موبائل پکڑا۔اور صوفے کی جانب بڑھی۔کمرے کی حالت سلجھی ہوئی تھی جو یقیناً نگہت کی بدولت تھی۔صوفے پر دونوں پاؤں اوپر رکھ کر بیٹھی حسب عادت ٹی وی آن کیا جس کا ریموٹ ٹیبل پر پڑا ملا۔اور موبائل کا لاک کھولا۔

ایک نمبر سے بے شمار میسج آئے ہوئے تھے۔

"گڈ مارننگ سویٹ ہارٹ۔۔۔"فارہ نے پہلا میسج کھولا۔میسج کے ساتھ دل والا ایموجی بھی تھا۔فارہ نے دوسرا میسج دیکھا۔

"ناشتہ اچھے سے کرنا۔۔۔اور ٹائم سے میڈیسن کھانا۔۔"آخر میں کس والا ایموجی تھا۔

"میڈیسن کھانے کے بعد تھوڑی دیر باہر واک پر جانا تاکہ تمہیں اچھا فیل ہو۔۔۔اگر باہر جانے کو دل نا کرے تو آنکھیں بند کر کے میرے بارے میں سوچ لینا پھر تو تم واقعی میں اچھا فیل کرو گی۔۔"آخر ہیں دانت نکالنے والا ایموجی تھا۔فارہ نے بے اختیار اگلا میسج پڑھا۔

"لنچ میں ہلکا پھلکا کچھ کھانا۔۔۔اور پھر میڈیسن ٹائم سے لینا۔۔۔جو بھی دل کرے نگہت کو کہنا بنا دے گی۔۔۔"وہ سکرین نیچے کرتی جا رہی تھی اور پڑھتی جا رہی تھی۔

"نگہت سے یاد آیا۔۔۔نگہت سے گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔قابل اعتبار بندی ہے سو کسی قسم کی جھجھک مت کرنا۔۔۔"

"اور آخر میں آئی لو یو اینڈ مس یو۔۔۔جب کہ ابھی گاڑی چلا رہا ہوں گھر جانے کے لیے۔۔۔ابھی تمہارے پاس سے ہو کر آیا۔۔۔پھر بھی تم بہت یاد آ رہی ہو۔۔۔"

"دل کر رہا ہے واپس آ جاؤں تمہارے پاس۔۔۔اور تمہیں لے کر کہیں دور چلا جاؤں۔۔۔اور ایک نئ شروعات کریں مل کر۔۔۔سب بھلا کر۔۔۔دل کی گہرائیوں سے اپنی محبت کی شدت کا احساس دلانا چاہتا ہوں۔۔۔"انباکس بھرا تھا ایسے میسجز سے۔۔۔جنہیں پڑھ کر کوئی بھی لڑکی خود کو خوش قسمت تصور کرتی۔۔۔محبت کی عکاسی کرتے خوبصورت الفاظ۔۔۔جنہیں پڑھ کر دل الگ ہی لے پر دھڑکنے لگے۔۔۔فارہ کے دل کی دھڑکن بھی بے ہنگم سی ہوئی تھی۔۔۔اسے تو یقین ہی نہیں آیا جو پڑھ رہی تھی سچ تھا۔۔۔فرہاد کے دل میں اس کے لیے اتنی محبت کہاں سے آ گئی تھی۔۔۔اتنی فکر۔۔۔اتنی محبت۔۔۔ایک ایک لفظ میں احساس جھلک رہا تھا۔۔۔محبت بھرا احساس۔۔۔

ہاں یہ سچ تھا بحثیت شوہر وہ اسے عزیز تھا۔ان اذیتوں کے بعد بھی جن کا سبب وہ رہا تھا۔اتنے سالوں بعد دل اسے دیکھ کر اپنی جگہ سے ہلا تھا۔وہ الگ بات تھی کہ وہ اس کے سامنے کمزور نہیں پڑنا چاہتی تھی۔اس کا کیا اعتبار چند دن دل لگی کر کے پھر چھوڑ دے۔لیکن دل کو موہوم سی امید تو ہوئی تھی۔جو فرہاد کے خود کے رویے نے ہی ختم کر دی جو اس نے شروع میں رکھا۔۔۔کبھی بہت فکر۔۔۔کبھی بہت بے نیاز۔۔۔فارہ کو یہ سب ہی تو نہیں کرنا تھا۔۔۔اور اس کے بعد اس نے اپنے دل کے دروازے سختی سے بند کیے تھے۔اب جو بھی ہو جائے اس کے آگے کمزور نہیں ہو گی۔۔۔لیکن۔۔۔اس کا دل۔۔۔خود کا دل ہی اس کے آگے گھٹنے ٹیک دیتا تھا۔۔۔اس کے لیے صفائیاں دے رہا تھا۔۔۔جانے کہاں کہاں سے اس کے لیے وضاحتیں ڈھونڈ لا رہا تھا۔۔۔

"ناشتہ بی بی جی۔۔"نگہت نے ناشتے کی ٹرے لا کر رکھی۔فارہ نے سب سوچوں کو جھٹکا اور ناشتے کی طرف متوجہ ہوئی۔خوشبو سے بھوک چمک اٹھی تھی۔

"یہ کیا تم نے چائے نہیں بنائی۔۔۔"فارہ دودھ کا کپ دیکھ کر بے اختیار بولی تھی۔

"بی بی جی۔۔۔وہ فرہاد صاحب نے کہا تھا آپ کو دودھ ہی دینا ہے۔۔۔اور لازمی دن میں تین مرتبہ۔۔۔"نگہت جوٹرے رکھ کر پلٹ رہی تھی۔اس کی بات پر پلٹ کر بولی۔

"تین مرتبہ دودھ۔۔۔وہ بھی ایک دن میں۔۔"فارہ کی آنکھیں حیرانگی سے کھلیں۔

"جی۔۔"

"انڈا اچھا بنا ہے۔۔۔تم بھی کر لو ناشتہ۔۔۔"فارہ نے پہلا نوالا لیتے ہوئے کہا۔اس کا موڈ پہلے سے کافی بہتر تھا۔جو نگہت نے بھی محسوس کیا۔

"بی بی جی میں تو ناشتہ کر کے آئی تھی اب تو دوپہر کے کھانے کا وقت ہو گیا ہے۔۔۔آپ بتائیں کیا بناؤں۔۔۔"

"بنالو کچھ بھی۔۔۔"فارہ ناشتے کرتے ہوئے بولی۔

"دال چاول بنالوں۔۔۔ہلکے پھلکے سا ہو جائے گا لنچ میں۔۔۔"

"بنالو۔۔۔"

"ٹھیک ہے میں ان سے کہہ دیتی ہوں وہ سودا لا دے گے۔۔"فارہ جو اسے کہنے لگی تھی کہ دال چاول گھر میں موجود ہیں۔بھول گئی جب اس نے "ان سے" سے کہا۔

"ان سے کن سے۔۔؟؟"

"اپنے شوہر سے بی بی جی۔۔۔وہ صاحب کا ڈرائیور ہے نا۔۔۔وہ ہی تو مجھے صاحب کے کہنے پر چھوڑ کے گیا ہے۔۔۔"نگہت نے بی بی کی معلومات میں اضافہ کرنا چاہا۔

"اچھا کیا نام ہے تمہارے شوہر کا۔۔۔"

"رفیق۔۔"

"اچھا تم رفیق کی بیوی ہو۔۔۔"

"جی آپ جانتی ہیں انھیں۔۔"

"ہوں ملی ہوں اس سے۔۔۔"فارہ کو یاد تھا جب فرہاد کو ہاسپٹل لے کر گئے تھے تو رفیق ہی ساتھ تھا۔

"اچھا بی بی جی یہ آپ کی دوائی ہے یہ کھا لیجیے گا۔۔۔"نگہت نے دوائی کا شاپر اس کے پاس رکھا۔اسی پل نگہت کا فون بجا تو وہ کچن میں دوڑی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"جی صاحب اسلام علیکم۔۔۔"صاحب پر فارہ کے کان کھڑے ہوئے۔

"جی اٹھ گئیں ہیں ناشتہ کر رہی ہیں۔۔۔جی ٹھیک ہے۔۔۔"

"جی۔۔۔ اللہ حافظ۔۔" فون بند ہوا تو وہ پھر کسی کو فون ملا کر بات کرنے لگی۔ اس کی بات سے اندازہ ہوا کہ اس نے اپنے شوہر کو فون کیا تھا۔ اسی پل فارہ کے موبائل کی میسج ٹون بجی تھی۔ لیکن اس نے نظر انداز کر کے ناشتے پر ہی فوکس کیا تھا۔

****

"منشی یہ تو ہماری سوچ سے بھی زیادہ اچھا چانس مل گیا ہمیں۔۔۔" سلیم نیازی میٹنگ سے واپسی پر خاصا خوش تھا۔

"بلکل سہی کہہ رہے ہیں آپ نیازی صاحب۔۔" منشی کا حال بھی کم و بیش اسی جیسا تھا۔ میٹنگ ان کی سوچ سے بھی زیادہ اچھی ثابت ہوئی تھی۔

"دی ملک سنز۔۔۔ فرہاد ملک۔۔۔ نام سنا سنا لگ رہا ہے۔۔۔ لاہور اور اسلام آباد بیک وقت دونوں جگہ کام دیکھ رہا ہے۔۔۔ زیادہ تر لاہور میں ہوتا ہے۔۔۔" سلیم ملک پر سوچ انداز میں بول رہا تھا۔

"نیازی صاحب یہ ہی بات تو ہمارے حق میں جا رہی ہے۔۔۔ آہستہ سے قدم جما کر ہم پوری کمپنی پر قبضہ کر لیں گے۔۔۔ اور آپ کے آگے کوئی ٹک سکا ہے بھلا۔۔۔" منشی نے کمینگی سے مسکرا کر سلیم نیازی کو دیکھا۔

"ہوں۔۔۔ لیکن اس کے لیے ہمیں اب اسلام آباد شفٹ ہونا پڑے گا تب ہی تو ہم اپنے مقصد میں کامیاب ہونگے۔۔۔" سلیم نیازی ذہن میں جوڑ توڑ کرنے میں مصروف تھا۔

"جی آپ حکم کریں میں سب انتظام کر لیتا ہوں۔۔۔" منشی جیسے بلکل تیار تھا۔

"یہ ہی ٹھیک رہے گا۔۔۔وہاں میرے حریف تو ہر وقت مجھے نیچا دکھانے کی کوششوں میں لگے ہیں۔۔۔اس وقت کے لیے یہ ہی مناسب ہے۔۔۔"کچھ لمحوں بعد سلیم نیازی فیصلہ کن انداز میں بولا۔

"ٹھیک ہے۔۔۔پھر اگلی میٹنگ میں سب معاملات ڈن کرتے ہیں۔۔۔اور اپنی سیٹ سنبھالتے ہیں۔۔۔"سلیم نیازی نے حتمی انداز میں کہہ کر بات سمیٹی۔ گاڑی ایرپورٹ کی جانب رواں دواں تھی۔

****

فارہ نے خوب ڈٹ کر ناشتہ کیا تھا۔جانے کتنے دنوں بعد یوں پیٹ بھر کر کھایا تھا۔ناشتے کے بعد اس نے میڈیسن لی۔کون سی دوائی کس وقت کھانی تھی سب لکھا ہوا تھا۔نگہت نے جو سودا گھر میں تھا۔اس میں سے دال رکھی تھی۔اور چاول بھی صاف کر لیے تھے۔لیکن سلاد اور رائتہ کے لیے سامان لینے وہ خود ہی چلی گئی۔تقریباً وہ پندرہ بیس منٹ بعد واپس آئی تھی۔تب تک فارہ باہر بنے ٹیرس میں چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی واک کرتی رہی۔اور ذہن میں کل والے ہوئے واقعہ کو دہراتی رہی۔کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا۔زندگی ایسے مقام پر پہنچ گئی تھی۔کیا صحیح ہے کیا غلط فیصلہ کرنا مشکل تھا۔ایک جانب دل چاہتا فرہاد کی باتوں پر یقین کر لے۔لیکن پھر اس کا گزشتہ رویہ یہ سب کرنے سے روک دیتا۔فرہاد نے صحیح کہا تھا۔وہ اسے دھتکار کر اپنی انا کو اپنی عزت نفس کو پر

سکون کرنا چاہتی تھی۔ پھر چاہے اسے چھوڑ کر ساری عمر پچھتاتی ہی کیوں نا رہے۔۔۔۔ کیا اسے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا۔ معاف کرنے کے بارے میں سوچتی تو انا بلبلاتی تھی۔ اور اگر معاف نہیں کرتی تو۔۔؟؟

تو کون ہے اس کا دنیا میں جس کے سہارے یا آسرے وہ یہ قدم اٹھالے۔ اور پھر دکھ بھی نا ہو۔ فرہاد کو دکھ دے کر بھی خود کو ہی دکھ ہونا تھا۔ اور کیا پتا سالوں بعد سوچتی کہ معاف ہی کر دیتی تو اچھا تھا۔

تھک کر وہ واپس کمرے میں گئی۔ جہاں نگہت کچن میں مصروف تھی۔ فارہ بھی اس کے پاس کچن میں چلی گئی۔ وہ پھرتی سے کام کر رہی تھی۔ کبھی پکتی دال میں چمچ چلاتی، چاول ابالنے کے لیے پتیلے میں رکھے پانی کا ڈھکن اٹھا کر دیکھتی۔ کہ وہ پکنا شروع ہوا یا نہیں۔ ساتھ ساتھ تڑکے کے لیے لہسن اور ہری مرچ کاٹ رہی تھی۔

"کیا ہوا بی بی جی۔۔" نگہت نے اسے خاموش کھڑے دیکھ کر پوچھا۔

"کچھ نہیں۔۔۔ لاؤ سلاد کے لیے کھیرے میں کاٹ لیتی ہوں۔۔۔"

"نہیں بی بی جی آپ رہنے دیں۔۔۔ میں نے ابھی کاٹ لینے ہیں آپ آرام کریں۔۔۔"

"کوئی مسئلہ نہیں میں بنالوں گی۔۔۔" فارہ نے کہہ کر خود ہی سلاد کی چیزیں پکڑیں چھری اور کٹر بورڈ لیے باہر آگئی۔ کچھ دیر بعد تڑکے کی سوندھی سی خوشبو کمرے میں پھیلی تھی۔ ساتھ ہی ابلے چاولوں کی مہک۔ فارہ کھیرے کاٹ چکی تھی۔ نگہت نے اس کے اٹھنے سے پہلے ہی آکر سب سامان اٹھا کر لے گئی۔ وہ بھی ہاتھ دھونے کچن میں گئی تھی۔ ہاتھ دھو کر آئی تو سائلینٹ پڑے موبائل پر نظر پڑی جس کی لائٹ بلنک ہو رہی تھی۔ فارہ نے دیکھا سوہا کی کال تھی۔

"کیسی ہو۔۔آنٹی کیسی ہیں۔؟"سلام کے بعد فارہ نے پوچھا۔

"میں بلکل ٹھیک۔۔۔امی بھی ٹھیک ہیں تم کیسی ہو۔۔۔"سوہا کا لہجہ فریش تھا۔

"میں بھی ٹھیک ہوں۔۔۔کیسی گزر رہی شادی۔۔۔"

"بہت اچھی۔۔۔بہت انجوائے کیا۔۔۔"سوہا کھلکھلائی تھی۔فارہ کے لبوں پر بھی مسکراہٹ پھیلی۔

"آہاں۔۔۔یہ تو اچھی بات ہے۔۔۔"

"ہاں۔۔۔تمہارا نمبر دو دن سے ٹرائی کر رہی ہوں۔۔۔یا تو ملتا نہیں تھا یا تم اٹھاتی نہیں تھیں۔۔۔امی کو بھی بہت پریشانی ہو رہی تھی۔۔۔"

"ہوں پتہ نہیں۔۔۔نمبر تو آن تھا۔۔۔"

"اچھا۔۔۔اور آفس ٹھیک جا رہا ہے۔۔۔"

"ہاں۔۔۔بلکل ٹھیک۔۔۔تم بتاؤ واپسی کب ہے۔۔۔"

"ہم نے تو آج شام کی فلائیٹ سے آجانا تھا لیکن یہاں سے کوئی آنے ہی نہیں دے رہا۔۔۔ابھی شائد دو تین دن اور رکیں۔۔۔"

"ٹھیک ہے۔۔۔اچھا ہے انجوائے کر لو گے۔۔۔"کچھ دیر مزید بات کی پھر فون بند ہو گیا۔فارہ نے موبائل کو واپس رکھ دیا۔اسے اندازہ تھا فرہاد کی بے شمار کالز اور میسجز آئے ہیں۔لیکن وہ نا تو میسج پڑھنا چاہتی تھی اور نا ہی اس سے بات کرنا چاہتی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

دوپہر ڈھل رہی تھی لنچ تیار ہوا تو اس نے صرف نگہت کا ساتھ دینے کے لیے صرف دو نوالے کھائے تھے۔ نگہت کو تو بھوک لگی تھی۔ وہ رغبت سے کھا رہی تھی۔

دوسری جانب فرہاد فارہ کو وقفے وقفے سے فون کر رہا تھا۔ اس کے فون نا اٹھانے پر میسج بھی کیے جواب سین نہیں ہو رہے تھے۔ اسے پریشانی ہوئی۔ یہ بھی لگا کہ وہ اس کا فون جان بوجھ کر نہیں اٹھا رہی ہو گی لیکن اس سے رہا نہیں گیا اس نے نگہت کو کال ملائی۔ نگہت جو کمر سیدھی کرنے کو لیٹی تھی فون بجنے پر ہڑبڑا کر اٹھی تھی۔ فون کچن میں تھا۔ جب تک وہ اٹھ کر پہنچی فون بند ہو چکا تھا۔ وہ فون پکڑے ہوئے تھی جب دوبارہ فون آیا تھا۔ فارہ واش سے باہر آئی تھی۔ جب نگہت فون لیے اس کے پاس آئی۔

"صاحب کا فون ہے۔۔۔" ناچاہتے ہوئے بھی فارہ نے فون پکڑا۔ اور کمرے سے باہر آ گئی۔

"ہیلو۔۔۔" فارہ نے فون کان سے لگا کر سپاٹ انداز میں کہا۔

"کیسی ہو۔۔۔" فرہاد کے لہجے میں محبت تھی۔

"فون کیوں کیا۔۔۔" وہ رونکھی ہوئی۔

"تم سے بات کرنے کے لیے۔۔۔۔" فرہاد نے گہری سانس بھری تھی۔

"کیا ہوا۔۔۔ اب کیسی طبعیت ہے۔۔۔" اس کی خاموشی پر فرہاد خود ہی بول پڑا۔

"خود ہی اس حالت میں ڈالتے ہو۔۔۔ پھر خود ہی طبیعت پوچھتے ہو۔۔۔" وہ طنزیہ ہوئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"لگتا ہے دوائی ٹھیک اثر کر رہی ہے۔۔۔انرجی لیول ہائی ہو رہا ہے۔۔۔۔"فرہاد کے الٹ ہی بات کرنے پر فارہ کا موڈ مزید خراب ہوا۔

"بلکل جبکہ تم نے مارنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی۔۔۔"وہ طنز کرتے ہوئے بولی۔

"اب یہ تو غلط بات ہے۔۔۔رات مرنے والا تو میں تھا۔۔"وہ ذو معنی انداز میں بولا۔

"اب دوبارہ موقع ملانا تو چوکوں گی نہیں۔۔۔"فارہ تلملا کر بولی تھی۔فرہاد کا قہقہہ نکل گیا۔

"میری جان۔۔۔تمہیں یہ موقع روز دینے کو تیار ہوں۔۔۔تم مانو تو۔۔۔"فرہاد کے گھمبیر لہجے پر فارہ کو رونا آیا تھا۔

"تمہارے لیے یہ سب مذاق ہے۔۔۔میں مذاق ہوں۔۔۔"

"تم کب نکلو گی ان باتوں سے۔۔۔بلکل الٹ ہی مطلب نکالتی ہو ہر بات کا۔۔۔"فرہاد اس کی بات پر بدمزہ ہوا تھا۔

"تو کیا کروں۔۔۔تم نے میرا دماغ خراب کر دیا ہے۔۔۔کچھ سمجھ نہیں آ رہا کیا صحیح ہے کیا غلط۔۔۔پلیز فرہاد یہ سب مت کرو۔۔۔"وہ تھک کر بولی تھی۔

"کیا۔۔۔۔"

"وہ سب مت کرو جس پر تم بعد میں پچھتاؤ۔۔۔"وہ چیخ کر بولی تھی۔وہ تو اس کی کسی بات کو خاطر میں نہیں لا رہا تھا۔

"صرف ایک اسی چیز کے لیے ہی تو پچھتاوا نہیں ہو گا مجھے۔۔۔"وہ گھمبیر لہجے میں بولا۔

"تم صرف جذباتی ہو رہے۔۔۔وقت گزرے گا تو یہ سب تمہیں صرف ایک بوجھ لگے گا۔۔۔"

"تم اس سب کے بارے میں مت سوچو صرف اپنا خیال رکھو۔۔۔"

"کیسے اس بارے میں نا سوچوں۔۔۔کیسے۔۔۔۔تم مجھے پاگل کر رہے ہو۔۔۔۔۔"

"کہا نا اتنا مت سوچو۔۔۔سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔۔"

"تمہارے کہنے سے چیزیں تمہارے مطابق نہیں ہوں سکتیں۔۔۔اور سب ٹھیک بھی نہیں ہو سکتا۔۔۔"

"سب ٹھیک ہو جائے۔۔۔بس ایک بار مجھ پر یقین کر لو۔۔۔"

"فرہاد پلیز۔۔۔۔تم مجھ سے کچھ عرصہ رابطہ مت رکھو تو بہتر ہو گا۔۔۔"فارہ نے بجائے اس کی بات کا جواب دینے کے اسے التجا کی۔

"اچھا کتنا عرصہ۔۔۔"

"بولو بھی اب۔۔۔کتنا عرصہ رابطہ نا کروں۔۔۔"اس کے خاموش رہنے پر وہ دوبارہ بولا۔

"ساری زندگی کے لیے۔۔۔"فارہ چڑ کر بولی۔

"سوری۔۔۔پیشگی معذرت۔۔۔آپ کی بات بلکل بھی پوری نہیں ہو سکتی۔۔۔"وہ لہجے میں ادب سمو کر بولا۔

"کیوں۔۔۔"فارہ نے ایسے گھورا جیسے وہ سامنے ہی تو کھڑا ہو۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کیا مطلب کیوں۔۔۔ تمہیں پتہ ہے میں نے کس طرح سے خود کو قابو کیا ہے۔۔۔ کیسے اپنے جذبات پر بند ھ ڈالے ہیں۔۔۔ صرف اس لیے کہ تم ہرٹ نا ہو۔۔۔ اور بس یہ کافی ہے اسی کو غنیمت جانو۔۔۔" فرہاد کا لہجہ اس کے جذبات کی عکاسی کر رہا تھا۔ فارہ چپ رہ گئی۔

"اور اب مزید کوئی چھوٹ نہیں دوں گا تمہیں۔۔۔ کچھ دنوں تک آ رہا ہوں واپس۔۔۔ اگر آرام سے میرے ساتھ نا گئیں تو زبردستی اٹھا کر لے جاؤں گا۔۔۔" وہ سکون سے بولتا دھمکی دے رہا تھا۔ فارہ کو اس کے دھونس بھرے انداز پر پھر تپ چڑھی۔

"دیکھوں گی کیسے کرتے ہو زبردستی۔۔۔"

"دیکھ لینا۔۔۔" فرہاد محظوظ ہوتا ہوا بولا تھا۔ انداز چڑانے والا تھا۔

"اوکے پھر فون رکھتا ہوں۔۔۔ آئی لو یو۔۔۔ اپنا خیال رکھنا۔۔۔" آخر میں کہتا اس کی کوئی بات سنے بغیر وہ فون رکھ گیا۔

فارہ کے کانوں میں تو "آئی لو یو" ہی گونجتا رہ گیا۔ وہ یونہی سن انداز میں فون کن کو لگائے کھڑی رہ گئی تھی۔

رات کو سونے تک فرہاد کی آواز اس کے کانوں میں گونجتی رہی۔ بھینی بھینی سی اس کی مہک نے ساری رات فارہ کو بے چین رکھا تھا۔ اس کی قربت میں جو رات گزری تھی ذہن بار بار اس طرف جاتا رہا۔ انوکھے سے احساس کے زیر اثر وہ اندھیرے میں آنکھیں کھولے جانے کیا تلاش کرتی رہی۔

"کاش فرہاد وہ سب جھوٹ ہوتا۔۔۔جس کو سوچ کر تمہاری طرف اٹھتے میرے قدموں کو میری انا اور عزت نفس کی زمین منجمد کر دیتی ہے۔۔۔۔کاش سب جھوٹ ہوتا۔۔۔اور میں خود کو خوش قسمت تصور کرتی۔۔۔تمہارا ساتھ میرے سب دکھوں کا مداوا ہو جاتا۔۔۔میں بنا جھجھکے تمہاری جانب آتی۔۔۔"

اس نے تھک کر کروٹ بدلی جس تکیے میں سے فرہاد کے کلون کی مہک آ رہی تھی۔اس تکیے کو کھینچ کر خود میں سمویا تھا۔تکیے میں منہ چھپاتے گہری سانس لیتے فارہ کی آنکھ سے آنسو نکل کر تکیے میں جذب ہوئے تھے۔

اگلے دن وہ آفس نہیں گئی تھی۔اس کا دل نہیں چاہا۔اسے اندازہ تو تھا اب مزید چھٹیوں کے بعد تو شاید اسے آفس گھسنے ہی نا دیں لیکن ایک بار تو جائے گی۔اور بابر صاحب نے فون بھی تو کیا تھا اس کو آنے کا کہا تھا۔شاید وہاں کے حالات اتنے خراب نا ہوں۔کل ضرور جاؤں گی۔دانت برش کرتے ہوئے وہ سوچ رہی تھی۔

شام کے وقت وہ آفس جانے کے لیے کپڑے نکال رہی تھی۔جب اسے بسمہ کی کال آئی۔وہ بھی اس نے جانے کتنی کالز کی تھیں۔

"یار فون تو اٹھا لیا کرو۔۔۔کب سے کر رہی ہوں۔۔"بسمہ آف موڈ کے ساتھ اس کے فون اٹھاتے ہی بولی تھی۔

"سوری یار۔۔۔سائلینٹ پر لگا تھا۔۔کیسی ہو۔۔۔"فارہ نے معذرتی انداز میں کہا۔

"ٹھیک ہوں۔۔۔۔یار تمہارا گھر کہاں ہے۔۔۔"اس کی اگلی بات نے اسے حیران کر دیا تھا۔

"گھر۔۔۔تم آ رہی ہو۔۔۔"

"ہاں یار آفس سے ایڈریس تو لے لیا تھا۔۔۔لیکن یہاں آکر گلیوں کی سمجھ نہیں آرہی۔۔۔"

"اچھا۔۔"فارہ اسے گھر کا بتانے لگی۔کچھ دیر بعد بیل بجی تو نگہت دروازہ کھولنے گئی۔بسمہ کے گھر سے کمرے تک آنے میں اسے یہ بلکل اندازہ نا تھا۔کہ اسے حیرانگی کا شدید جھٹکا لگنے والا ہے۔

"ہیلو۔۔۔فارہ۔۔۔کیسی ہو۔۔۔"وہ جو دروازے میں کھڑی بسمہ کا ویٹ کر رہی تھی۔اپنے سامنے آنے والی شخصیت کو دیکھ کر ششدر کھڑی اسے دیکھتی رہ گئی تھی۔اس کا تو اس کے وہم و گمان میں بھی نا تھا۔

"کیا ہوا۔۔۔جھٹکا لگا۔۔۔"ایشال نے طنزیہ اس کی حیران بھری آنکھوں میں دیکھا۔

"ویلکم۔۔۔"اس کی بات پر فارہ سنبھلی اور چہرے پر مسکراہٹ لا کر بولی۔

"تھینک یو۔۔۔"ایشال کا انداز اور لہجہ عجیب تھا۔

"ہائے کیسی ہو یار۔۔۔قسم سے گھنٹہ ہو گیا نکلے۔۔۔شکر ہے تمہارا گھر اور صورت دیکھنے کو ملی۔۔۔"بسمہ اپنے مخصوص انداز میں اسے گلے ملتے ہوئے بول رہی تھی۔ایشال ٹیڑھا سا منہ بنا کر اندر چلی گئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ٹھیک ہوں تم کیسی ہو۔۔۔"

"میں تو ٹھیک ہوں لیکن تم بلکل ٹھیک نہیں لگ رہیں۔۔۔"

"اب تو ٹھیک ہوں۔۔۔پہلے طبیعت خراب تھی۔۔"وہ دونوں دروازے میں ہی کھڑی تھیں۔نگہت کچن میں چائے بنانے چلی گئی ایشال پورے کمرے کا تفصیلی جائزہ لینے میں مصروف تھی۔بسمہ اسے دروازے سے باہر لے گئی۔

"یار مجھے بتانا تھا۔۔۔کہ یہ فرہاد صاحب کی فیانسی ہیں۔۔۔آج ہی آفس آئیں ہیں اور جڑ گئیں ساری تفصیل لینے۔۔۔توبہ کیا بتاؤں۔۔۔اور تمہارے نام پر تو پاگل ہی ہو گئی ہو جیسے۔۔۔کہتی کہ ابھی جانا ہے تمہارے گھر۔۔۔"بسمہ سرگوشی میں ساری بات بتا رہی تھی۔

"اچھا۔۔"فارہ کو سن کر جو بھی محسوس ہوا ہو۔لیکن اس نے اپنے تاثرات کو نارمل ہی رکھا۔اب اندر سے ایشال اور نگہت کی باتوں کی آواز آ رہی تھی۔فارہ بسمہ کا ہاتھ پکڑے اسے اندر لے جانے لگی۔

"تو کب سے ہو تم یہاں۔۔۔"

"ایکسوزمی ایشال۔۔۔اس قسم کی انفارمیشن کا مقصد جان سکتی ہوں۔۔۔"فارہ نے اندر آ کر اسے ٹوکا تھا۔انداز ناگوار تھا۔

"اس میں کیا بڑی بات ہے۔۔۔یا دل میں چور ہے تمہارے۔۔۔"اس کی بات پر فارہ نے لب بھینچے تھے۔جبکہ بسمہ کا منہ کھل گیا تھا۔پہلی ملاقات میں یہ انداز اس کے لیے حیران کن تھا۔

"کیا آپ کے یہاں آنے کا مقصد جان سکتی ہوں۔۔؟"فارہ نے دونوں ہاتھ سینے پر باندھ کر اسے سرد تاثرات سے دیکھا۔

"سب کے سامنے بتا دوں۔۔۔"ایشال نے تمسخر سے اسے دیکھا۔فارہ کے ماتھے پر بل پڑے تھے۔

"منہ میں زبان میرے بھی ہے۔۔۔"کڑے انداز میں کہتے ہوئے فارہ نے اسے باور کروانا چاہا کہ اگر وہ کچھ غلط بولے گی تو چپ وہ بھی نہیں رہے گی۔

"اچھے سے جانتی ہوں منہ میں زبان بھی ہے اور کتنی اوقات کی مالک ہو تم۔۔۔"وہ بلبلا کر بولی تھی۔اس کی بات پر بسمہ کا منہ مزید کھلا۔اور فارہ کی پیشانی پر مزید بل پڑے تھے۔

"اچھی بات ہے اگر جانتی ہو تو۔۔۔پھر اب یہاں کس لیے آئی ہو۔۔۔"ایشال کے الفاظ اور لہجے میں تضحیک تھی فارہ نے کیسے خود کو کنٹرول کیا تھا وہی جانتی تھی۔

"فرہاد کا پیچھا چھوڑنے کے لیے کتنے پیسے لو گی۔۔۔"ایشال نے تیکھے انداز میں اپنا وہاں آنے کا مدعا بیان کیا۔

"سودا کرنے آئی ہو۔۔۔"فارہ نے استہزا اسے دیکھا۔

"تم جیسی ایسے ہی پیچھا چھوڑتیں ہیں کیا کریں۔۔۔"ایشال مضحکہ آمیز لہجے میں بولی۔

"کیوں فرہاد پر بس نہیں چلتا تمہارا۔۔۔"اس کی بات پر فارہ نے سکون سے اسے دیکھا۔لہجے میں مصنوئی افسوس بھرا تھا۔

"جو بات کی ہے اس کا جواب دو۔۔۔"فارہ کی بات ایشال کو بے انتہاء چبھی تھی۔

www.kitabnagri.com

"فرہاد سے طلاق لینے کے کتنے پیسے لو گی۔۔۔"

"پیسے تمہیں میں دوں گی منہ مانگے۔۔۔اپنے فرہاد سے کہو کہ مجھے طلاق دے۔۔۔"فارہ نے اس کی آنکھوں میں دیکھ کر اسے چیلینج کیا تھا۔

"وہ تو تمہیں منہ نہیں لگاتا تھا۔۔۔تم نے ہی اس کے اوپر جانے کیا جادو کیا ہے۔۔۔لیکن تمہارا یہ جادو زیادہ دیر نہیں چلے گا۔۔۔"ایشال کو معلوم تھا کہ وہ خود کتنے پانی میں ہے۔لیکن پھر بھی باز نا آئی۔فارہ نے بھلے ہی یہ

بات کسی اور تناظر میں کی ہو۔ لیکن ایشال کو تو فرہاد نے خود اپنے دل کی بات واضح بتادی تھی۔ سو اس کے دل میں تو چور تھا۔

"اچھا کیسے۔۔۔" فارہ نے معصوم بن کر اسے دیکھا۔

"کیوں کہ اب جلد ہی ہماری شادی ہونے والی ہے۔۔۔ بلکہ اسی ہفتے۔۔۔ وہ لاہور جا چکا ہے۔۔۔ میں بھی کل جا رہی ہوں۔۔۔" ایشال نے معاملے کو اپنے حق میں کرنے لے لیے جھوٹ بولا تھا۔ اور اتنے اچھے انداز میں بولا تھا کہ جھوٹ پکڑنا مشکل تھا۔

"تو پھر تم یہاں کیا کرنے آئی ہو۔۔۔ کس چیز کا ڈر ہے تمہیں۔۔۔ سب کچھ تو پرفیکٹ ہے تمہاری زندگی میں۔۔۔" فارہ نے اس کی بات پر حیرانگی سے اسے دیکھا۔ جیسے اسے ذرا فرق نا پڑا تھا اس کے اطلاع پر۔۔۔ اس کے انداز پر الٹا ایشال کو دانت پیسنے پڑ گئے۔

"ایک ہفتے کے اندر تمہیں طلاق کے کاغذات ملیں گے۔۔۔" وہ دو قدم آگے بڑھ کر بولی۔ اس کے اندر کا غصہ اس کے چہرے پر ظاہر ہونے لگا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"میں دل و جان سے انتظار کروں گی۔۔۔" فارہ نے مسکرا کر اسے دیکھا۔ ایشال کو مزید تپ چڑھی تھی۔ وہ کہتے ہیں نا ہنس کر مارنا فارہ اس وقت وہی کر رہی تھی۔ چاہے اندر جو بھی گزر رہی تھی۔ لیکن اس نے چہرے پر وہ سب نہیں آنے دیا تھا۔

"فرہاد کو مجھ سے محبت تھی ہے اور رہے گی۔۔۔ تمہارے ساتھ وہ کوئی تعلق نہیں بنائے گا صرف فلرٹ کرے گا۔۔۔ اور اس سب کے بعد وہ تمہیں تھوک دے گا۔۔۔ بلکل کسی بدمزہ چیز کی طرح۔۔۔" ایشال اس کے

بلکل سامنے آکر سلگ کر بولی تھی۔فارہ کے انداز سے صاف صاف لگ رہا تھا کہ وہ جو بھی کہہ رہی تھی اسے رتی بھر پروا نہیں ہوئی تھی اور یہی بات ایشال کو اور آگ لگا رہی تھی۔اور اسی تلملاہٹ میں وہ ایسی باتیں کر رہی تھی۔

"ایک بات کان اور دماغ کھول کر سنو ایشال۔۔۔میرا اور فرہاد کا جو بھی مسئلہ ہے وہ ہم دونوں کا مسئلہ ہے۔۔۔اور اس مسئلے کو ہم دونوں حل کریں نا کریں وہ بھی ہمارا مسئلہ ہے۔۔۔تمہارے اور اس کے درمیان جو بھی بات ہے وہ تم جانو اور فرہاد۔۔۔آئندہ میرے گھر آکر ایسی بکواس کی نا تو میں بلکل برداشت نہیں کروں گی۔۔۔اب تم جا سکتی ہو۔۔۔"فارہ دوٹوک لہجے میں اپنے لفظوں پر زور ڈال کر بولتی ایشال کی آنکھوں میں دیکھتی ضبط کے آخری مرحلے پر تھی۔ایشال کو اس کے لہجے سے چھلکتی تپش اچھے سے محسوس ہوئی تھی۔وہ نخوت سے سر جھٹکتی باہر کو گئی تھی۔کسی حد تک تو اس کا مقصد پورا ہو چکا تھا تو اب اس نے رک کر کیا کرنا تھا۔اس کے جاتے فارہ نے گہری سانس لے کر کھینچے اعصاب کو ریلیکس کرنا چاہا۔کمرے میں ایک دم خاموشی تھی۔نگہت کچن کے دروازے پر اور بسمہ کچھ قدم پر ایک دم خاموش اور ساکت کھڑیں تھیں۔یہ سب ان دونوں کے لیے حیران کن تھا۔ایشال کے باہر جانے کے بعد نگہت تو کچن میں چلی گئی۔بسمہ چوروں کی طرح کھڑی تھی۔اسے فارہ سے شرمندگی محسوس ہوئی۔وہ ہی تو ایشال کو لے کر آئی تھی۔اسے کیا معلوم تھا کہ یہاں معاملہ اتنا خطرناک ہو جائے گا۔

"نگہت۔۔۔"فارہ نے خشک لبوں پر زبان پھیر کر کہا۔

"جی باجی۔۔۔"فارہ نے اسے آج ہی بی بی جی کہنے سے منع کیا تھا۔تو وہ اسے باجی کہنے لگی تھی۔فارہ کو تو یہ بھی پسند نا آیا تھا۔لیکن اس نے اسے دوبارہ ٹوکا نہیں تھا۔اس کے بلانے پر وہ فوراکچن سے باہر آئی تھی۔

"پلیز ایک گلاس پانی دینا۔۔۔"

"جی ابھی لائی۔۔"وہ کہہ کر جلدی سے پانی لے آئی۔فارہ نے ایک ہی سانس میں پورا گلاس خالی کر دیا۔اس کے دماغ میں ایک شور سا مچ گیا تھا۔وہ بسمہ کی موجودگی بھول گئی تھی۔

"باجی بیٹھ جائیں آپ۔۔۔"نگہت نے بسمہ کو کہا تو فارہ نے مڑ کر اسے دیکھا۔

"ہاں بسمہ پلیز ریلیکس ہو کر بیٹھ جاؤ۔۔"فارہ کے کہنے پر شرمندہ سی بسمہ صوفے کی جانب بڑھی۔فارہ نے نگہت سے اس کے پانی لانے کا کہا۔اور خود بھی صوفے کی جانب بڑھی۔

"سوری فارہ۔۔۔مجھے اس سب کا بلکل اندازہ نہیں تھا۔۔۔"پانی پینے کے بعد بسمہ نے کہا۔

"اٹس اوکے بسمہ۔۔۔تمہاری اس میں کیا غلطی۔۔۔"

"میری غلطی ہے۔۔۔مجھے تمہاری اجازت کے بغیر اسے یہاں لانا نہیں چاہیے تھا۔۔۔لیکن میں نے تمہیں کافی فون کیے اور میسج بھی لیکن تمہارا کوئی ریسپانس ہی نہیں آیا۔۔۔"بسمہ نے صفائی دیتے ہوئے کہا۔

"ہوں۔۔۔میری بھی غلطی ہے۔۔۔مجھے موبائل سائلنٹ پر نہیں لگانا چاہیے تھا۔۔۔"فارہ کو خود بھی احساس ہوا۔اس نے تو فرہاد کی کالز سے بچنے کے لیے فون سائلنٹ پر لگایا تھا۔اور آج تو اس نے نگہت کے نمبر پر بھی فون نہیں کیا تھا۔اس بات کے بعد فارہ نے بات کا رخ بدل دیا۔تو بسمہ نے بھی اس سے اس متعلق بات نہیں

کی۔ تھوڑی دیر بعد نگہت چائے لے آئی۔ بسمہ اسے آفس سے متعلق بتانے لگی۔ اور کچھ اپنے گھر کی باتیں کرنے لگی۔ فارہ کے ذہن میں اس وقت بہت کچھ چل رہا تھا لیکن بسمہ کے سامنے اس نے خود کو نارمل رکھا اور کیسے رکھا وہی جانتی تھی۔ اس نے فارہ سے آفس آنے کے متعلق پوچھا تو فارہ نے کل آفس آنے کا کہا۔

"آنا کل آفس تمہارے لیے ایک سرپرائز ہے۔۔۔" اس کی بات پر بسمہ نے آنکھیں گھما کر اسے دیکھا۔

"کیسا سرپرائز۔۔۔" فارہ نے حیرانگی سے اسے دیکھا۔

"یہ تو کل ہی پتا لگے گا۔۔۔" بسمہ نے کندھے اچکا کر کہا۔ اور کپ رکھ کر کھڑی ہو گئی۔

"تھوڑی دیر تو بیٹھو یار چلی جانا ٹھہر کر۔۔۔" فارہ نے اسے اٹھتے دیکھ کر کہا۔

"کافی وقت ہو گیا ہے۔۔۔ امی پریشان ہو رہی ہوں گی۔۔۔ کافی وقت ہو گیا ہے۔۔۔" بسمہ کے کہنے پر اس نے مزید مزید اصرار نا کیا۔

"ویسے مجھے بہت تجسس ہو رہا ہے۔۔۔ شاید رات کو نیند بھی نا آئے۔۔۔ صرف ایک بات کلئیر کر دو پلیز۔۔۔" فارہ اسے دروازے تک چھوڑنے گئی تو وہ پلٹ کر بے چارگی سے بولی۔

"کیا۔۔" فارہ کو کسی حد تک اندازہ تھا کہ وہ کیا پوچھنے والی ہے۔

"ایشال نے جیسے کہا اس کے مطابق کیا تمہاری اور سرفراز کی شادی ہوئی ہے۔۔۔"

"نکاح ہوا ہے کافی سال پہلے اور ہم کزن بھی ہیں۔۔۔ ایشال فرہاد کی فیانسی رہ چکی ہے۔۔۔ باقی تو تم اس کے منہ سے سن ہی چکی ہو۔۔" فارہ کے اس جملے میں بسمہ کے سب سوالوں کا جواب تو نہیں تھا لیکن وہ خاموش ہو گئی

تھی۔اس کے جانے کے بعد فارہ گہری سانس بھر کر سیڑھیاں چڑھ کر اوپر جانے لگی تھی۔آج لگنے والا جھٹکا کافی شاندار تھا۔

****

فارہ کے دماغ میں جھکڑ چل رہے تھے۔ایشال کے سامنے اس نے کیسے خود کو کمپوز کیا تھا وہی جانتی تھی۔اس کے بولے گئے الفاظ اس کے دماغ میں گونج رہے تھے۔اس کی باتیں بلکل بھی نظر انداز کرنے والی نہیں تھیں۔اس کا دل کیا ابھی فرہاد کو فون کرے اور خوب سنائے ایک جانب وہ محبت کے دعوے کر رہا تھا۔دوسری جانب اس کی منگیتر پلس محبوبہ آکر اس کی انسلٹ کر رہی تھی۔اتنی گھٹیا باتیں سنانے آئی تھی۔کیا اتنی ہی گری پڑی تھی وہ۔فارہ کو تو کسی جانب سے سکون نہیں تھا۔اس وقت اسے لگا فرہاد کو واقعی گولی مار کر اس کا کام تمام کر دینا چاہیے تھا۔وہ تو سدا سے یوں ہی تھی۔آگے بھی ایسے ہی گزار لیتی۔اس وقت وہ اتنی ہی اندر سے سلگی ہوئی تھی۔کہ اسی قسم کے خیالات اس کا گھیراؤ کیے ہوئے تھے۔سوچوں کا رخ منفی تھا۔اور اس سب میں سب سے زیادہ قصوروار اسے فرہاد لگا تھا۔اپنے غصے پر قابو نا ہوتے دیکھ اس نے فرہاد کو فون کرنے کی ٹھانی۔کال لاگ اوپن کی کل کی طرح آج بھی بے شمار کالز اور میسجز آئے تھے۔جسے دیکھ کر فارہ کا غصہ اور بڑھا۔

"دھوکے باز۔۔۔جھوٹا۔۔۔"فارہ کا غصہ ان الفاظ سے ختم نہیں ہو سکتا تھا۔دل چاہا تھا کہیں سے فرہاد سامنے آ جاتا یا وہ خود اس کے پاس پہنچ جائے اور اسے اب واقعی گولی مار دے۔فارہ کے خیال کے مطابق اگر ایشال اسے

یہ سب باتیں کر کے گئی تھی تو اس میں کچھ نا کچھ تو سچائی کا عنصر ہو گا۔وہ فرحت بیگم کے ساتھ اس کے گھر یہاں اسلام آباد آئی تھی تو کوئی نا کوئی تعلق یا بات تو ضرور ہو گی جس وجہ سے وہ فرہاد کے گھر آئی تھی۔اسے کیا علم نا جانے کتنی بار وہ فرہاد کے گھر آتی ہو۔ساتھ ہی فارہ کو اس کے وہ میسجز یاد آئے جو اس نے فرہاد کے موبائل میں پڑھے تھے۔جس میں ایشال اسے شادی کے بارے میں پوچھ رہی تھی۔آہستہ آہستہ اسے وہ سب باتیں یاد آ رہی تھیں جو اس کے خیال میں نظر انداز کرنے کے بلکل لائق نا تھی اور اس سے نظر انداز ہوئیں تھیں۔

اور اگر بالفرض فرہاد کے جذبوں میں سچائی تھی بھی تو اس نے کیوں اب تک ایشال کو اپنے نام پر بٹھا کر رکھا تھا۔اگر رشتہ ختم ہو بھی چکا ہے تو ایشال نے اب تک شادی کیوں نہیں کی تھی۔یہ سوچتے ہوئے فارہ کے دماغ میں یہ بات نہیں آئی کہ اگر فرہاد اور ایشال واقعی ساتھ تھے اور اب تک انھیں شادی کر لینی چاہیے تھی۔اب تک دونوں نے شادی کیوں نہیں کی تھی۔جب اس کا فرہاد کے ساتھ نکاح ہوا ان کی شادی کی بات تو اس وقت بھی چل رہی تھی۔وہ تو ندیم ملک کی ضد سے فرہاد اور فارہ کا نکاح ہوا تھا۔ورنہ تو ایشال اور فرہاد کی شادی ہو جانی تھی۔سوچنے والی بات تو یہ بھی تھی۔لیکن فرہاد کے موبائل میں ایشال کے شادی کے متعلق جو میسج پڑھے تھے وہ اس جانب سوچنے نہیں دے رہے تھے۔وہ شدید بد ظن ہو چکی تھی۔اور اپنی جگہ سہی بھی تھی۔

فرہاد کے نمبر پر کال جا رہی تھی لیکن وہ فون نہیں اٹھا رہا تھا۔کافی بار فون کرنے کے بعد بھی اس نے فون نہیں اٹھایا تو فارہ کا غصہ مزید بڑھا۔پہلے کیسے فون کر رہا تھا۔اور اب خود فون نہیں اٹھا رہا تھا۔نگہت نے اسے رات کے کھانے کا کہا تو اس نے منع کر دیا۔اس کے موڈ کے پیش نظر وہ فارہ کو اصرار بھی نا کر سکی۔

"نگہت۔۔۔اپنے شوہر کو فون کر دینا کے صبح تمہیں آکر لے جائے۔۔۔"موبائل کو آف کر کے اس نے نگہت سے کہا تھا۔لہجہ سخت تھا۔

"لیکن باجی۔۔"نگہت نے کچھ کہنا چاہا لیکن فارہ نے سخت انداز میں ہی اس کی بات کاٹ دی۔

"کوئی لیکن ویکن نہیں جو کہا ہے اس پر عمل کرو بس۔۔۔مجھے کل آفس جانا ہے اور میرے آفس جانے سے پہلے تم یہاں سے چلی جانا۔۔۔اور دوبارہ آنے کی ضرورت نہیں۔۔۔"

"جی۔۔"نگہت نے مزید بحث کرنا مناسب نا سمجھا۔

* *

فرہاد لاہور آکر بھی بزی تھا۔اس کی وہی مصروفیت بھری روٹین جسے پہلے کبھی فرحت بیگم نے زیادہ محسوس نہیں کیا تھا۔اب کھل رہی تھی۔فہیم بھائی کو ایئرپورٹ سے رسیو کرنے کے لیے وہ بمشکل ٹائم نکال سکا تھا۔ٹائم ملا تو موبائل بھی نکال کر دیکھا جہاں فارہ کی بہت ساری مس کالز تھیں۔اس نے آج بھی فارہ کے نمبر پر فون اور میسج کیے تھے۔جن کا جواب کل کی طرح نہیں آیا تھا۔لیکن کل اس کی فارہ سے بات ہو گئی تھی تو اسے تسلی تھی کہ وہ ٹھیک ہے تو اندازہ تھا کہ ناراضگی کی وجہ سے اس کا فون نہیں اٹھا رہی۔اسی لیے آج اس نے نگہت کے نمبر پر بھی فون نہیں کیا تھا۔لیکن اب اس کی مس کالز دیکھ کر وہ حیران تو ہوا ساتھ پریشان بھی۔اور جب اس کا نمبر ملایا تو وہ آف تھا۔ایک دو بار ٹرائے کرنے کے بعد بھی نمبر بند ہی ملا تو اس نے نگہت کو کال ملائی۔

فارہ کو جانے کیوں لگا تھا کہ وہ اس کی مس کالز دیکھ کر اسے فون کرے گا اور جب اس کا نمبر بند ہو گا۔ تو نگہت کے نمبر پر کال کرے گا۔ اور وہی ہوا۔ نگہت اپنے شوہر کو فون کر کے کل آنے کا کہہ چکی تھی۔ فارہ کے موڈ کی وجہ سے اس نے کوئی بھی فالتو بات کرنے سے گریز کیا تھا۔ جب فرہاد کی کال اس کے نمبر پر آئی تو اس نے چور نگاہوں سے فارہ کو دیکھا۔

"کس کا فون ہے۔۔" فون بجنے پر فارہ نے اس سے پوچھا۔

"جی صاحب۔۔"

"اٹھاؤ فون۔۔۔" نگہت نے اس کے کہنے پر فون اٹھایا۔ فرہاد کو "جی جی" میں جواب دینے کے بعد خاموشی سے اس کی جانب فون بڑھایا۔ جسے فارہ نے تھاما اور کمرے سے باہر نکل گئی۔

"ہیلو۔۔" فارہ کا لہجہ سرد تھا۔

"ہیلو فارہ ٹھیک ہو تم۔۔۔" فرہاد نے اس کی آواز سن کر سکون کا سانس لیا تھا۔

"بند کرو یہ سب دکھاوا۔۔۔" فارہ کے لہجے میں کچھ تو تھا کہ فرہاد چونکا۔ گاڑی کی تیز سپیڈ اس نے آہستہ کی تھی۔

"کیا مطلب۔۔۔" فرہاد نے اچنبھے سے پوچھا۔

"سب مطلب اچھے سے سمجھتے ہو تم۔۔۔ لیکن اب مجھے مزید پاگل نہیں بنا سکتے تم۔۔۔" فارہ کا لہجہ آگ برساتا تھا۔

"کیا کہہ رہی ہو۔۔۔" فرہاد کے ماتھے پر بل پڑے تھے۔

"کان خراب ہیں جو سنائی نہیں دے رہا کہ کیا کہہ رہی ہوں۔۔۔"فارہ کا انداز بد تمیزی لیے ہوئے تھا۔

"فارہ۔۔۔ہوا کیا ہے بتاؤ گی۔۔۔"فرہاد نے بمشکل خود کو کنٹرول کر کے تحمل سے پوچھا۔

"کہاں ہو تم۔۔۔"

"لاہور میں۔۔۔"اس کے جواب پر فارہ نے لب بھینچے تھے۔

"کیا ہوا۔۔۔"اس کی خاموشی پر فرہاد بولا۔

"یہ میں آخری بار کہہ رہی ہوں اب مجھ سے کسی قسم کا کوئی رابطہ مت رکھنا۔۔۔تم مجھے اب مزید بیوقوف نہیں بنا سکتے۔۔۔"فارہ نے سپاٹ آواز میں کہہ کر فون رکھ دیا تھا۔

"ہیلو فارہ۔۔۔"فرہاد نے اسے کچھ کہنا چاہا لیکن وہ فون بند کر چکی تھی۔اب کیا ہوا۔اور ایسا کیا ہوا کہ فارہ نے یہ سب کہا۔فرہاد کو بے چینی اور پریشانی لاحق ہوئی۔ایر پورٹ پہنچنے تک وہ فارہ کے رویے کی وجہ ہی سوچتا رہا۔لیکن کچھ سمجھ میں نہیں آرہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

فہیم بھائی اور ان کی فیملی کو آدھا گھنٹہ ہو چکا تھا انتظار کرتے جب وہ آیا۔

"یہ اچھا ہے۔۔۔اب بھی نا آتے تو میں ٹیکسی کروانے والا تھا۔۔"گلے ملنے کے بعد فہیم بھائی نے اسے لتاڑا۔فرہاد نے اپنی پریشانی جھٹک کر انھیں دیکھا۔

"بھائی۔۔۔ٹریفک ہی اتنی بلاک تھی۔۔۔۔"فرہاد بھابھی اور بچوں کو ملتے ہوئے اپنی صفائی دینے لگا۔

"میرے بھائی فلائیٹ اپنے ٹائم سے دو گھنٹے لیٹ ہوئی۔۔۔اگر ٹائم سے ہوتی تو تم جانے کب تک آتے۔۔۔" فہیم بھائی اسے چھوڑنے کے موڈ میں نا تھے۔ فرہاد آگے سے خاموش ہی رہا۔

"اماں کو تو نہیں بتایا نا۔۔" گاڑی میں بیٹھ کر انھوں نے پوچھا۔

"نہیں انھیں نہیں پتا۔۔۔" فرہاد گاڑی سٹارٹ کرتے ہوئے بولا۔

اماں اس وقت سونے کی تیاری میں اپنے بستر میں جا چکیں تھیں۔ جب دروازہ ناک کر کے فہیم اور ندا بھابھی بچوں سمیت کمرے میں آئے۔ فرحت بیگم کا چہرہ بچوں کو دیکھ کر خوشگوار حیرت سے چمکنے لگا تھا۔ وہ بے انتہاء خوش ہوئیں تھیں۔ فرہاد نے ان کے کمرے میں ہی ان سب کے لیے کھانے پینے کا سامان منگوا لیا۔ اور کافی حد تک اپنا موڈ بھی بحال کر لیا تھا۔ وہ الگ بات تھی کہ ذہن میں فارہ کی باتیں بار بار آ رہیں تھیں۔ وہ سب رات دیر تک وہیں بیٹھے باتیں کرتے رہے۔ بچے تھک کر دادی کے بستر میں ہی سو چکے تھے۔ فرحت بیگم وقفے وقفے سوئے ہوئے بچوں کو پیار کرتیں رہیں۔ وہ لوگ کافی عرصے بعد یوں اکھٹے ہوئے تھے۔ بیٹے کی آنے کی خوشی میں فرحت بیگم کو فرہاد کی پریشانی بھول گئی تھی۔ لیکن فرہاد کو تو اور پریشانی لگ چکی تھی۔ بار بار فارہ کے الفاظ اس کے کانوں میں گونج رہے تھے۔ دل کر رہا تھا ابھی اڑ کر اس کے پاس پہنچ جائے۔ اور جو کچھ اس نے کہا اس کی وجہ پوچھے۔ لیکن یہ فی الوقت تو کیا اگلے کئی دن کے لیے ممکن نہیں تھا۔ اور اسے یہ ڈر تھا کہ جانے اتنے دنوں میں فارہ جانے کیا سے کیا سوچ یا کر ڈالے۔

* *

اگلے دن فارہ نگہت کو رخصت کر کے ہی آفس گئی اسے بلکل اندازہ نا تھا۔ کہ وہاں اس کے لیے ایسا حیران کن سرپرائز ہو گا۔ کسی نے بھی اس کے غیر حاضر ہونے کے متعلق نہیں پوچھا اور تو اور اسے اسامہ بھی نظر نہیں آیا۔ وہ حیران ہوئی تھی لیکن خاموشی سے اپنی جگہ پر جا کر کام کرنے لگی۔ کہ اسے بابر صاحب کا بلاوا آیا۔

"آپ نے بلایا تھا۔۔۔" ان کی اجازت پر وہ اندر ان کے کمرے میں گئی۔ اسے لگا تھا جیسے پہلے اس سے اتنے دن غیر حاضر رہنے کی وجہ پوچھی گئی تھی اب بھی اس لیے ہی بلایا ہو گا۔ لیکن جو بات بابر صاحب نے کی وہ تو اس کے وہم و گمان میں بھی نا تھی۔ انھوں نے پہلے اس کی طبیعت اور حال احوال بہت اچھے طریقے سے پوچھا۔ پھر ایک لیٹر اس کی جانب بڑھایا۔ فارہ نے حیرانگی سے ان کے ہاتھ سے لیٹر پکڑا۔ تو انھوں نے اسے پڑھنے کا کہا۔ جوں جوں وہ پڑھتی گئی اس کی حیرانگی بڑھتے گئی۔ اس نے سوچا تھا شاید اسے نوکری سے نکال دیا گیا ہے اور یہ اسی متعلق ہے۔ لیکن نہیں اس میں تو اس کی پرموشن کی اطلاع دی گئی تھی۔

"سر یہ۔۔۔ مطلب میں سمجھی نہیں۔۔۔" فارہ خود بھی مانتی تھی اس ایک مہینے میں اس کی کارکردگی بے حد خراب رہی تھی۔ اتنی غیر حاضر وہ اپنے پورے کیریئر میں کبھی نا رہی تھی۔ جتنی اب ہوئی تھی۔

"آپ کا پرموشن لیٹر ہے۔۔۔ یہ تو کافی عرصہ پہلے ہی سوچا جا چکا تھا۔۔۔ لیکن عمل اب کیا گیا ہے۔۔۔ اور سچ مانیے تو فرہاد صاحب کو آپ پر کچھ زیادہ ہی یقین ہے۔۔۔ اور شاید ان کا یقین غلط بھی نہیں ہے۔۔۔ کمپنی ان کی ہے وہ بہتر فیصلہ کر سکتے ہیں۔۔۔" فارہ کو ان کی بات سے محسوس ہوا جیسے وہ خود اس فیصلے پر اتنے مطمئین نا تھے۔ صرف فرہاد کی وجہ سے وہ یہ سب کرنا مجبوری ہو۔ اور فرہاد کے ذکر پر اس کا اپنا موڈ آف ہو گیا تھا۔ لمحہ بھر پہلے جو حیرت بھری خوشی ہوئی تھی اس پر پانی پھر گیا تھا۔

"سر اگر آپ اس فیصلے سے مطمئین نہیں ہیں تو مجھے اپنی پچھلی پوسٹ ہی عزیز ہے۔۔۔میں اسی جاب کے ساتھ کنٹنیو کرنا پسند کروں گی۔۔۔"فارہ نے صاف بات کی۔

"اگر میں مطمئین نا ہوتا تو یہ لیٹر آپ کو نہیں ملتا۔۔۔امید ہے آپ کی کارکردگی پہلے سے بہتر ہو گی۔۔۔بس ایک شکایت ہے آپ سے کہ آپ اب بہت زیادہ غیر حاضر ہوتیں ہیں۔۔۔"بابر صاحب صاف لہجے میں بات کر رہے تھے۔

"جی سر مجھے خود بھی اندازہ ہے اس بات کا۔۔۔میری طبیعت کچھ بہتر نہیں تھی اس وجہ سے۔۔میں اب آپ کو شکایت کا نہیں دوں گی۔۔۔"فارہ نے صفائی دیتے ہوئے کہا۔

"بہتر۔۔۔اور آپ کی لیو کا فرہاد صاحب نے خود انفارم کر دیا تھا۔۔۔"ان کی بات پر فارہ کو سمجھ نا آئی کیا کہے۔پھر فرہاد آگیا تھا۔جتنا وہ اس نام سے بچنے کی کوشش کر رہی تھی۔اتنا ہی وہ بار بار سننے میں آرہا تھا۔اور اس کی برداشت کا امتحان لے رہا تھا۔

"ٹھیک ہے آپ جا سکتی ہیں۔۔"بابر صاحب نے کہا تو وہ اٹھتی ہوئی باہر آگئی۔اپنے جگہ پر گئی تو وہاں بسمہ اس کا ویٹ کر رہی تھی۔

"کیا ہوا۔۔"اسے آتے دیکھ کر اس نے پوچھا۔انداز ایسا تھا جیسے وہ اس بارے میں جانتی تھی۔

"پرموشن۔۔۔"فارہ نے لیٹر اس کے ہاتھ میں تھمایا تو وہ کھول کو پڑھنے لگی۔

"بہت مبارک ہو۔۔"

"خیر مبارک۔۔۔لیکن مجھے کچھ باتیں سمجھ نہیں آرہی۔۔۔"بسمہ نے دیکھاوہ خوش ہونے کی بجائے الجھی ہوئی تھی۔

"مطلب کیاباتیں۔۔"

"اسامہ کہاں ہے۔۔۔اس کے ہوتے ہوئے یہ سب ہو گیا۔۔۔"ڈھیڑ ساری الجھنوں میں ایک الجھن یہ بھی تھی۔باقی تو خیر وہ بسمہ کو نہیں بتاسکتی تھی سو اسامہ کے متعلق ہی پوچھا۔

"ارے نہیں اس کے ہوتے ہوئے نہیں اس کے جانے کے بعد ہوانا۔۔۔"اس کی بات پر فارہ نے ناسمجھی سے اسے دیکھا۔

"اسے جاب سے نکال دیا گیاہے۔۔۔جس دن تمہاری بحث ہوئی اس کے اگلے دن ہی فرہاد سر نے اسے کک آؤٹ کر دیا تھا۔۔۔قسم سے شکل دیکھنے والی تھی اس کی۔۔۔اتنا غصہ کر رہا تھا۔۔۔"بسمہ نے وہ منظر یاد کر کے پھر مزہ لیا تھا۔

"فرہاد نے۔۔۔"فارہ دھیمے لہجے میں بولی تھی۔

"جی آپ کے شوہر نے۔۔۔کیا یار رات سے سوچ کر دماغ تھک گیاہے۔۔۔بتادو نا مجھے۔۔۔"بسمہ کو کل والی فکر پڑی تھی۔

"کیابتاؤں۔۔۔یہ بتاؤں کہ ہماراڈائیورس ہونے والاہے۔۔۔"فارہ نے لاپرواہ انداز میں کہتے ہوئے اسے دیکھا۔

"کیا۔۔۔"بسمہ کا منہ شاک بھرے انداز سے کھلا۔

"ہاں۔۔۔یہ صرف ایک ان چاہا رشتہ ہے۔۔۔اور کچھ نہیں۔۔۔"فارہ نے اس جملے کے ذریعے ہی بات ختم کرنا چاہی۔لیکن بسمہ کے ذہن میں مزید سوال ابھرنے لگے تھے۔

"لیکن۔۔۔"

"میں سوچ رہی ہوں کہ جاب سے ریزائن دے دوں۔۔۔شاید میں اس سب کو مینج نہیں کر پاؤ گی۔۔۔"فارہ نے اس کے لیکن کو نظر انداز کیا اور بات پلٹی۔

"لیکن کیوں۔۔"بسمہ کا سوال پھر وہی تھا۔اس سے پہلے کہ فارہ اسے وجہ بتاتی بسمہ خود ہی بات کرنے لگی۔

"میں تو تمہیں ایک بات تو بتانا ہی بھول گئی۔۔۔تمہیں پتا ہے ہماری کمپنی کی ایک اور ڈیل چل رہی ہے۔۔۔کوئی سیاست کا بندہ ہے۔۔۔وہ پارٹنر شپ کرنے والا ہے۔۔۔اور جیسا کہ ہماری کمپنی امپورٹ ایکسپورٹ کرتی ہے تو اس سے ہمیں کتنا فائدہ ہو گا۔۔۔اور اب جبکہ تمہاری پرموشن ہو گئی ہے تو تم یہ نوکری چھوڑنے کی بات کر رہی ہو۔۔۔"بسمہ نے اسے ایسے دیکھا جیسے وہ پاگل ہو گئی ہو۔فارہ نے اس کی اطلاع پر کوئی خاص ریسپانس نہیں دیا۔

"تمہیں اچھا نہیں لگا سن کر۔۔"

"اس میں اچھا لگنے والی کیا بات ہے۔۔۔ہمیں تو کام ہی کرنا ہے۔۔۔"فارہ کو ذرا دلچسپی نا ہوئی۔

"پھر بھی یار میں نے سنا ہے اب ہماری پے بھی بڑھادی جائیں گی۔۔۔ایک نام ہونے والا ہے اب ہماری کمپنی کا۔۔۔مجھے تو یقین نہیں آتا یہ سال بہت اچھا رہا ہے جاب کے حوالے سے۔۔۔"بسمہ اس سب سے بہت ایکسائیٹڈ تھی۔

"ہوں۔۔۔میرے لیے تو بلکل اچھا نہیں رہا۔۔۔جتنی چھٹیاں میں نے اس ایک مہینے میں کی ہیں اپنی لائف میں نہیں کی ہوں گی کبھی۔۔۔اور حیرت والی بات یہ ہے کہ بجائے مجھے نوکری سے نکالنے کے میری پرموشن ہو گئی۔۔۔یہ سب سننے میں ہی کتنا عجیب لگ رہا ہے۔۔۔"فارہ بیزاری سے بولی۔

"کچھ عجیب نہیں ہے۔۔۔پتہ نہیں تم کیوں اتنا سوچ رہی ہو۔۔۔چھوڑو یہ سب باتیں۔۔۔متین صاحب کی بیٹی کی شادی پر جاؤ گی۔۔۔"اس کے موڈ کے خیال سے بسمہ نے بات بدلی۔

"کب ہے۔۔۔"فارہ نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔وہ تو بھول ہی گئی تھی۔

"اسی ویک کے لاسٹ میں۔۔۔"

"جانا چاہیے۔۔؟"

"جانا تو چاہیے۔۔۔اتنے پرانے کولیگ ہیں۔۔۔اور پھر بہت پیار سے انویٹیشن دیا ہے۔۔۔"بسمہ نے کندھے اچکا کر کہا۔

"ٹھیک ہیں چلیں گے۔۔"فارہ نے گہری سانس بھر کر کہا۔موبائل اس کا آف ہی تھا۔اور اس دن آفس سے واپسی پر اس نے نیا سم کارڈ خریدا۔اور پرانا نکال پھینکا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کچھ دن تو سکون کے گزرے گے۔۔۔"موبائل آن کرتے ہوئے اس نے سوچا تھا۔

اماں کے کمرے سے جب وہ سب اپنے اپنے کمروں میں گئے رات کا تیسرا پہر چل رہا تھا۔اپنے کمرے میں آکر فرہاد نے پھر اس کا فون ٹرائی کیا تھا کہ شاید اب نمبر آن ہو۔لیکن نمبر بند تھا۔اور اس وقت نگہت کے نمبر پر بھی کرنا مناسب نا لگا۔

"اب جو ہو گا صبح ہی ہو گا۔۔۔"فرہاد نے گہری سانس لے کر خود کو پر سکون کرنا چاہا۔لیکن پھر بھی دھیان بار بار فارہ کی جانب ہی جاتا رہا۔جس وجہ سے نیند بھی بے چینی بھری آئی۔آٹھ بجے وہ نہا کر فریش سا وہ کمرے سے نکلا تو سب ابھی تک سو رہے تھے۔وہ کچن میں گیا۔اسے آتے دیکھ کر خانساماں نے ناشتے کا پوچھا تو اس نے منع کر دیا۔

"اماں اور بھائی اٹھیں تو بتا دینا کہ میں کام سے جا رہا ہوں۔۔۔رات لیٹ آؤں گا۔۔۔"دودھ کا گلاس پیتے ہوئے فرہاد نے انھیں کہا۔

"جی۔۔"خانساماں نے جواب دیا تو وہ خالی گلاس رکھتا باہر آ گیا۔گاڑی میں بیٹھ کر ایک بار پھر اس نے فارہ کا نمبر ٹرائے کیا جو پھر بند ہی ملا۔موبائل کو ساتھ والی سیٹ پر پھینک کر اس نے گاڑی اسٹارٹ کی۔

"جب مجھے معلوم ہی نہیں کہ اس سب کی کیا وجہ ہے تو صفائی کیا پیش کروں۔۔۔کم از کم پوری بات تو بتا دیتی۔۔۔"فرہاد نے غصے سے سوچا۔کچھ دیر بعد اس نے نگہت کے نمبر پر ہی کال کی۔اور فرہاد نے شکر کا سانس بھرا کہ اس نے کال پک کر لی تھی۔سلام کے بعد فرہاد نے اس سے فارہ کے متعلق جاننا چاہا لیکن اس نے تو اور ہی بات سنا دی۔

"صاحب جی۔۔۔باجی بہت ناراض تھیں۔مجھے بھی واپس بھیج دیا۔کہتیں کہ وہ آفس جایا کریں گی تو اب ان کو ضرورت نہیں کسی کی۔"

"کب واپس بھیجا۔۔"فرہاد نے انگلی سے اپنا ماتھا کھجایا۔

"جی آج صبح ہی۔۔۔"

"کل کوئی بات ہوئی تھی ادھر۔۔۔"

"جی۔۔کل ایک لڑکی آئی تھی وہ باجی کے ساتھ بہت بول رہی تھی۔تب سے ہی ان کا موڈ خراب ہو گیا۔۔ویسے تو وہ بلکل ٹھیک تھیں۔"

"کون لڑکی۔۔۔نام معلوم ہے۔۔۔"فرہاد کا شک ایشال پر گیا تھا۔لیکن وہ نگہت سے پوچھ کر کنفرم کرنا چاہتا تھا۔

"جی ایشال نام لیا تھا باجی نے ان کا۔۔"نگہت کو نام یاد تھا۔فوری بتایا۔

"اچھا ٹھیک ہے۔۔۔"فرہاد نے فون بند کر دیا۔اپنے شک کو یقین میں بدلنے پر اسے غصہ آیا ناد کھ ہوا۔

"چلو ایشال کر کے دیکھ لو اپنی سی تم بھی۔۔۔تا کہ بعد میں تمہیں کوئی گلٹ نا رہے۔۔۔"اسے کسی حد تک اندازہ تھا کہ ایشال نے فارہ سے کس قسم کی باتیں کی ہوں گی جو وہ اتنا غصے میں تھی۔

"لیکن یہ آپ سب کی بھول ہو گی کہ میں اب فارہ کو چھوڑوں گا۔۔۔اب تو ایسا فارہ بھی چاہے گی تو نہیں چھوڑوں گا۔۔۔"فرہاد کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ آئی تھی۔وہ گاڑی گھماتے ہوئے پہلے سے مطمئین لگا تھا۔

جب فرحت بیگم اٹھیں۔دن کے گیارہ بج رہے تھے۔تھوڑی دیر بعد فہیم بھی اٹھ کر کمرے سے باہر آگیا۔بچے اور ندا سو رہے تھے۔فہیم اور اماں نے ناشتہ ساتھ کیا۔ناشتے کے بعد فرحت بیگم کو موقع ملا۔اور وہ اپنی بھڑاس نکالنے لگیں۔

"دیکھ لو۔۔۔صبح کو نکل گیا اور پیغام چھوڑ کر گیا ہے کہ لیٹ آؤں گا۔۔۔کچھ سمجھ نہیں آتی اس کی۔۔۔"

"اماں آپ کو معلوم تو ہے کمانا آسان کہاں ہے آج کل۔۔۔ایسے ہی محنت کرنی پڑتی ہے۔۔۔"فہیم بھائی نے فرہاد کی سائیڈ لی۔ویسے بھی جانتے تھے اماں ان دونوں کے لیے شروع سے ہی جذباتی تھیں۔

"وہ بات ٹھیک ہے بیٹا۔۔۔لیکن جب یہاں کام نہیں سنبھل رہا تو اسلام آباد جانے کی کیا ضرورت تھی۔۔۔"اماں کی بات میں دم تھا۔

"چلیں اماں جانے دیں۔۔۔"فہیم نے اماں کو ٹھنڈا کرنا چاہا۔

"کیسے جانے دوں۔۔۔اس لڑکی کے ساتھ میں نے دیکھا ہے اسے۔۔۔قسم سے کچھ لمحے تو مجھے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آیا کہ یہ میں کیا دیکھ رہی ہوں۔۔۔جناب اس کو یہاں بازو سے پکڑ کر روک رہے ہیں۔۔۔"اماں ٹھنڈی تو کیا ہوتیں اور ہی بھڑک گئیں۔فہیم نے گہری سانس بھری۔یہ باتیں وہ فون پر بھی کر چکیں تھیں۔

"ایشال کو لے کر گئی تھی ساتھ میری بے عزتی کروادی اس کے سامنے۔۔۔اور ذرا جو اس نے پوچھا ہو۔۔۔بندہ پوچھے تمہارے کزن آئی ہے لاہور سے۔۔۔کوئی اسے گھماؤ کہیں آوٹنگ پر لے کر جاؤ لیکن نہیں مجال ہے اس لڑکے نے اس سے بات بھی ڈھنگ سے کی ہو۔۔۔"فہیم بھائی کی مجبوری تھی اماں کی بات کو خاموشی سے سننا۔اور وہ اس وقت اچھے سامع کا فرض ادا کر رہے تھے۔ورنہ بہت سی باتوں پر انھیں بھی اختلاف تھا۔

"اور جناب فرماتے ہیں کہ فارہ سے شادی کرونگا۔۔۔لو بھلا اب کیا ہوا۔۔۔پہلے تو کہتا تھا شادی ہی نہیں کرنی۔۔۔ایشال پھر بھی اس کی آس پر بیٹھی رہی۔۔۔لیکن اب کہتا ہے فارہ نہیں تو کوئی نہیں۔۔۔"اماں کو سب باتوں میں سب سے زیادہ دکھ اسی بات کا تھا۔بیٹے نے کیا یوٹرن لیا تھا۔

"لیکن اماں ایشال کیوں اب تک اس کا ویٹ کر رہی ہے۔۔۔اس معاملے میں فرہاد کا تو کوئی قصور نہیں ہے۔وہ تو کب کا کلئیر کر چکا ہے یہ سب۔اور ایشال کی شادی کہیں اور کرنے کا بھی کہا تھا اس نے۔۔۔یہاں مجھے ایشال کی سمجھ نہیں آرہی۔۔۔"فہیم بھائی سے یہ بات برداشت نہیں ہوئی اور بول پڑے۔

"ہونہہ۔۔۔کیا مطلب ویٹ کر رہی ہے۔۔۔شکر کرے فرہاد کے اس سے اتنا پیار کرتی ہے اس کے علاوہ کسی کے بارے میں نہیں سوچتی۔۔۔"اماں ذرا جو بات سمجھیں۔ان کی اپنی ہی سوچ تھی۔

"لیکن اماں جب فرہاد ہی راضی نہیں ہے۔تو زبردستی کرنے کا کیا فائدہ۔اس میں آپ کی بھی غلطی ہے آپ نے ایشال کو کیوں نہیں سمجھایا۔"فہیم بھائی نے اماں کو بھی بلیم کیا۔لیکن اس کا کوئی فائدہ کہاں ہونا تھا۔

"تم بھی پاگل ہو گئے ہو کیا نہیں سمجھایا۔۔۔بچی تھوڑی ہے وہ جو میرے ہی سمجھانے پر بیٹھی ہے۔۔"

"بلکل یہی بات فرہاد بھی بچہ نہیں جو آپ کے زبردستی کرنے پر اس سے شادی کرلے گا۔۔۔اسے ایشال سے شادی کرنی ہوتی تو وہ کب کا کر چکا ہوتا۔۔۔اتنی آسان بات کیوں نہیں سمجھ آرہی آپ کو۔۔۔"فہیم بھائی ایک ہی بات سے چڑ گئے۔اتنی آسان بات اماں کو سمجھ نہیں آرہی تھی۔

"تو کیا فارہ کو لے آوں بہو بنا کر۔۔۔"وہی ہوا اماں آگے سے آگ برساتے لہجے میں بولیں۔

"اس میں کیا مضائقہ ہے۔۔۔بابا کی بھی یہی خواہش تھی۔۔۔"فہیم بھائی بھی اپنی بات پر قائم رہے۔

"لو جی میں نے سوچا تھا تم اور میں دونوں مل کر فرہاد کو منالیں گے۔۔۔لیکن تم تو پہلے ہی ہتھیار پھینک چکے ہو۔۔۔"اماں نے اسے کٹیلی نظروں سے دیکھا۔

"اماں جان۔۔۔اپنی ضد کی وجہ سے ہم نے بابا کو کھو دیا ہے۔۔۔اب کیا فرہاد کو کھونا چاہتیں ہیں۔۔۔میں فرہاد کے ساتھ ہوں۔۔۔اگر وہ فارہ کے ساتھ یہ رشتہ بحال رکھنا چاہتا ہے اور اسے نبھانا چاہتا ہے۔۔۔تو مجھے کوئی اعتراض نہیں۔۔اور بہتر ہیں آپ بھی ضد مت کریں۔۔۔فرہاد کی خوشی کے لیے ہی سہی لیکن مان جائیں۔۔۔"آخر میں فہیم نے اماں کو مدبرانداز میں سمجھایا۔اور اٹھ کر چلا گیا۔پیچھے فرحت بیگم پیچ و تاب کھاتیں رہ گئیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

****

فرہاد رات لیٹ اپنے کمرے میں آیا تھا۔اس کے مطابق سب سو چکے تھے۔لیکن فہیم بھائی اس کے انتظار میں جاگ رہے تھے۔کمرے کا دروازہ ناک ہوا تو فرہاد چونکا۔اس وقت تو نوکر بھی مشکل سے ہی ہوتے ہیں۔اس نے دروازہ جا کر کھولا تو فہیم بھائی تھے۔

"بھائی آپ۔۔۔ابھی تک سوئے نہیں۔۔"وہ انھیں دیکھ کر حیران ہعا تھا۔

"نہیں تمہاراویٹ کر رہا تھا۔۔"فہیم بھائی اندر آکر صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولے۔

"خیریت۔۔"فرہاد کا انداز سوالیہ ہوا۔

"ہاں خیریت۔۔۔کہاں بزی ہوتے ہو یار۔۔۔کام کو اتنا سوار کر لیا ہے تم نے۔۔۔"فہیم بھائی نے ہلکے پھلے انداز میں کہا۔

"بس ایسا ہی کچھ آپ بتایئے۔۔۔سب فٹ ہے۔۔"فرہاد بھی ان کے پاس بیٹھ گیا۔

"ہاں سب ٹھیک ہے۔۔۔"

"تم سناؤ۔۔۔کیا سین ہے پھر۔۔"فہیم بھائی نے چھیڑنے کے انداز میں بھنویں اچکائیں۔

"کیا سین ہونا ہے۔۔۔بہت خراب سین ہے۔۔۔اماں نے تو آپ کو کافی کچھ بتا دیا ہو گا اب تک۔۔۔"فرہاد ٹھنڈی آہ بھر کر بولا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"بتایا تو کافی کچھ ہے۔۔۔لیکن مجھے تم سے کچھ اور جاننا ہے۔۔"فہیم بھائی نے کہا تو وہ پوچھنے لگا۔

"اور کیا۔۔۔"

"یہ کہ فارہ کے لیے ایک دم سے اتنی محبت کیسے جاگ گئی جناب کے دل میں۔۔۔"فہیم بھائی کو اس سب معاملے میں صرف یہی الجھن ستا رہی تھی۔

"یہ بات تو مجھے خود نہیں پتا کیسے ہو گیا۔۔۔شاید اسے زیادہ قریب سے دیکھا۔۔۔یا ہمارے بیچ رشتہ ہی ایسا تھا کہ میں اس کے بارے میں سوچنے لگا تھا۔۔۔کافی بار خود کو جھٹلایا۔۔۔اسے ہرٹ کیا۔۔۔لیکن آخر کار قبول ہی کرنا پڑا۔۔۔"فرہاد گہری سانس بھر کر بولتا آخر میں کندھے اچکا گیا۔

"بس ایسے ہو گیا۔۔۔اتنی آسانی سے۔۔۔"وہ حیران ہوئے۔

"یہ آسان کہاں تھا۔۔۔بلکل آسان نہیں تھا۔۔۔جیسے میں اس رشتے کو ختم کرنا چاہتا تھا وہ بھی چاہتی تھی۔۔۔اور چاہتی ہے۔۔۔"فرہاد نے سنجیدگی سے کہا۔

"کیا مطلب۔۔۔فارہ یہ سب نہیں چاہتی۔۔۔میں تو سمجھا تھا اس رشتے کو بحال رکھنے کا فیصلہ تم دونوں کا ہے۔۔۔"فہیم بھائی نے اچنبھے سے اسے دیکھا۔

"وہ بھی یہی چاہتی ہے بس تھوڑی سی انا اس میں بھی ہے۔۔۔اور میں اس کے جذبات کو سمجھتا ہوں۔۔۔اسی لیے تو اس کے رویے پر بجائے غصہ ہونے کے میں اسے تحمل سے منانا چاہ رہا ہوں۔۔۔لیکن ایک بات تو واضح اسے بھی کر دی ہے۔۔۔کہ جو بھی ہو طلاق نہیں ہو سکتی۔۔۔"فرہاد نے ٹھنڈی سانس بھرتے ہوئے کہا۔

فرہاد کو سمجھ نہیں آتی تھی کہ اپنے جذبات وہ کس طرح بتائے کہ اگلے بندے کو سمجھ آجائیں۔۔۔فارہ کو سمجھ آ جائیں۔۔۔اگر اسے اپنی بیوی کے ساتھ رشتہ بنانا ہے اور طلاق نہیں دینی۔۔۔اس میں ایسی کون سی انہونی تھی۔جو کسی کو آسانی سے سمجھ میں نہیں آ رہی تھی۔مانا کہ تب حالات کچھ ایسے تھے جس وجہ سے اس کا رویہ ایسا رہا تھا لیکن یہ بھی تو سمجھنا چاہیے کہ وہ عمل کا رد عمل تھا۔جس پر اسے خود افسوس ہوا تھا۔لیکن فی الحال نا تو فارہ اس چیز کو سمجھ رہی تھی۔اور نا ہی اس کے گھر والے۔

"ٹھیک ہے میرے بھائی زندگی تم نے گزارنی ہے تم بہتر ہر چیز کو سمجھ سکتے ہو۔۔۔میں بس یہی کہوں گا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں۔۔۔کیونکہ تمہارا یہ فیصلہ مجھے بھی پسند آیا ہے۔۔۔اس سے بابا کی روح کو بھی سکون ملے گا۔۔۔آئی ایم ہیپی فار یو اینڈ وشنگ یو گڈ لک۔۔۔لیکن میں یہ بھی جانتا ہوں بیوی کو منانا بہت ہی کوئی مشکل کام ہوتا ہے۔۔۔ماننے کو ایک مسکراہٹ پر بھی مان جاتی ہے نا ماننا ہو تو دنیا کی مہنگی سے مہنگی شے پر بھی نہیں مانتی۔۔۔پھر تب مانتی ہے جب اس کا دل کرتا ہے۔۔۔"فہیم بھائی نے آخر میں اسے شرارتی انداز میں دیکھا۔

"مناتو لوں گا میں۔۔بس جن کاموں میں ٹانگیں پھسائیں ہیں میں نے ان سے نکل جاؤں۔۔۔محترمہ نے تب تک جتنی ایش کرنی ہے کر لے۔۔۔پھر میں نہیں چھوڑنے والا۔۔۔"فرہاد ریلیکس انداز میں بولا۔

"یہ ہوئی نا فرہاد ملک والی بات۔۔۔"فہیم بھائی نے جھوم کر کہا۔گویا پذیرائی کی۔فرہاد کی ان کے انداز پر ہنسی نکلی۔تو فہیم بھائی بھی قہقہہ لگا گئے۔

****

Kitab Nagri

السلام علیکم!

www.kitabnagri.com

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

Kitab Nagri Special

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp No : 0316-7070977

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

اگلے دن آفس میں بابر صاحب نے سب کی میٹنگ کی۔ اور انھیں کمپنی کی پارٹنر شپ کے بارے میں بریفنگ دی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"دیکھا کہا تھا نا میں نے۔۔" ان کی بات پر بسمہ نے ساتھ بیٹھی فارہ سے سرگوشی کی۔

"آج کنٹریکٹ میں سب ڈیٹیلز فائنل ہونے کے بعد کل کمپنی ان کے ساتھ کنٹریکٹ سائن کرلے گی۔۔۔"

"سر فرہاد سر نہیں آئیں گے۔۔۔" یہ سوال مینیجنگ ڈیپارٹمنٹ کے احمد کی جانب سے تھا۔

"وہ لاہور میں کچھ پرسنل وجوہات کی بنا پر مصروف ہیں اگلے ہفتے تک آجائیں گے۔۔۔"بابر صاحب کے جواب نے فارہ کے شک کو مزید گہرا کیا تھا۔یعنی ایشال سہی کہہ رہی تھی۔وہ شادی کر رہے ہیں۔

میٹنگ ختم ہونے کے بعد وہ سب اٹھ کر اپنی اپنی جگہ پر آئے۔کل رات سے اب تک فارہ کو یہی سمجھ آیا کہ وہ اس جاب سے ریزائن ہی کر دے۔سم چینج کرنے سے کچھ سکون ہوا تھا۔تو جاب ختم ہونے سے بھی یقینا بہت حد تک زندگی پر سکون ہو جاتی۔نا آفس ہو گا نا ہی فرہاد سے کوئی رابطہ رہے گا۔اپنی سوچ کو عملی جامہ پہنانے کے لیے وہ ریزیگنیشن لیٹر لکھنے لگی۔جو ہو گا دیکھا جائے گا۔

"یہ کیا ہے مس فارہ۔۔"ہاتھ میں پکڑے لیٹر کو بابر صاحب نے پڑھنے کے بعد حیران نگاہوں سے اسے دیکھا۔جس کی کل پرموشن ہوئی ہو اور وہ اگلے دن آکر استعفی دے پھر حیرانگی تو ہوتی ہے۔

"سر میں یہ جاب جاری نہیں رکھنا چاہتی۔۔۔"فارہ کا لہجہ صاف تھا۔

"لیکن اس کی کوئی خاص وجہ۔۔"بابر صاحب حیران تھے۔

"میں شائد اب اس طرح کام نا کر پاؤں جیسے اس کمپنی کے ورکر کو کرنا چاہیے۔۔۔اور یقینا یہ اس کمپنی کی ساکھ کے لیے بھی ٹھیک نہیں ہو گا۔۔۔جس کی کچھ ذاتی وجوہات بھی ہیں۔۔۔"فارہ اس سوال کا جواب سوچ کر ہی آئی تھی۔جانتی تھی یہ سب پوچھا جائے گا۔سو اس کے لہجے میں کسی قسم کی جھجھک نا تھی۔

"مس فارہ۔۔۔۔استعفی دینے سے پہلے پھر آپ کو رولز کے بارے میں بھی معلوم ہو گا۔۔۔"بابر صاحب اس کی بات پر سر ہلا کر بولے۔

"جی بابر صاحب۔۔۔میں جانتی ھوں کہ استعفی دینے کے بعد بھی مجھے دو مہینے تک کمپنی کے ساتھ ہی کام کرنا ھو گا۔۔۔جو پروجیکٹ میں ہینڈل کر رہی ہوں ان کے مکمل ہونے تک۔۔"فارہ کے کہنے پر انھوں نے لیٹر دراز میں رکھ کر اسے دیکھا۔

"جی بلکل۔۔۔تو آپ اس چیز پر ایگری کرتی ہیں۔۔۔"

"بلکل سر ایگری کرتی ہوں۔۔"

"ٹھیک ہے آپ کا استعفی میں رکھ لیتا ہوں۔۔۔باقی کے ٹرمز فرہاد صاحب کے آنے پر ہی ہو سکے گے۔۔۔"بابر صاحب اس معاملے میں خود کوئی حتمی فیصلہ نہیں کرنا چاہتے تھے۔وہ فرہاد صاحب کا مس فارہ کی جانب واضح جھکاؤ بارہا محسوس کر چکے تھے۔ان کی بات پر فارہ خاموشی سے اٹھ کر روم سے باہر آ گئی۔

وہ نہیں جانتی تھی کہ یہ صحیح ہو گا یا غلط بس وہ اب اس سب سے نکلنا چاہتی تھی۔جس سے اسے سوائے تکلیف کے کچھ حاصل نہیں ہو رہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

****

اگلے دن کمپنی کو نئے پارٹنر نے جوائن کر لیا تھا۔بابر صاحب ان سب کا نئے پارٹنر سلیم نیازی سے تعارف کروا رہے تھے۔فارہ تو نارمل ہی تھی لیکن بسمہ خاصی بدمزہ ہوئی تھی۔

"کیا یار سوچا تھا کوئی ہینڈسم ڈیشنگ باس آئے گا بلکل فرہاد سر جیسا۔۔۔لیکن یہ تو۔۔۔"بسمہ نے برا سا منہ بنا کر بات ادھوری چھوڑ دی۔فارہ نے اس کی سرگوشی پر اسے گھورا۔

"یہ ہیں مس فارہ اکرام اور ان کے ساتھ مس بسمہ نور۔۔۔ یہ دونوں اکاؤنٹس ڈپارٹمنٹ میں ہوتیں ہیں۔۔۔" سلیم نیازی کی نظریں فارہ پر گڑھی تھیں۔ جو رسمی سا مسکرا دوسری جانب دیکھنے لگی تھی۔ اس کے انداز سے صاف ظاہر تھا کہ اس نے سلیم نیازی کو نہیں پہچانا اور نا ہی اس کے نام کی اسے کوئی شناخت ہوئی ہے۔ لیکن سلیم نیازی اسے ایک ہی نگاہ میں پہچان گیا تھا۔ اس کی آنکھوں میں حیرت کے بعد مکاری بھری کامیابی چمکی تھی۔ فارہ اکرام کو اتنے سالوں بعد پالینے کی کامیابی۔ ایک سرور سا اس کے جسم میں دوڑا تھا۔ بابر صاحب آگے افراد سے تعارف کروا رہے تھے۔ تعارف کے بعد انھوں نے پانچ منٹ ایک چھوٹی سی ویلکم تقریر کی سب نے سلیم نیازی کو ویلکم کیا۔ اور اپنے اپنے کام پر واپس گئے۔

"بڑی مایوسی ہوئی یار میں تو سوچ رہی تھی شاید کوئی چانس ہی بن جائے کیا پتا۔۔۔ لیکن خیر۔۔ ہاہ۔۔۔" اپنے کیبن پہنچنے تک بسمہ نے جانے کتنی ٹھنڈی آہیں بھری تھیں۔ فارہ کچھ نہیں بولی بس ہلکا سا مسکائی۔ اور اپنی کرسی پر بیٹھ کر کام کرنے لگی۔ ڈپارٹمنٹ بدلا تھا۔ کام کی نوعیت بھی بدل گئی تھی۔ لیکن دماغ تو کسی اور جانب ہی مصروف تھا۔

کیا واقعی فرہاد شادی کرنے والا تھا۔ وہ سب باتیں جو وہ اس سے کر رہا تھا۔ وہ سب جذبات جو اس کی آنکھیں عیاں کر رہی تھیں۔ سب جھوٹ تھا۔

"کیا واقعی جھوٹ تھا۔۔۔" اس کا دل ڈوبا تھا۔ دل کیا سب کچھ چھوڑ کر کہیں غائب ہو جائے۔ ایسی جگہ چلی جائے جہاں اسے کوئی بھی ڈھونڈ نہ سکے۔

"یار فارہ۔۔کل متین صاحب کی بیٹی کی شادی ہے کیا سوچا ہے پھر۔۔"بسمہ اس کے پاس ٹیبل پر آ کر پوچھ رہی تھی۔وہ سر جھٹک کر اس کی طرف متوجہ ہوئی۔

****

سلیم نیازی بابر صاحب کے جانے کے بعد اونچے اونچے قہقہے لگانے لگا تو منشی حیران رہ گیا۔

"کیا ہوا نیازی صاحب۔۔"

"ہاہاہاہاہا۔۔"اس کے سوال کے جواب میں بھی اس نے قہقہہ لگایا تو منشی اور حیران ہوا۔

"منشی۔۔"ہنسی روک کر وہ بولا۔

"جی۔۔"

"جس کو اتنے عرصے سے ڈھونڈ رہا تھا وہ اتنی آسانی سے مل جائے گی بلکل اندازہ نا تھا۔۔۔اور سونے پر سہاگا وہ بھی اتنے قریب کہ اسے حاصل کرنا چنداں مشکل نہیں لگ رہا۔۔۔"سلیم نیازی کے آنکھوں کے سامنے تو فارہ ہی سمائی تھی۔فارہ کے انداز سے صاف ظاہر تھا کہ اس نے سلیم نیازی کو بلکل نہیں پہچانا۔جس کا اندازہ سلیم نیازی کو ہو گیا تھا۔اور یہ بات اس کے حق میں جا رہی تھی۔

"منشی۔۔۔فارہ اکرام کا سارہ بائیوڈیٹا معلوم کرو۔۔کہاں رہتی ہے کس کے ساتھ رہتی ہے۔۔۔اب سے اس کے ایک ایک پل کی خبر چاہیے مجھے۔۔۔کڑی نگرانی کرو اس کی۔۔۔"سلیم نیازی کا لہجہ حکمیہ تھا۔

"جی جیسا آپ چاہیں گے بلکل ویسا ہی ہو گا۔۔۔لیکن اگر وہ شادی شدہ ہوئی تو۔۔۔"کسی خدشے کے تحت منشی نے سوال کیا۔

"میری بلا سے مجھے وہ صرف ایک رات کے لیے چاہیے۔۔۔صرف ایک رات۔۔۔اس کے بعد ساری زندگی وہ کسی کو منہ دکھانے کے لائق نہیں رہے گی۔۔"سلیم نیازی کے الفاظ اس کے غلیظ ارادوں کا پتہ دے رہے تھے۔

****

سلیم نیازی کے ارادوں سے بے خبر فارہ اس دن آفس واپسی پر بسمہ کے ساتھ شاپنگ سینٹر گئی۔وہاں سے متین صاحب کی بیٹی کے لیے دونوں نے گفٹ خریدے۔دونوں نے لنچ کچھ خاص نہیں کیا تھا۔تو ڈنر بھی باہر کیا۔ڈنر کے بعد فارہ اپنے گھر کے راستے پر اور بسمہ اپنے۔فارہ گھر پہنچی تو آنٹی اور سوہا دونوں واپس آ چکے تھے۔ان سے ملنے اور باتیں کرتے وقت گزرنے کا احساس نا ہوا۔رات گیارہ بجے وہ اٹھ کر اپنے کمرے میں آئی۔فریش ہو کر کپڑے چینج کر کے وہ اپنے لیے چائے بنا کر باہر ٹیرس پر آ گئی۔

خاموشی۔۔اور روات کا سناٹا۔۔خوشگوار سی ہوا۔۔سب کچھ کتنا اچھا تھا۔۔۔پر سکون سا۔۔لیکن سکون میسر نہیں تھا۔۔۔

چہرے پر گہری سوچ کے سائے تو تھے ہی ایک حزن نے بھی اس کے وجود کو لپیٹ رکھا تھا۔جانے کب میری زندگی میں پر سکون دن آئیں گے۔

اگلے دن آفس میں اسے کچھ عجیب سا احساس ہوا۔یوں جیسے اس پر کوئی نظر رکھے ہوئے ہے۔پہلا خیال فرہاد کا آیا تھا۔لیکن وہ تو یہاں تھا نہیں۔اپنا وہم سمجھ کر اس نے سر جھٹکا اور کام میں مصروف ہو گئی۔لیکن پھر بھی الجھن میں رہی۔آج شام شادی پر بھی جانا تھا۔بسمہ اور وہ دونوں اکھٹی جا رہیں تھیں۔فارہ نے تیار ہو کر کیب کروائی اور بسمہ کی طرف گئی۔کیونکہ بسمہ کا گھر راستے میں ہی تھا۔سوہا اور آنٹی کو اس نے شادی پر جانے کا کل ہی بتا دیا تھا۔آج مہندی کا فنکشن تھا۔متین صاحب نے مہندی اور بارات دو دن کا انویٹیشن دیا تھا۔وہ دونوں ہال میں پہنچی تو ان کو متین صاحب کی وائف نے ویلکم کیا۔اور متین صاحب کو آواز دی۔متین صاحب ان کو دیکھ کر خوش ہوئے تھے۔جو ان کے چہرے سے صاف جھلکا تھا۔بسمہ اور فارہ نے گفٹ ان کی وائف کو پکڑانے چاہے لیکن انھوں نے کہا کہ وہ خود ہی دلہن کو دیں۔وہ دونوں دلہن کی جانب بڑھیں۔جو دونوں ہاتھوں میں مہندی لگائے سجی بیٹھی ایک پرفیکٹ مہندی کی دلہن لگ رہی تھی۔فارہ اور بسمہ نے باری باری دلہن کو گفٹ اور مبارکباد دی۔

"یار آفس کا تو کوئی بندہ ہی نظر نہیں آ رہا۔۔"بسمہ کرسی پر بیٹھتی بولی۔

"شاید مہندی لڑکیوں کا فنکشن ہوتا ہے اس لیے۔۔۔کیا پتا کل آئیں۔۔"فارہ کا اندازہ کچھ غلط بھی نا تھا۔

"ہوں ہو سکتا ہے ہم بھی پھر کل ہی آ جاتے۔۔۔۔"بسمہ نے کندھے اچکا کر کہا۔جو ابا فارہ ہال پر نظریں دوڑانے لگی۔مرد اور خواتین کا اکھٹا انتظام تھا۔

"اسلام و علیکم کیسی ہیں آپ۔۔۔"انھیں بیٹھے کچھ دیر گزری ہو گی جب سلیم نیازی ان کی ٹیبل کے پاس آ کر بولا۔فارہ کے علاوہ بسمہ بھی حیران رہ گئی۔

"وعلیکم سلام۔۔ٹھیک۔۔"اس کی مخاطب فارہ تھی تو ناچار اسے جواب دینا پڑا۔فارہ کا انداز محتاط تھا۔سر پر سکارف لیے۔لائیٹ پنک کلر کے ہلکے سے کامدار شلوار قمیض میں بلکل لائیٹ میک اپ کے ساتھ تھی۔سلیم نیازی بڑی بے باکی سے فارہ پر نظریں جمائے ہوئے تھا۔فارہ نے ناگواری سے بسمہ کی جانب نگاہ کی۔بسمہ خود بھی حیران تھی۔اور ان کی حیرانگی اور بڑھی جب وہ ان کی ہی ٹیبل پر بیٹھ گیا تھا۔متین صاحب نے یقیناً نئے باس کو بھی انوائیٹ کیا ہو گا۔لیکن ان کی بلا سے کیا ہو یا نا کیا ہو۔ان کے سر پر کیوں سوار ہو کر بیٹھ گیا ہے۔بسمہ اور فارہ دونوں کو اس کی یہ حرکت بہت ناگوار اور حیران کن گزری تھی۔

"مس فارہ آپ کی فیملی میں کون کون ہے۔۔"سلیم نیازی کا انداز صاف بتا رہا تھا کہ اس کی توجہ کی مرکز صرف فارہ تھی۔اس کی بات پر فارہ نے اپنی ناگواری چھپانی ضروری نہیں سمجھی۔

"پوچھنے کا مقصد۔۔۔"فارہ نے ماتھے پر بل ڈال کر اسے دیکھا۔اس کا انداز اسے بلکل پسند نہیں آیا تھا۔ان کی کون سا اتنی بے تکلفی تھی جس بنا پر وہ یہ سب سوال کر رہا تھا۔اسے تو ابھی آفس جوائن کیے ایک دو دن ہی ہوئے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"لگتا ہے کوئی نہیں ہے آپ کی فیملی میں اکیلی ہیں آپ۔۔۔"اس کے برعکس سلیم نیازی پر سکون تھا۔

"خیال سے رہیے گا آج کل حالات بہت خراب ہیں اور اکیلی لڑکی کے لیے تو ویسے بھی بہت مشکل ہوتا ہے یہ سب۔۔۔"سلیم نیازی اس کی جانب جھک کر سرگوشی میں بولا تھا۔سپیکر کی اونچی آواز میں بجتے گانوں کی وجہ سے اس کی کہی بات صرف فارہ کو ہی سنائی دی تھی۔یا صرف فارہ کو ہی سنانا مقصود تھا۔بسمہ کے کانوں میں چند

الفاظ پڑے تھے۔ لیکن وہ بات نہیں سمجھی تھی۔ لیکن فارہ کی طرح وہ بھی حیران تھی۔ سلیم نیازی کا رویہ ان دونوں کی سمجھ سے باہر تھا۔ اس سے پہلے کہ وہ اسے کوئی تیکھا سا جواب دیتی متین صاحب آ گئے۔

"آیئے سلیم صاحب کھانا لگ گیا ہے۔۔۔" سلیم نیازی متین صاحب کی معیت میں وی آئی پی ٹیبل پر گئے تھے۔ جہاں اور بھی معزز شخصیات براجمان تھیں۔

"یہ کیا تھا۔۔" بسمہ اپنی حیرانگی چھپا نا سکی تھی۔ فارہ خود ششدر تھی۔ آفس میں اتنی کوئی خاص ملاقات اور بات چیت نہیں ہوئی تھی۔ کہ یہ سب آسانی سے ہضم ہو جاتا۔ فارہ کی نظریں سلیم نیازی کی طرف ٹکی تھیں۔ ذہن میں اس کا کہا گیا جملہ بار بار گھوم رہا تھا۔ اسی پل سلیم نیازی نے پلٹ کر فارہ پر نگاہ ڈالی تھی۔ اس کے چہرے پر سجی عجیب سی مسکراہٹ نے فارہ کو خوف زدہ کیا تھا۔

اور اس دن پہلی بار فارہ کو واپس گھر جاتے ہوئے ڈر لگا تھا۔

****

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اس دن فرہاد شام کو ٹائم سے گھر آیا تھا۔ کافی دنوں کے بعد آج مصروفیت کچھ کم تھی۔ تو سوچا گھر والوں کی شکایات دور کی جائیں۔ گھر جاتے ہوئے اس نے سب کے لیے آئس کریم خریدی۔ سب ہال کمرے میں ہی موجود تھے۔ اس نے اونچی آواز میں سلام کیا تو سب جو اپنی اپنی دھن میں مگن تھے چونکے۔

"وعلیکم سلام۔۔۔ آج سورج کہاں سے نکلا تھا لڑکے جو تجھے فرصت مل گئی۔۔۔" اماں نے گھڑی دیکھتے ہوئے اس پر نگاہ ڈالی۔

"بس مل گئی۔۔۔بھابھی آئس کریم نکال لائیں۔۔۔"فرہاد لیپ ٹاپ کا بیگ ٹیبل پر رکھتے ہوئے بولا۔بھابھی شاید کچن میں تھیں۔تو انھیں پکارا۔

"لاؤ مجھے دے دو۔۔۔اور کیسے ہو تم۔۔۔"فرہاد ایشال کو دیکھ کر چونکا تھا۔جو اس کی طرف ہاتھ بڑھائے تھی۔غالباً آئس کریم کا شاپر پکڑنے کے لیے۔

"تمہاری دعاؤں سے بلکل ٹھیک۔۔۔"فرہاد سنبھل چکا تھا۔پر اعتمادی سے اس کی آنکھوں میں دیکھ کر بولا۔ایشال آگے سے مسکرائی اور کچن میں چلی گئی۔فرہاد منہ ہاتھ دھونے واش روم کی جانب بڑھ گیا۔اماں ان دونوں کو بات کرتے دیکھ کر خوش ہوئی تھیں۔اور فہیم نے گہری سانس بھر کر نفی میں سر ہلایا تھا۔

"میں نے فہیم سے کہا ہے کہ اب تمہیں کوئی ضرورت نہیں اسلام آباد جانے کی۔۔۔جب لاہور میں تمہیں کان کھجانے کی فرصت نہیں تو وہاں کام کرنے کی کیا ضرورت ہے۔۔۔"وہ فریش ہو کر آ کر بیٹھا ہی تھا جب اماں بولیں۔سب آئس کریم کے کپ پکڑے کھانے میں مصروف تھے۔صرف فرہاد کا کپ پڑا تھا۔فرہاد نے اماں کو کوئی جواب نا دیا اور کپ اٹھا کر آئس کریم کھانے لگا۔یوں جیسے سنو سب کی کروا پنی۔اور اماں تو روز کوئی نئ بات کرتیں تھیں۔

"اور تم کب آئیں واپس۔۔۔"اس نے آئس کریم کھاتی ایشال پر نظریں گاڑیں۔

"میں پرسوں آئی تھی۔۔۔پتہ چلا کہ فہیم بھائی آئیں ہیں تو ان سے ملنے چلی آئی۔۔"

"اتنی جلدی آگئی اسلام آباد سے۔۔۔حیرت ہے۔۔۔تسلی ہو گئی تھی تمہاری۔۔۔"فرہاد آئس کریم کا خالی کپ ٹیبل پر رکھتا ہوا بولا۔

"کیا مطلب۔۔۔"ایشال اس کی بات کا مطلب واقعی نہیں سمجھی تھی۔جبکہ فرہاد کا اشارہ کس جانب تھا۔وہ سمجھنا کچھ مشکل نہیں تھا۔

"کچھ نہیں۔۔۔چھوڑو۔۔۔"فرہاد نے مسکرا کر اسے دیکھا۔اس کی مسکراہٹ ایشال کو کھٹک رہی تھی۔اور ان دونوں سے الگ اماں ساتھ بیٹھے فہیم بھائی کو الگ ہی ٹھوکے مار رہیں تھیں۔جس پر فہیم بھائی جز بز ہوئے جا رہے تھے۔

"بولو گے تم کچھ۔۔۔"اماں نے فہیم بھائی کو گھور کر دیکھا۔

"میں نہیں آرہا اس سب میں سوری۔۔۔"فہیم بھائی نے اماں کے آگے ہاتھ ہی جوڑ دیئے۔اماں نے اب انھیں سخت قسم کی گھوری سے نوازا۔ندا بھابھی بچوں میں مصروف تھیں۔جو آئس کریم کھا کم رہے تھے اور گرا زیادہ رہے تھے۔

"فرہاد یہ فہیم کہہ رہا تھا۔۔۔اب یہ آیا ہی ہے تو تم اب شادی کر لو۔۔۔پھر بار بار کہاں وقت نکلتا ہے کام چھوڑ کے آنے کے لیے۔۔۔"اماں لاپرواہ سے لہجے میں بولیں۔یوں جیسے فہیم ہی پیچھے پڑا ہو۔فرہاد نے اماں کی بات پر فہیم بھائی کو دیکھا تو وہ نفی میں سر ہلا کر اماں کی جانب اشارہ کرنے لگے۔گویا کہنا چاہ رہے تھے کہ یہ بات اماں نے کی ہے اس سے ان کا کوئی تعلق نہیں۔فرہاد بھی سمجھ گیا۔

"میں تو خود کہہ رہا تھا بھائی کو ویسے بھی ولیمہ ہی کرنا ہے تو کوئی ایک دن ڈیسائیڈ کر لیں آپ لوگ۔۔۔"فرہاد نے سکون سے جواب دیا۔

"ولیمہ نہیں شادی ہو گی۔۔۔اور میری پسند سے ہو گی۔۔۔اس کو تم طلاق بھجواو گے۔۔"وہاں بیٹھے سب افراد کو فرہاد کی بات کا مطلب اچھے سے سمجھ آیا تھا۔اماں واپس اپنی ٹون میں تنک کر بولیں۔ان کی بات پر جہاں ایشال کے دل میں لڈو پھوٹے تھے۔وہاں فرہاد کے ماتھے پر واضح ناگواری کے بل پڑے تھے۔فہیم کا ہاتھ بے اختیار سر پر جا پڑا تھا۔اماں کے ساتھ دماغ کھپانے کا کوئی فائدہ نا ہوا تھا۔

"اور آپ کی پسند کون ہے۔۔۔"فرہاد بھی سیدھا ہوا۔ماتھے پر تیوری ڈال کر پوچھا۔بہت ہو گیا تھا نرم رویہ۔اماں سمجھنے کی ذرا کوشش بھی نہیں کر رہیں تھیں۔پھر وہی رٹ۔۔۔

"تجھے جیسے پتہ نہیں کون ہے میری پسند۔۔۔"اماں نے اسے گھورا۔ایشال جز بز سی ہونے لگی۔ظاہر ہے صاف اشارہ اس کی جانب ہی تھا۔فہیم نے بیگم کو اشارے سے بچوں کو وہاں سے لے جانے کا کہا۔ندا بھی گہری سانس بھرتی بچوں کو لے جانے لگیں۔فہیم کو فرہاد کے رویے سے اندازہ ہو گیا تھا کہ آج معاملہ آر یا پار ہو ہی جانا ہے۔

"نہیں معلوم۔۔۔کیونکہ ایک پسند کو اتنے سالوں پہلے میں منع کر چکا ہوں۔۔۔اگر اتنی کوئی عزت والی ہوتی نا آپ کی پسند تو جتنی بار میں نے اسے منع کیا ہے مڑ کر تھوکے بھی نا مجھ پر۔۔۔"فرہاد کے الفاظ ہی نہیں لہجہ بھی سخت تھا۔ان الفاظ پر اماں ششدر رہ گئیں۔ایشال کا چہرہ خفت سے سرخ پڑا تھا۔

"بولیں۔۔۔اب خاموش کیوں ہیں۔۔۔"اماں کو خاموش دیکھ کر فرہاد بولا۔

"تم کیا سمجھتے ہو یہ سب بکواس کر کے اپنی ہوتی سوتی کو اس گھر میں لے آؤ گے۔۔۔"اماں کے لہجے میں ناگواری اور غصہ تھا۔

"اماں وہ میری زندگی میں آچکی ہے تو ظاہر ہے گھر میں بھی آئے گی اور میں اسے اب خود سے الگ نہیں کر سکتا۔۔۔اور اس بات کو جتنی جلدی سمجھ لیں ہم سب کے حق میں بہتر ہے۔۔۔"فرہاد کا انداز دوٹوک تھا۔اس کی بات پر اماں کو حیرانگی سے بھرپور جھٹکا لگا تھا۔اور ایشال نے پہلو بدلا تھا۔فہیم خاموشی سے یہ سب دیکھ اور سن رہے تھے۔

"یعنی تم اپنی ماں کے خلاف جا کر اسے اس گھر میں لے کر آؤ گے۔۔۔مت بھولو یہ گھر میرا ہے یہاں وہی ہو گا جو میں چاہوں گی۔۔"فرہاد کے دیئے گئے جھٹکے سے نکل کر وہ بولیں تھیں۔ان کے ذہن میں اب بھی یہ بات تھی فرہاد جو بھی کہتا رہے لیکن آخر میں ان کی فرمانبرداری ہی کرے گا۔کسی بھی طرح وہ فرہاد کو جذباتیت میں لے آئے گیں پھر ہو گا وہی جو وہ چاہتیں ہیں۔لیکن یہ معاملہ اتنا آسان ثابت نہیں ہو رہا تھا۔فرہاد تو بلکل الگ ہی ٹون میں تھا۔

"جانتا ہوں یہ گھر آپ کا ہے اماں۔۔۔اپنے گھر رکھ لوں گا اسے۔۔۔اگر آپ نا مانیں تو میں خود بھی چلا جاؤں گا۔۔۔اب یہ آپ پر ہے کہ آپ میرے لیے کیا راستہ چھوڑتی ہیں۔۔"فرہاد کہتے ہوئے وہاں سے نکل گیا تھا۔اماں کو ششدر چھوڑ کر۔۔۔ایشال کو بھی اس جواب کی ہرگز امید نا تھی۔بلکہ کسی کو بھی نہیں۔سب جانتے تھے کہ فرہاد اپنی ماں کے لیے کچھ بھی کر سکتا ہے۔اور اس وقت سے تو اور بھی پرواہ کرتا تھا جب سے بیمار ہوئیں تھیں۔لیکن فرہاد نے سب کی امیدوں اور اندازوں کو غلط ثابت کر دیا تھا۔وہ بھی اس لڑکی کے لیے جس کا کسی کے وہم و گمان میں بھی نا تھا۔

Kitab Nagri Special

اس کے جانے کے بعد اماں نے فہیم کو ناراض انداز میں دیکھا۔تو فہیم بے چارگی سے گہری سانس بھر کر رہ گیا۔کیونکہ فرہاد خود تو جا چکا تھا۔اب اماں کا سارا غصہ اور چڑ فہیم کو ہی سہنی پڑنی تھی۔

* *

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp No : 0316-7070977

انتباہ:اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

فارہ کی زندگی میں دو دن اگر فرہاد کی غیر موجودگی میں کچھ اچھے ہوئے تھے۔ صرف کچھ اچھے بلکل اچھے نہیں کیونکہ وہ جتنی بھی مصروف ہوتی یا اپنا دھیان بٹاتی۔ پھر بھی ذہن فرہاد کی کوئی نا کوئی بات ڈھونڈ لاتا تھا۔ لیکن اس سب کے باوجود وہ کچھ ٹھیک تھی۔ آفس جا رہی تھی۔ نارمل روٹین شروع ہو رہی تھی۔ شاید سب اور اچھا اور بہتر ہو جاتا کہ دو باتوں نے اسے پھر ڈسٹرب کرنا شروع کر دیا۔

پہلی بات تو سلیم نیازی سے متعلق تھی۔ فارہ نے اپنا ذہن بہت دوڑایا لیکن اسے بلکل یاد نہیں آیا کہ اس نے اس انسان کو کہیں دیکھا ہو یا کسی بھی قسم کی کوئی ملاقات ہوئی ہو۔ اسے کچھ یاد نہیں آیا تھا۔ لیکن اس کا رویہ مسلسل اس بات کی عکاسی کر رہا تھا کہ وہ اسے جانتا ہے۔ اس دن مہندی پر اس نے جو کہا وہ ہر گز نظر انداز کرنے والا نہیں تھا۔ اگلے دن بارات پر اس نے اس سے بات کرنے کی کوشش نہیں کی لیکن اس کی نظریں ہمہ وقت فارہ کو خود پر جمیں محسوس ہوئیں۔ اور جب بھی اس کی طرف نگاہ کی وہ اس کی جانب ہی دیکھ رہا ہوتا تھا۔ یہ بات فارہ کی پریشانی کو بڑھا رہی تھی۔ بلاوجہ کوئی ایسا کیوں کرے گا۔ اس نے ایک ایسی لائف گزاری تھی جس میں اسے ایسا بہت کچھ برداشت کرنا پڑا تھا۔ یہ معاشرہ مردوں کا ہے۔ وہ اچھے سے جانتی تھی۔ اور اس معاشرے میں ایسے مردوں سے بچ کر نکلنا جانتی بھی تھی۔ اور اچھے سے بچ بھی نکلتی تھی۔

ندیم ملک کی وفات کے بعد وہ سیدھا اپنی ہاسٹل والی فرینڈ کے پاس گئی تھی۔ اسی کی توسط سے ہی فارہ کو اسلام آباد میں جاب ملی تھی۔ بہت معمولی جاب۔ محنت زیادہ تھی۔ لیکن وہ زندگی میں آنے والے بہت سی مشکلوں

سے لڑی تھی اور آج جہاں تھی اپنی محنت سے تھی۔ دیکھنے میں یہ بہت پر سکون زندگی لگتی تھی لیکن تھی نہیں۔ جس پر بیتتی ہے وہی جانتا ہے۔ لیکن پھر بھی اسے اس قسم کے مسائل کا سامنا نہیں تھا جو اسے اب ہو رہے تھے۔ سہی کہتے ہیں رشتے کمزور کرتے ہیں تکلیف دیتے ہیں اور فارہ کو بھی جب اتنے سالوں بعد کوئی رشتہ ملا تھا وہ تکلیف میں ہی تھی۔

اور اب سلیم نیازی کے ارادے اسے کچھ اور ہی لگ رہے تھے۔ لیکن وہ کچھ نہیں کر سکتی تھی۔ ریزائن تو وہ کر چکی تھی۔ صرف کچھ وقت ہی تو نکالنا تھا۔ اور اب فارہ کا ارادہ تھا کہ اس سب کے بعد کہیں اور چلی جائے کسی کو بھی بتائے بغیر ایسی جگہ چلی جائے جہاں کوئی اس کو نا جانتا ہو۔ سو فی الحال سلیم نیازی کو اگنور کر رہی تھی۔ آفس میں بھی اس کی حرکات کو نظر انداز کرنا ہی ضروری سمجھا۔ کیونکہ یہ تو وہ جان گئی تھی کہ سلیم نیازی ایسا مرد تھا کہ اگر وہ اس سے کسی بھی قسم کی باز پرس کرتی ہے تو وہ الٹا اس کے ساتھ بات کو اور بڑھائے گا پھر چاہے اس کے لیے وہ کوئی بھی طریقہ اختیار کرے۔ اور اسی بات سے پہلو بچاتے ہوئے وہ سلیم نیازی کی ہر حرکت کو نظر انداز کرنے پر مجبور تھی۔

خیر یہ تو ایک بات تھی دوسری بات جس نے اسے کچھ حیران اور پریشان کیا۔ وہ تھا آنٹی اور سوہا کا رویہ۔ جس دن وہ آئے وہ ان سے ملی۔ وہ بلکل ٹھیک تھیں۔ نارمل بات کر رہیں تھیں جیسے کرتیں تھیں۔ اگلے ایک دو دن فارہ شادی میں بھی مصروف رہی جس وجہ سے صرف سلام دعا تک ہی بات ہوئی۔ لیکن پھر بھی فارہ کو ان کا سرد انداز محسوس ہوا۔ اس نے اپنی غلط فہمی سمجھ کر اس خیال کو جھٹکا۔ لیکن نہیں یہ غلط فہمی نہیں تھی۔ آنٹی اور سوہا کا رویہ واقعی میں بدل چکا تھا۔

وہ شادی سے فری ہو چکی تھی۔ آفس کی روٹین پھر شروع تھی۔ اس دن آفس سے واپسی پر وہ بجائے اوپر جانے کے سوہا کو آواز دیتی گرل کا دروازہ کھولتی اندر چلی گئی۔ اس کے آواز دینے پر سوہا کمرے سے باہر آئی تھی۔

"کیسی ہو۔۔۔"فارہ نے اسے مسکرا کر دیکھا۔

"ٹھیک۔۔۔"سوہا نے مسکرائے بغیر جواب دیا۔

"اچھا آنٹی کیسی ہیں۔۔ کیا کر رہیں ہیں۔۔۔"فارہ اس کا سرد انداز محسوس کر چکی تھی لیکن پھر بھی مسکرا کر پوچھنے لگی۔

"امی ساتھ والی آنٹی کے گھر گئیں ہیں۔۔۔"

"اچھا۔۔۔میں نے سوچا جب سے تم آئی ہو تفصیل سے بات ہی نہیں ہوئی۔۔۔ چلو آج باہر چلتے ہیں آئس کریم کھانے انجوئے کریں گے۔۔۔"فارہ کا خود کا بلکل موڈ نا تھا۔ لیکن صرف سوہا کا موڈ بحال کرنے کے لیے وہ اسے کہہ رہی تھی۔ وہ جانتی تھی کہ آئس کریم اس کی کمزوری ہے اس پر سوہا بلکل مان جائے گی۔ لیکن سوہا کے جواب نے اسے حیران کیا تھا۔

"سوری میں تمہارے ساتھ کہیں جانا نہیں چاہتی۔۔۔اور پلیز فارہ میں بزی ہوں مجھے کام ہے جو مجھے ابھی کرنا ہے۔۔۔"اس کی بات پر فارہ کے چہرے کے تاثرات واضح بدلے تھے۔ لیکن سوہا کا انداز سرد ہی رہا۔ اس کے سرد انداز کی وجہ سے فارہ کی اس سے مزید کچھ پوچھنے کی ہمت نا ہوئی۔ اس سے پہلے وہ اٹھ کر باہر جاتی سوہا نے کمرے میں جا کر کمرے کا دروازہ زور دار آواز میں بند کیا تھا۔ فارہ ششدر سی بند دروازے کو دیکھتی رہ گئی۔ کچھ لمحوں بعد وہ مرے قدموں سے اٹھی تھی۔ ذہن میں شور سا مچ چکا تھا۔ سوہا کے رویے پر دل مضطرب ہو گیا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

تھا۔وہ باہر نکل کر سیڑھیوں کی جانب بڑھ اور ابھی دو سٹیپ ہی چڑھی ہو گی کہ دروازہ کھلا اور آنٹی اندر آئیں۔فارہ رک کر انھیں دیکھنے لگی۔شاید وہ کوئی بات کریں۔لیکن اس پر نظر پڑتے ہی واضح ناگواری ان کے چہرے پر پھیلی تھی۔انھوں نے ایک نگاہ اس پر ڈالی پھر گرل کا دروازہ کھولتی اندر چلیں گئیں۔فارہ کو ان کی نگاہ میں عجیب سی نفرت ناگواری سی محسوس ہوئی۔اس نئی کہانی کا سر اتلاشتے ہوئے اپنا ذہن گھماتے ہوئے وہ مرے مرے قدموں سے اپنے کمرے میں گئی تھی۔

اس نئی بے چینی اور پریشانی نے فارہ کو سب بھلا دیا۔ساری رات آنکھوں میں کٹی نیند نا آئی۔سوہا اور آنٹی کا رویہ جیسے ذہن میں گڑھ گیا تھا۔اس نے بہت سوچا لیکن کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا۔اپنی کوئی ایسی بات یا حرکت سمجھ میں نہیں آرہی تھی جو ان کے اس قدر سرد رویے کا باعث بن سکتی ہے۔خیر کسی بھی طرح رات گزر ہی گئی۔اور صبح وہ تیار ہو کر آفس جانے لگی۔آفس میں وہی روٹین کا کام تھا۔لیکن ذہن مضطرب تھا۔دل و دماغ سے وہ سب نہیں جا رہا تھا۔جو بے توجہی کا باعث بنا اور نتیجہ کام میں غلطی کی صورت نکلا۔وہ فائل تیار کر کے بابر صاحب کو بھیج چکی تھی۔فائل پہنچنے کے دس منٹ بعد ہی انھوں نے اسے بلا لیا۔ان کے کمرے میں گئی تو سلیم نیازی بھی وہیں موجود تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"مس فارہ کیا آپ نے فائل دیکھی ہے غور سے۔۔۔"اس کے کرسی پر بیٹھتے ہی وہ بولے۔

"جی سر۔۔"فارہ کے انداز میں الجھن تھی۔

"اچھا اگر دیکھی ہے تو یہ کیا ہے۔۔۔"بابر صاحب نے فائل اس کے آگے رکھی اور جہاں لال مار کر سے گول دائرہ لگایا تھا اپنی انگلی رکھی۔فارہ فائل اٹھا کر دیکھنے لگی اور غلطی کا احساس ہوتے ہی اس نے بے اختیار شرمندگی کے باعث نچلا ہونٹ دانتوں میں دبایا۔

"معلوم ہوا۔۔۔"بابر صاحب اس کے چہرے پر شرمندگی دیکھ چکے تھے سو لہجہ نرم ہی رکھا۔

"جی۔۔۔سوری سر میں ٹھیک کرتی ہوں اسے۔۔۔"فارہ کا لہجہ شرمندگی کے باعث دھیما تھا۔

"اوکے۔۔۔لیکن مزید کوئی غلطی نہیں ہونی چاہیے۔۔۔آپ جانتیں ہیں نا کہ ایسی غلطیاں کمپنی کو گہرا نقصان بھی پہنچا سکتیں ہیں۔۔۔"بابر صاحب نے اسے باور کروایا۔

"جی سر۔۔"فارہ بجھے انداز میں کہتی فائل پکڑتی باہر نکل گئی۔سلیم نیازی کی نظریں اس کے پیچھے تک گئیں تھیں۔

"بابر صاحب آپ نے انھیں چھوڑ کیوں دیا۔۔۔"سلیم نیازی کو ان کا نرم رویہ ایک آنکھ نا بھایا تھا۔

"مطلب میں کیا کہتا مزید۔۔۔ویسے بھی مس فارہ بہت کم ایسی غلطی کرتی ہیں۔۔۔اور جسے احساس ہو جائے اسے مزید شرمندہ کرنا بے وقوفی ہوتی ہے۔۔۔"بابر صاحب اپنے مخصوص انداز میں بولے۔سلیم نیازی متفق تو نہیں تھا۔لیکن خاموش ہو گیا۔کیونکہ فی الحال خاموشی مجبوری تھی۔وہ اٹھا اور بابر صاحب کو اپنے روم میں جانے کا کہہ کر باہر نکل گیا۔لیکن اپنے کمرے میں جانے کی بجائے سیدھا فارہ کے ٹیبل پر گیا تھا۔فارہ جو فائل کو نئے سرے سے تیار کر رہی تھی اس کی آمد سے بے خبر رہی۔چونکی اس وقت جب وہ اس سے کچھ فاصلے پر

رکھی کرسی پر بیٹھا تھا۔پر موشن کے بعد فارہ کو ایک الگ کیبن مل چکا تھا۔کام کی نوعیت بدل گئی تھی۔اور کام بھی بڑھ گیا تھا۔

"آپ۔۔۔"اس کی موجودگی محسوس کر کے فارہ نے ناگواری سے اسے دیکھا۔

"ہاں میں۔۔۔"سلیم نیازی اس کے صبیح چہرے پر نظریں گاڑ کر بولا۔وہ پہلے ہی نزدیک رکھی کرسی پر بیٹھا تھا۔اور بولتے ہوئے مزید آگے ہوا تھا۔اس کی نزدیک ہونے کی کوشش پر فارہ نے بے اختیار اپنی کرسی پیچھے کی جانب کی۔اور اس کی حرکت پر غصے سے اسے دیکھا۔

"یہ کیا حرکت ہے۔۔۔"فارہ اچھے سے جانتی تھی۔وہ ایک باس کی حیثیت سے اسے صرف زچ کرنے آیا تھا۔آفس کے امور میں ابھی تک اس کا کوئی عمل دخل نا تھا۔وہ صرف ابھی سب کچھ دیکھ رہا تھا۔آبزرو کر رہا تھا۔جیسے ہی معاملات کی سوج بوجھ ہوتی تو کمپنی کے آدھے معاملات اس کے ہینڈ آور آجانے تھے۔یہ سب باتیں بابر صاحب انھیں بتا چکے تھے۔سو ابھی کسی بھی آفس ورکر کے پاس جانے کی اس کے پاس کوئی تک نا بنتی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"اپنے باس سے اس لہجے میں بات کرتی ہو۔۔۔"وہ فارہ کا بازو اپنی گرفت میں لیتا اس کی کرسی اپنے پاس کر گیا۔گرفت اور لہجے دونوں سخت تھے۔فارہ اس کے انداز پر ڈری تھی۔لیکن اس کے سامنے ظاہر نا کیا۔

"مجھے اپنے دوسرے باس کی طرح مت سمجھنا۔۔۔میں ملازموں کو ان کی اوقات میں رکھنا اچھے سے جانتا ہوں۔۔"سلیم نیازی تضحیک آمیز انداز میں بول رہا تھا۔

"ملازم ہوں تمہارے باپ کی نوکر نہیں۔۔۔ چھوڑو میرا ہاتھ ورنہ میں شور مچا کر اکٹھا کر لوں گی ابھی سب کو۔۔۔"فارہ اس کی حرکت پر بلبلائی تھی۔

"کرو شور۔۔۔ بلاؤ جس کو بلانا ہے۔۔۔ میں بھی دیکھتا ہوں کون آتا ہے تیرے لیے۔۔۔"سلیم نیازی کمینگی سے کہتا ہوا مسکرایا۔فارہ کو اس سے اس قدر بدتمیزی کی بلکل امید نا تھی۔اس کا لہجہ اور انداز دونوں میں حکارت بھری تھی۔

"چھوڑو میرا بازو۔۔۔ میں تمہیں نہیں جانتی کیوں کر رہے تم میرے ساتھ یہ سب۔۔۔"فارہ نے پورا زور لگا کر اپنا بازو اس کی گرفت سے نکالا تھا۔بازو نکلتے ہی وہ اپنی کرسی سے اٹھ کر پیچھے ہوتی ہوئی غصے سے بولی تھی۔

"ہاہاہا۔۔۔ تم جانتی ہو مجھے بہت قریبی رشتہ ہے تمہارے ساتھ میرا۔۔۔"وہ بہت برا لگا تھا ہنستے ہوئے۔

"کیسا رشتہ۔۔۔ کون ہو تم۔۔۔"فارہ کا دل کیا اس گھٹیا انسان کا منہ ہی نوچ لے۔

"تمہاری ماں کے شوہر کا بھائی ہوں بھول گئی ہو۔۔۔"اپنی کرسی سے اٹھتا ہوا وہ ایک قدم اس کی جانب بڑھا کر بولا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ویسے غلطی تمہاری نہیں ایک چھوٹی سی ملاقات ہوئی تھی ہماری وہ شاید تم بھول چکی ہو۔۔۔ یاد کرو جب آفس سے جاتے ہوئے ایک گاڑی نے تمہیں روکا تھا اور اس دن میں تمہیں لے جانے ہی والا تھا کہ جانے کہاں سے وہ لڑکے آ گئے تھے اور تم بچ گئیں تھیں۔۔۔"اس نے یاد دلایا تھا اور فارہ کو وہ واقعہ یاد آ گیا تھا۔جس کے بعد وہ ندیم ملک کے گھر گئی تھی اور پھر وہیں رہی تھی۔فارہ کو سب یاد تھا لیکن بعد میں اتنے واقعات ہوئے کہ وہ اس وقت سلیم نیازی کو بھول گئی تھی۔اور بعد میں بھی اسے دیکھنے کے بعد وہ اسے پہچان نا پائی تھی۔

"تب بچ گئیں تھیں۔۔۔اب نہیں بچو گی۔۔۔سب معلوم کروا چکا ہوں تمہارے متعلق سب۔۔۔اکیلی رہتی ہو۔۔۔کسی سے کوئی رابطہ نہیں۔۔۔میرا کام تو اب پہلے کی نسبت بہت آسان ہے۔۔۔"وہ اس کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا۔فارہ اس کے ناپاک ارداوں کی جھلک اس کے انداز اور الفاظ میں آسانی سے بھانپ گئی تھی۔

"چلو میں تمہیں ایک آفر دیتا ہوں۔۔۔تم خود ہی میرے پاس آجاؤ۔۔۔شاید پھر تمہیں میں کچھ رعایت دے سکوں۔۔۔سوچ لو۔۔۔مجھے کوئی خاص جلدی نہیں ہے۔۔۔سکون سے فیصلہ کرو۔۔۔"مکروہ مسکراہٹ چہرے پر سجائے اسے کہتا ہوا بے باک انداز میں اسے دیکھتا وہ اس کے کیبن سے باہر نکل گیا تھا۔پیچھے فارہ کرسی پر گرنے کے سے انداز میں بیٹھی تھی۔سر دونوں ہاتھوں میں تھاما تھا۔یہ ہونا باقی تھا۔زندگی میں سکون کیوں نہیں مل رہا تھا۔

کیوں۔۔۔اس نے دونوں ہاتھوں سے اپنے سر کے بال زور سے بھینچے تھے۔

****

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

Kitab Nagri Special

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp No : 0316-7070977

انتباہ:اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

"فہیم بھائی خیریت آپ نے مجھے یہاں بلایا۔۔۔"ایشال نے فہیم کے سامنے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔وہ دونوں اس وقت ایک ریسٹورینٹ میں تھے۔فہیم بھائی نے کال کر کے اسے یہاں بلایا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ہوں خیریت ہے تم سے کچھ بات کرنی تھی۔۔۔"

"کیسی بات۔۔"ایشال نے ان کے چہرے سے اندازہ لگانا چاہا لیکن کچھ جان نا سکی۔وہ بلکل نارمل تھے۔

"کرتے ہیں بات بھی پہلے بتاؤ کیا کھاؤ گی۔۔"فہیم نے مسکرا کر اسے دیکھا۔

"کچھ نہیں۔۔۔میں کھانا کھالیا تھا جب آپ کی کال آئی۔۔۔"ایشال کی بھوک ویسے ہی مر گئی تھی۔کہ جانے فہیم نے کون سی بات کے لیے اسے یہاں بلایا تھا۔

"چلو آئس کریم منگوا لیتے ہیں۔۔"فہیم نے کہہ کر ویٹر کو آواز دی اور آرڈر دیا۔

"گھر میں سب کیسے ہیں۔۔"ایشال کا انداز جھجھکتا ہوا تھا۔اس دن کے بعد اس نے دوبارہ خالہ کو کال نہیں کی تھی ناہی گھر گئی تھی۔

"بس ایسے ہی ہیں۔۔۔اماں ناراض ہیں اور فرہاد بھی اس بار کافی خفا ہے۔۔دیکھو کیا ہوتا ہے۔۔"فہیم گہری سانس بھر کر بولے۔

"فرہاد کو ایسا نہیں کہنا چاہیے تھا۔۔۔خالہ جان کتنا ہرٹ ہوئیں ہیں۔۔۔"ایشال نے لہجے میں افسوس بھر کر کہا۔

"خالہ جان کی فکر ہو رہی ہے تو اپنے بابا کی بھی ہونی چاہیے فکر۔۔۔"فہیم نے کہتے ہوئے اپنی نظریں اس پر جمائیں۔

"کیا مطلب۔۔۔"ان کی بات پر وہ چونک کر انھیں دیکھنے لگی۔

"مطلب کہ تمہارے بابا بھی تو تمہاری وجہ سے اتنا ہرٹ ہو رہے ہیں اتنے عرصے سے۔۔۔"

"تمہاری وجہ سے وہ کتنا پریشان ہیں اندازہ ہو گا ہی تمہیں۔۔۔ہے نا۔۔۔"اسے خاموش دیکھ کر فہیم بولے۔

"بابا نے آپ سے کچھ کہا ہے۔۔۔"چند سیکنڈ بعد ایشال نے یہ سوال کیا تھا۔

"ہوں بہت کچھ کہا ہے اور مجھے بہت دکھ ہوا ان کی فکر دیکھ کر۔۔۔"فہیم کا ارادہ اس سے کچھ چھپانے کا نہیں تھا۔وہ اسے صاف صاف یہ واضح کر دینا چاہتے تھے کہ وہ ایک غلط راہ کی مسافر ہے۔

"میں نے بابا سے کہا بھی ہے میری فکر مت کریں لیکن۔۔۔"ایشال کے انداز میں تھوڑی سی ناگواری جھلکی تھی۔

"لیکن وہ تمہارے باپ ہیں اور کوئی باپ اپنی بیٹی کو اپنی زندگی خراب کرتے دیکھ کر خوش نہیں ہو سکتا۔۔۔میری بھی بیٹی ہے اور میں سمجھ سکتا ہوں ان کی فکر اور پریشانی۔۔۔"فہیم نے اس کی بات بیچ میں ہی کاٹ دی۔انداز سمجھانے والا تھا۔

"مجھے شادی نہیں کرنی۔۔"وہ خفا انداز میں انھیں دیکھ کر بولی۔

"کیوں۔۔۔کس کے لیے تم یہ سب کر رہی ہو۔۔۔"فہیم نے سوالیہ انداز میں اسے دیکھا۔

"کسی کے لیے نہیں۔۔"ایشال نے نظریں چرائی تھیں۔

"تم یہ سب فرہاد کے لیے کر رہی ہو لیکن میں تمہیں بتا دوں کہ فرہاد کی زندگی میں تمہاری ایک کزن کے علاوہ اب کوئی اہمیت نہیں ہے۔۔۔وہ فارہ سے محبت کرتا ہے اور اسے صرف یہ فکر ہے کہ فارہ کو اس کی محبت کا اعتبار آجائے بس۔۔۔وہ صرف فارہ کو سوچتا ہے۔۔۔اور باقی سب کچھ بھول چکا ہے۔۔۔"فہیم بھائی نے اسے سچ دکھانا چاہا۔

"اور فارہ کبھی اس کا یقین نہیں کرے گی۔۔۔تب تو وہ پلٹے گا۔۔۔اور میرے بارے میں سوچے گا۔۔۔"ایشال اب بھی پر امید تھی۔

"تمہیں لگتا ہے کہ وہ اسے یقین دلائے بغیر ہار مان جائے گا۔۔۔میرا بھائی ہے وہ۔۔۔میں اچھے سے جانتا ہوں اسے۔۔۔اگر اس نے کہا ہے کہ اسے فارہ کے ساتھ رہنا ہے تو وہ اس کے ساتھ رہے گا چاہے اس کے لیے کچھ بھی کرنا پڑے اسے۔۔۔"فہیم بھائی نے اسے دیکھا۔

"فارہ کبھی نہیں مانے گی۔۔۔"ایشال نے جو باتیں فارہ سے کی تھیں وہ جانتی تھی کہ فارہ اب فرہاد کی کبھی شکل بھی نہیں دیکھے گی اور اس بات پر وہ بہت پر امید تھی۔سو وہ یہ بات بہت وثوق سے کر رہی تھی۔

"تم یہ بات کیسے کہہ رہی ہو۔۔۔اور وہ اتنے یقین کے ساتھ۔۔۔"فہیم بھائی اس کے دوبارہ وہی بات کرنے پر چونکے تھے۔

"ویسے ہی۔۔۔کیونکہ خالہ جان کبھی اسے بہو کی حیثیت سے قبول نہیں کریں گی۔اور فارہ کبھی اکیلے فرہاد کو قبول نہیں کرے گی۔۔۔اگر وہ مانی بھی تو وہ چاہے گی کہ سب اسے ایکسپٹ کریں۔۔۔اور آپ بھی جانتے ہیں ایسا ہونا بہت مشکل ہے۔۔۔شاید ناممکن۔۔۔"ایشال نے بات تو گھما کر کی تھی۔لیکن درست کی تھی۔یہ پہلو بھی صحیح تھا۔

"خیر یہ اماں، فرہاد اور فارہ کا معاملہ ہے۔۔۔وہ خود ہی حل کر لیں گے۔۔۔تم اپنا بتاؤ۔۔۔طارق انکل کی کچھ فکر ہے یا نہیں۔۔۔یا ساری فکریں خالہ جان کے گھر کی ہی پال رکھیں ہیں۔۔۔"فہیم کا انداز سخت ہوا تھا۔

"بابا سے بات کر لوں گی میں۔۔۔"ایشال اب بھی جانے کس دنیا میں تھی۔

"فرہاد نے جب اتنے سال پہلے تم سے شادی سے منع کیا۔۔۔اس وقت میں نے اسے بہت سمجھایا۔۔۔اس وقت فارہ کہیں نہیں تھی۔۔۔اگر تم دونوں کا رشتہ اتنا مضبوط ہوتا۔۔۔تم دونوں کے درمیان سچی محبت ہوتی۔۔۔تو فرہاد اس وقت یہ رشتہ کبھی ختم نہیں کرنا چاہے جو بھی ہو جاتا۔۔۔لیکن اس نے کیا۔۔۔صرف تم کو مزید دکھ سے بچانے کے لیے۔۔۔اس وقت مجھے بھی اس کا فیصلہ پسند نہیں آیا تھا۔لیکن اب سوچتا ہوں وہ ایک درست فیصلہ تھا۔وہ شادی کر چکا تھا۔تم سے شادی کر بھی لیتا تو تم دونوں شاید خوش نا رہ پاتے۔ایک ناگوار اور بری شادی کے تجربے سے اس نے تمہیں بچایا۔۔۔یہ بات میری سمجھ میں آ رہی ہے۔۔۔تمہارے بابا بھی سمجھ چکے ہیں نہیں سمجھ رہے تو صرف تم اور اماں۔۔۔۔"اس کی بات پر فہیم بھائی کو غصہ آ گیا۔وہ ایک ایک لفظ پر زور دے کر بولے تھے۔

"لیکن اماں کا اس میں کچھ نقصان نہیں ہو گا۔۔۔ماں ہیں وہ کتنی دیر نہیں بلائیں گی فرہاد کو۔۔۔فرہاد بھی جانتا ہے اور میں بھی کہ وہ ہم دونوں سے زیادہ دیر خفا نہیں رہ سکتیں۔۔۔۔تو نقصان صرف اور صرف تمہارا ہو رہا ہے اور تمہارے دکھ میں تمہارے بابا کی کیا حالت ہے تم جانتی ہی ہو۔۔۔جس کی ذمہ دار صرف اور صرف تم ہو۔۔۔اگر تم اس وقت شادی کے لیے مان جاتی جس وقت فرہاد نے منع کیا تھا۔۔۔تو میں قسم کھا کر کہتا ہوں تم اپنی زندگی میں اتنی خوش ہوتی کہ پچھلا سب تمہیں صرف ایک بے وقوفی سے زیادہ کچھ نا لگتا۔۔۔۔"فہیم اسے آئینہ دکھا رہے تھے۔

"لیکن تم صرف بے وقوفیاں ہی کر رہی ہو۔۔۔اور مزید کر رہی ہو۔۔۔تمہارے بابا اگر تمہیں ذرا سے بھی عزیز ہیں تو اب انھیں مزید دکھ دینے کی بجائے ان کی بات مان لو اور جہاں کہتے ہیں شادی کر لو۔۔۔اور اگر تم انھیں اس دکھ سے مار دینا چاہتی ہو تو کرتی رہو وہی جو کر رہی ہو۔۔۔"فہیم بھائی اپنی بھڑاس نکال کر خاموش ہو چکے

تھے۔ایشال کی نظریں ٹیبل پر جمیں تھیں چہرہ ضبط کی شدت سے سرخ تھا۔آئس کریم پگل چکی تھی۔فہیم اندازہ نا کر سکے کہ ان کی باتوں کا اس پر کچھ اثر ہوا بھی ہے یا یونہی بے کار گئی ہیں۔

"دیکھو ایشال تم میری بہن ہو۔۔۔تمہاری نادانی صرف تمہاری زندگی خراب کر رہی ہے اور کچھ نہیں۔۔۔جب کوشش کرنے سے بھی حالات تمہارے حق میں نہیں ہو رہے تو فیصلہ اللہ کے ہاتھ چھوڑ دو۔۔۔مجھے یقین ہے کہ اس سے تم سکون میں آجاؤ گی۔۔۔"فہیم بھائی نے اس کا ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں میں لے کر پیار سے کہا۔ایشال کی آنکھوں سے آنسو نکل کر ان کی ہاتھ کی پشت پر گرا تھا۔وہ گہری سانس بھر کر اپنی جگہ سے اٹھے اور اس کی ساتھ والی کرسی پر جا بیٹھے۔اور اسے اپنے ساتھ لگایا۔

"بیٹا۔۔۔جب ہم ایک چیز کے لیے اتنے ہاتھ پاؤں مارے اور وہ پھر بھی ہماری دسترس میں نا آئے تو وہ ہمارے لیے اچھی نہیں ہوتی۔۔۔اور پھر تم نے تو بہت انتظار کیا ہے۔۔۔اتنا انتظار بھی کوئی نہیں کرتا۔۔۔فارہ تو اب آئی ہے فرہاد کی زندگی میں۔۔۔اگر فرہاد کو تمہاری طرف پلٹنا ہوتا تو وہ کب کا پلٹ گیا ہوتا۔۔۔"ان کی آخری بات پر ایشال کی سسکی نکلی تھی۔فہیم بھائی خاموش ہو کر اس کا سر سہلانے لگے۔اور اسے کھل کر رونے دیا۔یہ شاید بہت ضروری تھا۔ایشال کی گھٹن نکلنے کے لیے ضروری تھا کہ وہ رو لے کھل کر آخری بار۔۔۔فہیم کو یقین تھا کہ وہ اسے ایک اچھی زندگی کی جانب قدم بڑھانے کو راضی کر لیں گے۔پہلا پڑاؤ کامیاب رہا تھا۔

****

اس سب سے فارہ بہت مایوس ہوئی تھی۔شاید وہ زندگی میں اتنی ناامید کبھی نا ہوئی ہو جتنی اب ہوئی تھی۔سلیم نیازی جیسی بلا سے بچنے کے لیے اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا۔اس کا دل کیا آنکھیں بند کرے اور یہ سب ختم ہو

جائے۔اتنے سال بعد سلیم نیازی کو ہی اس سے ٹکرنا تھا۔اچھی باتیں کیا ہونی تھیں۔سب باتیں بری ہی ہو رہیں تھیں۔زندگی میں کچھ اچھا کب ہو گا۔۔۔لیکن ابھی تو مزید برا ہونا باقی تھا۔اس دن وہ آفس سے آئی۔سارا رستہ انجانے خوف سے طے ہوا۔دل کو عجیب سا دھڑکا لگ چکا تھا۔

کون تھا جس کو اپنی مدد کے لیے بلاتی۔اس وقت تو ندیم تایا نہیں اسے ان لوگوں سے بچا لیا تھا۔اب کون بچائے گا۔ان حالات میں کسے پکارے۔۔۔

"فرہاد۔۔"دل کے کسی کونے میں جیسے کوئی پھسپھسا کر ڈر ڈر کر بولا ہو۔

"وہ کیوں آئے گا وہ تو اپنی زندگی میں خوش ہو گا۔۔مجھ سے جانے کون سے بدلے لینے کے لیے مجھے زچ کرتا ہے بس۔۔۔اور اس نے شادی نا کی ہو گی۔۔۔کر لی ہو گی۔۔۔ورنہ اگر اتنی محبت ہوتی نمبر بند تھا میرا تو آ جاتا۔۔۔انسان کو محبت ہو نا تو وہ سب چھوڑ چھاڑ کر آ جاتا ہے۔۔۔لیکن فرہاد کے بارے میں میرے اندازے بلکل درست تھے۔۔۔وہ صرف دل لگی کر رہا تھا۔۔۔"فارہ نے تپ کر خود کو ہی جواب دیا۔لیکن اس جواب میں بھی یہ جھلک رہا تھا کہ کہیں نا کہیں اسے امید تھی کہ اس کے اتنی ناراضگی بھرے فون پر اور پھر نمبر آف ہونے پر وہ پریشان ہو کر سب چھوڑ کر آ جاتا۔۔۔لیکن نہیں آیا۔۔۔پر جیسی فکر اور احساس وہ اس کے لیے دکھا رہا تھا اسے آنا چاہیے تھا۔

"کب تک اسے ہی روتی رہوں گی۔۔۔یہاں نئے مسئلے شروع ہو چکے ہیں۔۔۔"فارہ نے اپنی سوچوں کا رخ فرہاد سے ہٹانا چاہا۔

"مجھے سوہااور آنٹی سے گھر کی سیکیورٹی کے متعلق بات کرنی چاہیے۔۔۔ہم تینوں خواتین ہیں اور اس ذلیل انسان سے کچھ بعید نہیں۔۔۔"فارہ سوچ کر نیچے جانے کے لیے اٹھی۔اس کے ذہن سے نکل سوہااور آنٹی کا سر دردیہ نکل گیا تھا۔وہ سیڑھی کے آخری سٹیپ اترنے والی تھی جب اس کے قدم سوہااور آنٹی کی آواز پر تھمے تھے۔

"امی مجھے تو بلکل یقین نہیں تھا آپ کی باتوں پر لیکن جب مجھے عائشہ نے بتایا تو یقین کرنا پڑا۔۔۔"فارہ عائشہ کو جانتی تھی۔جو ساتھ والے گھر میں رہتی تھی۔

"صرف ایک انسان ایسا کہتا تو یقین کرتے ہوئے سوچتے بھی لیکن محلے کے کئی لوگ گواہ ہیں کہ فارہ کسی لڑکے کے ساتھ آتی جاتی رہی ہے اور وہ لڑکا یہاں گھر میں رات بھر رکا ہے۔۔۔ایک نہیں دو راتیں۔۔۔"آنٹی کی آتی آواز نے فارہ کو دھچکا دیا تھا۔

"شکل سے بلکل اندازہ نہیں ہوتا کہ ایسی لڑکی ہے۔۔۔اور جانے کب سے یہ سب کرتی ہو۔۔۔دیکھیں ہم گھر سے کیا گئے اور پیچھے کیا کر دیا۔۔۔مجھے تو اپنے گھر سے ہی گھن آتی ہے امی۔۔۔"سوہا کے الفاظ فارہ کو کسی برچھی کی طرح کاٹ گئے تھے۔

"بس کیا کریں تمہارے بابا نے ہی اسے رکھا تھا میں نے تو اس وقت بھی کہا کہ جانے کہاں سے آئی ہے کوئی آگے پیچھے نہیں۔۔۔لیکن وہ مانے ہی نہیں۔۔۔"

"اور ہم نے اس پر اندھا اعتبار کر لیا۔۔۔یاد ہے یہ پچھلے دنوں بھی رات بھر گھر نہیں آئی تھی اور کہا تھا کہ باس ہاسپٹل ہے۔۔۔ساری باتیں سامنے کی تھیں ہمیں ہی سمجھ نہیں آیا۔۔۔"

"آج عائشہ کے ابو بتا رہے تھے کہ وہ لڑکا رات کو آتا تھا صبح چلا جاتا تھا۔۔۔اور اگر کوئی رشتہ ہوتا تو وہ ٹھہرتا تو ہمارے آنے تک۔۔۔"

"امی کمال بات کرتیں ہیں کیا رشتہ ہوتا ہے ایسوں کا۔۔۔"

"میں سوچ رہی تھی کیا پتہ اس نے شادی کر لی ہو۔۔۔لیکن اگر کی بھی ہے تو ہمیں ملوا دیتی ہم نے کیا کہنا تھا اسے۔۔۔"

"کمال ہے امی آپ اب بھی کچھ اچھا سوچ رہیں ہیں۔۔۔"سوہا کے انداز میں نخوت تھی۔

یہ سب باتیں سنتا فارہ کا دماغ سائیں سائیں کرنے لگا تھا۔وہ یونہی بے جان سی جہاں کھڑی تھی وہیں بیٹھ گئی۔سوہا اور آنٹی کے رویے کی یہ وجہ ہو گی اس کے وہم و گمان میں بھی نا تھا۔اس کا کردار اس قدر بر ا بنایا جا چکا تھا۔وہ جو پھونک پھونک کر قدم رکھتی آئی تھی اپنی عزت پر ذرا سی آنچ نا آنے دیتی تھی۔بد کردار ثابت کی جا چکی تھی۔

"کل ہی بات کروں گی اس سے گھر خالی کر دے اب۔۔۔احمد صاحب کہہ رہے تھے کہ ایسی لڑکی کا ہمارے محلے میں رہنا ہماری بچیوں کے لیے بلکل مناسب نہیں۔۔۔"آنٹی مزید کہہ رہی تھیں لیکن فارہ کا ذہن تو ایسی لڑکی پر ہی سن ہو چکا تھا۔

"نہیں ایسا نہیں ہو سکتا مجھے ان سے بات کرنی چاہیے۔۔۔"

"تم بات کرو گی اور وہ مان جائیں گی۔۔۔"کوئی ہنسا تھا اس پر۔۔۔وہ اٹھتی اٹھتی وہیں بیٹھ گئی۔

جسم و جان کو جیسے کوئی نوکیلی چیز مسلسل کاٹتی ہو ایسی اذیت میں مبتلا تھی وہ۔۔۔

وہ تھک چکی تھی۔اس نئی تکلیف نے اسے نڈھال کر دیا تھا۔ہمت ختم ہو چکی تھی۔آنسو صاف کرتی وہ سیڑھی سے اٹھی اور اپنے کمرے میں جا کر بیڈ پر ڈھے گئی۔

"سر اگر میں یہ جاب فوری طور پر چھوڑنا چاہوں آج اور اسی وقت۔۔۔"اگلے دن اس نے آفس میں بیٹھے بابر صاحب سے یہ سوال کیا تھا۔بابر صاحب اس کا چہرہ دیکھنے لگے۔ستا ہوا چہرہ، آنکھوں میں عجیب سی ویرانی تھی۔

"آپ کو آفس میں کسی قسم کی کوئی پریشانی ہے مس فارہ۔۔"ان کے ذہن میں اس کی حالت دیکھ خیال آیا تو پوچھ بیٹھے۔

"نہیں۔۔"وہ دھیمے سے بولی۔

"ٹھیک ہے آپ کو جو فائل دی تھی وہ کمپلیٹ کریں میں آپ کو بلاتا ہوں دوبارہ۔۔۔پھر بات کرتے ہیں اس بارے میں۔۔۔"کچھ دیر کی خاموشی کے بعد بابر صاحب نے کہا تو وہ اٹھ کر باہر نکل آئی۔ابھی اپنے کیبن تک نا پہنچی تھی جب راستے میں ہی سلیم نیازی ٹکرا گیا۔

"مس فارہ۔۔۔کیسی ہیں آپ۔۔"خباثت بھری مسکراہٹ اس کے چہرے پر تھی۔فارہ نے سپاٹ انداز میں اسے دیکھا۔سلیم نیازی کے وجود سے ایک فتح کا احساس جھلک رہا تھا۔وہ پہلے سے ہی اپنی کامیابی پر پر اعتماد تھا۔فارہ اسے کوئی بھی جواب دیئے بنا سائیڈ سے نکل کر آگے بڑھ گئی تھی۔سلیم نیازی نے پلٹ کر اسے ٹٹولتی نظروں سے گھورا تھا۔اس کا خاموش انداز اس کی ہار کی عکاسی کر رہا تھا۔سلیم نیازی کو اس پل ایسا ہی لگا تھا۔ایک فرحت بخش احساس کے زیر اثر وہ اپنے روم میں گیا تھا۔کمرے میں منشی کسی سے فون پر بات کر رہا تھا۔سلیم نیازی جا کر اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"نیازی صاحب ہمیں ایک بار لاہور کا چکر لگانا پڑے گا وہاں کے حالات کچھ اچھے نہیں ہیں۔ایک دم سے سب ہماری مخالفت میں جانے لگا ہے۔۔"منشی کا لہجہ پریشان کن تھا۔

"جائیں گے لیکن دو تین دنوں کے بعد۔۔۔ایک ضروری کام ہو جائے۔۔۔"سلیم نیازی اتنے سالوں کے انتظار کو رائگاں نہیں جانے دینا چاہتا تھا۔کیا پتا وہ لاہور جاتا اور فارہ پھر سے کہیں غائب ہو جاتی۔وہ یہ رسک بلکل بھی نہیں لینا چاہتا تھا۔

"نیازی صاحب اس کام کے لیے بندے ہیں اپنے پاس۔۔۔آپ بے فکر ہو جائیں اس کی ایک ایک چیز پر نظر ہے ہماری۔۔لیکن ہم ایسے باقی کاموں سے لاتعلق نہیں ہو سکتے۔۔۔"خمار میں سلیم نیازی تھا منشی نہیں اس کا دماغ درست سمت میں کام کر رہا تھا وہ خطرے کی بو بھانپ رہا تھا۔لیکن منشی کے چاہنے سے کیا ہونا تھا ہونا تو وہی تھا جو سلیم نیازی نے کہنا تھا۔

"لاتعلق نہیں ہوں میں کسی چیز سے بھی۔۔۔لیکن اس دن کے لیے میں نے بہت عرصے سے انتظار کیا ہے۔۔۔اب چاہے جو بھی نقصان ہو جائے لیکن میں کنویں کے پاس آ کر پیاسا نہیں رہوں گا۔۔۔وہ دو بار بہت آسانی سے میرے ہاتھوں سے نکلی ہے اب نہیں۔۔۔اب میں ذرا سا بھی رسک نہیں لوں گا۔۔"سگریٹ سلگا کر لبوں سے لگاتے سلیم نیازی کا لہجہ دوٹوک تھا۔منشی کیا کہتا خاموش ہو گیا۔دھواں اڑاتے سلیم نیازی کی نظریں غیر مرئی نقطے پر مرکوز تھیں۔ندیم ملک کی موت کے پیچھے اس کا ہی ہاتھ تھا۔فارہ ان کے ہاتھ سے نکل چکی تھی۔پنچائیت میں دیا گیا وقت ختم ہو رہا تھا۔ان کی شرط ماننے کے علاوہ کوئی چارا نا تھا۔لیکن ہار مان لینا نیازی خاندان کی فطرت کے خلاف تھا۔سو انھوں نے وہی کیا جو ان کی خصلت تھی۔جاوید نیازی اپنی پوری فیملی

سمیت روپوش ہو چکا تھا۔ مخالفین چپ بیٹھنے والوں میں سے نا تھے۔ لیکن پنچائیت کے اصول کے مطابق سزا کے حقدار صرف گناہ گار ہی ہو سکتے تھے۔ ان کے حصے کا تاوان کوئی اور نہیں بھر سکتا تھا۔ سو جب تک جاوید نیازی کی فیملی سامنے نا آتی کچھ نہیں ہو سکتا تھا۔ مخالفین نے شور تو خوب مچایا لیکن سب بے سود رہا۔ کچھ دنوں بعد معاملہ ٹھنڈا پڑنے لگا۔ نیازیوں کی سوچ تھی کہ وہ مخالفین کو بے وقوف بنانے میں کامیاب ہو گئے تھے۔ اور دل ہی دل میں سب اس کامیابی پر خوش بھی تھے اور اسی خوشی کو دوبالا کرنے کے لیے سلیم نیازی نے فارہ کو حاصل کرنا چاہا اور ندیم ملک پر حملہ کروایا تھا۔ لیکن وہ نہیں جانتے تھے کہ ایک جانب اگر وہ کسی کی موت کا پروانہ دے رہا تھا دوسری جانب اس کا بھائی اور اس کا پورا خاندان بھی لقمہ عجل بن چکا تھا۔ مخالفین یقیناً چپ نہیں بیٹھے تھے۔ انھوں نے اپنے طور پر بدلہ لے لیا تھا۔ پنچائیت میں تو صرف جاوید نیازی کے بیٹے کو تاوان کی صورت پیش کرنا تھا۔ لیکن دھوکے بازی کرنے پر مخالفین نے سب کو ہی موت کی نیند سلا دیا تھا۔ اور یہ وہی وقت تھا۔ جب فارہ ندیم ملک کی وفات کے بعد اپنی دوست کے گھر گئی تھی اور وہاں سے اسلام آباد۔ اس سب سے بے خبر کہ قسمت نے ایک بار پھر اسے بچا لیا تھا۔ اس کی تاک میں بیٹھا سلیم نیازی بھائی کے خاندان کے ایسے اختتام پر سب بھول بیٹھا تھا۔ لیکن صرف وقتی طور پر۔۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

بعد ازاں سلیم نیازی کو اس سب کی وجہ فارہ ہی لگی تھی۔ اگر وہ ان کے ہاتھ آ جاتی تو یہ سب نا ہوتا۔ اور اس کے دل میں فارہ کو برباد کرنے کی طلب بڑھی تھی۔ اور وقت کے ساتھ یہ طلب شدید ہوئی تھی۔ اور قسمت نے اس کا صبر رائیگاں نہیں جانے دیا تھا۔ فارہ اسے مل گئی تھی۔ اور اب وہ بلکل نہیں چاہے گا کہ وہ پھر سے اس کے ہاتھ سے نکل جائے۔ چاہے اس کے لیے جتنا بھی نقصان برداشت کرنا پڑتا وہ کرے گا۔ لیکن اب فارہ کے معاملے میں کوئی رسک نہیں لے گا ذرا سا بھی نہیں۔۔۔

اب کوئی طاقت فارہ کو نہیں بچا سکتی تھی۔فارہ کے متعلق جو کچھ اسے معلوم ہو چکا تھا۔اس سب معلومات کے مطابق فارہ بلکل کمزور تھی۔ بلکل اکیلی۔۔۔اس کی ایک ایک حرکت پر نظر تھی اس کی۔۔۔وہ کب گھر جاتی ہے۔۔کب گھر سے نکلتی ہے۔۔۔اس بار سلیم نیازی چوکنے والا نہیں تھا۔۔۔کیونکہ اس بار سب حالات اور واقعات سلیم نیازی کے حق میں جا رہے تھے۔۔۔اور فارہ کے خلاف۔۔۔

****

فارہ اپنے کیبن میں تو آچکی تھی لیکن بجائے کام کرنے یونہی کھڑکی کے پاس کھڑی بے مقصد باہر دیکھ رہی تھی۔بے ہنگم سی سوچوں میں الجھا دماغ،اور دکھی دل۔۔۔وہ کیا کام کرتی۔۔۔اور روئے بھی تو کتنا۔۔۔اس پل اپنا آپ بے وقعت لگ رہا تھا۔۔۔کسی کو اس کی ضرورت نہیں تھی۔۔۔فکر نہیں تھی۔۔۔زندگی گزر گئی۔۔۔کوئی ایسا اپنا نا بن سکا تھا اس کا جس کے سامنے دل کا بوجھ ہلکا کر لیتی۔۔۔جو اس کا سہارا بنتا۔۔۔اسے دنیا کے سرد و گرم حالات سے محفوظ کر لیتا۔۔۔

ایک جانب سلیم نیازی تلوار کی طرح سر پر لٹک رہا تھا اور کتنا پرسکون تھا بے فکر جیسے واقعی سب ویسے ہونا تھا جیسا وہ سوچے بیٹھا تھا۔فارہ اتنی جلدی ہار کبھی نا مانتی لیکن گھر میں سوہا اور آنٹی کی باتوں نے اور آفس میں سلیم نیازی اس کی ہمت ختم کر چکے تھے۔

باہر آتی جاتی گاڑیوں پر نظریں جمائے جانے کتنا وقت بیت گیا تھا۔آج بسمہ نہیں آئی تھی۔ورنہ اب تک وہ اس کے پاس چکر لگا چکی ہوتی اور اس کے ساتھ باتوں میں شاید فارہ بھی کچھ تو بہل جاتی۔فارہ کا دل کیا یونہی کھڑکی سے باہر دیکھتے دیکھتے زندگی ختم ہو جائے۔سب ختم ہو جائے۔سب کچھ۔۔۔اس نے تھک کر آنکھیں بند کی

تھیں۔۔۔اور دل میں بے اختیار خواہش جاگی کہ جب آنکھیں کھولے تو یہ وقت ڈھل جائے۔۔۔سب کچھ بدل چکا ہو۔۔۔اسی امید کے زیر اثر اس نے آنکھیں کھولیں تو مایوسی ہی ہوئی۔۔۔بھلا آنکھیں بند کر کے کھولنے سے کبھی کچھ بدلا ہے۔۔۔بے دلی سے اس نے پہلو بدلا اور نظر خود بخود دروازے کی جانب گئی۔جہاں اسے فرہاد دروازے سے ٹیک لگائے کھڑا نظر آیا۔اس کی آنکھوں میں بے یقینی سی اتری۔وہ دونوں ہاتھ سینے پر باندھے یونہی خاموش کھڑا اسے دیکھ رہا تھا۔فارہ کو اپنا وہم لگا۔ہاں یہ وہم ہی تو تھا۔ایسا ایک وہم اسے پہلے بھی تو ہوا تھا تب بھی وہ ایسے ہی وہ کھڑی تھی لیکن وہ وہم نہیں خواب تھا اور فارہ کو اچھے سے یاد تھا۔تب خواب تھا اب وہم ہو گا اس نے سوچا۔ویسے بھی فرہاد یہاں کہاں سے آ گیا۔وہ تو لاہور میں تھا اور یقیناً اپنی شادی انجوائے کر رہا ہو گا۔لیکن کیا وہ اس پر اتنا حاوی ہو چکا ہے کہ اسے اب ایسے الوژن میں نظر آنے لگا ہے۔فارہ نے نظر کا رخ بدل کر پھر باہر دیکھنا شروع کر دیا۔اور اگلے ہی پل دھک سے رہ گئی۔جب کیبن کا دروازہ بند ہوا اور بند کرنے والا اور کوئی نہیں فرہاد تھا۔بے یقینی کی کیفیت میں نیم وا لب کیے وہ قریب آتے فرہاد کو دیکھتی رہ گئی۔

****

"کیسی ہو۔۔۔"اپنے گال پر اس کے گرم ہاتھوں کا لمس محسوس ہوتے ہی فارہ جان گئی کہ وہ کوئی خواب نہیں دیکھ رہی اور نا ہی یہ کوئی الوژن تھا۔فرہاد سچ میں اس کے قریب کھڑا تھا۔

"میں۔۔"اس سے پہلے کہ فارہ اسے کچھ جواب دیتی فرہاد نے اسے اپنے حصار میں لے لیا۔اس کے انداز میں شدت تھی۔اس کے بازوؤں کے گھیرے میں وہ چھپ سی گئی تھی۔اسی پل اچانک اندھیرا ہوا تھا۔بجلی بند ہوئی

تھی۔فارہ آنکھیں کھولے کچھ دیکھنے کی کوشش میں لگی تھی لیکن بے سود رہا۔اندھیرے میں فرہاد کے علاوہ اور کچھ نامحسوس ہوا نا دکھائی دیا۔۔۔

"میں نے تمہیں بہت مس کیا۔۔"وہ اس کے گال پر جھکا تھا فارہ نے آنکھیں زور سے بھینچیں آیا وہ یقین کرے یا نا کرے۔۔۔یہ سچ تھا یا صرف خواب۔۔۔جبکہ جانتی تھی یہ خواب نہیں تھا۔گال پر محسوس ہوتے فرہاد کے لبوں کی تپش خواب نہیں حقیقت تھی۔لیکن پھر بھی وہ سانس روکے تھی۔جیسے ابھی روشنی ہو گی اور سب غائب ہو جائے گا۔اور وہ پھر سے اکیلی کھڑی ہو گی کھڑکی سے باہر دیکھتی۔۔۔وہی سب سوچوں اور پریشانیوں کے ساتھ۔۔۔

"ناراض ہو۔۔۔"فرہاد نے آہستہ سے اس کا چہرہ اونچا کیا۔انداز محبت بھرا تھا۔فارہ کو اندھیرے میں اس کی چمکتی آنکھیں دکھائی دی تھیں۔فارہ خاموش رہی۔فرہاد کا ایک بازو اس کے گرد تھا اور ایک ہاتھ اس کے چہرے کو اوپر کیے تھا۔اس ہاتھ کے انگوٹھے سے وہ نرمی سے اس کا گال سہلانے لگا۔

"فرہاد ہی تو تھا اس کا اپنا۔۔۔اس کا شوہر۔۔۔اس کا واحد رشتہ۔۔۔عمر بھر کا حاصل۔۔۔"وہ خاموشی سے اس کی طرف دیکھ رہی تھی۔اس پل جیسے سب باتیں پس پشت چلی گئیں تھیں۔آنکھیں اب اندھیرے سے مانوس ہو چکیں تھیں۔فرہاد کے نقوش اب واضح نظر آرہے تھے۔فرہاد اسے بنا پلکیں جھپکے اپنی جانب دیکھتے پا کر مسکرایا۔فارہ اس کی دھیمی مگر جان لیوا مسکراہٹ کو دیکھنے لگی۔سب کتنا اچھا تھا نا۔۔۔کتنا مکمل۔۔۔

"پاگل۔۔۔"فرہاد نے اپنی پیشانی فارہ کی پیشانی سے ٹکائی اور دھیمے سے کہا۔فارہ نے بے اختیار آنکھیں بند کیں تھیں۔اسے فرہاد کی قربت بری نہیں لگ رہی تھی۔فرہاد کی الجھی سانسوں میں اس کی خود کی سانسیں گم ہو چکی

تھیں۔اور اس وقت فارہ شاید اپنی سانسوں کا پتا بھی نہیں چاہتی تھی۔وہ اس سب میں خود کو گم کرنا چاہتی تھی۔کھو جانا چاہتی تھی۔۔۔

"ویسے مجھے اتنے اچھے استقبال کی بلکل امید نہیں تھی۔۔۔"اس کی پیشانی چومتا وہ شرارتی انداز میں اسے دیکھتا ہوا بولا۔فارہ کچھ نا بولی۔فرہاد نے ٹیبل سے اس کا بیگ پکڑا اور اس کا ہاتھ تھامے دروازے کھولتے باہر نکلا۔فارہ نے دیکھا لائیٹ جانے کی وجہ سے اندھیرا تھا سب ٹولے بنائے بیٹھے تھے۔

"صاحب جی کوئی مسئلہ ہوا ہے۔۔۔پورے فلور کی بند ہوئی ہے۔۔۔"پیون جانے کسے بتا رہا تھا۔وہ فرہاد کے پیچھے چلتی جا رہی تھی۔کسی کا دھیان بھی ان کی جانب نہیں گیا۔

"منشی بس ایک دن کی بات ہے۔۔۔"سلیم نیازی کے روم کے باہر سے گزرتے ہوئے اسے اس کے بولنے کی آواز آئی وہ کسی سے بات کر رہا تھا۔سب اپنے کاموں میں مصروف تھے۔کسی کی توجہ ان کی جانب نہیں تھی۔اور بہت آسانی کے ساتھ وہ دونوں ایک دوسرے کا ہاتھ تھامے آفس سے باہر نکل آئے۔

"لفٹ تو بند ہو گی ہمیں سیڑھیوں سے جانا پڑے گا۔۔۔"فرہاد لفٹ کے پاس آکر رکا اور اسے دیکھ کر بولا۔فارہ اس کی جانب دیکھ نا سکی۔چہرہ گھما لیا۔فرہاد کے لبوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔وہ سیڑھیوں کی جانب بڑھا اور اس کے ساتھ فارہ بھی۔۔۔نیچے والے فلور پر لفٹ بھی تھی اور لائیٹ بھی وہاں سے وہ لفٹ میں پارکنگ تک آئے۔اس کی طرف کا دروازہ کھول کر فرہاد نے اس کا ہاتھ چھوڑا۔فارہ کے محسوسات عجیب ہونے لگے تھے۔وہ کشمکش میں پڑنے لگی۔فرہاد کے ساتھ یوں جانا ٹھیک نہیں لگ رہا تھا۔سوچیں اسے پھر جکڑنے لگیں تھیں۔

"کیا ہوا۔۔" اسے الجھن میں دیکھ کر فرہاد نے پوچھا۔ فارہ کچھ کہے بغیر سر اٹھا کر اسے دیکھنے لگی۔ فرہاد کی روشن شفاف آنکھوں میں کسی قسم کا کوئی دوغلا پن نا تھا۔ چہرے پر سوالیہ تاثرات سجائے وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ فارہ خاموشی سے گاڑی میں بیٹھ گئی۔ فرہاد نے اسے اس کا پرس پکڑایا گاڑی کا دروازہ بند کیا۔ خود ڈرائیونگ سیٹ پر آ کر بیٹھا سیٹ بیلٹ لگائی اور گاڑی پارکنگ سے باہر نکالنے لگا۔ فارہ پر جیسے ٹرانس کی کیفیت تھی۔ وہ خالی ذہن کے ساتھ سامنے سڑک پر نظریں جمائے تھی۔

****

فہیم بھائی کی باتیں ایشال کے دل کو لگیں تھیں۔ وہ جانتی تھی جو بھی انھوں نے کہا سب سچ تھا۔ پھر بھی وہ جان کے انجان بنتی آئی تھی۔ اور سہی تو کہا تھا انھوں نے اس سب میں صرف اس کا ہی نقصان تو ہوا ہے۔

اس نے نظریں بابا پر جمائیں۔ نیوز چینل پر ٹاک شو دیکھتے بلکل مگن تھے۔

"ہاہاہا۔۔۔ سنا ایشو کیا کہا اس نے۔۔۔" میزبان کے مزاحیہ جملے پر وہ ہنسے تھے۔ ساتھ ایشال کو بھی متوجہ کیا۔

"کس کے لیے کر رہی ہوں میں یہ سب۔۔۔ صرف اپنی ذات کی خوشی کے لیے۔۔۔ اور جب یہ خوشی میری قسمت میں ہے ہی نہیں تو اس کا اختتام میرے ساتھ بابا کو بھی مار دے گا بلکہ مار رہا ہے۔۔۔" فہیم بھائی کی باتوں نے ایشال کے سوچوں کو واقعی دوسری سمت موڑا تھا۔

اس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ اب تک اس معاملے میں ایشال سے کسی نے بھی کھل کر بات نا کی تھی۔ اب بھی فہیم بھائی نے یہ بات اس لیے کی تھی کہ کہیں نا کہیں شاید انھیں خود بھی یہ ہی لگتا تھا کہ فرہاد اور ایشال ایک ہو سکتے ہیں۔ لیکن اب فرہاد کے دوٹوک انکار اور فارہ کے ساتھ رشتہ نبھانے کے فیصلے نے انھیں ایشال کی طرف

متوجہ کیا تھا۔طارق انکل نے بھی واضح الفاظ میں انھیں اپنی پریشانی بتائی تھی۔اور فرہاد کے ساتھ بات کرنے کے بعد انھیں ایشال کے ساتھ بات کرنا اور بھی اہم لگا تھا۔انھیں یہ بھی اندازہ تھا کہ اس معاملے کو اس نہج تک لے کر جانے میں ان کی اماں کا بھی ہاتھ تھا۔اگر اماں ایشال کو صحیح سمت گائیڈ کرتیں تو ایشال بھی ایک خوشگوار زندگی گزار رہی ہوتی لیکن یہاں تو الٹی گنگا بہہ رہی تھی اماں نے ایشال کو کیا سمجھانا تھا خود ہی سمجھ نہیں رہیں تھیں۔

اب بھی فرہاد کے اسلام آباد جانے پر خوب ناراض تھیں۔ویسے تو دونوں ماں بیٹا ایک دوسرے کو بلکل اگنور کر رہے تھے۔اور انھیں اس بات کا بھی غم وغصہ تھا کہ فرہاد نے انھیں بلکل نہیں منایا۔فرہاد خود اس بار کافی خفا تھا۔اور اسلام آباد جاتے ہوئے انھیں ملنے آیا بھی تو انھوں نے غصے میں منہ پھیر لیا۔وہ بھی چلا گیا۔اور بعد میں اماں کو اور غصہ آیا۔جسے سہنے کو فہیم بھائی ہی تھے۔بے چارے فہیم بھائی آئے تو چھٹیاں گزارنے تھے لیکن یہاں آکر بہت سے محاذ پر جنگ کر رہے تھے۔ایک طرف اماں تھیں اور ایک طرف ایشال۔جانے سے پہلے وہ یہ معاملہ نمٹا کر ہی جانا چاہتے تھے۔اور انھیں لگ رہا تھا کہ انھیں مزید اپنی چھٹیاں آگے بڑھانی پڑے گی۔

****

"ہم کہاں جا رہے ہیں۔۔۔"فارہ نے دیکھا کہ یہ راستہ اس کے گھر کو نہیں جاتا تھا تو بول پڑی۔

"گھر۔۔"فرہاد آرام سے بولا۔

"کون سے گھر۔۔"فارہ نے بھنویں سکیڑ کر اسے دیکھا۔

"ہمارے گھر۔۔"فرہاد نے بھی اسے دیکھ کر کہا۔

"مجھے میرے گھر ڈراپ کرو۔۔۔ نہیں کر سکتے تو یہیں اتار دو۔۔۔"اس کی بات سمجھ کر فارہ لب بھینچ کر بولی۔ لیکن فرہاد خاموشی سے ڈرائیونگ کرتا رہا۔فارہ غصے سے باہر کی جانب دیکھنے لگی۔

"مجھے میرے گھر جانا ہے۔۔"کچھ پل کے بعد فارہ نے پھر کہا۔

"اب تو گھر آ گیا ہے۔۔۔"فرہاد نے ہارن پر ہاتھ رکھا تو چوکیدار گیٹ کھولنے لگا۔ گاڑی فرہاد نے گھر کے اندر لا کر روکی۔

"مجھے گھر جانا ہے۔۔۔"لفظوں پر زور دیتی پھر سے اپنی بات دہراتی وہ اسے دیکھتے ہوئے بولی۔

"تو ہم گھر ہی آئے ہیں۔۔۔"فرہاد بھی اسے دیکھتا اسی کے انداز میں لفظوں پر زور دے کر بولا۔

"میں اپنے گھر کی بات کر رہی رہوں۔۔"فارہ نے سپاٹ انداز میں اسے کہا تو فرہاد بھی سنجیدہ ہوا۔

"یہی گھر ہے تمہارا اور اب سے یہیں رہنا ہے تمہیں۔۔۔"کہہ کر وہ سیٹ بیلٹ کھولتا گاڑی سے نیچے اتر گیا۔ فرہاد کا انداز تحکم بھرا ہوا تھا۔جو فارہ کو ناگوار گزرا تھا۔اس کے اعصاب جھجھنانے لگے تھے۔وہ غصے میں دروازہ کھولتی نیچے اتری تھی۔

"یہ میرا گھر نہیں ہے اور مجھے یہاں نہیں رہنا۔۔"وہ اس کے سامنے آ کر اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولی۔

"غصہ مت کرو۔۔۔پھر تمہاری طبعیت خراب ہو جائے گی۔۔۔"فرہاد نے اس کے چہرے پر ہاتھ رکھ کر اسے پر سکون کرنا چاہا۔فارہ نے غصے میں اس کا ہاتھ جھٹکا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"مت ظاہر کرو میرے لیے اتنی پراوہ۔۔۔تم جھوٹے ہو اور صرف مجھے اپنے جال میں پھنسا رہے ہو۔۔۔سب جانتی ہوں میں۔۔"اس کے غصے سے بھرے الفاظ اور انداز پر فرہاد نے گہری سانس بھری اور کچھ کہے بغیر اندر کی جانب بڑھنے لگا۔

"میں خود بھی جا سکتی ہوں اپنے گھر۔۔۔"اسے خاموشی سے جاتے دیکھ کر فارہ اس کی پشت دیکھتی چلائی۔لیکن فرہاد کوئی دھیان دیے بغیر اندر چلا گیا۔فارہ غصے میں تلملاتی پلٹی اور گیٹ کی جانب بڑھی۔

"بی بی جی دروازہ نہیں کھلے گا۔۔"اسے دروازہ کھولنے آتے دیکھ کر چوکیدار اس کے اور دروازے کے بیچ آتا ہوا بولا۔

"کیا مطلب۔۔۔"فارہ اس کے انداز پر حیران ہوئی۔

"صاحب جی نے منع کیا ہے آپ کو باہر نہیں جانے دینا۔۔۔"چوکیدار کا لہجہ صاف تھا۔

"دیکھتی ہوں کیسے نہیں جانے دیتے مجھے۔۔۔"فارہ نے دونوں ہاتھوں سے اسے دھکا دے کر پیچھے کرنا چاہا لیکن چوکیدار لمبا چوڑا تھا۔ہلا بھی نہیں۔

"بی بی یہ سب اچھا نہیں لگتا آپ اندر چلی جائیں۔۔۔"چوکیدار نے درخواست کی۔

"میں جا کر رہوں گی تم پیچھے ہٹو۔۔۔"فارہ ہٹیلے پن سے بولی۔اس سب سے اس کا دماغ سنسنا اٹھا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"شیرو۔۔۔"اسے پیچھے نا ہٹتے دیکھ کر چوکیدار نے بائیں جانب منہ کر کے آواز دی۔اور اس کے آواز دیتے ہی ایک بڑے سائز کا کتا ان کی جانب بھاگتا آیا۔فارہ ڈر کر پیچھے ہوئی تھی۔کتا منہ کھولے تھا۔اس کی زبان باہر نکلی تھی اور نوکیلے دانت خاصے خطرناک لگ رہے تھے۔اور وہ فارہ کو ہی دیکھ رہا تھا۔

"بی بی جی اندر چلیں جائیں ورنہ یہ کتا آپ کو چھوڑے گا نہیں۔۔۔"چوکیدار کی دھمکی پر فارہ کا دماغ مزید گھوما۔

"کیا مطلب ہے تمہارا۔۔۔"غصے میں فارہ کا لہجہ بلند ہوا۔اسے چوکیدار پر چلاتے دیکھ کر کتا خوفناک انداز میں بھونکنے لگا تھا۔ڈر کے مارے فارہ کی بات بیچ میں ہی رہ گئی۔

"چپ کرواؤ اسے۔۔۔"فارہ کو لگا اس کے کان کے پردے پھٹ جائیں گے۔لیکن کتا اس کی جانب منہ کیے بھونکتا جا رہا تھا۔

"آپ اندر چلی جائیں بی بی یہ پھر آپ کو کچھ نہیں کہے گا۔۔۔"چوکیدار کے مشورے پر فارہ نے اسے خون آشام نظروں سے گھورا۔کتا مسلسل بھونک رہا تھا۔کوئی راستہ نا پا کر پیر پٹختی فارہ غصے سے اندر کی جانب بڑھی تھی۔اس کے اندر جاتے ہی کتے کی بھونکنے کی آواز آنا بند ہو گئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اندر اسے کوئی نظر نا آیا کچن سے کھٹ پٹ کی آواز آ رہی تھی۔فارہ نے اس جانب ہی قدم بڑھائے ارادہ فرہاد کے ساتھ دو ہاتھ کرنے کا تھا یہ کوئی طریقہ نہیں تھا کہ اب وہ اسے اس گھر میں قید کرے۔لیکن کچن میں فرہاد کی بجائے کک فضل تھا۔

"جی بی بی کچھ چاہیے آپ کو۔۔۔"فضل اسے دیکھ کر مودب انداز میں بولا۔

"فرہاد کہاں ہے۔۔۔"فارہ اس کا سوال نظر انداز کرتے ہوئے بولی۔

"سر اوپر اپنے روم میں گئے ہیں۔۔"فضل نے اسی انداز میں جواب دیا۔فارہ سیڑھیوں کی جانب بڑھی۔اوپر گئی تو تین کمرے تھے۔اب اسے کیا معلوم کون سا کمرہ تھا فرہاد کا۔اس نے پہلے کمرے کا لاک گھمایا وہ نہیں کھلا تو دوسرے کمرے کی جانب بڑھی۔اس کا لاک گھمایا وہ بھی نہیں کھلا۔تو تیسرے کمرے کے دروازے کے آگے گئی۔اور لاک پر ہاتھ رکھ کر گھمایا تو وہ کھلتا ہی چلا گیا۔فرہاد جو اپنے کپڑے نکال رہا تھا دروازہ کھلنے پر پلٹا اور اسے دیکھ کر مسکرایا۔

"ویلکم سویٹ ہارٹ۔۔۔ویلکم۔۔۔"

اس کی مسکراہٹ کو فارہ نے غیض بھری نظر سے دیکھا۔اور اندر آکر زوردار آواز میں دروازہ بند کیا۔

"اب یہ کیا نیا تماشا شروع کیا ہے۔۔۔مجھے گھر کیوں نہیں جانے دے رہے۔۔۔"وہ اس کے پاس آکر بولی تھی۔

"یار پلیز میں تم سے لڑنا نہیں چاہتا اور نا ہی کوئی بحث کرنا چاہتا ہوں۔۔۔سو یہ بات آرام سے مان لو کہ اب تم یہاں ہی رہو گی۔۔۔"فرہاد نے نرمی سے اسے دیکھا۔

"مجھے یہاں نہیں رہنا اور تم زبردستی نہیں کر سکتے۔۔۔"فارہ پر اس کے نرم لہجہ کا کچھ اثر نا ہوا تھا۔

"کس نے کہا میں زبردستی نہیں کر سکتا۔۔۔کر سکتا ہوں لیکن میں کر نہیں رہا۔۔۔تمہارے معاملے میں، میں بہت نرمی برت رہا ہوں۔۔۔"فرہاد نے دو قدم اس کی جانب بڑھائے۔کسی خدشے کے پیش نظر فارہ بے ساختہ دو قدم پیچھے ہوئی تھی۔کیا بھروسہ فرہاد کا کیا کر دے۔

"یہ نرمی ہے تمہاری۔۔۔یہ زبردستی ہی ہے جو تم کر رہے ہو میرے ساتھ۔۔۔"فارہ نے اس کی آنکھوں میں دیکھا۔

"آرام سے بات مان جاؤ میری تو یہ زبردستی نہیں کروں گا۔۔۔"فرہاد نے سینے پر ہاتھ باندھ کر کندھے اچکائے تھے۔

"نہیں ماننی تمہاری کوئی بات اور نہیں رہنا تمہارے ساتھ۔۔۔"اس کی بات پر غصے میں دو قدم آگے بڑھ کر بولی۔وہ اپنی بے بسی پر اندر ہی اندر جھلسنے لگی تھی۔

"فارہ۔۔۔ضد مت کرو۔۔۔مان جاؤ گی تو تمہارے لیے ہی آسانی ہو گی۔۔۔"فارہ کے چہرے پر اس کے اندر کی حالت ظاہر ہوئی تھی۔جو فرہاد نے التجا کی تھی۔وہ تکلیف میں تھی فرہاد جانتا تھا۔اس لیے اس کے ساتھ سختی نہیں کرنا چاہتا تھا۔

"آسانیاں تو میری قسمت میں لکھی ہی نہیں ہیں۔۔۔"فارہ کے لہجے میں درد جھلکا تھا۔اپنی بے بسی پر آنکھیں بھر آئیں تھیں۔

"تو اپنی سب پریشانیاں مجھے دے دو اور پر سکون ہو جاؤ۔۔۔ بھول جاؤ سب۔۔۔ میں ہوں نا۔۔۔" فرہاد نے دو قدم بڑھ کر بیچ کا سارا فاصلہ ختم کیا تھا۔ اور اس کا سر اپنے کندھے سے لگا کر نرمی سے سہلانے لگا۔ کچھ پل یوں ہی گزرے۔

"میں یہاں نہیں رہ سکتی۔۔۔ مجھے گھر جانا ہے بس۔۔۔" اس کے حصار سے نکل وہ پیچھے ہوتے ہوئی بولی۔

"ہاہ۔۔۔" فرہاد نے گہری سانس بھری اور اسے کوئی بھی جواب دیئے بغیر اپنے کپڑے اٹھا کر واش روم میں چلا گیا۔ فارہ کو اس کا اپنی بات نظر انداز کرنا ذرا اچھا نا لگا تھا۔ وہ بے بس ہوتے ہوئے مٹھیاں بھینچتی بیڈ پر بیٹھی تھی۔

"یہ کیوں نہیں سمجھ رہا۔۔۔ میرے لیے یہ سب تکلیف دہ ہے۔۔۔ ہاں مجھے سکون ملتا ہے مجھے اچھا لگتا ہے جب وہ مجھے اپنے ہونے کا احساس دلاتا ہے۔۔۔ لیکن میں اپنے اندر موجود اس عورت کا کیا کروں جس کی انا میرے قدم روک دیتی ہے۔۔۔ نہیں میں یوں یہاں نہیں رک سکتی۔۔۔" سوچوں کا دائرہ گھوم کر اپنے گھر گیا اور اسے آنٹی اور سوہا کی باتیں یاد آئیں اگر وہ گھر نا گئی تو وہ جانے کون سا الزام اس پر لگا دیں پہلے ہی کافی "بری" ثابت ہو چکی تھی۔ وہ اٹھ کر دروازہ کھولتی پھر نیچے گئی۔ ابھی داخلی دروازہ سے دو قدم ہی باہر آئی تھی کہ چند قدموں کے فاصلے پر بیٹھے کتے جسے چوکیدار نے شیرو کے نام سے بلایا تھا پر نظر پڑی۔ وہ آہستہ سے قدم اٹھاتی آگے بڑھنے لگی شیرو کا منہ دوسری جانب تھا۔ لیکن یہ کیا ابھی وہ اختیاط سے دو قدم اور آگے بڑھی تھی کہ وہ ایک دم اپنی گردن اٹھاتا غرانے لگا۔ فارہ کے قدم وہیں رکے۔ شیرو مسلسل اسے دیکھ رہا تھا۔ فارہ نے ہمت نا ہاری اور ایک قدم اٹھانے لگی کہ وہ اٹھا اور اس کی جانب منہ کر کے پورے جوش سے بھونکنے لگا۔ یوں جیسے اسے

سکھایا گیا ہو۔ فارہ کو ناچار اپنے قدم واپس موڑنے پڑے اس کے بھونکنے کی خوفناک آواز برداشت سے باہر تھی۔ گھر کے اندر جا کر وہ صوفے پر جا کر دونوں ہاتھوں میں سر تھام کر بیٹھ گئی۔

****

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہو ادنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp No : 0316-7070977

انتباہ:اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

"نیازی صاحب لاہور سے فون پر فون آرہے ہیں۔۔۔وہاں کے معاملات غیر معمولی طور پر پیچیدگی کی طرف چلے گئے ہیں۔۔"وہ لوگ آفس سے نکل چکے تھے۔گاڑی میں بیٹھے تھے جب منشی نے پھر سے کہا۔

"اوفو۔۔۔منشی تمہاری ایک ہی رٹ سن سن کر تنگ آگیا ہوں۔۔۔میں نے کہا ہے نا کہ ایک دو دن کی بات ہے بلکہ کل ہی اس لڑکی کا کام تمام کرو۔۔۔اسے بھی لاہور ہی لے چلے گے۔۔۔آگے پیچھے تو اس کا کوئی ہے نہیں۔۔تو اس کام میں کوئی مشکل نہیں ہو گی۔۔۔"سلیم نیازی ناگواری سے بولا۔منشی خاموش ہو گیا۔

"ویسے یہ بات مجھے سمجھ نہیں آرہی کہ تب اس کی شادی ہوئی تھی۔۔۔ندیم ملک کے بیٹے کے ساتھ۔۔لیکن اب وہ اکیلی کیوں ہے۔۔جب ندیم ملک کے بعد اس کے بیٹے عدالت میں چکر لگا رہے تھے تب بھی انھیں ڈرا دھمکا کر بیٹھا دیا تھا اور یہ کام میں نے اپنے ایک دوست کے ذریعے کروایا تھا اس کے بعد میں خود بھی کافی مصروف ہو گیا۔۔۔لیکن خیر مجھے تو صرف فارہ سے مطلب ہے۔۔۔"سلیم نیازی کے ذہن میں کلبلاتا سوال لبوں پر آیا تھا۔

"نیازی صاحب آپ حکم کریں ایک سے ایک لڑکی حاضر ہو گی چھوریں اس لڑکی کو۔۔۔"منشی سلیم نیازی کی پھر وہی رٹ سن کر کہے بنا نا رہ سکا۔

"جب وہ لڑکی آسانی سے ہمارے قابو میں آسکتی ہے تو اسے چھوڑنا بے وقوفی سے کم نہیں منشی۔۔۔کہا نا کل ہی اسے اٹھالو بہت وقت دے دیا اسے۔۔۔"سلیم نیازی کے حتمی انداز پر منشی خاموش کو گیا۔

سوہااور آنٹی جو ابھی تو اسے سیدھے منہ نہیں بلا رہیں تھیں جس کی وجہ یہ تھی کہ وہ محلے والوں کی باتوں کے زیر اثر تھیں لیکن اس طرح رات بھر گھر نا آنے پر فارہ خود انھیں اس سب باتوں کو سچ ماننے کی وجہ مہیا کر دیتی یوں اپنے کردار کو خود ہی ان کی نظروں میں گرا دیتی۔اگر اس نے خود ان کی باتیں نا سنی ہوتیں تو شاید وہ اس طرح نہیں سوچتی۔لیکن وہ خود اپنے بارے میں ان کے خیالات سن چکی تھی۔وہ دونوں اس سے شدید بد ظن ہو چکیں تھیں اور اس سب صورتحال میں یہ قدم اپنے پاؤں پر خود کلہاڑی مارنے کے مترادف تھا۔یہ سب سوچیں فارہ کو مسلسل بے قرار کر رہی تھیں اس پل اسے سلیم نیازی بھول چکا تھا اس پل صرف اپنی کردار کی پاکیزگی قائم رکھنا ہی سب سے اہم کام تھا۔جانے کتنا وقت گزرا۔جب خوشبو سے مہکتا فرہاد اس کے قریب آکر صوفے پر بیٹھا تھا۔

"نہالو فریش ہو جاؤ گی۔۔۔"اس کے مشورے پر فارہ نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔

"اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تم مجھے یہاں لے کر آؤ گے تو میں کبھی تمہارے ساتھ نہیں آتی۔۔۔"وہ تھکے انداز میں بولی تھی۔

"معلوم ہے میں تو خود حیران ہوں آفس میں جو تمہارا رویہ تھا۔۔۔اتنا پر سکون اور شانت۔۔۔"وہ مٹھی چہرے پر جما کر بولا۔اس کی بات پر فارہ نے نظریں چرائیں۔وہ اس کا کمزور لمحہ تھا اس پل وہ خود کو بہت اکیلا محسوس کر رہی تھی۔جو بھی تھا لیکن اس پل فرہاد کا آنا اسے اچھا لگا تھا۔اور اب وہ اسے اتنا ہی برا بھی لگ رہا تھا۔

"اور کیسے گزرے دن۔۔۔میرے تو بلکل اچھے نہیں گزرے تمہارے بغیر۔۔۔"اسے خاموش دیکھ کر وہ اس کا ہاتھ تھامتا ہوا بولا۔

"کتنی عجیب بات ہے۔۔۔ایک جانب تم ایسے دعوے کرتے ہو۔۔۔اور دوسری جانب تمہاری کزن آکر مجھے بلکل الگ ہی کہانیاں سناتی ہے۔۔۔"فارہ نے اسے طنزیہ دیکھا۔اور اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے نکالنا چاہا۔لیکن فرہاد نے گرفت سخت کر لی۔

"کوئی بات نہیں کیونکہ وہ صرف کہانی ہی تھی۔۔۔لیکن جو میں کہہ رہا ہوں وہ بلکل سچ ہے۔۔۔"فرہاد پر سکون سا بولا۔فارہ نے دیکھا وہ ذرا ڈرا یا جھجھکا نہیں تھا۔اور ڈرتے اور جھجھکتے تو وہ لوگ ہیں جن کے دل میں کھوٹ ہو۔جو لوگ جھوٹے ہوں۔فارہ نے اس پر سے نظریں ہٹا کر خشک ہوتے لبوں پر زبان پھیری۔دل کمبخت اس پر یقین کرنا بھی چاہتا تھا۔لیکن۔۔۔

"میں نے کہا تھا نا واپس آکر تمہیں اس گھر میں لے آؤں گا۔۔۔تو بس وہی بات پوری کی ہے۔۔۔"فرہاد نے اس کی ہاتھ کی پشت پر نرمی سے لب رکھتے ہوئے کہا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ہاں صرف اپنی مرضی ہی تو کرتے آئے ہو تم۔۔۔پہلے زبردستی نکاح کیا۔۔میں نے منع بھی کیا تھا کہ مجھے نکاح نہیں کرنا۔۔۔لیکن تم نے کیا جب کہ تم خود راضی نہیں تھے۔۔۔پھر گھر سے نکال دیا۔۔۔اور اب زبردستی گھر میں قید کر لیا۔۔۔تمہارے لیے میری مرضی اور خوشی کبھی بھی معنی نہیں رکھتی تھی۔۔"فارہ سامنے دیکھتے ہوئے بولی۔اس کے لہجے کا اتار چڑھاؤ اس کی اذیت کا غماز تھا۔

"مانتا ہوں یہ سب۔۔۔" فرہاد نے کہنا شروع کیا تو فارہ نے چہرہ اس کی طرف موڑا وہ جاننا چاہتی تھی کہ وہ کیا وضاحت پیش کرتا ہے اس سب کی۔ لیکن اسے بات ادھوری چھوڑنی پڑی۔ کیونکہ اسی پل فضل آیا تھا۔

"سر کھانا ریڈی ہے ابھی لگاؤں یا ٹھہر کر۔۔۔"

"اووہ۔۔۔ سات بجے والے ہیں ابھی لگا دو۔۔۔" فرہاد نے گھڑی دیکھتے ہوئے کہا تو فارہ نے بھی گھڑی پر نظر ڈالی۔ باہر اندھیرا پھیل چکا تھا۔ اتنا وقت گزر گیا فارہ کی پریشانی مزید بڑھنے لگی۔ فضل فرہاد کے کہنے پر جا چکا تھا۔

"پلیز فرہاد مجھے گھر جانا ہے۔۔۔ میرا یوں رات بھر باہر رکنا بلکل مناسب نہیں۔۔" کوئی چارا نا پا کر فارہ کو اس سے التجا ہی کرنی پڑی۔

"او کے کھانا کھا لو پھر چلتے ہیں۔۔" فرہاد نے سوچ کر جواب دیا۔ فارہ کو اس پر بھی اعتراض تو تھا لیکن خاموش ہو گئی۔ کہ وہ چھوڑ کے آنے پر تو راضی ہوا یہ ہی غنیمت تھا۔

"فریش ہو لو کھانا کھا کر چلتے ہیں۔۔۔" فرہاد اس کے چہرے پر بکھری لٹیں اس کے کان کے پیچھے کرتے ہوئے بولا تو فارہ جلدی سے اٹھی۔ مبادا وہ اپنا کہا نا بدل دے۔

چہرے پر پانی کے چھینٹے مارنے کے بعد منہ ہاتھ اچھے سے دھو کر بالوں کو ہاتھ سے ہی سہی کیا۔ اور جب باہر آئی تو فرہاد ڈائینگ ٹیبل پر بیٹھا اس کا انتظار کر رہا تھا۔ فارہ بھی آ کر کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گئی۔ اس کے بیٹھنے کے بعد فرہاد نے اس کی پلیٹ میں مٹر قیمہ کا سالن نکالا اور روٹی رکھی۔ ساتھ سلاد بھی اس کے پاس رکھا۔

"یہ سب ختم کرنا ہو گا۔۔۔"فارہ اندر ہی اندر اس کے انداز پر کڑھی تھی۔مگر اس وقت اس کی بات ماننا مجبوری تھی۔وہ خاموشی سے نوالا توڑنے لگی۔اسے کھاتے دیکھ فرہاد خود بھی کھانا کھانے لگا۔فارہ کی نسبت وہ کافی رغبت سے کھا رہا تھا۔فارہ نے مرے دل کے ساتھ کھانا ختم کیا تھا۔

"چلیں۔۔"اسے نیپکن سے ہاتھ صاف کرتے دیکھ کر فارہ نے پوچھا۔انداز میں عجلت تھی۔

"یہاں کیا مسئلہ ہے۔۔۔"فرہاد نے سنجیدگی سے اسے دیکھا۔اور کہتا ہوا کرسی گھسیٹ کر اٹھا۔

"کیا مطلب تم نے کہا تھا کہ کھانا کھا کر تم مجھے چھوڑ کر آؤ گے۔۔۔"فارہ بھی کرسی پیچھے کرتے ہوئے اس کے پیچھے گئی۔فرہاد سیڑھیوں کی جانب جا رہا تھا۔غالباً اوپر اپنے کمرے میں۔

"تم اپنی بات سے مکر رہے ہو۔۔۔"

فارہ کی بات کو کوئی جواب دیئے بغیر وہ اوپر جانے لگا تھا جب وہ ایک دم اس کے سامنے آ کر بولی۔

"ہاں۔۔"فرہاد نے اپنا چہرہ اس کے قریب لا کر کہا اور سائیڈ سے نکل کر سیڑھیاں چڑھنے لگا۔فارہ وہی جمی رہ گئی۔اسے یقین ہو گیا تھا فرہاد واقعی کھانا کھا کر اسے چھوڑنے جائے گا۔اس نے جھٹکے سے مڑ کر اوپر جاتے فرہاد کو غصے سے دیکھا۔

"تم انتہائی جھوٹے اور دھوکے باز انسان ہو۔۔۔"فارہ کا بلند لہجہ گونجا تھا۔فرہاد کے قدم وہیں رکے تھے۔

"آہستہ بولو۔۔۔"فرہاد نے اسے ناگواری سے دیکھا۔وہ نہیں چاہتا تھا گھر میں موجود نوکران کی جانب متوجہ ہوں۔اس کے جھڑکنے پر فارہ بے بسی اور غصے کی کیفیت میں اسے دیکھتی رہی یہاں تک کہ آنکھیں آنسو سے بھر آئیں۔فرہاد گہری سانس بھر کر واپس سیڑھی اترتا ہوا اس کے پاس آرکا۔

"اب پلیز رونا مت۔۔۔"فرہاد نے ہاتھ بڑھا کر اس کا چہرہ تھامنا چاہا۔جسے فارہ نے فوری جھٹکا۔

"مجھے گھر جانا ہے۔۔"وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولی۔

"نہیں اب تم یہیں رہو گی۔۔۔"فرہاد کا لہجہ بھی مضبوط تھا۔

"یہی رہوں گی۔۔۔یہ بات کرنے سے پہلے تم نے یہ سوچا ہے کہ میرا اس طرح گھر سے باہر رہنا میرے کردار کو مشکوک کر سکتا ہے۔۔"فارہ چبا چبا بولی۔

"اوپر چلو پھر بات کرتے ہیں۔۔۔"فرہاد نے اس کا ہاتھ تھاما۔اور اوپر کی جانب جانے لگا۔

"نہیں جانا مجھے چھوڑو۔۔۔"فارہ نے اپنا ہاتھ چھڑوانا چاہا لیکن فرہاد کی گرفت مضبوط تھی۔اوپر نا چڑھنے کی کوشش میں وہ گرتے گرتے بچی۔لیکن اس کی کوشش کو بے کار کرتے ہوئے فرہاد اسے کھینچتا رہا۔

"ہاں اب بولو۔۔۔بلکہ چیخو اب مجھے کوئی اعتراض نہیں۔۔"کمرے میں لا کر کمرے کا دروازہ بند کر کے اس کی پشت دراوزے سے لگا کر اس کے دائیں بائیں دونوں ہاتھ رکھ کر بولا۔فارہ کو اس کا رویہ ذرا اچھا نا لگ رہا تھا۔اس نے خفگی و ناگواری سے چہرہ دوسری سمت موڑ لیا۔اور آنسوں کو روکنے کی کوشش کرنے لگی۔چہرہ دوسری سمت کیے لب بھینچے چہرے پر ناگواری کے تاثرات سجائے آنسوؤں کو روکتی وہ فرہاد کے دل میں عجیب سا احساس

جگانے لگی۔صاف شفاف گال سامنے تھاوہاں سے نظریں پھسلتیں ہوئیں گردن تک گئیں۔فرہاد کا دل کیا ایک چھوٹی سی جسارت کر دے۔لیکن خود پر قابو پایا پر لفظوں اور نظروں پر قابو نہیں پا سکا۔

"اوف۔۔۔پھر مجھے کوئی قصور مت دینا میں پہلے ہی خود پر کافی کنٹرول کیے ہوئے ہوں۔۔۔"فرہاد اس کا چہرہ اپنے سامنے کرتے ہوئے بولا۔لہجہ اور تاثرات خوبصورت جذبے اور احساس کی عکاسی کر رہے تھے۔

"ہر چیز میں تمہارا ہی قصور ہے۔۔۔میری ہر تکلیف اور دکھ کی وجہ تم ہی ہو۔۔۔"اس کی بات کی گہرائی سمجھے بغیر فارہ اپنے ہی جوڑ توڑ میں مصروف تھی۔

"ایسا ہے تو سوچ رہا ہوں تھوڑی سی اور اپنی من مرضی کر لوں۔۔۔تمہاری نظروں میں برا تو ہوں ہی تھوڑا اور بن جاؤں گا۔۔۔"فرہاد نے پھر ذو معنی بات کے ذریعے اپنے جذبات کا اظہار کیا۔پر فارہ پھر نا سمجھی۔

"اپنی مرضی اور من مانی ہی تو کر رہے ہو۔۔۔جب سے ملے ہو۔۔"فارہ نے بپھری نگاہ اس پر ڈالی۔جو اس کی راہ بند کیے اس کی جانب دیکھتے ہوئے مسکرا رہا تھا۔وہ یہی سمجھی کہ وہ جان بوجھ کر اسے چڑا رہا ہے۔

"اچھا کہو کیا کہنا۔۔۔"فرہاد بد مزہ سا ہو کر پیچھے ہٹا تھا۔مقابل کھڑا وجود اس وقت صرف لڑائی کے موڈ میں تھا۔سب جذبات بے کار تھے اس پل۔

"مجھے گھر جانا ہے۔۔۔"فارہ نے کڑھ کر پھر سے اپنا مطالبہ دہرایا۔

"کیوں۔۔"فرہاد نے ٹی وی آن کرتے ہوئے سوال کیا۔فارہ نے بمشکل اپنا غصہ کنٹرول کیا۔وہ کتنا ریلیکس تھا۔

"کیونکہ پہلے ہی تمہارا میرے گھر دو راتیں رکنا میرے کردار کو مشکوک بنا چکا ہے۔۔۔اب میں رات کو گھر نا گئی تو مزید مسئلہ ہو گا میرے لیے۔۔۔"ناچاہتے ہوئے بھی فارہ کو اسے بتانا پڑا۔

"تو کوئی بات نہیں فون کر کے کہہ دو کہ تم آفیشل ورک کے لیے آؤٹ آف سٹی گئی ہو۔۔"فرہاد واقعی ریلیکس تھا یا ظاہر کر رہا تھا وہ سمجھ نا سکی اتنی بڑی بات سننے کے بعد بھی اس نے یہ مشورہ دیا تھا۔فارہ نے پوری آنکھیں کھول کر اسے دیکھا جو نیم دراز حالت میں بیڈ پر لیٹا ٹی وی کے چینل بدل رہا تھا۔فارہ کو اندر کہیں لگا تھا جیسی فکر مندی وہ اس کے لیے دکھاتا ہے اس کی بات سن کر وہ چونکے گا تو ضرور۔۔۔لیکن فرہاد کا ردعمل تو بلکل الٹ تھا۔

"یعنی کہ یہ تمہارا پلان تھا کہ تم وہاں رات رکو اور تمہاری وجہ سے میرا کردار مشکوک ہو۔۔۔لوگ میرے بارے میں گھٹیا باتیں کریں۔۔۔"فارہ اس کے سرہانے آکر بولی تھی۔فرہاد کا رویہ اس کی برداشت کی حد ختم کر رہا تھا۔

"میرے پاس ایسی فضول بات کا کوئی جواب نہیں ہے۔۔۔"فرہاد سامنے ٹی وہی پر نظریں جمائے بولا۔انداز لا پرواہ تھا۔

"ہاں بلکل فضول بات ہے یہ۔۔۔لیکن میں فضول نہیں ہوں سمجھے۔۔۔تمہاری وجہ سے میں اور کچھ برداشت نہیں کروں گی اب۔۔۔"فارہ تکلیف دہ لہجے میں بولی۔فرہاد کو واقعی اس بات سے فرق نہیں پڑتا تھا۔اس بات نے فارہ کو اذیت مبتلا کیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ٹھیک ہے مت کرو۔۔۔ جاسکتی ہو تو چلی جاؤ۔۔۔" فرہاد پھر اسی انداز میں بولا نگاہیں اب بھی ٹی وی پر جمیں تھیں۔اس کی بات پر فارہ جھٹکے سے پلٹی اور تیزی سے کمرے سے باہر نکل گئی۔اس کے جانے کے بعد فرہاد نے گہری سانس بھری تھی۔

آنسو صاف کرتی فارہ تیزی سے سیڑھیاں اتر رہی تھی۔داخلی دروازے کو اس نے پوری قوت لگا کر کھولا اور لان کو تیزی سے عبور کرتی گیٹ تک پہنچی۔اس بار اتنا غصہ تھا کہ شیر وکا بھی کوئی خوف نا تھا۔لیکن نا تو شیر و تھا نا ہی چوکیدار۔اس نے چہرہ صاف کر کے موقع کو غنیمت جانا اور دروازہ کھولنا چاہا لیکن دروازہ نہیں کھلا وہ لاک تھا وہ گیٹ کی جانب بڑھی ارادہ گیٹ کا کھول کر باہر نکلنے کا تھا لیکن گیٹ پر بھی لگا بڑا سا تالا اس کا منہ چڑانے لگا۔فارہ نے پھر دروازہ کھولنے کی کوشش کی لیکن کافی زور لگانے کے بعد بھی وہ کھلا نہیں۔تھک کر وہ وہیں دروازے کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ گئی۔

"اوف میں کیوں آئی اس کے ساتھ۔۔" فارہ خود کو ہی کوسنے لگی۔

دونوں بازو اوپر کیے گھٹنوں کے گرد باندھے اور ان میں منہ چھپائے بیٹھی رہی۔رات بیت رہی تھی۔ہر طرف خاموشی تھی۔گیٹ کو ٹیک لگائے جانے کیا کمر پر چبھنے لگا تھا شاید اس کا نوکیلا سا ڈیزائن وہ تھوڑا سا آگے ہو کر بیٹھ گئی۔موسم اتنا سرد نہیں تھا۔لیکن رات کو ہلکی سی سردی ہو جاتی تھی۔فارہ کو بھی ہلکی سی ٹھنڈ محسوس ہونا شروع ہوئی۔اسے دل ہی دل میں فرہاد پر حیرت ہو رہی تھی کتنا پر یقین تھا وہ کہ وہ باہر نہیں جاسکے گی۔اور ویسے بھی اب جتنا وقت گزر گیا تھا اب گیٹ کھل بھی جاتا تو کیا فائدہ۔۔۔ تنگ آکر وہ وہاں سے اٹھی اور لان میں بنے دو سیڑھی کے سٹیپ پر جا کر پلر سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئی۔

"اب کل جانے کیا نئی مشکل دیکھنے کو ملے گی۔۔۔"فارہ کے ذہن میں نئے نئے اور عجیب خیالات آنے لگے۔

کہ جب وہ گھر جائے گی تو کیا پتا آنٹی اسے گھر سے ہی نکال دیں۔

کیا پتا وہ اسے پورے محلے کے سامنے ذلیل کریں۔

ایسے ہو جائے گا ویسے ہو جائے گا میں پھنسی وہ نیند کے جھونکوں میں جانے لگی تھی۔اور پھر چلی بھی گئی۔

لیکن نیند میں جانے کے کچھ دیر بعد اسے ایسے محسوس ہوا جیسے اس کے کان کے پاس کوئی چیز رینگ رہی تھی۔اس کے حواس جاگنے لگے۔ایک دم سے یاد آیا کہ وہ لان کی سیڑھی پر ہی بیٹھی سو گئی تھی۔تو کیا پتا کوئی کیڑا اس کے کان میں جا رہا ہو یا چلا ہی گیا ہو۔یہ بات جیسے ہی اس کے دماغ میں آئی اگلے ہی پل وہ جھٹکے سے اٹھی تھی۔

"کیا ہوا۔۔۔"اسے قریب سے فرہاد کی آواز آئی۔لیکن اندھیرا ہونے کی وجہ سے کچھ دیکھائی کچھ نا دیا۔

"کیا ہوا تم ٹھیک ہو۔۔۔"فرہاد نے سائیڈ لیمپ آن کیا اور پھر اس کی طرف متوجہ ہوا۔

"وہ میرے کان میں کوئی کیڑا چلا گیا ہے۔۔۔"فارہ اپنے کان میں انگلی ڈال کر کھجانے لگی۔اسے واقعی کان میں کچھ محسوس ہو رہا تھا۔

"یہاں کہاں سے آ گیا کیڑا۔۔۔دکھاؤ مجھے۔۔۔"فرہاد کہہ کر کان پر سے اس کے بال ہٹا کر خود دیکھنے لگا۔اسی پل فارہ کو احساس ہوا وہ لان میں نہیں ایک نرم گرم سے بستر میں تھی۔

"کچھ بھی نہیں ہے۔۔۔ تمہیں وہم ہوا ہو گا۔۔۔" فرہاد اس کے کان کا معائنہ کرتے ہوئے بولا۔ اس کے بولنے پر فارہ کی سانس رک گئی ہو جیسے۔ اتنے قریب ایک بستر میں اتنے بے تکلف انداز میں۔ اس نے خشک ہوتے لبوں پر زبان پھیری۔

"کچھ نہیں ہے۔۔ سو جاؤ۔۔" فرہاد اس کے بالوں کو سہی کرتا ہوا بولا۔ جو کان کے پیچھے اڑسے تھے۔ فارہ میں ہمت نہیں ہوئی کہ اسے پوچھے وہ اسے یہاں کیوں لے کر آیا ہے۔ اسے یونہی بیٹھے دیکھ کر فرہاد نے سائیڈ لیمپ آف کیا۔ خود لیٹنے کے بعد اسے بھی کھینچ لیا۔ اندھیرے میں فارہ کا سر اس کے کندھے پر ٹکا تھا۔ اور اس کے سر پر وہ اپنی تھوڑی ٹکائے تھا۔ دونوں بازؤں سے اس کے گرد حصار باندھے ہوئے تھا۔ یہ کیسے ہوا تھا فارہ کو سمجھ نا آیا وہ تو باہر لان میں تھی۔ کیا اتنی گہری نیند میں چلی گئی تھی کہ اسے فرہاد کا خود کو یہاں لانا محسوس بھی نہیں ہوا۔

"کیا ہوا نیند نہیں آ رہی۔۔۔" اندھیرے میں فرہاد کی گھمبیر آواز سنائی دی۔

"میرا سانس بند ہو رہا ہے۔۔۔" فارہ کو لگا کہ اس کا دل بھی بند ہونے والا ہے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"میرے پاس اس کا بھی حل ہے۔۔۔" فرہاد نے کہنے کے اگلے ہی پل اپنے بے باک جذبات کو بہنے دیا تھا وہ بھی خود کو روکنے کی کوشش میں تھک چکا تھا سو شوریدہ و سرکش جذبات کے آگے ہار مان لی۔ اور فارہ کو لگا اس کا دل واقعی میں بند ہو گیا تھا۔ کیا تھا وہ ایسا کچھ نا کہتی اور چپ چاپ سو جاتی تو شائد۔۔۔

****

ساری رات ایشال سونا پائی۔پچھتاوا تھا یا کیا تھا کہ سوچیں مسلسل حاوی رہیں یہاں تک کے فجر کی اذان ہونے لگی۔وہ اٹھی وضو کر کے نماز پڑھی اور اپنے لیے دعا کی۔تو دل کو کچھ سکون محسوس ہوا۔

"فرہاد سہی کہتا ہے جب چیزیں ہماری کوشش کے بعد بھی ویسی نا ہوں جیسی ہم چاہتے ہیں تو ان کو ویسے ہی قبول کرنے میں ہماری بھلائی ہوتی ہے۔۔۔شاید فرہاد اور میرا ساتھ کبھی بننا ہی نہیں تھا۔۔"ایشال پر یہ حقیقت بہت اذیت کے ساتھ اتری تھی۔لیکن وہ جان گئی تھی کہ جو شخص مقدر میں نا ہو وہ آپ کے انتظار اور لاکھ کوشش پر بھی آپ کو نہیں ملتا۔

****

"دیکھو اس لڑکے نے جا کر ایک بار بھی فون نا کیا۔۔"ناشتے پر اماں نے فہیم بھائی کے آتے ہی کہنا شروع کیا۔تو فہیم بھائی حیران سے ہو کر بولے۔

"کیا تھا اماں۔۔۔بتایا تو تھا آپ کو کہ وہ پہنچ گیا ہے۔۔"ندا بھابھی نے ان کے آگے ناشتے کے لوازمات سے بھری ٹرے لا کر رکھی۔تو وہ ناشتے کی طرف متوجہ ہوئے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"پہلے تو مجھے فون کر کے بتاتا تھا۔۔"اماں منہ بناتے ہوئے بولیں۔لاکھ چھپاتیں لیکن بیٹے کا نظر انداز کرنا کھل رہا تھا۔

"اب آپ بھی تو اپنی ضد پر اڑیں ہیں وہ بھی آپ کا ہی بیٹا ہے۔۔۔"فہیم بھائی گرم گرم پراٹھے کا نوالا توڑ کر منہ میں ڈالتے ہوئے بولے۔

"آہ جو بھی کہیں اماں پاکستان کے کھانے کا سواد ہی الگ ہے۔۔۔" فہیم بھائی خستہ پراٹھے کے لذیذ ذائقے پر بولے بنا نارہ پائے۔ اماں کو فہیم بھائی کا اپنی بات اگنور کرنا اچھا نہیں لگا سو ان کی رائے پر تبصرہ نا کیا۔ فرہاد اسلام آباد چلا گیا تھا۔ انھیں نئی پریشانی گھیرے ہوئے تھی۔ یہاں تھا تو تسلی تو تھی کہ نظروں کے سامنے تھا۔ اب وہاں جانے فارہ کے ساتھ ہو گا۔ اور کیا پتا اسے گھر ہی لے آیا ہو۔ فرہاد نے واقعی انہیں صحیح پریشان کیا ہوا تھا۔

* *

فرہاد تو سو چکا تھا لیکن فارہ کی نیند اڑ چکی تھی۔ فرہاد کی سانسوں کا زیر و بم اس کی گہری نیند کا تاثر دے رہا تھا۔ فارہ نے بہت سونے کی کوشش کی۔ کروٹ بدلی لیکن اسے نیند نہیں آئی۔ یونہی اندھیرے میں آنکھیں کھولے وہ جیسے غائب دماغ تھی۔ غائب دماغ ایسے کہ وہ اپنے احساسات سمجھ نہیں پا رہی تھی۔ وہ سب بھول کر جھٹک کو سونا بھی چاہ رہی تھی لیکن سو نہیں پا رہی تھی۔ بہت دیر بعد آنکھیں نیند سے بوجھل ہوئیں تو وہ سوئی تھی۔

فرہاد کی آنکھ الارم کی آواز پر کھلی اس نے ہاتھ بڑھا کر سائیڈ ٹیبل پر بجتا الارم بند کیا۔ اور فارہ پر نظر ڈالی۔ جو دوسری سمت کروٹ لیے تھی۔ فرہاد تھوڑا سا آگے ہو کر اس پر جھکا۔ وہ ایک ہاتھ گال کے نیچے رکھے ہونٹوں کا ہلکا سا نیم وا کیے سو رہی تھی۔ فرہاد نے نرمی سے اس کے بال چہرے پر سے ہٹائے اور اس کے ماتھے پر بوسہ لیا۔ اس کے اوپر کمفرٹر کو صحیح کرتا وہ بیڈ سے اترا اور واش روم کی جانب گیا۔ گھڑی پر سات بج رہے تھے۔ نہا کر کپڑے چینج کیے۔ اور اپنی چیزیں پکڑیں۔ فارہ کی جانب نگاہ کی تو وہ ہنوز گہری نیند میں لگ رہی تھی۔ فرہاد آہستہ سے دروازہ بند کرتا کمرے سے باہر آ گیا۔ نیچے ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھا تو فضل اسے دیکھتے ہی ناشتے کا پوچھنے

www.kitabnagri.com

آیا۔فرہاد نے اسے بوائل ایگ اور دودھ کا کہا۔پندرہ منٹ بعد فضل اس کا ناشتہ لیے آیا۔تب تک فرہاد موبائل میں نوٹیفکیشن چیک کرنے لگا۔جب تک فرہاد نے ناشتہ مکمل کیا۔گھڑی آٹھ بجا رہی تھی۔

"فضل۔۔"فرہاد نے فضل کو آواز دی۔

"جی۔۔"حسب عادت فضل فوراحاضر تھا۔

"فارہ جب اٹھے تو اسے ناشتہ دینا۔۔۔اگر وہ خود کہے تو ٹھیک ہے ورنہ کچھ اچھا سا ناشتہ اس کے لیے بنانا۔۔۔"فرہاد موبائل پاکٹ میں رکھتا ہوا بولا۔

"جی سر۔۔۔آپ بے فکر رہیں۔۔"فضل کے کہنے پر فرہاد سر ہلاتا باہر نکل گیا۔باہر رفیق اسے دیکھ کر گاڑی میں بیٹھ کر گاڑی سٹارٹ کرنے لگا۔فرہاد چوکیدار کے پاس آیا۔

"فارہ میم کو باہر نہیں جانے دینا اور کوئی بھی ان سے ملنے کے لیے آئے تو ملنے نہیں دینا۔۔۔بلکہ کسی کو بھی گھر کے اندر داخل نہیں ہونے دینا۔۔۔کسی کو بھی نہیں۔۔۔"فرہاد نے اسے کہا۔

"جی صاحب جی بلکل فکر مت کریں۔۔۔کسی کو اندر نہیں آنے دوں گا۔۔۔"چوکیدار نے سر ہلا کر یقین دہانی کرائی۔

"ہوں خیال رکھنا۔۔۔"فرہاد سن گلاسز لگاتا کہتا ہوا گاڑی میں جا بیٹھا۔اور بابر صاحب کا نمبر ملانے لگا۔ڈرائیور گاڑی باہر نکال چکا تھا۔گاڑی اب آفس کے راستے پر گامزن تھی۔

"ہیلو بابر صاحب۔۔۔جی آج کی میٹنگ میں خود اٹینڈ کروں گا۔۔۔اوکے۔۔۔آفس میں ملتے ہیں۔۔" فرہاد نے فون بند کر کے ایک اور نمبر ملایا۔

"ہوں رحمت۔۔۔لاہور میں سب انڈر کنٹرول ہے نا۔۔۔ٹھیک ہے۔۔۔بس کچھ وقت باقی ہے پھر وہ جتنے بھی ہاتھ پاؤں مارے نہیں نکل سکے گا۔۔۔میں تمہیں سینڈ کر دوں گا۔۔۔یہاں کی کوئی فکر نہیں سب کنٹرول میں ہے۔۔۔اوکے۔۔۔" فرہاد نے فون بند کیا۔

"دیکھتے ہیں سلیم نیازی اب تم بھاگنے کے لیے کون سا در کھٹکھٹاتے ہو۔۔۔" فرہاد کے چہرے پر مسکراہٹ چمکی تھی۔فتح یاب مسکراہٹ۔۔۔اتنے سال کی محنت اور صبر کے پھل ملنے کا وقت تھا۔۔۔پرانے زخموں کے بھرنے کا وقت تھا۔۔۔بابا کے قتل کے بدلے کا وقت تھا۔۔۔اور قسمت نے فرہاد ملک کو یہ موقع بہت سالوں بعد دیا تھا۔۔۔اور اس بار فرہاد ملک چوکنے والا نہیں تھا۔۔۔بلکل بھی نہیں۔۔۔

****

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

Kitab Nagri Special

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp No : 0316-7070977

انتباہ:اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

فارہ ابھی تک آفس نہیں آئی تھی۔اور آج سلیم نیازی وقت سے پہلے ہی آفس میں تھا کیونکہ آج اس نے فارہ کو ہر حال میں اپنے ساتھ لے کر جانا تھا پھر چاہے وہ آرام سے اس کے ساتھ جاتی یا اسے زبردستی کرنا پڑتی ۔۔۔دونوں صورتوں کا انجام ایک ہی تھا۔۔۔آج اسے سلیم نیازی سے کوئی نہیں بچا سکتا تھا۔سلیم نیازی فارہ کو حاصل کرنے کی دھند میں اندھا ہو چکا تھا۔یہاں تک کے اپنے دوسرے کاروباری معاملات میں بھی اس کا دھیان نا ہونے کے برابر تھا۔یہ شاید اس لیے بھی تھا کہ فارہ کو حاصل کرنا اس کے لیے بہت آسان تھا اتنے سالوں پہلے کی خواہش ایسے پوری ہو جائے گی بلکل امید نا تھی۔ایک سرشاری بھری کیفیت اس کو گھیرے ہوئے تھی جس میں فتح یابی کا احساس بھی شامل تھا فارہ کا کومل وجود اس کی تڑپ کو اور بڑھا رہا تھا۔وہ اس کی

لاچاری اور بے بسی کا پورا فائدہ اٹھانے والا تھا۔فی الحال وہ کوئی ٹینشن والی بات یا معاملہ میں نہیں پڑنا چاہتا تھا بلکہ پورا ریلیکس ہو کر اس سرشاری کو محسوس کرنا چاہتا تھا اور اس کے لیے پوری پلاننگ کر چکا تھا۔

لیکن جب گھڑی نے نو بجائے اور پھر دس تو وہ چونکا۔یہ تو ظاہر تھا فارہ آج نہیں آئی۔لیکن کیوں نہیں آئی۔اسے بے چینی سی ہوئی۔سلیم نیازی سے رہا نا گیا۔وہ باہر گیا فارہ کے نا آنے کی وجہ کسی سے پوچھ سکے۔

"مس فارہ آج آفس کیوں نہیں آئیں۔۔۔"سلیم نیازی اس کے ڈیپارٹمنٹ میں موجود لڑکے سے پوچھ رہا تھا۔

"معلوم نہیں سر انھوں نے اپنی چھٹی کے بارے میں کسی کو انفارم نہیں کیا۔۔۔"وہ کہہ کر اپنا کام کرنے لگا۔تو سلیم نیازی بابر صاحب کے روم میں گیا۔اسے لگا کہ بابر صاحب کو معلوم ہو گا کیونکہ کل فارہ ان کے کمرے میں گئی تھی۔۔تو شاید انھیں کچھ بتایا ہو اس نے۔۔۔۔لیکن بابر صاحب اپنے روم میں موجود نہیں تھے۔اس نے آفس بوائے سے پوچھا تو اس نے بتایا کہ وہ میٹنگ روم میں میٹنگ اٹینڈ کر رہے ہیں۔اصول کے مطابق سلیم کو انتظار کرنا چاہیے تھا۔لیکن وہ اپنی پوزیشن کو لے کر کافی کمفرٹیبل تھا۔وہ سیدھا میٹنگ روم میں گیا۔اور ناک کیے بنا ہی اندر داخل ہوا۔اس کے بنا پوچھے اندر آنے پر سب کی گردنیں اس کی جانب گھومیں تھیں۔

www.kitabnagri.com

"سلیم صاحب۔۔۔کوئی کام تھا آپ کو۔۔۔"بابر صاحب کی آواز پر وہ ان کی جانب دیکھنے لگا۔اس کی نظر اب تک فرہاد پر نہیں پڑی تھی جو باقی سب کی طرح اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"مجھے آپ سے کچھ کام تھا۔۔۔"اس کی جانے بلا جو بھی میٹنگ ہو رہی تھی۔اس کو اس وقت صرف اپنی غرض سے مطلب تھا۔اگر فارہ نا آئی تو سب پلاننگ فیل ہو جانی تھی اسے لے کر آج انھیں لاہور کے لیے نکلنا تھا۔

"اوکے آپ ویٹ کریے میں آتا ہوں۔۔۔"بابر صاحب کی بات کا جواب دیئے بغیر وہ وہی ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔

"میں بھی اب اس کمپنی کا اونر ہوں سو اس میٹنگ میں شامل ہو سکتا ہوں۔۔۔"بیٹھنے کے بعد وہ بولا۔اس کا انداز جتانے والا تھا۔

"ضرور میں نے تو آپ کو کل ہی اس میٹنگ کے بارے میں بتایا تھا تاکہ آپ شریک ہونا چاہیں تو ہو سکتے ہیں۔۔۔"بابر صاحب نے ان کو یاد دہانی کروائی۔اس کا لہجہ انھیں پسند کا آیا تھا۔سلیم نیازی نے ان کی بات کا کوئی جواب نا دیا۔جانتا تھا کہ وہ صحیح کہہ رہے تھے انھوں نے واقعی اسے میٹنگ کے متعلق کہا تھا۔لیکن اس وقت اسے فارہ کے علاوہ اور کچھ یاد نا تھا۔

"جی احمر صاحب بولیے۔۔۔"بابر صاحب نے میٹنگ جاری کرنے کا کہا۔

"سر ہماری کمپنی آپ کو ہر قسم کا پیکج دینے کو تیار ہے۔۔"بات چیت جہاں رکی تھی وہیں سے شروع ہوئی۔کوئی اور وقت ہوتا تو سلیم نیازی اپنی عادت کے مطابق کوئی بدمزہ بات ضرور کرتا۔لیکن اس وقت اس کا دھیان صرف فارہ میں اٹکا تھا۔فرہاد اس کی بے چینی کو دیکھ رہا تھا۔

"اوف میرے بھی دماغ نے کام نہیں کیا جن لوگوں اس کی نگرانی پر لگایا تھا ان سے بھی کچھ معلوم ہو سکتا ہے۔۔۔"جانے میٹنگ میں ابھی کتنا وقت تھا سلیم نیازی کو کوفت ہونے لگی تھی۔ایک دم اس کے دماغ میں یہ سوچ آئی اور وہ کسی سے کوئی بات کیے بغیر میٹنگ روم سے نکل گیا۔سب کو اس کا رویہ عجیب لگا۔خیر میٹنگ اپنے اختتام پر تھی۔

سلیم نیازی نے اپنے کمرے میں آکر منشی کو کال کی اور اس سے فارہ کے متعلق معلومات جاننے کا کہا۔

"جی نیازی صاحب میں ابھی معلوم کر کے بتاتا ہوں۔۔۔" آج انھیں لاہور کے لیے نکلنا تھا منشی وہی معاملات دیکھ رہا تھا۔اسی لیے آج سلیم کے ساتھ آفس نہیں آیا تھا۔

"ہاں بولو۔۔" پانچ منٹ بعد ہی منشی کا فون آیا تو وہ معلومات جاننے کی جلدی میں تھا۔

"نیازی صاحب۔۔۔میں نے معلوم کیا ہے وہ لڑکی کل آفس آئی تھی کیا۔۔۔" منشی نے اس سے پوچھنے لگا۔

"ہاں کل آئی تھی۔۔۔" سلیم نیازی نے فوراجواب دیا۔

"اچھا۔۔" جواب جاننے کے بعد وہ خاموش ہوا تو سلیم چڑا۔

"بتاؤ گے مجھے کیا ہوا ہے۔۔۔"

"نیازی صاحب معلومات کے مطابق وہ لڑکی کل آفس سے گھر واپس نہیں آئی۔۔۔ہمارے آدمی نے اسے گھر جاتے نہیں دیکھا اور نا ہی آج صبح اسے گھر سے نکلتے دیکھا ہے۔۔۔" منشی کو جو معلوم ہوا تھا بتا دیا۔

"کیا بکواس کر رہے ہو۔۔۔دھیان سے پتہ کرواؤ۔۔۔" سلیم اس کی بات سن کر غصے میں آیا۔اس نے کل ہی تو فارہ کو دیکھا تھا اور فارہ کے خاموش انداز سے صاف ظاہر تھا کہ ڈری ہوئی تھی۔ سلیم نیازی کو منشی کی معلومات میں جھول لگا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"معلومات بلکل درست ہیں۔۔۔ہو سکتا ہے وہ لڑکی کہیں چلی گئی ہو۔۔۔"منشی دھیمے سے بولا۔شاید وہ سلیم نیازی کا ردعمل جانتا تھا اس لیے لہجہ دھیما کر گیا تھا۔اتنے دن میں اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ نیازی صاحب اس لڑکی کے پیچھے سب بھول بیٹھے ہیں۔

"ایسے کیسے چلی گئی ایک دم سے۔۔۔کوئی ملنے جلنے والا نہیں اسے۔۔۔کرائے کے مکان میں رہتی ہے۔۔۔منشی مجھے ابھی ایک گھنٹے کے اندر اندر اس لڑکی کا پتا چلنا چاہیے۔۔۔کچھ بھی کرو وہ لڑکی مجھے آج ہی آج چاہیے۔۔۔"منشی کا اندازہ بلکل درست تھا۔سلیم نیازی آپے سے باہر ہو کر بولا تھا۔

"اور جو شام کی فلائیٹ ہے لاہور کی۔۔۔"منشی نے اسے یاد دہانی کرانا چاہی۔

"بھاڑ میں جھونکو سب مجھے بس وہ لڑکی چاہیے۔۔۔کسی بھی قیمت پر آج شام وہ لڑکی میرے پاس ہو۔۔۔"سلیم نیازی درشت لہجہ میں حکم دیتے ہوئے بولا۔

"لیکن نیازی صاحب۔۔۔میں نے آپ کو بتانا ابھی مجھے خبر ملی ہے لاہور میں ہمارے جو اڈے ہیں وہ سب۔۔۔"

"منشی مجھے کچھ نہیں جاننا آگ لگ جائے سب چیزوں کو۔۔۔وہ لڑکی اتنے سالوں بعد میرے ہاتھ آئی تھی میرے شکنجے سے وہ اتنی آسانی سے نہیں نکل سکتی۔۔۔جو کہا ہے وہ کرو بس۔۔۔"سلیم نیازی نے منشی کو بات پوری کرنے نا دی۔اور غصے سے کہتے ہوئے فون رکھ دیا۔

"نہیں فارہ اکرام۔۔۔تم یوں پھر سے میرے ہاتھ سے نہیں نکل سکتی۔۔۔ایک بار میرے ہاتھ لگ جاؤ ایسا حشر کروں گا کہ موت کو ترسو گی۔۔۔"سلیم نیازی نے سنسناتے دماغ سے سوچا تھا۔اس وقت اس کا موڈ بہت خراب ہو چکا تھا۔فارہ اکرام ایک بار پھر اس کے ہاتھ سے نکل سکتی تھی وہ ماننا نہیں چاہتا تھا۔منزل کے اتنے قریب آ کر

منزل نا ملے سلیم نیازی اس وقت اسی تکلیف میں مبتلا ہو چکا تھا۔ اور فارہ اکرام کے معاملے میں تو یہ تیسری بار ہونے والا تھا۔ اس بار وہ فارہ اکرام کو حاصل کرنے کے لیے کسی بھی نقصان کی پرواہ نا کرنے والا تھا۔ فارہ اسے ہر حال اور ہر قیمت میں چاہیے تھی۔۔۔

****

جب فارہ کی آنکھ کھلی دن کافی چڑھ آیا تھا۔ حواس میں آتے ہی پہلا خیال ساتھ سوئے فرہاد کا آیا تھا۔ اس نے پلٹ کر دیکھا تو وہ بستر پر نہیں تھا۔ گردن اٹھا کر واش پر نظر ڈالی تو دھندلے دروازے کے پار اندھیرا تھا۔ جس سے اس نے اندازہ لگایا کہ وہ کمرے میں نہیں تھا۔ اور اس اندازے سے وہ ریلیکس ہوئی۔

"میں نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ یہ رشتہ واقعی میں آگے بڑھ پائے گا۔۔۔ اور یہ سب کتنی اچانک ہو گیا۔۔۔" یہ سب سوچیں اس کے دماغ میں خود بخود آنے لگیں تھیں۔ فارہ اس سب کے لیے بلکل تیار نہیں تھی۔ اس کی سوچوں میں بھی یہ سب دور دور تک نا تھا۔ یہاں تو اور ہی مسئلے حل نہیں ہو رہے تھے وہ یہ سب سوچتی بھی کیسے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"لیکن جو سب باتیں ایشال نے کیں تھیں وہ سب کیا تھا پھر۔۔۔ فرہاد کا جواب تسلی بخش نہیں تھا اور اس نے جواب دیا ہی کب تھا۔۔۔" فارہ اٹھ بیٹھی۔ اور بال سمیٹنے لگی۔

"میرا دل کرتا ہے ان بالوں کو اپنے ہاتھ پر لپیٹ کر گرہ باندھ لوں تا کہ تم مجھ سے دور جانے کی کوشش بھی کرو تو جا نا سکو۔۔۔۔۔" فارہ کے کانوں میں فرہاد کا رات میں جذبات کی رو میں کہا گیا جملہ گونجا تو فارہ کا دل بے ہنگم سا ہو گیا۔ اور بال سمیٹتے ہاتھ لرز گئے۔ اس رات کی خوبصورتی پر کوئی شک نا تھا۔

اپنے دل کو سنبھالتی وہ بیڈ سے پاؤں لٹکا کر بیٹھ گئی۔

یہ سب دل کو اچھا بھی لگ رہا تھا لیکن وہ پوری طرح سے خوش کیوں نہیں ہو پا رہی تھی۔ایک بے چینی سی تھی جو اس پر چھا ہو رہی تھی۔دل ایک دم بجھ جاتا تھا۔سب خوش کن احساس غائب ہو جاتے۔جانے ایسا کیوں ہو رہا تھا۔۔فارہ اپنے احساسات کو سمجھنے کی کوشش کرتی کچھ دیر وہ یونہی پاؤں لٹکائے سر جھکائے بیٹھی رہی تھوڑی دیر بعد اٹھ کر واش روم کی جانب بڑھی تھی۔فریش ہونے کے بعد باہر آئی۔گیلے بال لیے ڈریسنگ روم میں چلی گئی۔کل والے کپڑے ملگجے سے ہو رہے تھے۔یہاں سب مردانہ پروڈکٹ تھی۔پرفیوم،باڈی سپرے،ہیر برش،بالوں کو سیٹ کرنے والا جیل۔۔۔اور سب چیزیں کافی تعداد میں تھیں۔فارہ نے پرفیوم اٹھایا۔ہلکا سا اپنی کلائی پر سپرے کیا اور سونگا۔بلکل وہی خوشبو جو فرہاد کے وجود کا حصہ تھی۔ایسا لگا جیسے فرہاد یہیں ہو۔فارہ نے آہستگی سے پرفیوم واپس جگہ پر رکھا۔اور مزید ایک دو چیزیں دیکھیں۔پھر گیلے بالوں میں برش کرنے لگی۔یہ برش بھی یقیناً فرہاد کا ہی تھا۔بال برش کرنے کے بعد وہ ڈریسنگ روم سے باہر آگئی۔سمجھ نہیں آرہی تھی۔اب کیا کرے۔نیچے جائے۔لیکن جانے کیون فرہاد کا سامنا کرنے کی ہمت نہیں ہو رہی تھی۔اس کا خیال آتے ہی جھجھک اور لاج سی محسوس ہو رہی تھی۔سامنا کیسے کرتی۔لیکن فارہ نے ہمت کی اور کمرے سے باہر نکلی۔سیڑھی اتر کر وہ نیچے آئی۔تو کوئی نظر نا آیا۔وہ صوفے پر جا کر بیٹھ گئی۔سامنے ایل ای ڈی پڑی تھی۔ڈیکوریشن پیسز اور خوبصورت نقش و نگار سے وہاں کی سجاوٹ کی گئی تھی۔

"لگتا ہے فرہاد گھر نہیں ہے۔۔۔"چاروں اطراف نظر ڈال کو اس نے سوچا۔

"میم آپ اٹھ گئیں۔۔۔بتایئے ناشتے میں کیا لیں گی آپ۔۔۔"فضل کی آواز نے اس کی سوچوں میں خلل ڈالا تھا۔

"فرہاد نے کر لیا ناشتہ۔۔۔"فارہ کی زبان سے بے ساختہ سوال نکلا۔

"جی میم۔۔۔سر تو صبح آٹھ بجے کے آفس جا چکے ہیں۔۔۔"

"اچھا۔۔"فضل کے جواب میں وہ اچھا کہہ کر خاموش ہو گئی۔

"میم ناشتے میں کیا لیں گی آپ۔۔۔"اسے خاموش دیکھ کت فضل نے پھر پوچھا۔

"کچھ بھی بنا دو۔۔۔بس پراٹھا مت بنانا۔۔"

"اوکے میم۔۔"فارہ نے کہا تو وہ سر ہلاتا کہتا ہوا وہاں سے چلا گیا۔فارہ نے گھڑی پر نظر ڈالی۔گھڑی پر دوپہر کے بارہ بجنے والے تھے۔اور فرہاد صبح آٹھ بجے کا آفس گیا تھا۔دل ہی دل میں فارہ وقت کا حساب لگانے لگی تھی۔کہ فرہاد کو گئے کتنا ٹائم ہو گیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

****

سلیم نیازی کی سوچیں اتنی بے چین تھیں کہ اس نے آفس سے جانے کا سوچا منشی کا دوبارہ کوئی فون نا آیا تھا۔اسے کوفت ہونے لگی تھی۔لیکن اس سے پہلے کہ وہ عمل کرتا۔بابر صاحب کا پیغام اس کے لیے آیا۔وہ اسے روم میں بلا رہے تھے۔پھر بھی پیغام ملنے کے کافی دیر بعد وہ گیا۔وہی ازلی خودسری اور بے نیازی ظاہر کرنے کی عادت۔

"جی بابر صاحب آپ نے یاد کیا تھا۔۔۔"حسب عادت وہ بناناک کیے کمرے میں گیا تھا۔اور جاتے ہی کرسی پر بیٹھا۔لیکن یہ کیا آفس چیئر پر بابر صاحب کی جگہ کوئی اور بیٹھا تھا بابر صاحب ساتھ والی کرسی پر بیٹھے تھے۔

"جی سلیم صاحب۔۔۔آپ کی ملاقات کروانی تھی۔یہ ہیں فرہاد ملک اس کمپنی کے اونر۔۔۔۔۔"بابر صاحب نے تعارف کروایا۔

"کیسے ہیں نیازی صاحب۔۔"فرہاد نے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ سجا کر پوچھا۔ہاتھ ملانا اس نے ضروری نہیں سمجھا تھا۔

"ٹھیک فرہاد صاحب آپ کیسے ہیں۔۔"سلیم نیازی نے بھی رسما انداز میں جواب دے کر پوچھا۔

"ٹھیک۔۔۔آپ کچھ پریشان لگ رہے ہیں۔۔۔"فرہاد نے اسے بغور دیکھ کر کہا۔کیا پریشانی اب اس کے چہرے سے ظاہر ہونے لگی تھی۔سلیم نے سوچا تھا۔ساتھ ہی اپنے تنے اعصاب بھی ڈھیلے کرنے چاہے۔

"نہیں میں بلکل ٹھیک ہوں۔۔۔بلکہ مجھے کچھ کام سے جانا ہے۔۔۔شاید میں دو تین دن آفس نا آ سکوں۔۔۔"سلیم نیازی نے بابر صاحب کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"خیریت ہے۔سلیم صاحب۔۔۔"بابر صاحب نے پوچھا۔

"جی مجھے اپنے نجی کام کے سلسلے میں لاہور جانا ہے۔۔۔وہاں کچھ دن لگے گے۔۔۔"سلیم نے بابر صاحب کے سوال کا جواب دیا۔اس کا ذہن منتشر تھا۔کچھ دیر کمپنی کے متعلق بات چیت کے بعد اس نے اجازت لی۔اور چلا گیا۔

"یہ تو کچھ نہیں ابھی تو صرف یہ ایک چھوٹا سا جھٹکا ہے۔۔۔ ابھی تو اور بھی بہت کچھ ہونا باقی ہے۔۔۔" فرہاد نے دل میں سوچا اور بابر صاحب کی طرف متوجہ ہوا۔

"بابر صاحب۔۔۔ ہمارا جو کانٹریکٹ ہے اس کے مطابق سلیم نیازی ابھی اس کمپنی کا اونر تب تک نہیں بن سکتا جب تک وہ رقم کا 70 فیصد ادا نہیں کر دیتا۔۔۔"

"جی آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔۔۔ اور ابھی تک صرف 20 فیصد رقم ادا کی گئی ہے ان کی طرف سے۔۔۔" بابر صاحب نے جواب دیا۔

"ان کے پاس کتنا وقت ہے۔۔۔" فرہاد نے کرسی سے ٹیک لگا کر انھیں دیکھا۔

"ایک ماہ۔۔۔ جس میں سے کافی دن گزر چکے ہیں۔۔۔"

"اور اس دوران ہم کسی بھی وقت کانٹریکٹ ختم کر سکتے ہیں۔۔۔" فرہاد نے پیپر ویٹ گھماتے ہوئے پوچھا۔

"جی۔۔۔" بابر صاحب فرہاد کی آخری بات پر ٹھٹھکے تو تھے لیکن پوچھنا مناسب نا سمجھا۔ اس کے بعد فرہاد کمپنی کے دوسرے معاملات کے بارے میں پوچھنے لگا۔ تو وہ جواب دینے لگے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

****

"فارہ نے ناشتہ کر لیا۔ اور ناشتے کے بعد باہر لان کا چکر بھی لگا آئی۔ باہر شیرو بھی تھا۔ اور چوکیدار بھی۔ فارہ گیٹ کی طرف نہیں گئی تھی تو شیرو بھی پر سکون حالت میں رہا۔ اب وہ اپنا بیگ کھولے تھی اور موبائل نکال کر دیکھا تو بسمہ کی کالز تھیں۔ دو دن سے وہ آفس نہیں آ رہی تھی آج گئی ہو گی اس لیے اسے نا پا کر اس نے اسے

کال کی ہو گی۔فارہ نے سوچا تھا شاید سوہا کی بھی کال آئی ہو لیکن اس کی کوئی کال نہیں تھی۔اور اب جتنا وقت بیت چکا تھا فارہ کا خود کال کرنا بے کار تھا۔اب وہ جو بھی کہتی سوہا اور آنٹی نے اس کا بلکل یقین نہیں کرنا تھا۔اس نے گہری سانس لے کر بسمہ کو کال ملائی۔جو اس نے دوسری بیل پر اٹینڈ کی۔

"کہاں ہو یار خیریت آج آفس نہیں آئیں۔۔۔"سلام کے بعد بسمہ نے سیدھا سوال کیا تھا۔فارہ نے اسے اب تک یہ نہیں بتایا تھا کہ وہ بابر صاحب سے آفس نا آنے کے متعلق بات کر چکی تھی۔اور ایک لحاظ سے کل اس کا آخری دن ہی بنتا تھا۔اس نے سوچا تھا راتوں رات پیکنگ کر کے کہیں نکل جائے گی۔لیکن سب کچھ بلکل الگ ہوا تھا۔

"مجھے تمہیں بتانا تھا۔۔۔کہ میں جاب چھوڑ چکی ہوں۔۔۔اب آفس نہیں آؤں گی۔۔۔"

"کیا واقعی۔۔۔لیکن کیوں۔۔"بسمہ حیران ہوئی تھی۔اسے اس سب کی کوئی وجہ سمجھ نا آئی۔

"بس۔۔۔اب مجھ میں اور ہمت نہیں تھی۔۔۔"

"ہوں۔۔۔اب تو فرہاد سر بھی آ گئے ہیں۔۔۔تم ایک بار ان سے بات تو کر کے دیکھتی شاید تمہاری پریشانی حل ہو جاتی۔۔۔"بسمہ کی بات پر وہ خاموش رہ گئی۔

"ہیلو کیا ہوا۔۔۔"خاموشی پر بسمہ کو لگا شاید فون کٹ گیا ہو اس نے موبائل کان سے ہٹا کر دیکھا تو کال چل رہی تھی۔

"کچھ نہیں۔۔۔"فارہ نے کہا۔

"ہاں مجھے یاد آیا یہ سلیم نیازی اپنے ڈیپاٹمنٹ کے احمد سے تمہارے بارے میں پوچھ رہا تھا کہ تم آفس کیوں نہیں آئیں۔۔۔اور کچھ عجیب سا لگا رہا تھا۔۔۔"بسمہ کو لگا اسے فارہ کو یہ بتانا چاہیے۔اس کی بات پر فارہ جو سلیم نیازی کو بھولی بیٹھی تھی۔اس سے متعلق سب یاد آگیا۔سلیم نیازی تو اس کے دماغ سے جیسے نکل ہی گیا تھا۔اسے بس آنٹی اور سوہا کے رویے کی فکر تھی۔کہ وہ اس کی رات بھر کی غیر موجودگی سے مزید بد ظن ہو جائیں گی۔

"ہیلو۔۔۔کیا سگنل کا پرابلم ہے۔۔۔فارہ۔۔۔"بسمہ نے اسے خاموش پا کر فون کاٹ دیا۔فارہ نے بے جان ہاتھوں سے فون واپس رکھا۔

****

دوپہر کے کھانے کا وقت تھا۔ایشال خاموشی سے اپنی پلیٹ میں چمچ گھما رہی تھی۔بابا کھانا کھا رہے تھے۔اور دیکھ رہے تھے کہ اس کا دھیان کھانے کی جانب بلکل نہیں تھا۔وہ کہیں اور گم تھی۔

"ایشو۔۔۔کوئی مسئلہ یا پریشانی ہے بیٹا۔۔۔"طارق صاحب نے کھانے سے ہاتھ روک کر اسے پوچھا تو وہ چونکی۔

"کوئی مسئلہ نہیں بابا جان آپ کھانا کھایے۔۔۔"ایشال نے مسکرا کر انھیں دیکھا تا کہ وہ ریلیکس ہو جائیں۔اس کے کہنے پر وہ کھانا کھانے لگے۔تو ایشال بھی کھانے کی طرف متوجہ ہوئی۔

کھانا کھانے کے بعد وہ اپنے اور بابا کے لیے کافی بنا کر لائی۔ان کا کپ انھیں پکڑایا اور اپنا لے کر پاس بیٹھ گئی۔

"بابا جان۔۔۔"طارق صاحب بھانپ چکے تھے کہ کوئی تو بات ہے جس کی وجہ سے وہ خاموش سی ہے۔

"جی بیٹا۔۔"انھوں نے اپنا کپ ٹیبل پر رکھ کر اسے دیکھا۔

"آپ نے کسی فیملی کو بلانے کا کہا تھا تو بلا لیں۔۔۔مجھے کوئی اعتراض نہیں۔۔۔"ایشال کپ کے کنارے پر انگلی پھیرتی نظریں جھکائے بولی۔

"کیا واقعی۔۔۔"طارق صاحب نے حیران ہو کر اسے دیکھا۔انھیں بلکل یقین نہیں تھا کہ ایشال اتنی جلدی مان جائے گی۔ان کے خیال شاید وہ کافی وقت لیتی اور بمشکل ہی راضی ہوتی۔

"جی بابا۔۔۔آپ بے فکر ہو کر جو بھی کرنا چاہتے ہیں کریں۔۔۔میں آپ کی خوشی میں خوش ہوں۔۔۔"اس کا لہجہ دھیما تھا۔

"میری خوشی تو تمہاری خوشی میں ہے ایشو۔۔۔اگر تم خوش ہو تو میں خوش۔۔۔ایسا تو نہیں کہ تم میری وجہ سے یہ سب زبردستی۔۔۔"طارق صاحب اس کی بات پر کسی خدشے کے تحت بولے۔

"نہیں بابا جان۔۔۔میں سمجھ چکی ہوں۔۔۔کہ کچھ لوگ جب مقدر میں نا ہوں تو ان کے پیچھے اپنی زندگی ضائع کرنا فضول اور بے وقوفی ہے۔۔۔ہو سکتا ہے قسمت نے میرے لیے اس سے بھی اچھا کچھ بہت اچھا رکھا ہو۔۔۔"ایشال نے اب کہ سر اٹھا کر انہیں دیکھا۔اس کے چہرے پر امید کا عکس تھا۔

"بلکل رکھا ہو گا۔۔۔وہ ذات بہت مہربان ہے۔۔۔بندے اس سے محبت کرنا چھوڑ دیتے ہیں وہ اپنے بندوں سے محبت کرنا کبھی نہیں چھوڑتا۔۔۔"طارق صاحب نے اس کی امید کو یقین کی ڈور میں پرونا چاہا۔

"مجھے یقین ہے تم اتنی خوش ہو گی کہ سب بھول جاؤ گی۔۔۔" یہ ایک باپ کا یقین تھا۔ اور باپ کی اپنی اولاد کی محبت میں کی گئی دعا اللہ پاک کبھی رد نہیں کرتا۔ بس یقین کامل ہونا چاہیے۔

****

سلیم نیازی کا نام سنتے ہی فارہ کو اس کی کہی باتیں بھی یاد آئیں۔ سلیم نیازی خطرناک تھا اوپر سے اس کے ارادے بلکل نیک نہیں تھے۔ یہی وجہ تھی کہ وہ کل کتنی پریشان تھی۔ اور جب فرہاد آیا تو سب کچھ پس پشت چلا گیا تھا۔ سلیم نیازی کا خیال تک نا آیا۔ فرہاد کی موجودگی اتنی فرحت بخش تھی شاید کہ وہ سب بھول گئی۔ لیکن سلیم نیازی سے بچنے کا سدباب تو وہ کر رہی تھی سب کچھ چھوڑ کر نکل جاتی۔ لیکن اسے اپنی کردار کی بھی فکر تھی۔ اب تک تو جانے سوہا اور آنٹی کیا کیا باتیں بنا چکی ہوں گی۔ محلے بھر میں اس کو بدکردار کے طور پر پیش کیا جارہا ہو گا۔ لیکن اب وہ کیا کرے گھر جا کر بھی کیا فائدہ ہو سکے گا۔ وہ کچھ بھی کہے گی سوہا اور آنٹی اس کا یقین کرنے والی نہیں تھیں۔ اس بات کا اندازہ اسے اچھی طرح تھا۔ اور سلیم نیازی کا خطرہ بھی ابھی ٹلا نہیں تھا۔ بسمہ نے بتایا وہ اس کا پوچھ رہا تھا۔ اور کیا پتہ اس کی غیر موجوگی پر وہ گھر سے ہی پوچھ گچھ نا کرلے۔ اور اس کا ایسا اقدام مزید فارہ کے کردار کی پستی کا باعث بن سکتا تھا۔ ایسی سوچوں اور جوڑ توڑ میں جو تھوڑا بہت خوش کن احساس محسوس ہو رہا تھا کہیں غائب ہو چکا تھا۔ اب آگے کیا ہو گا یہ بھی ایک سوالیہ نشان تھا۔

رشتہ ایک قدم بڑھا تو تھا۔ لیکن کیا اس رشتے کی مدت دائمی ہو پائے گی۔ یا یہ صرف وقتی جذبات کے سائے میں پلنے والا رشتہ تھا۔ کیا پتہ زندگی کے کسی موڑ پر فرہاد اس سے تنگ آجائے تو وہ کیا کرے گی چلو وہ تو بعد کی بات ہو گی لیکن ابھی اس کے گھر والے کیا اسے قبول کریں گے۔ تائی اماں تو اس سے اتنی نفرت کرتیں ہیں

ایک بار نہیں کئی بار وہ اس سے نفرت اور بے زاری کا اظہار کر چکیں ہیں۔وہ تو اسے اس خاندان کا حصہ ماننے کو ہی راضی نہیں۔یہاں تک کہ اتنے سال گزرنے کے بعد بھی ان کی نفرت کم کیا ہوتی اس نفرت میں اضافہ ہی ہوا تھا۔فارہ کے کانوں میں ان کے کہے گئے تلخ جملے گونجنے لگے۔۔۔۔

"فرہاد اپنی ماں سے کتنی محبت کرتا ہے وہ میرے لیے کبھی ان کے سامنے کھڑا نہیں ہو گا۔ابھی یہاں اپنا مطلب پورا کر رہا ہے۔۔۔کیا پتا پھر مجھے اپنی ماں کے رحم و کرم پر چھوڑ دے۔۔۔مجھے بے بس کر دے اتنا کہ میں کچھ بھی نا کر سکوں گی۔۔۔"فارہ کی سوچیں کئی رخ بدل رہیں تھیں۔اسے خود اندازہ نہیں ہوا کہ اس کی سوچوں کا آغاز سلیم نیازی سے ہوا تھا اور کہاں پر جا رکا تھا۔

"اور اسے مجھ سے محبت ہونا بھی تو عجیب بات ہے۔ناقابل یقین کرنے والی بات۔۔۔بھلا ایسا کیسے ہو سکتا۔۔۔تب تو کہتا تھا ایشال سے دوسری شادی کروں گا اپنی بھابھی سے بھی یہی بات کر رہا تھا کہ ایشال کو نہیں چھوڑ سکتا۔۔۔اور اب۔۔۔"فارہ کا دل ڈوبا تھا۔اسے لگا وہ فرہاد کے ہاتھوں بے وقوف بن گئی۔کچھ بھی سوچتی کتنی بھی کوشش کرتی لیکن کوئی بات فرہاد کے حق میں جاتی نظر نہیں آ رہی تھی۔

"لیکن اس میں تمہارا بھی تو قصور ہے نا۔۔۔تم اسے دیکھ کر کیوں سب بھول جاتی ہو۔۔۔تم یہ بھی مانو کہ اس کے لیے تمہارا رویہ اتنا سخت نہیں جتنا ہونا چاہیے۔۔۔جو کچھ اس نے کیا وہ سب اتنی آسانی سے نظر انداز کرنے والا نہیں۔۔۔کیا اتنی آسانی سے اسے معاف کر دو گی۔۔۔بھول گئی ہو وہ ذلت،وہ رسوائی،وہ دن رات جب تم اپنی عزت کی حفاظت بھی کرتی تھی اور پیٹ بھرنے کے لیے دن رات محنت بھی کی تھی۔۔۔فرہاد تو بہت بعد

میں آیا۔۔۔اس سے پہلے وہ سب تکلیفیں بھول جاؤ گی۔۔۔"فارہ کے اندر کی وہ عورت بول رہی تھی جس کی انا، عزت نفس ہر شے سے اوپر تھی۔جو فرہاد کے لیے کوئی نرمی دکھانے کو تیار نا تھی۔

"وہ سب بھولنے والا نہیں ہے۔۔۔لیکن وہ سب میری قسمت میں لکھا تھا۔۔۔کچھ بھی کر لو لیکن قسمت کا لکھا تو بھگتنا ہی پڑتا ہے۔۔۔"یہ اس کے اندر کی اس عورت کی آواز تھی جو فرہاد کے لیے نرم گوشار کھتی تھی۔ایک بیوی کی آواز جو اپنے شوہر کی ایک خالص مسکراہٹ پر سب بھول جاتی ہے۔

"ہاہاہا پھر تم کہتی ہو فرہاد تمہیں بے وقوف بنا رہا ہے۔۔لیکن سچ تو یہ کہ تم خود اس کے ہاتھوں بے وقوف بننے پر راضی ہو۔۔۔اس کی محبت تمہیں اچھی لگ رہی ہے۔۔۔ایسا نا ہو کہ یہی محبت بعد میں تمہیں عمر بھر کا پچھتاوا دے دے۔۔۔"پہلی والی عورت نے قہقہہ لگایا تھا۔اس کی بات تلخ تھی لیکن حقیقت کے قریب تر تھی۔فارہ نے تھک کر دونوں ہاتھوں میں سر تھاما۔خوش کن لمحات اس کی زندگی میں اتنی مختصر مدت کے لیے کیوں آتے ہیں۔وہ کون سا دن ہو گا جب وہ سب بھول کر کسی بھی قسم کی فکر سے بے فکر ہو کر سکون کا سانس لے سکے گی۔سکون سے جی سکے گی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

****

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp No : 0316-7070977

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"نیازی صاحب۔۔۔اس گھر کے آگے تالا لگا ہے۔۔۔" یہ بات بتاتے منشی کا لہجہ پھر دھیما تھا۔وجہ سلیم نیازی کا سخت رد عمل تھا۔وہی ہوا سلیم نیازی اس کی بات سن کر غصے میں آیا تھا۔

"کیا مطلب تالا لگا ہے۔۔۔تم نے کہا تھا آدمیوں کی چوبیس گھنٹے نظر ہے اس گھر پر۔۔۔کہاں گئے ہیں گھر کو تالا لگا کر وہ لوگ۔۔۔"

"انھیں نہیں معلوم۔۔۔"منشی کی آواز بمشکل نکلی۔

"انھیں نہیں تو کسے معلوم ہے۔۔۔"سلیم نیازی نے اسے بات بھی پوری نہیں کرنے دی۔

"وہ دراصل کل جب وہ لوگ کھانا کھانے گئے پیچھے ہی سب معاملہ ہوا ہو گا۔۔۔انھیں پتا نہیں چلا سکا اس بارے میں۔۔۔"وہ رک رک کر بتانے لگا۔

"تم جانتے ہو تم کیا کہہ رہے ہو۔۔۔تم ایسی نو سیکھیوں والی بات کر رہے ہو منشی کہ جیسے پہلے کبھی ایسے کام کیے نہیں۔۔۔تالا کل کا لگا ہے اور یہ بات مجھے تم اب بتا رہے ہو۔۔۔"سلیم نیازی کو لگا وہ پاگل ہو جائے گا۔

"جی کیوں کہ کل سے کوئی ہلچل نہیں ہوئی۔۔۔اب ساتھ والے گھر سے معلوم کیا ہے تو پتہ لگا کہ وہ لوگ کل کسی فوتگی پر گئے ہیں۔۔۔"اس کی بات پر سلیم نیازی کو خود پر قابو پانا انتہائی مشکل لگا۔اس کا دل کیا ان بھاڑے پر رکھے آدمیوں کو گولی سے اڑا دے۔جن کی وجہ سے یہ سب معاملہ اس کے ہاتھ سے نکلا تھا۔

"میری بات سنو منشی اپنی خیریت چاہتے ہو تو اب میرے سامنے اس وقت آنا جب فارہ تمہارے ساتھ ہو۔۔۔"دانت پر دانت جما کر بولتا وہ اپنے غصے پر قابو کیے تھا۔نیازی نے فون رکھ دیا۔منشی فارہ کے گھر کے پاس خود اس معاملے کو دیکھنے گیا تھا۔جبکہ سلیم نیازی وہاں تھا جہاں انھوں نے رہائش اختیار کی تھی۔

ابھی کچھ دیر ہی گزری تھی کہ پھر فون بجا۔سلیم نیازی نے نمبر دیکھا تو لاہور کے جاننے والے کا تھا۔

"کہاں ہو تم پتا بھی ہے یہاں کیا ہو رہا ہے۔۔۔"سلام کے بعد وہ سیدھا مدعے کی بات پر آتے ہوئے بولا۔

"جانتا ہوں منشی نے بتایا تھا۔۔۔ لیکن میں اس کا حل نکال لوں گا یہ سب تو چلتا ہی رہتا ہے۔۔۔" سلیم نیازی نے بھی کچی گولیاں نہیں کھیلی تھیں۔ وہ پر اعتماد تھا۔

"وہاں بیٹھ کر تم یہ سب کہہ سکتے ہو۔۔۔ ایک بار یہاں آ کر حالات کا جائزہ لوگے تو معلوم ہو گا۔۔۔" دوست کی ہنوز وہی رائے تھی۔

"دس دن ہوئے ہیں مجھے یہاں آئے ان دس دنوں میں کون سی ایسی بات ہو گئی میرے پیچھے۔۔۔ کہ حالات بے قابو ہو گئے۔۔۔ مجھے معلوم ہیں یہ سب میری حریفوں کی سازشیں ہیں ان سے میری کامیابی برداشت نہیں ہو رہی۔۔۔" سلیم نیازی کو جو لگا اس کا اظہار بھی کر دیا۔

"تو تم آ رہے ہو پھر۔۔"

"دیکھتا ہوں ایک دو دن میں۔۔۔ تم فکر مت کرو میں سب سنبھال لوں گا۔۔۔"

"ٹھیک ہے تمہاری مرضی بعد میں مت کہنا کہ تمہیں آگاہ نہیں کیا۔۔" دوست نے گہری سانس بھر کر فون رکھ دیا۔

سلیم نیازی نے اب بھی کسی قسم کی کوئی ٹینشن نا لی۔ اسے اس وقت صرف فارہ کا خیال تنگ کر رہا تھا وہ کہاں چلی گئی۔ اور کیسے۔۔۔۔

باقی کے معاملات حل کرنے میں تو وہ ماہر تھا۔ پولیس سے کافی بار بچ نکلا تھا۔ بہت سے مقدمے بھی چل رہے تھے۔ اب بھی کچھ ایسا ہی ہوا ہو گا۔ لیکن اس وقت سب سے اہم کام فارہ کو حاصل کرنا تھا۔ فارہ ایک بار پھر سے

بچ نکلی تھی۔ یہ چوٹ اس کی مردانگی پر پڑی تھی۔ ایک لڑکی جس کے آگے پیچھے کوئی نہیں اسے بے وقوف بنا گئی تھی۔ جانے کہاں غائب ہو گئی تھی۔

لیکن اس سب میں وہ نہیں جانتا تھا کہ جب انسان کو شکست ملنی ہو وہ اس کی سب سمجھ بوجھ اور پلاننگ کے بعد بھی مل کر ہی رہتی ہے۔ اور یہ تجربہ سلیم نیازی کو خاصے دھماکے دار انداز میں ہونے والا تھا۔

****

طارق صاحب کا فون فہیم بھائی کو آیا اور انھوں نے ایشال کی آمادگی کے متعلق خاصے خوش بھرے انداز میں بتایا۔ وہ اتنے خوش تھے کہ ان سے رہا ہی نہیں گیا۔

"فہیم بیٹا میں تمہارا بہت شکر گزار ہوں۔۔" انھوں نے ایک بار پھر ممنون بھرے لہجے میں کہا۔

"پلیز انکل مجھے مزید شرمندہ نا کریں۔۔۔ ایشال سمجھ دار ہے بس ذرا سا گائیڈ کیا اسے۔۔۔ شکر ہے وہ سمجھ گئی۔۔۔" فہیم بھائی سادہ لہجے میں بولے۔ ایشال کا اتنی جلدی مان جانا خود ان کے لیے بھی حیران کن تھا۔ ان کے مطابق تو ابھی ایشال کو اور سمجھانا پڑتا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"آپ لڑکے کے متعلق سب چھان بین کر چکے ہیں نا۔۔۔"

"ہاں ہاں۔۔۔ بے فکر ہو جاؤ سب معلومات کروا چکا ہوں۔۔۔ وہ تو کافی بار کہہ چکے ہیں۔۔۔ میں ہی ایشال کی وجہ سے کوئی فیصلہ نہیں کر پا رہا تھا۔۔۔ کل فون کروں گا ان کو۔۔۔ پھر دیکھتے ہیں۔۔۔ آگے اللہ بہتر کرے۔۔۔" طارق صاحب مطمئین تھے۔ تو فہیم بھائی کی کچھ ٹینشن کم ہوئی۔

"اب بس اماں آپ مان جائیں۔۔۔باقی توسب آہستہ آہستہ ٹھیک ہو رہا ہے۔۔۔اب آپ کی باری ہے۔۔۔"طارق صاحب نے فون رکھا تو فہیم بھائی نے دل ہی دل میں سوچا۔انھیں لگا جیسے اب اماں کا ماننا شاید آسان ہو جائے۔ایشال اور اماں دونوں ایک دوسرے کے سہارے بیٹھیں تھیں۔ایشال تو نکل گئی۔اب صرف اماں تھیں۔اور اماں اب کس کے سہارے رہتیں ایک طرح سے اس معاملے میں اب وہ اکیلی تھیں۔۔۔کچھ فہیم بھائی بھی وقتاً فوقتاً بریفنگ کر رہے تھے۔جس کا ابھی تو کوئی رزلٹ نہیں آیا تھا لیکن کیا پتا اچھا رزلٹ آجائے ہمیں ہمیشہ اچھے کی امید کرنی چاہیے نا۔۔۔

****

گھڑی رات کے آٹھ بجا رہی تھی۔فارہ ٹی وی آن کیے لاؤنج میں صوفے پر نیم دراز تھی۔کافی دیر چینل سرچنگ کے بعد جانے کون سے چینل پر سٹاپ کیا۔اسے خود نہیں معلوم تھا۔فضل اس دوران کافی بار کھانے کا پوچھنے آیا۔فارہ نے ہر بار منع کر دیا۔جبکہ بھوک لگ رہی تھی۔لیکن بس یونہی ناراضگی کے طور پر۔فرہاد ابھی تک گھر نا آیا تھا۔فارہ کو غنودگی ہونے لگی۔رات کو بے آرام نیند آئی تھی تو آج انکھیں جلدی بند ہو رہی تھیں۔یا شاید کرنے کو کچھ نہیں تھا۔اس لیے سستی ہو رہی تھی۔

کچھ دیر گاڑی کے ہارن اور گیٹ کھلنے کی آواز آئی۔ٹی وی کی آواز ہلکی تھی۔جس وجہ سے فارہ بھی آواز سن کر اٹھ بیٹھی۔فرہاد آگیا تھا۔اس کی حالت پھر عجیب ہونے لگی۔خود کو اتنا سمجھانے کے باوجود پھر دل بے ہنگم سا ہونے لگا تھا۔فرہاد کا سامنا کرنے سے فارہ کو عجیب سی جھجھک محسوس ہو رہی تھی۔اس جھجھک میں لاج تھی شرم تھی۔خود کو پڑھائی گئی سب پٹیاں بے کار جاتی لگیں۔

"اسلام علیکم۔۔۔"فرہاد نے داخلی دروازہ عبور کرتے ہی بلند آواز میں کہا۔اس کی آواز پر فضل باہر آیا اور اس کے ہاتھ سے سامان پکڑنے لگا کھلے دروازے سے وہ سب دیکھ سکتی تھئی لیکن فارہ نے اس کی طرف نظر نا کی۔وہ سنبھل کر بیٹھ چکی تھی۔شاپر کی آواز سے لگ رہا تھا وہ کافی سارا سامان لایا تھا۔

"اسے میرے کمرے میں رکھ دینا۔۔۔"اس نے فضل کو سامان کے متعلق ہدایت دی تو وہ سر ہلاتا سامان لیے چلا گیا۔فرہاد فارہ کو دیکھ کر اسی طرف آیا۔

"کیسی ہو۔۔۔"وہ اس کے پاس صوفے پر بیٹھ کر بولا۔فارہ کچھ نا بولی۔بلکہ سامنے ٹی وی پر نظریں جمائے لاتعلق سی رہی۔دل دگنی رفتار سے دھڑکنے لگا تھا۔فرہاد نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اس کا چہرہ اپنی جانب کیا۔

"کیا ہوا طبیعت ٹھیک ہے۔۔۔"وہ اس کا چہرہ اپنی طرف موڑ چکا تھا فارہ کی نظریں خود بخود جھکی تھیں۔اسے گھبراہٹ سی محسوس ہونے لگی۔لیکن خود پر قابو پانا تھا۔

"کچھ نہیں۔۔۔"اس نے بمشکل ہمت کر کے اس کا ہاتھ اپنے کندھے سے ہٹانے کی ہمت جٹائی تھی۔اس کا ہاتھ ہٹا کر وہ اس سے کچھ فاصلے بناتے دور ہو بیٹھی۔انداز محتاط سا تھا۔فرہاد نے خاموشی سے اس کی حرکت کو دیکھا۔

"کھانا کھالیا۔۔"فرہاد کی نظریں اسی پر جمی تھیں جو پھر سے ٹی وی پر نظریں جمائے تھی۔

"کھالیا۔۔"فارہ نے جھوٹ بولا۔کہ شاید وہ مزید آگے سوال نا کرے۔لیکن یہ اس کی بھول تھی۔

"کیا کھایا۔۔۔"فرہاد اطمینان سے اسے دیکھتے ہوئے بولا۔

"جو پکا تھا۔۔"وہ اسی انداز پر ٹی وی پر نظریں جمائے بولی۔

"کیا پکا تھا۔۔"جتنے انہماک سے وہ خود کو ٹی وی کی جانب متوجہ ظاہر کر رہی تھی۔ فرہاد بھی اتنے انہماک سے اس کی جانب متوجہ تھا۔

"جو کھایا۔۔۔"فارہ کو اس کی نظروں سے الجھن ہونے لگی۔

"ہاہاہا۔۔ جھوٹی بتایا مجھے فضل سے تم نے کچھ نہیں کھایا۔۔۔"وہ قہقہہ لگا کر اٹھا اور فارہ کا قائم کردہ فاصلہ ختم کر گیا۔ اس کے نزدیک ہوتا پھر سے اس کا چہرہ اپنی جانب کیا۔

"کیا ہوا ہے۔۔۔ایسے کیوں کر رہی ہو۔۔۔"فرہاد کو اس کا انداز اچھا لگا رہا تھا۔ جھجھکا سا۔۔۔اس سے نظریں چراتی۔۔وہ دل کے قریب لگ رہی تھی۔۔۔دل اسے مزید ستانے کو ہمک رہا تھا۔

"دور رہو مجھ سے۔۔۔"فارہ نے اس کا ہاتھ اپنے چہرے پر سے ہٹانا چاہا۔

"کیوں۔۔"فرہاد کے کیوں میں دنیا بھر کی حیرانی تھی۔ فارہ کا دل کیا اس کے سر کے بال نوچ لے۔ وہ اسے زچ کر رہا تھا۔ کچھ بولے بغیر وہ اٹھ کر جانے لگی۔ لیکن فرہاد نے اس کا ہاتھ پکڑ کر روک دیا۔

"سب باتیں اپنی جگہ لیکن کھانے سے کوئی ناراضگی نہیں چلے گی۔۔۔"وہ بھی اٹھ کھڑا ہوا تھا۔ اور اس کا ہاتھ پکڑے خود آگے ہوا وہ اس کے پیچھے۔ واش بیسن کے قریب جا کر رکا۔ اور نلکا کھول کر اس کے ہاتھ دھونے لگا۔

"کیا کر رہے ہو۔۔"فارہ اس کی حرکت پر جز بز ہوتے اپنے ہاتھ چھڑوانے لگی۔ فرہاد کچھ کہے بغیر خاموشی سے لگا رہا۔ ایک ہاتھ سے اس کے دونوں ہاتھ پکڑے دوسرے ہاتھ سے ہینڈ واش لیا۔ اور اس کے ہاتھوں کو دھو کر ہی چھوڑا۔ آخر میں اس نے گیلا ہاتھ کر کے اس کے منہ پر پھیر دیا۔ جیسے چھوٹے بچوں کے منہ پر پھیرتے ہیں۔

"پاگل ہو گئے ہو۔۔۔" فارہ کو یہ سب بہت عجیب لگا۔ وہ ڈوپٹے سے اپنا چہرہ صاف کرنے لگی۔

"اگر تم نے آرام سے کھانا کھایا تو بلکل اسی طرح میں کھانا بھی کھلا سکتا ہوں۔۔۔" فرہاد اب اپنے ہاتھ دھوتا اس کو دیکھ رہا تھا۔ اس کی بات فارہ نے ڈوپٹہ چہرے سے ہٹا کر اسے دیکھا۔ فرہاد کی آنکھوں میں مقناطیسی چمک جیسے اپنی جانب کھینچ رہی تھی۔ یا شاید یہ فارہ کو ہی لگا۔ فارہ کو نظریں چرانیں ہی پڑی۔ اس کے مختاط رویے پر فرہاد کے لبوں پر دلفریب مسکراہٹ پھیلی تھی۔ فارہ وہاں سے پلٹ گئی۔

"کیا ہے۔۔۔ دوپہر کو کتنا کچھ سوچا تھا۔۔۔ مجھے اس پر کتنا غصہ تھا۔۔ اس سے یہ بات کرنی ہے یہ کہنا ہے۔۔۔ لیکن اب جیسے میرے پاس کچھ ہے ہی نہیں اس سے پوچھنے کو۔۔۔ یہ مجھ پر اتنا حاوی کیوں ہو جاتا ہے۔۔۔" فارہ خود اپنے آپ سے ہی الجھنے لگی۔

"نہیں ایسے نہیں چلے گا۔۔۔ مجھے خود کو کمزور نہیں کرنا۔۔۔ میں اتنی کمزور ہوں بھی نہیں۔۔۔ میں بہت مضبوط ہوں۔۔۔ ہاں میں بہت مضبوط ہوں۔۔۔" وہ خود میں ہی الجھی تھی۔ کہ اتنے میں فرہاد اس کے پاس آ کر اس کے ڈوپٹے سے اپنا چہرہ صاف کرنے لگا۔ فارہ حیران کھڑی اپنے ڈوپٹے کو تولیے کی جگہ استعمال ہوتے دیکھتی رہ گئی۔

اس کے پاس تو اور کپڑے بھی نہیں تھے۔ ڈوپٹہ گیلا ہو چکا تھا۔ فرہاد نے اس کا حیران چہرہ دیکھا۔

"چلو کھانا تیار ہے۔۔" اس کے ڈوپٹے کو اس کے کندھے پر ڈالتا۔ اس کی حیرانگی میں مزید اضافہ کرتا۔ اب کی بار اس نے اس کا ہاتھ نہیں پکڑا تھا۔ بلکہ اس کی کمر پر بڑی بے تکلفی سے اپنا بازو حمائل کرتا ہوا لے جانے لگا۔ فارہ کو حیا آنے لگی۔

"میں چلی جاؤں گی خود ہی۔۔۔"وہ اس کے حصار سے نکلتے ہوئے بولی۔

"تو میں کون سا تمہیں اٹھا کر لے جا رہا ہوں۔۔۔"فرہاد نے اس کی بات کا جواب دیتے ہوئے اب کہ اس کا ہاتھ پکڑا تھا۔وہ کتنا پر اعتماد تھا۔

"تم بار بار ہاتھ کیوں پکڑ رہے ہو۔۔۔"فارہ چڑ گئی۔

"کیونکہ مجھے اچھا لگتا ہے۔۔"فرہاد بنا کسی جھجھک کے بولا تھا۔

"ہونہہ۔۔۔"فارہ کو آگے سمجھ نا آئی کیا کہے۔صرف طنزیہ ہنکارا بھر کر رہ گئی۔

"یہ ہونہہ ہونہہ مت کرو اچھا۔۔۔"فرہاد اس کے دونوں گالوں کو اپنے دونوں ہاتھوں کی چٹکیاں بنا کر ان سے کھینچتے ہوئے بولا۔

"سی۔۔"گال کھینچنے پر فارہ کو درد محسوس ہوئی تھی۔

"کیا کر رہے ہو۔۔۔"فارہ کو لگا وہ پاگل ہو گیا ہے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"دل تو بہت کچھ کرنے کو چاہ رہا ہے لیکن ابھی کھانے کا وقت ہے۔۔۔"فرہاد شرارت سے اس کی ناک دباتا ہوا بولا۔اور اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے ساتھ لیے ڈائینگ ٹیبل کی طرف جانے لگا۔فرہاد کی شخصیت اس وقت اتنی محصور کن تھی کہ فارہ کو لگا جیسے وہ اندر ہی اندر سے جھکڑی جا رہی ہے۔فرہاد کا انداز اس کے چہرے پر سجی مسکراہٹ یوں لگا رہا تھا جیسے ان کے بیچ برا وقت کبھی آیا ہی نہیں تھا۔

مرد جب اپنی عورت کے ساتھ رشتے کو خوبصورتی کے ساتھ نبھاتا ہے تو اسے یوں ہی لگتا ہے کہ وہ اس کے حصار میں جھکڑی گئی ہے۔اور کئی صدیاں بھی بیت جائیں۔وہ اس پہلے اور انوکھے احساس کو دوبارہ کبھی چاہے بھی تو محسوس نہیں کر سکتی۔یہ پہلا احساس انمول ہوتا ہے۔کسی مرد کی خالص محبت ملنے جیسا انمول۔۔۔

فارہ اسی احساس کے زیر اثر تھی۔ابھی بہت سی باتیں ڈھکی چھپیں تھیں۔بہت سے معاملات التوا کا شکار تھے۔فارہ کے لیے آگے کی زندگی ایک سوالیہ نشان تھی۔لیکن فرہاد کی قربت اسے اس انوکھے احساس سے باور کروا رہی تھی۔

وہ جتنا بھی اس سے روٹھے اور ناراض رہے۔بدگمان ہو۔بحثیت شوہر وہ اسے عزیز تر تھا۔اس میں کوئی شک نہیں تھا۔

اب بھی ٹیبل کے پاس جا کر فرہاد نے پہلے اس کی کرسی پیچھے کی وہ بیٹھی تو پھر وہ خود اپنی کرسی پر بیٹھا۔پہلے اس نے اس کو کھانا نکال کر دیا پھر اپنے لیے نکالا۔

مرد کے لیے عورت کو خریدنا کتنا آسان ہوتا ہے نا۔۔۔مرد کے ایسے چھوٹے سے پیار بھرے انداز میں جس میں عزت ہو،محبت ہو،خیال ہو،پروہ بک جاتی ہے۔۔۔اور یہ بات بولی لگانے والا مرد کبھی نہیں جان سکتا۔۔۔یہ بات صرف عزت دینے والا مرد جان سکتا ہے۔۔۔

"کیا ہوا۔۔"اسے کھانا کھاتے دیکھ کر فرہاد نے پوچھا۔

"کچھ نہیں۔۔۔"فارہ نے دھیمے سے کہا اور کھانا کھانے لگی۔

"تمہیں کھانے میں کیا پسند ہے۔۔۔"فرہاد نے اس کی پسند جاننا چاہی۔

"کھانا کھاتے وقت باتیں نہیں کرتے۔۔"یہ جملہ بے اختیار فارہ کی زبان سے پھسلا تھا۔

"چلو بعد میں کر لیں گے۔۔۔پوری رات پڑی ہے۔۔"فرہاد کا لہجہ اور انداز دونوں ذو معنی تھا۔فارہ کے حلق میں نوالا پھنسا تھا۔

کھانا کھانے کے بعد وہ خاموشی سے جا کر پھر لاؤنج میں بیٹھ گئی۔یہ سب بہت عجیب سا لگ رہا تھا۔اس نے ٹی وی آن کر لیا۔

"چائے پیو گی یا کافی۔۔۔"فرہاد لاؤنج کے دروازے پر کھڑا ہو کر اسے پوچھ رہا تھا۔

"کچھ نہیں۔۔"

"فضل میرے لیے کافی اور فارہ کے لیے ایک کپ دودھ لے آنا۔۔۔"وہ کہتا ہوا اندر آ گیا۔اس بار فارہ جان بوجھ کر ون سیٹر پر بیٹھی تھی۔تاکہ فرہاد اس کے ساتھ نا بیٹھ سکے۔

"ویسے میں ایک بات سوچ رہا ہوں۔۔۔"فرہاد نیم دراز ہوتا ہوا بولا۔رخ فارہ کی جانب تھا۔اس کی بات پر فارہ کچھ نا بولی۔ایسے ظاہر کیا جیسے سنا نہیں ہو۔

"تم اتنی شانت کیسے ہو۔۔۔مطلب۔۔۔ایک رات میں اتنی بدل گئیں۔۔۔"فرہاد شرارتی مسکراہٹ لبوں پر سجائے اسے دیکھ رہا تھا۔اس نے جان بوجھ کر رات والی بات کی کہ اس کے تاثرات دیکھ سکے۔لیکن فارہ اس کی بات پر اس سے بلکل رخ موڑ گئی۔

"بد تمیز۔۔۔جان بوجھ کر ایسی بات کر رہا ہے۔۔۔بلکل تمیز نہیں ہے اسے۔۔۔"رخ موڑ کر فارہ دل ہی دل میں بول رہی تھی۔

"اچھا یار آج تو چینج کیے بنا ہی کھانا کھا لیا۔۔۔میں چینج کر کے آتا ہوں۔۔۔تب تک کافی بھی آجائے گی

۔۔"اس کی طرف سے کوئی رد عمل نا ہوتے دیکھ کر وہ گہری سانس بھرتا باہر نکل گیا۔فارہ نے جاتے ہوئے فرہاد کی پشت کر گھورا۔اسے خود پر بھی غصہ آرہا تھا۔لیکن وہ غصہ فرہاد کے سامنے دب رہا تھا۔باہر ہی نہیں نکل رہا تھا۔

فارہ نے بے دلی سے ریموٹ ٹیبل پر رکھ دیا۔اور سیدھی ہو بیٹھی۔

"مردوں کے لیے ہر چیز آسان ہوتی ہے۔۔۔پہلے ٹھکرا دینا پھر اپنا لینا۔۔۔اور اس سب میں عورت کیسی ہو جاتی ہے۔۔۔بے بس۔۔۔لاچار۔۔پہلے اس کے ٹھکرانے پر روتی ہے پھر جب وہ محبت دیتا ہے تو نا چاہتے ہوئے بھی سب بھول جاتی ہے۔۔۔کیوں ہے ایسا عورت کا دل۔۔۔وہ کیوں مرد کی طرح ہی بے مروت اور کٹھور نہیں ہو پاتی۔۔۔کیوں۔۔۔اور میں خود بھی تو اسی احساس سے گزر رہی ہوں۔۔۔میرے اندر اس کی محبت ،اس کا خیال کرنے کا انداز ایسے اپنی جڑیں گاڑ رہا ہے جیسے اس نے کبھی دکھ نا دیا ہو۔۔۔کیا کروں میں۔۔۔سب نظر انداز کرنے کی ہمت بھی نہیں ہے۔۔۔اسے سزا دینا خود کو سزا دینے کے مترادف لگ رہا ہے۔۔۔اور یہ سب مجھے کمزور کر رہا ہے۔۔۔میں یہ سب نہیں چاہتی۔۔۔میں خوش ہونا چاہتی ہوں دل سے۔۔۔وہ ایسے ایک دم میرے لیے ممکن کیوں نہیں ہے۔۔۔میں چاہ کر بھی سب بھول کر یہ سب نہیں کر

سکتی۔۔۔"فارہ کو سوچیں گھیرنے لگیں۔جو ذہنی انتشار کا باعث بننے لگیں۔دل و دماغ میں تھما اضطراب بڑھنے لگا تھا۔

تھوڑی دیر بعد جب فضل دودھ اور کافی کے مگ ٹیبل پر رکھ کر گیا تب تک فارہ کی حالت متفرق سوچوں کے زیر اثر بہت حد تک بدل چکی تھی۔اس کے کچھ سیکنڈ بعد ہی فرہاد بھی چینج کر کے آ گیا۔وہ فل بلیک نائیٹ سوٹ ٹراؤزر اور ٹی شرٹ میں اچھا لگ رہا تھا۔فارہ نے لاتعلق سرسری سی نگاہ ڈالی۔اس کے دیکھنے پر فرہاد نے اسے مسکرا کر دیکھا انداز دوستانہ تھا لیکن وہ نظریں موڑ چکی تھی۔

"یہ تمہارے لیے کپڑے لایا ہوں۔۔۔دیکھ لو۔۔۔اور اوپر کمرے میں بھی پڑے ہیں۔۔"وہ اس کے پاؤں کے پاس شاپنگ بیگ رکھتا ہوا بولا۔بیگ رکھنے کے بعد اپنا کافی کا کپ اٹھاتا ہوا صوفے پر جا بیٹھا۔

"سائز دیکھ لو۔۔۔میڈیم ہے۔۔۔کھلے ہی ہوں گے۔۔"کافی کا سپ لیتے ہوئے وہ بول رہا تھا۔

"ویسے مجھے تنگ کپڑے اچھے نہیں لگتے۔۔۔"وہ اور کہہ رہا تھا۔

"کیا وہ سوچ رہا ہے کہ سب اتنی آسانی سے ٹھیک ہو گیا ہے۔۔۔"

"کیا سب اتنی آسانی سے ٹھیک ہو جانا چاہیے۔۔"اس کے انداز پر فارہ کے اندر مچلتی سوچوں کو اور راہ ملی تھی۔اور یہ آخری سوچ بہت زوردار انداز میں حاوی ہوئی تھی۔

ہاں سب اتنی آسانی سے ٹھیک ہو بھی جاتا اگر یہ صرف محبت میں ہوئی کوئی لڑائی والی ناراضگی ہوتی۔ لیکن نہیں یہ سب اتنی آسانی کے ساتھ ٹھیک نہیں ہو سکتا تھا۔ سب الجھنیں ایک رات سے نہیں سلجھ سکتی تھیں۔ سب شکایتیں، سب اذیتیں، اتنی آسانی سے بھولنے والی نہیں تھیں۔ اور یہ ایک تلخ حقیقت تھی۔

فارہ اس کی بات کا کوئی جواب دیے بغیر اٹھی اور لاؤنج سے باہر جانے لگی۔

"کہاں جا رہی ہو۔۔۔" فرہاد اسے باہر جاتے دیکھ بولا لیکن وہ اس کے سوال کو ان سنا کر کے وہ باہر لان میں چلی گئی۔

"کیا ہوا۔۔۔" وہ اس کے پیچھے ہی آیا تھا۔ فارہ نے اسے کوئی جواب نا دیا اور واک کرنے لگی۔ فرہاد کھڑا اسے چکر لگاتے دیکھنے لگا۔ وہ واپس گیا اور اپنا کافی کا مگ پکڑے دوبارہ آیا۔ فارہ اب بینچ پر بیٹھی تھی۔

"کیا ہوا۔۔۔" فرہاد بھی اس کے ساتھ جا بیٹھا۔

"تمہیں بتانے سے کیا فائدہ ہو گا۔۔۔ کیونکہ تم سمجھو گے نہیں۔۔ تم صرف اپنی مرضی ہی کرو۔۔۔ جو تمہیں کرنا آتا ہے۔۔۔" وہ دوسری سمت چہرہ موڑے بولی۔ لہجے میں تلخی و بے بسی کا عنصر تھا۔ فرہاد کا اطمینان بھرا انداز فارہ کو اچھا نہیں لگ رہا تھا۔

"یہ بھی سہی کہا تم نے لیکن۔۔۔" فرہاد کندھے اچکا کر کچھ اور کہنے لگا کہ فارہ کو اس کی اتنی بات پر غصہ آیا اور وہ اس کی بات کاٹ گئی۔

"تمہیں اپنے کسی عمل پر کوئی شرمندگی نہیں ہے۔۔۔"فارہ کی ساری جھجک غائب ہو چکی تھی۔خوش کن جذبات منتشر سوچوں کے زیر اثر بھک سے اڑ چکے تھے۔وہ اس کی جانب دیکھتی پوچھ رہی تھی۔

"کس عمل پر۔۔۔"فرہاد پر سکون سا سوالیہ انداز اپنا کر بولا تھا۔

"بولو بھی۔۔۔"فارہ لب بھینچے اس کو گھور رہی تھی جب وہ دوبارہ بولا۔لیکن فارہ نے کچھ کہے بغیر چہرہ دوسری سمت موڑ لیا۔

"کیا ہوا ہے کیوں اتنا غصہ آرہا ہے۔۔۔ابھی تو ٹھیک تھی تم۔۔۔"فرہاد کافی کا کپ نیچے رکھ چکا تھا۔

"کیوں کہ پاگل ہوں میں اس لیے ایسے کر رہی ہوں۔۔۔"فارہ کی بے بسی غصے کی شکل اختیار کر رہی تھی۔اسے جھنجھلاہٹ ہو رہی تھی۔اسے فرہاد پر غصہ آرہا تھا جو اپنی مرضی کر کے پر سکون تھا اور خوش بھی۔۔۔لیکن وہ کیوں نہیں اتنی پر سکون اور خوش ہو پا رہی تھی۔۔۔وہ وقت اور لمحے کتنے ہی خوش کن اور خوبصورت ہی کیوں نا ہوں لیکن زندگی کی باقی تلخ حقیقتیں تو اپنی جگہ جوں کی توں قائم تھیں۔جو نا تو اسے پوری طرح سے خوش ہونے دے رہی تھیں نا غمگین۔۔۔وہ ایک عجیب سی کیفیت میں گھر چکی تھی۔

"اچھا ریلیکس۔۔۔پر سکون رہو۔۔۔"فرہاد نے اس کے کندھے پر بازو پھیلا کر اس کا سر اپنے کندھے سے لگانا چاہا۔وہ کسی حد تک اس کی الجھن کو سمجھ رہا تھا۔لیکن فارہ نے فوری خود کو اس کے حصار سے دور کیا۔

"بس یہی حربہ ہوتا ہے تم مردوں کے پاس۔۔۔اگر عورت ویسے نہیں مانتی تو اس کو یوں بے بس کر دو۔۔۔"فارہ کے اندر کی تلخی کو جیسے راستہ مل چکا تھا۔اس کا اشارہ بیتی رات کی جانب تھا۔اس کی بات اور لہجے کی تلخی فرہاد کو سنجیدہ کر گئی وہ اس کی بات کا پس منظر بھی سمجھ گیا تھا۔

"جو تم کہہ رہی ہو اس میں اور محبت میں بہت فرق ہوتا ہے۔۔"فرہاد نے سنجیدگی اور متوازن لہجے میں جواب دیا۔

"محبت۔۔۔کیسے ہو گئی محبت۔۔۔کیسے۔۔۔مجھے تو ایک بار نہیں ہوئی پوری زندگی میں اور تمہیں دوسری بار ہو گئی۔۔۔ہونہہ۔۔"فارہ نے طنزیہ انداز میں کہتے ہوئے اسے دیکھا۔آخر میں سر کو جھٹکا دے کر پھر سامنے دیکھنے لگی۔فرہاد کچھ نا بولا۔خاموشی سے اسے دیکھنے لگا۔جو سامنے نظریں جمائے تھی۔کچھ دیر یوں ہی گزری کہ فارہ کو اس کی خود پر جمی نگاہیں الجھن دینے لگیں۔

"محبت جیسے ہوتی ہے ویسے ہی ہوئی۔۔۔اور تم سے ہی ہوئی۔۔۔"اس نے مضبوط گرفت سے فارہ کا بازو پکڑ کر اس کا رخ اپنی جانب موڑا تھا۔فارہ اس کے لیے بلکل تیار نا تھی۔دھیمے لہجے میں کہتا وہ اسے یقین ہی تو دلا رہا تھا۔لیکن اس وقت فارہ کے لیے شاید یہ یقین ناکافی تھا۔

"تم یوں ہی زبردستی کرتے ہو ہمیشہ۔۔۔"فارہ کی تلخی فرہاد کے انداز پر دھیمی پڑی تھی۔اس کی قربت میں لہجہ خود بخود دھیما ہو گیا۔اور یہی بات اسے مزید بری لگی تھی۔اپنا کمزور ہونا اسے چبھ رہا تھا۔

www.kitabnagri.com

"زبردستی۔۔۔میں تمہارے معاملے میں بہت نرمی برتتا ہوں فارہ۔۔۔بہت زیادہ۔۔۔"وہ اسے باور کروانے والے انداز میں اس کے چہرے پر جھک کر بولا۔

"تو احسان نہیں کرتے مجھ پر زبردستی کرنے کا بھی کوئی حق نہیں رکھتے تم۔۔۔"فارہ کو اس کے انداز میں دھونس کا عنصر زیادہ لگا تو بول پڑی۔لہجہ پھر سے تلخ ہوا ساتھ ہی بازو چھڑوا کر پیچھے ہوئی اور فاصلہ قائم کیا۔

"اب تم غلط بات کر کے مجھے غصہ دلا رہی ہو۔۔۔"فرہاد خود کو پر سکون رکھنا چاہ رہا تھا لیکن فارہ رہنے نہیں دے رہی تھی۔

"کیا۔۔میں نے کون سی غلط بات کی۔۔۔ہر بار غلطی میری ہی ہے۔خود کیا کرتے ہو دکھائی نہیں دیتا۔۔۔کل کا مجھے اس گھر میں زبردستی قید کیا ہوا ہے۔یہ سوچے سمجھے بغیر کہ میری غیر موجودگی میرے کردار پر کتنے برے طریقے سے اثر انداز ہو سکتی ہے۔۔لیکن تمہیں کیا تم اپنی موج میں رہو۔۔۔"فارہ کو اس کی بات جیسے کسی آگ کے شعلے سی چھو گئی تھی۔اس کا لہجہ قابو کھو کر بلند ہوا تھا۔

"تمہیں لگتا ہے کہ مجھے تمہاری عزت کی۔۔۔تمہاری کوئی پرواہ نہیں۔۔۔"فرہاد نے اس کے غصے سے بھرے چہرے کو دیکھا۔وہ اس وقت کچھ سمجھنے کے موڈ میں نہیں لگ رہی تھی۔

"ہاں۔۔۔"وہ بلا جھجھک فوری بولی۔

"تو لگتا رہے۔۔۔کوئی بات نہیں لیکن اگر تمہارا خیال ہے کہ ان سب باتوں سے جذباتی ہو کر غصے میں آ کر تمہیں گھر جانے دوں گا تو یہ تمہاری غلط فہمی ہے۔۔۔"فرہاد سکون سے بولتا اٹھا اور اس کو بھی بازو سے پکڑ کر اٹھایا۔

"اب اندر چلو کافی ہو گیا۔۔۔"اس نے بازو چھوڑ کر اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں جیسے قید کیا تھا۔

"تمہیں میری فیلنگز سمجھنی چاہیے فرہاد۔۔۔"فارہ کے لہجے میں بے بسی گھلی تھی۔اس کی بات پر فرہاد رکا۔اسے اپنے سامنے کیا۔

"تمہاری فیلنگز یہ ہیں کہ میں تمہارے ساتھ فیئر نہیں ہوں۔۔ تمہیں چھوڑ دوں گا۔۔۔ تمہارا ساتھ نہیں دوں گا۔۔۔ یا یہ سب میرے وقتی جذبات ہیں۔۔۔" اس کے اتنے سہی اندازے پر فارہ کی نظریں جھک گئیں تھیں۔ چہرے کے تاثرات میں رنجیدگی گھلی تھی۔ اس کی خاموشی پر فرہاد نے پھر اس کا ہاتھ پکڑا اور اندر جا کر سیڑھیوں کی جانب جانے لگا اوپر کمرے میں جانے کے لیے۔ فارہ بے جان سی اس کے پیچھے چلتی رہی۔ اس کی آنکھیں بھیگنے لگیں تھیں۔ اور جب تک وہ کمرے میں پہنچے آنسو گال پر بہہ چکے تھے۔ فرہاد نے دروازہ بند کر کے پلٹا تو وہ اپنے آنسو صاف کر رہی تھی۔

"رونے سے مسئلے حل نہیں ہوتے۔۔۔" فرہاد نے اس کے آنسو صاف کرنا چاہے لیکن فارہ نے اس کا ہاتھ جھٹکا۔

"تو ایسے بھی حل نہیں ہوتے جیسے تم کر رہے ہو۔۔۔" وہ غصے اور دکھ سے کہتی صوفے پر جا بیٹھی۔

"تو تم کیا چاہتی ہو۔۔۔" فرہاد کو اس کا پھر سے ہاتھ جھٹکنا اچھا تو نا لگا۔ لیکن ضبط کر گیا۔

"میں کیا چاہتی ہوں تم کر دو گے۔۔۔ ہر طرف سے تو بے بس کر کے رکھ دیا ہے۔۔۔" فارہ نے اسے زخمی انداز میں دیکھا۔

"اب تم علیحدگی اور یہاں سے جانے کی بات کرو گی تو وہ تو نہیں ہو سکتا۔۔۔" فرہاد نے سنجیدگی سے کہتے ہوئے اسے باور کروایا اور پلٹ کر اپنا موبائل اٹھانے لگا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"اچھا اگر تم اس رشتے کو آگے لے کر چلنا نہیں چاہتے تو تم کیا میری لیے اس رشتے کو نبھاتے کبھی نہیں۔۔۔تم ایسا کبھی نہیں کرتے اگر کرنا ہوتا تو سالوں پہلے اپنے بابا کی بات کو اگر مانا تھا تو پورا بھی کر کے دکھاتے۔۔۔مجھے گھر سے نا نکالتے۔۔۔اس وقت سوچا تھا کہ کہاں جاؤں گی کیسے رہوں گی۔۔۔اب محبت ہو گئی تو بھی اپنی مرضی کر رہے ہو۔۔۔نا ہوتی تو۔۔۔تو طلاق دیتے نا۔۔اور مجھ سے توقع کر رہے ہو کہ میں سب بھول جاؤں اور تمہاری محبت کو قبول کر لوں۔۔۔بھولنا آسان ہوتا ہے کیا اور اس سب میں، میں کہاں ہوں فرہاد ملک۔۔۔ہر جگہ تم ہو اور تمہاری مرضی۔۔۔"فرہاد کا عجیب تحکم بھرا انداز فارہ کو آگ لگا گیا۔وہ بپھر کر اٹھتے ہوئے اس کے پاس آ کر بولی۔

"تم ایسے کہہ رہی ہو جیسے یہ سب تم نہیں چاہتی ہو۔۔۔کیا اس رشتے سے تمہارے جذبات منسلک نہیں ہیں۔۔۔"فرہاد نے اس کی آنکھوں میں دیکھ کر پوچھا۔

"جذبات منسلک ہیں یا نہیں یہ بعد کی بات ہے۔۔۔تم نے مجھے اس گھر میں زبردستی قید کیا اور اپنی من مانی کی۔۔۔میں اس رشتے کو اتنی آسانی سے قبول نہیں کر سکتی۔۔۔میں خوش نہیں ہوں۔۔۔"فارہ کی ذہنی الجھنوں نے اسے از حد تک تھکا دیا تھا کہ کیا صحیح ہے کیا غلط وہ خود سمجھ نہیں پا رہی تھی اور اس سب نے اسے الگ ہی اذیت میں مبتلا کر دیا تھا۔اوپر سے فرہاد کا حق جتاتا انداز۔۔۔وہ کیسے سمجھ رہا تھا کہ سب کچھ اتنے آرام سے ٹھیک ہو سکتا ہے اور فارہ اس سب کو اتنے آرام سے قبول کر لے گی۔

"اور تمہاری خوشی مجھ سے الگ ہونے میں ہے۔۔۔" فرہاد نے اس کی بات پر لب بھینچ کر پوچھا۔ اس کی بات پر اس کی جانب دیکھتی فارہ اس کو کوئی جواب نا دے سکی۔ آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ یہی تو مسئلہ تھا کہ وہ خود بھی اس سے الگ نہیں ہونا چاہتی تھی لیکن یہ سب بھی اتنی آسانی سے قبول نہیں کر پا رہی تھی۔

"اب جواب دو۔۔۔" فرہاد اس کے آنسوؤں کو نظر انداز کر تا درشت لہجے میں بولا۔ فارہ کہنا چاہتی تھی ہاں لیکن کہہ نا پائی۔ اور اپنی یہی بے بسی اسے رلا رہی تھی۔ اس پل اسے لگا فرہاد جیت چکا تھا۔ سالوں پہلے بھی۔۔۔ اور اب بھی۔۔۔

"تم جواب دیے بغیر نہیں جاؤ گی۔۔۔" جواب دیے بغیر ہی وہ پلٹنے لگی۔ جب فرہاد نے اس کا بازو پکڑ کر اسے روکا۔ انداز سخت تھا۔ فرہاد جانتا تھا وہ بھی اس سے محبت کرتی ہے اور وہی اس کے منہ سے سننا چاہ رہا تھا۔ پیار سے نہیں تو زبردستی ہی سہی۔ لیکن اس وقت دونوں اپنے جذبات کے ہاتھوں اتنے بے بس تھے کہ بات بنتی تو کیا بگڑ ہی رہی تھی۔

"تمہاری مردانہ انا کے لیے یہ سب تسکین کا باعث ہے نا کہ جس لڑکی کو کوئی پوچھنے والا نہیں وہ تمہاری محتاج ہے جسے ٹھکرایا جس کی تذلیل کی وہی لاچار بنی تمہارے رحم و کرم پر ہے۔۔۔" فرہاد کے لہجے میں رچی درشتی کو فارہ نے اور ہی انداز میں محسوس کیا جس کے نتیجے میں وہ بلکل الٹ جواب دے گئی۔ لہجے میں تلخی تھی۔ غصے سے اپنا بازو چھڑاتی وہ خود اذیتی کی انتہا پر پہنچ چکی تھی۔ اس کی بات پر فرہاد کا دماغ آوٹ ہوا تھا۔ اتنی پیار، توجہ اور محبت کے بعد یہ الفاظ سننے کو ملے تھے۔ اس پل فرہاد کو خود پر ضبط کرنا انتہائی مشکل لگا۔

"تمہیں لگتا ہے میں یہ سب صرف اس لیے کر رہا ہوں۔۔۔" الفاظ کو چبا کر بولتا وہ ضبط کی انتہاء پر تھا۔

"ہاں۔۔"فارہ نے اس کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا۔

"ایشال کے لیے مجھے چھوڑا تھا۔۔۔اتنے سالوں میں اس کے ساتھ تعلق کس نہج پر تھا نہیں جانتی میں۔۔لیکن اگر تم اپنی محبت میں اتنے ہی کھرے ہوتے تو۔۔۔"وہ آنسو پونچھتی بول رہی تھی۔

"بس ایک لفظ بھی نہیں۔۔۔"فرہاد کی اونچی آواز پر فارہ کے الفاظ سہم کر دم توڑ گئے تھے۔

"تمہیں مجھ پر نہیں یقین کرنا مت کرو۔۔۔میں تمہیں اب کوئی وضاحت نہیں دوں گا۔۔۔جب تمہیں مجھ سے رشتہ نہیں رکھنا تو سب بے معنی ہے۔۔۔"فرہاد کے لب ولہجے سے ظاہر تھا کہ وہ کس قدر ضبط کیے ہوئے بول رہا تھا۔

"تمہارے پاس کچھ ہے ہی نہیں وضاحت دینے کو فرہاد ملک۔۔۔نکاح کے وقت ہی تم مجھے اس رشتے کی حیثیت بتا چکے تھے۔۔۔یاد نہیں۔۔۔تم نے کہا تھا تم ایشال سے ہی شادی کرو گے۔۔۔"اس کی بات پر فارہ بھی بنا جھجھکے بولی تھی۔لہجہ کڑواہٹ سے بھرا تھا۔

"سب یاد ہے مجھے کچھ نہیں بھولا میں۔۔۔لیکن تمہارا مسئلہ یہ ہے کہ تمہیں لگتا ہے کہ صرف تم ہی ہو جس نے تکلیف برداشت کی۔۔۔اذیت سہی۔۔۔"فرہاد نے خود کو بمشکل کوئی سخت بات کہنے سے روکا تھا۔

"ہاں اور اب تم کہو گے کہ ہر وقت اپنی تکلیفوں پر رونے کے علاوہ مجھے کوئی کام نہیں ہے۔۔۔میں اتنی کمزور نہیں ہوں جب سے تم ملے ہو مجھے جان بوجھ کر ایسا محسوس کرواتے ہو۔۔۔تمہیں خوشی ملتی ہے مجھے یوں مجبور اور لاچار دیکھ کر۔۔۔"دونوں ایک دوسرے کو غصے سے دیکھتے ایسے لگے جیسے صدیوں سے خفا ہوں۔اس کی بات نے فرہاد کو گویا جلتے انگاروں پر ڈالا تھا۔

"ہاں دنیا میں مجھے اور کوئی کام نہیں صرف اس کے کہ تم کو جان بوجھ کر تنگ کروں۔۔۔رلاؤں۔۔۔پتہ نہیں تم کب ان باتوں سے نکلو گی۔۔۔کب۔۔۔"فرہاد کو انتہاء کا طیش آیا وہ اس کو کندھوں سے پکڑ کر زور سے جھنجھوڑتا ہوا بولا تھا۔

"بس ایک لفظ بھی نہیں اب۔۔۔"فارہ اس کی حرکت پر غصے سے بپھر کر پھر کچھ بولنے لگی کہ فرہاد نے اس کے لبوں پر ہاتھ رکھ دیا۔

"بہت دماغ خراب کر دیا میرا تم نے۔۔۔بس کرو۔۔۔"غصے کی شدت سے فرہاد کے دونوں بھنویں ساتھ ملی تھیں۔

فارہ نے اس کے ماتھے پر پڑے بلوں پر ناگواری سے نظر ڈالی اور اس کا ہاتھ اپنے منہ سے ہٹا کر غصے سے بول پڑی۔

"اور تم نے جو میری زندگی خراب کر دی ہے وہ۔۔۔"

"تو خوشیاں مناؤ کہ ابھی تو ساری زندگی گزارنی ہے تمہیں میرے ساتھ تب کیا ہو گا۔۔۔"

"مجھے نہیں رہنا تمہارے ساتھ۔۔۔تم انتہائی گھٹیا انسان ہو۔۔۔اس سے بہتر ہے میں۔۔"اسے پھر سے زور و شور سے شروع ہوتے دیکھ کر فرہاد بیزار ہوا تھا۔ایک دم اس کے دماغ میں آئیڈیا آیا اور اگلے ہی پل اس نے اس پر عمل کیا۔فارہ جو پورے جوش سے اپنی بات کر رہی تھی۔ششدر رہ گئی۔فرہاد اس کو بازو سے پکڑ کر باتھ روم میں نا صرف لا چکا تھا۔بلکہ اسے شاور کے نیچے کھڑا کر کے پانی بھی پورا کھول چکا تھا۔کچھ سیکنڈ میں وہ پوری

بھیگ چکی تھی۔اسے کچھ لمحے یہ سب سمجھنے میں۔۔۔اور جب سمجھ میں آیا تو اس نے پاس کھڑے فرہاد کو خون آشام نظروں سے دیکھا تھا۔

"دماغ کو پر سکون رکھو۔۔۔فالتو کی سوچوں میں اپنا موڈ بھی خراب کیا اور میرا بھی۔۔۔"وہ اس کی نظروں کو نظر انداز کرتا ہوا بولا۔اس کی بات پر فارہ غصے کی شدت میں مٹھیاں بھینچ کر رہ گئی۔

"فالتو کی سوچیں۔۔۔"اسے پھر فرہاد کی بات چبھی تھی۔لیکن دانت بھینچ کر خود کو خاموش ہی رکھا۔اور اس سے رخ موڑ لیا۔بہت مشکل سے خود کو کنٹرول کیا تھا۔

"کپڑے لاتا ہوں چینج کر لو۔۔۔"اسے پلٹتے دیکھ کر فرہاد کہتا ہوا باہر گیا۔اور شاپنگ بیگ سے ایک سوٹ نکال کر لایا۔فارہ اسی طرح کھڑی تھی۔فرہاد کپڑے رکھ کر باہر نکل آیا اور دروازہ بند کر دیا۔باہر آکر اس نے سگریٹ کا پیکٹ اور لائٹر اٹھایا اور بالکنی میں چلا گیا۔

یہ سب ہو گا وہ جانتا تھا۔فارہ اتنی آسانی سے نہیں مانے گی یہ بھی جانتا تھا۔وہ اس سب کے لیے تیار تھا۔لیکن جانے کیوں اسے بھی غصہ آیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"مجھے غصہ نہیں کرنا چاہیے۔۔۔اس طرح تو معاملات کبھی ٹھیک نہیں ہوں گے۔۔۔"سگریٹ کا کش لیتے فرہاد نے خود کو باور کروایا۔وہ دانستہ آدھے گھنٹے سے زیادہ بالکنی میں رہا۔تاکہ فارہ بھی اس دوران کچھ ریلیکس ہو جائے۔جب وہ کمرے میں گیا تو فارہ صوفے پر پاؤں اوپر رکھے بیٹھی تھی۔کپڑے بدل چکی تھی۔ڈوپٹہ سر پر پھیلا کر لیا ہوا تھا۔فارہ کا دل تو اس کمرے میں رکنے کا نہیں کر رہا تھا۔لیکن پورا گھر خاموش پڑا تھا۔اور وہ دن میں

دیکھ چکی تھی سب کمرے لاک تھے۔اگر کوئی کمرہ کھلا ہوتا تو وہ وہی چلی جاتی لیکن اس وقت اسی کمرے میں رہنا مجبوری تھی۔

"سوری فارہ۔۔۔میں تمہیں ہرٹ نہیں کرنا چاہتا۔۔۔"فرہاد نے سب پس پشت کر کے صلح کرنی چاہی اور فارہ کا موڈ بھی ٹھیک کرنا چاہا لیکن فارہ نے اس کی جانب دیکھا تک نہیں اور نا ہی جواب دیا۔فرہاد کو بھی اس وقت زیادہ بات کرنا مناسب نا لگا تو مزید کچھ کہے بنا اٹھ گیا۔ابھی کچھ بھی کہنا بے کار تھا۔وہ واش روم سے فریش ہو کر آیا اور کمرے کی لائٹس آف کر کے لیٹ گیا۔فارہ اسی طرح صوفے پر بیٹھی رہی۔فرہاد نے بمشکل خود کو اسے کچھ کہنے سے روکا۔لیکن زیادہ دیر رہ نا پایا۔

"لیٹ جاؤ تھک جاؤ گی۔۔۔"فرہاد نے اسے پلٹ کر دیکھا۔لیکن فارہ ٹس سے مس نا ہوئی۔

"فارہ۔۔"فرہاد کو اٹھنا ہی پڑا۔وہ اس کے پاس صوفے پر آیا تھا۔

"ناراضگی اپنی جگہ۔۔۔صبح لڑ لینا لیکن لڑنے کے لیے فریش ہونا بھی ضروری ہے۔۔۔سو گی تو فریش ہو گی نا۔۔۔"فرہاد اپنی طرف سے معاملے کو اور بڑھانا نہیں چاہ رہا تھا سو ہلکے پھلکے لہجے میں کہا لیکن فارہ کو اس وقت اس کی ہر بات بری لگ رہی تھی۔اس میں الٹا مطلب نظر آیا۔

"ہاں میں لڑتی ہوں بری ہوں۔۔۔تم ٹھیک ہو سب کچھ بہت اچھے سے ہینڈل کرنا جانتے ہو۔۔۔"فارہ نے دل ہی دل میں سوچا۔اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ اب اس سے کوئی بات نہیں کرے گی۔

"چلو اٹھو۔۔۔"اسے خاموش پا کر فرہاد نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اٹھانا چاہا۔

"مجھے ہاتھ مت لگانا دوبارہ سمجھے۔۔۔تم جاؤ اپنی نیند پوری کرو اور ریلکیس ہو کر مجھے زچ کرنے کے نئے طریقے سوچو۔۔۔میرے بارے میں فکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔۔۔"اس کے ہاتھ پکڑنے پر فارہ پھٹ پڑی اس کے انداز میں نفرت تھی۔فرہاد کو اندازہ نہیں تھا کہ فارہ اس قدر بد ظن ہو جائے گی۔اس کے لہجے میں تنفر،ناگواری،ناپسندیدگی کیا کچھ نا تھا۔فرہاد چاہتا تو اس پل زبردستی کر سکتا تھا۔لیکن اس کا مزید نقصان ہوتا۔فارہ کچھ بھی سمجھنے کے موڈ میں نا تھی۔سو وہ خاموشی سے اٹھا اور جا کر لیٹ گیا۔ساری رات فارہ نے صوفے پر بیٹھ کر گزاری تھی۔خود تو بے آرام رہی فرہاد بھی آرام دہ بستر پر بے آرام رہا۔

****

فہیم بھائی کی وقتاً فوقتاً کی گئی باتوں نے اماں جان پر کچھ اثر ہوا تھا یا نہیں یہ تو معلوم نہیں۔لیکن طارق انکل کے فون نے انھیں ضرور دھچکا دیا تھا۔اگلے دن ناشتے کے بعد وہ سب بیٹھے تھے۔بھابھی بچوں میں مصروف تھیں۔فہیم بھائی نے نیوز لگائیں تھیں اماں تسبیح کر رہیں تھیں۔کہ ان کا فون بجا۔ایک امید کے تحت انھوں نے نمبر دیکھا شاید فرہاد کو خیال آیا ہو۔جب سے گیا تھا اماں سے بات نہیں کی تھی اس نے اور نا ہی انھوں نے فون کیا۔ماں ہو کر کیسے جھک جاتیں۔لیکن اندر بے چینی تو تھی۔بیٹا جو کبھی لاتعلق نہیں ہوا تھا۔ہر چھوٹی سے چھوٹی چیز کا خیال رکھتا تھا۔اب ایسے ہو گیا کہ کوئی پرواہ ہی نہیں تو دل تو دکھنا تھا۔

"میں ٹھیک ہوں تم کیسے ہو۔۔"طارق انکل کا نمبر دیکھ کر انھوں نے بے دلی سے فون اٹھایا تھا۔ان کے سلام کا جواب دیتے ہوئے پوچھا۔

"میں ٹھیک ہوں۔۔۔دراصل آپ سے بات کرنی تھی کہ ایشال کے سلسلے میں کل لڑکے والوں کا ٹائم دیا ہے۔۔۔آپ اگر آجاتیں تو مجھے آسانی ہو جاتی۔۔۔اور ایشال بھی کچھ ریلیکس فیل کرتی۔۔۔"وہ کہہ کر سیدھی بات پر آئے۔اور ان کی سیدھی بات اماں کو سمجھ آنے کے باوجود سمجھ نا آئی۔

"کس سلسلے میں۔۔"وہ الجھن سے بولیں۔

"ایشال کی شادی کے سلسلے میں۔۔میرے دوست کے جاننے والے کا بیٹا ہے۔۔۔آپ جانتی ہیں کہ پہلے ہی وقت کافی گزر چکا ہے۔۔مزید دیر کرنا اب ہماری حماقت ہو گی۔۔۔لڑکے کو دیکھا ہے میں نے ایشال کے لیے مناسب ہے۔۔۔آگے اللہ سے بہتری کی امید ہے۔۔۔"انھوں نے مزید کھل کر وضاحت کی۔

"تو پھر آپ آئیں گی نا کل۔۔۔"ان کی کسی بات کا فرحت بیگم نے کوئی جواب نا دیا تو انھیں خود ہی پوچھنا پڑا۔فرحت بیگم پر تو کچھ اور ہی گزر رہی تھی۔

"ہاں ہاں۔۔۔کیوں نہیں۔۔۔ضرور آؤں گی۔۔۔"طارق صاحب کی سنجیدگی محسوس ہوتے ہی وہ بولیں تھیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"چلیں ٹھیک ہیں۔۔۔اللہ حافظ۔۔"ان کے جواب پر ان کا لہجہ مطمئین ہوا تھا۔

"خدا حافظ۔۔۔"فرحت بیگم نے بے جان ہاتھوں سے بند فون رکھا تھا۔فہیم ساری بات سن رہا تھا اور اماں کے تاثرات سے اندازہ کر چکا تھا کہ کیا بات ہوئی ہے۔لیکن پھر بھی خود کو لاتعلق ہی ظاہر کیا۔

"کیا ہوا اماں خیریت کس کا فون تھا۔۔۔"

"طارق کا۔۔۔"وہ کہہ کر خاموش ہو گئیں۔

"کیا کہہ رہے تھے انکل۔۔۔"فہیم کو خود ہی پوچھنا پڑا۔اب ان کے تاثرات سے تو بہت کچھ لگ رہا تھا لیکن وہ کیا سوچ رہیں ہیں یہ بھی تو اندازہ کرنا تھا نا۔

"ایشال کی شادی کے سلسلے میں کچھ لوگ آرہے ہیں۔۔۔اسی کے متعلق بات کر رہا تھا۔۔۔کہہ رہا تھا کہ کل آجاؤں۔۔۔ایشال اور اسے دھاڑس ہو گی۔۔"وہ آہستہ سے بول رہیں تھیں۔جیسے اس بات کی امید نا تھی۔

"یہ تو بہت اچھی بات ہے اماں۔۔۔یقین کریں اگر یہ کام ہو جائے تو ایک نادیدہ بوجھ سے آزاد ہو جاؤں گا میں۔۔۔"فہیم اپنے خیالات کا کھل کر اظہار کیا۔

"کیسا بوجھ۔۔۔"اماں کو ان کی بات اچھی نا لگی۔

"اماں جان۔۔۔ایشال کی شادی نا ہونے کے پیچھے جو وجہ ہے وہ ہم ہی ہیں۔۔۔ہماری وجہ سے ہی وہ اتنی دیر سے انتظار میں بیٹھی ہے۔۔۔ایک لاحاصل انتظار۔۔۔جس میں کچھ حاصل نہیں ہونا۔۔۔یہ ایک اچھا فیصلہ ہے۔۔۔ہم سب کے لیے۔۔۔"فہیم نے اس طرح بات کی کہ اماں کو زیادہ محسوس نا ہو اور وہ بات بھی سمجھ جائیں۔

"ہماری وجہ سے کیوں۔۔"اماں نے پھر اعتراض کیا۔

"اور کس کی وجہ سے۔۔۔فرہاد میرا بھائی آپ کا بیٹا ہے نا۔۔۔وہ تو کب کا منع کر چکا تھا۔۔۔وہ تو بری الذمہ ہے۔۔۔قصوروار تو ہم ہیں کہ ایشال کو جھوٹی آس اور امیدوں پر بٹھائے رکھا۔۔۔"فہیم بھی آہستہ سے مدعے

کی بات پر آتا ہوا بولا۔اس کی بات پر اماں خاموش رہ گئیں۔بات جو سچ تھی اس کی۔۔۔ویسے بھی بیٹوں کی اتنی تو چلتی تھی کہ ان کی سن لیتی تھیں۔کوئی اور یہ بات کہتا تو کہہ کر جاتا کہاں۔

"اب ہمیں بھی فرہاد کے بارے میں سوچنا چاہیے۔۔"فہیم بھائی نے کہتے ہوئے کن اکھیوں سے اماں کو دیکھا تھا۔

"کیا سوچیں اس کے بارے میں۔۔"انھوں نے گھورا۔

"اس کی خوشی کے بارے میں۔۔۔اور اس کی خوشی فارہ کے ساتھ ہے۔۔۔"فہیم بھائی بھی بات پوری خر کے ہی رہے۔

"پھر اپنی خوشی ماں کے بغیر ہی پوری کرے۔۔۔اس چڑیل کو میں کسی صورت قبول نہیں کر سکتی۔۔۔اس کی وجہ سے میرا شوہر مجھ سے خفا اس دنیا سے چلا گیا۔۔۔بلکہ اس کی وجہ سے گیا۔۔۔ہماری کسی سے کیا دشمنی تھی۔۔۔میں نے جب اسے پہلی نظر دیکھا تھا مجھے تب ہی یہ منحوس لگی تھی۔۔۔میرا دل ہی نہیں مانا اسے اپنانے کو۔۔"اماں کے خیالات بلکل نہیں بدلے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"اماں جان۔۔۔جو ہوا وہ بیتا کل تھا۔۔۔باتیں کرنے کو بہت ہیں۔۔۔بابا جان ہم سب سے خفا تھے۔۔۔اور یہ ہماری بدقسمتی تھی کہ اپنے باپ کو اکیلا چھوڑا۔۔۔ان کا ساتھ نہیں دیا۔۔۔یہ پچھتاوا تو عمر بھر کا ہے۔۔۔لیکن شاید فارہ کو قبول کر کے کچھ مداوا ہو جائے۔۔۔بابا ہم سے خفا نا رہیں۔۔۔شاید فرہاد بھی تو اسی پچھتاوے کو لے کر تھک چکا ہے۔۔۔آپ اسے اب مزید مت تھکائیں اماں۔۔۔اس کی حالت سے ناواقف تو نہیں ہیں آپ۔۔۔کتنی مشکل سے سنبھلا ہے۔۔۔جانتی ہیں نا آپ۔۔۔"فہیم کی بات پر اماں کچھ نا بولیں۔

"میرا دل نہیں مانتا اس لڑکی کے لیے۔۔۔"کچھ دیر بعد وہ بیزار انداز میں کہہ رہیں تھیں۔بیٹے کی باتیں دل کو بھی لگ رہیں تھیں۔

"اماں جان ابھی فرہاد کے بارے میں سوچیں بس۔۔۔باقی باتوں اور سوچوں کو جانے دیں۔۔۔صرف سوچیں کہ فرہاد کی خوشی ہے۔۔۔"فہیم نے ان کا ہاتھ پکڑ کر کہا۔

"دیکھتے ہیں۔۔۔ابھی تو اس نے ماں کو فون تک نا کیا جا کر۔۔"اب کے انھوں نے لاپرواہ انداز میں کہہ کر موضوع بدلنا چاہا۔باتوں نے کچھ تو اثر کیا تھا۔فہیم ماں کے انداز کو جانتا تھا۔اس سے پہلے کہ فہیم ماں کو کچھ کہتا۔فرحت بیگم کا فون پھر بجا۔انھوں نے بے دلی سے دیکھا تو اب واقعی فرہاد کا فون تھا۔انھوں نے جلدی سے فون اٹھایا تھا۔

"کیسی ہیں اماں۔۔"سلام کے بعد وہ بولا تو فرحت بیگم شکوہ کیے بغیر نا رہ سکیں۔

"آ گئی ماں کی یاد۔۔"

"آپ بھولتیں تو یاد آتی آپ کی۔۔۔آپ تو ہمیشہ یاد رہتیں ہیں۔۔۔"ان کے شکوے پر فرہاد نرمی سے بولا۔

"ہاں اس لیے ماں کو چھوڑ کر چلا جاتا ہے۔۔۔خفا ہو کر۔۔"وہ پھر خفگی سے بولیں۔فہیم ماں کی گفتگو سن رہا تھا اور دیکھ رہا تھا کہ چہرہ تو بلکل الگ ہی کہانی سنا رہا تھا۔

"خفا نہیں ہوں اور ہو بھی نہیں سکتا۔۔۔آپ بتائیں دوائی لے رہیں ہیں نا۔۔۔"

"ہاں کھا رہی ہوں۔۔۔تو ٹھیک ہے۔۔ کھانا ٹائم سے کھاتا ہے نا۔۔۔"اس کے محبت سے پوچھنے پر وہ بھی زیادہ دیر خفا نا رہ سکیں۔

"جی ٹھیک ہوں۔۔۔ابھی ناشتہ کرنے لگا ہوں۔۔"

"آج لیٹ اٹھے ہو۔۔"امان کی نظر گھڑی پر گئی جو صبح کے دس بجانے والی تھی۔

"جی بس رات نیند نہیں آئی تو صبح جا کر آنکھ لگی اس لیے لیٹ اٹھا ہوں۔۔۔"وہ اماں کی بات پر وضاحت دیتے ہوئے بولا۔

"نیند کیوں نہیں آئی۔۔۔"وہ پوچھے بنا نا رہ سکیں۔

"آپ خفا تھیں نا اس لیے۔۔۔"

"نہیں میں ناراض نہیں ہوں چل ٹھیک ہے۔۔۔ناشتہ کر لے اپنا ٹھنڈا ہو جائے گا ورنہ۔۔۔خیال رکھا کر اپنا۔۔۔لاہور کب آئے گا۔۔"ان کا لہجہ اور نرم ہوا۔

"کچھ دنوں تک آؤں گا۔۔۔آپ بھی اپنا خیال رکھیے اور دوائی کا ناغہ مت کریے گا۔۔۔"

"ہوں۔۔فکر مت کر فہیم وقت سے کھلاتا ہے دوائی۔۔۔کل ڈاکٹر کے پاس بھی لے گیا تھا۔۔۔سب ٹھیک ہے۔۔۔"

"ٹھیک ہے اماں۔۔۔اپنا خیال رکھیے گا۔۔۔"

"میرا بیٹا تو بھی رکھنا اپنا خیال۔۔۔اللہ حافظ۔۔۔"

"لیں ختم ہو گئی ناراضگی۔۔۔"ان کے فون بند کرتے ہی فہیم شرارتی انداز مین پوچھنے لگے۔

"لو بھلا ماں باپ اپنی اولاد سے بھلا کب خفا ہوتے ہیں۔۔۔"اماں نے بیٹے کو مسکرا کر دیکھا۔

"جیسے ماں باپ نہیں ہوتے ایسے اولاد بھی نہیں ہوتی۔۔۔"فہیم نے مسکرا کر کہا۔اماں کا موڈ ٹھیک ہو چکا تھا۔رونق واپس آگئی تھی۔

****

فرہاد نے گہری سانس بھر کر فون رکھا۔فارہ کا موڈ ہنوز آف تھا۔ساری رات اس نے ٹو سیٹر صوفے پر بسر کی۔فرہاد کی صبح کہیں جا کر آنکھ لگی پھر جب اٹھا تو وقت نو سے اوپر ہو چکا تھا۔فارہ کمرے میں نہیں تھی۔فریش ہو کر نیچے آیا تو وہ لان میں بیٹھی تھی۔فرہاد اسے بلائے بغیر صرف دیکھ کر پلٹ آیا۔فضل نے ناشتے کا پوچھا تو اس نے ناشتہ لگانے کا کہا۔ساتھ اماں سے بات کی۔فارہ ابھی تک اندر نا آئی تھی۔

"فارہ نے ناشتہ کیا۔۔"فرہاد نے فضل سے پوچھا۔

"جی نہیں میں نے پوچھا لیکن انھوں نے کچھ جواب نہیں دیا۔۔"فضل نے بتایا تو فرہاد نے گہری سانس بھری۔

"ٹھیک ہے اسے کہیے ناشتہ لگ گیا ہے۔۔۔"فرہاد کے کہنے پر فضل باہر نکل گیا۔فرہاد کو امید تو نہیں تھی کہ وہ آئے گی لیکن کچھ دیر بعد فارہ آگئی۔وہ اس سے دو کرسی چھوڑ کر بیٹھی تھی۔فرہاد نے بھی کچھ نا کہا کہ مبادا وہ کھانا کھائے بغیر ہی نا اٹھ جائے۔تو خاموشی سے ناشتہ کرنے لگا۔

"مجھے گھر جانا ہے۔۔۔"فارہ نے اسے دیکھے بغیر کہا۔فرہاد نے اس کی بات پر اسے دیکھا۔

"یہاں کیا مسئلہ ہے۔۔۔"اس کے جواب پر فارہ نے لب بھینچے۔اور تیکھے انداز میں اسے دیکھا۔

"بہت سے مسئلے ہیں۔۔۔مجھے گھٹن ہو رہی ہے یہاں۔۔۔"اس کے انداز میں ناگواری بھری تھی۔

"کیوں ہو رہی ہے گھٹن۔۔۔ہر چیز تمہاری مرضی پر ہے جیسے چاہو استعمال کرو۔۔۔"فرہاد نے سنجیدگی سے اسے دیکھا۔

"فرہاد پلیز۔۔۔میرے ساتھ گھما پھرا کر بات مت کرو۔۔۔مجھے یہاں نہیں رہنا کیونکہ میں یہاں رہنا نہیں چاہتی۔۔۔اور تمہیں زبردستی کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔۔۔یہ میری زندگی ہے۔۔۔اور فیصلہ بھی میرا ہو گا۔۔۔"فارہ نے اس کی آنکھوں میں دوبدو دیکھ کر کہا۔فرہاد نے خاموشی سے اس کی بات سنی اور ناشتہ ختم کرنے لگا۔اس کے جواب نا دینے پر فارہ کو غصہ تو آیا لیکن ضبط کر گئی۔وہ خود بھی اس سے مزید دماغ کھپانے والی بحث نہیں کرنا چاہتی تھی۔لیکن لگتا تھا بحث کیے بغیر چارہ بھی نا تھا۔وہ بھی خاموشی سے ناشتہ ختم کرنے لگی۔فرہاد ناشتہ کر چکا تو اٹھا اور اوپر کمرے کی طرف جانے لگا۔فارہ اس کی لاتعلقی پر کڑھ کر رہ گئی۔ناچاہتے ہوئے بھی ناشتہ ختم کیا۔کچھ دیر بعد فرہاد نیچے آیا تو فارہ داخلی دروازے کے پاس ہی کھڑی تھی۔وہ اسے بچ کے جانے کا موقع ہی نہیں دینا چاہتی تھی۔فرہاد فارہ کو راستے میں کھڑے دیکھ چکا تھا لیکن نظر انداز کرتے ہوئے گزر گیا۔فارہ اسے پاس سے گزرتے دیکھ کر غصے سے بل کھا کر رہ گئی۔وہ سمجھ گئی کہ وہ اس سے بات کرنے سے بچ رہا تھا۔جب تک وہ اس تک پہنچتی فرہاد گاڑی میں جا کر بیٹھ گیا۔رفیق گاڑی سٹارٹ کر چکا تھا اور گیٹ بھی کھل چکا تھا۔فارہ جو اس کے پیچھے گئی تھی۔ناچار اسے رکنا پڑا۔گاڑی باہر نکل چکی تھی گیٹ بند ہو رہا تھا جب وہ تیزی سے گیٹ کی جانب گئی۔ارادہ باہر نکلنے کا تھا۔لیکن جانے کہاں سے شیرو آیا اور اسے دیکھ کر غرانے

لگا۔فارہ کے قدم وہیں تھمے۔چوکیدار آرام سے گیٹ بند کر چکا تھا۔اپنی ناکامی پر وہیں فارہ کھڑی دانت پیستی رہ گئی۔اور کر بھی کیا سکتی تھی۔وہ سارا دن فارہ کا جلتے بھنتے گزرا تھا۔موبائل تو تھا لیکن اس میں کس کو کال کرتی کسے بلاتی۔کوئی تھا ہی نہیں۔فارہ کو رونا آنے لگا۔اسے فرہاد اس وقت ظالم اور انتہائی برا لگ رہا تھا۔جو صرف اپنی مرضی کے مطابق سب فیصلے کر رہا تھا اور فارہ کو زبردستی ان فیصلوں پر عمل کرنے کے لیے مجبور کر رہا تھا۔اور اس ظالم اور جابر فرہاد سے اسے نفرت محسوس ہو رہی تھی۔ساری رات ٹھیک سے سو بھی نا پائی تھی۔دل کر رہا تھا ساری باتوں کو بھاڑ میں جھونک کر سکون کی نیند تو سوئے۔اور تھک کر اس نے یہی کرنے کا سوچا۔فضل اسے چار سے پانچ بار کھانے کا پوچھ چکا تھا۔وہ منع کر دیتی تو وہ خاموشی سے چلا جاتا لیکن تھوڑی دیر بعد پھر آ جاتا۔اس کے ہر آدھے بعد پوچھنے پر فارہ کو تو لگ رہا تھا فضل کا بس چلتا تو وہ اسے خود زبردستی کھانا کھلا دیتا۔خیر فارہ کو بھی اپنی جلن نکالنے کا موقع مل ہی گیا۔پانچ بجے کا وقت تھا جب یہ آئیڈیا فارہ کے دماغ میں آیا۔وہ کچن میں گئی۔فضل اسے دیکھ کر چونک گیا۔

"کچھ چاہیے تھا آپ کو۔۔"اس نے مودبانہ انداز میں پوچھا فارہ نے اسے جواب دیئے بغیر پہلے کچن کا جائزہ لیا پھر فریج کھولی۔فضل خاموش ہو کر پھر سے اپنا کام کرنے لگا جو کر رہا تھا۔کچن اور فریج کے جائزے کے بعد وہ پانی کی بوتل،دودھ کے ڈبے اور ڈھیر سارا پھل پلیٹ میں رکھے کچن سے نکلی فضل کو حیران تو کر گئی لیکن وہ کیا کر سکتا تھا سوائے حیران ہونے کے۔فارہ چیزیں پکڑے اوپر کمرے میں چلی گئی۔آرام سے چیزیں ٹیبل پر رکھیں۔اور کمرے کو لاک لگایا۔

"اب تمہیں مزہ چکھاؤں گی فرہاد ملک۔۔۔" دروازے کو لاک کے علاوہ اوپر بھی چٹخنی لگی تھی وہ بھی لگائی۔ سیب کاٹ کر کھایا۔ ایک پیکٹ دودھ کے ڈبے کا پیا۔ جس کے بعد غنودگی سی آنے لگی۔ تو آرام دہ بستر پر بڑے ریلیکس انداز میں ڈھیر ہوئی۔ اور کچھ دیر میں ہی نیند کی وادیوں میں کھو چکی تھی۔

****

سلیم نیازی صبح کی فلائٹ سے لاہور آ چکا تھا۔ اسے اپنی بات سے پیچھے ہٹنا ہی پڑا۔ وہ تو فارہ کو ڈھونڈے بنا جانے کو بلکل راضی نا تھا لیکن رات بھر کی جدوجہد کے بعد اپنی تمام تر سورسز جو وہ استعمال کر سکتا تھا اس سب کے بعد اسے فارہ کا کچھ معلوم نہیں ہو سکا اسے یہ بات ہضم ہی نہیں ہو رہی تھی ایک لڑکی جس کا آگے پیچھے کوئی نہیں وہ ایک دم سے ایسے کیسے غائب ہو سکتی ہے لیکن جانا پڑا وجہ تھی سیاست۔ سیاست میں کامیابی ملنا جتنا مشکل تھا اتنا ہی مشکل اپنی کامیابی کو برقرار رکھنا بھی تھا۔ اور وہ اتنا پاگل نہیں تھا کہ اپنے سیاسی کیریئر میں ملنے والی اکلوتی اور پہلی کامیابی کو ضائع کر دے لیکن وہ نہیں جانتا تھا کہ وقت اس کے اتنے خلاف ہونے والا تھا کہ اس کا سیاسی کیریئر جو ابھی پہلے پڑاؤ پر تھا تباہ و برباد ہونے والا تھا۔ منشی نے شکر کیا کہ اتنے دنوں میں کچھ تو نیازی صاحب نے عقل کو استعمال کیا ہے۔ ورنہ اس لڑکی کے پیچھے تو وہ سب کچھ داؤ پر لگا بیٹھے تھے۔ خود بھی ڈوبنا تھا اور ساتھ انھیں بھی لے ڈوبنا تھا۔ اور ویسے بھی اسلام آباد والا پلان کچھ اتنا کامیاب نہیں لگ رہا تھا۔ لیکن یہ تو سلیم نیازی کو ہی معلوم تھا کہ ایک لڑکی جو پھر سے اس کے ہاتھوں سے نکل گئی تھی کیسے اس کے اندر ایک جلتا آلاؤ سلگا گئی

www.kitabnagri.com

تھی۔سب کوشش بے کار جاتے دیکھ اس نے لاہور آنے کا ہی سوچا۔آفس سے بھی اس کے متعلق کوئی خاص خبر نا ملی۔تو سوچا کہ چل کر لاہور میں بگڑے معاملات ہی سنبھال لے۔لیکن کس دل سے یہ تو وہی جانتا تھا۔

****

آفس میں بھی فرہاد کا دھیان فارہ کی جانب ہی رہا۔سلیم نیازی آج آفس نہیں آیا تھا۔اور اب وہ آنے والا بھی نہیں تھا۔اسے خبر مل چکی تھی کہ وہ لاہور پہنچ چکا تھا۔آفس میں دوسرے امور نمٹاتے شام کے چھ بج چکے تھے۔اور سات بجے کے قریب وہ گھر پہنچا تھا۔حسب معمول فضل نے اس کا بیگ پکڑا اور کھانے کے متعلق پوچھا۔

"فارہ نے کھایا کچھ۔۔"

"نہیں سر۔۔۔میں نے بہت بار پوچھا لیکن انھوں نے منع کر دیا۔۔شام کو کچن سے پھل اور دودھ لے کر کمرے میں گئیں تھیں پھر باہر نہیں نکلیں۔۔"

"اچھا آدھے گھنٹے تک کھانا لگا دینا۔۔"فضل سر ہلاتا چلا گیا تو وہ کف کے بٹن کھولتا اور سیڑھیوں کی جانب بڑھا۔کمرے کے دروازے پر پہنچ کر ہینڈل پر ہاتھ رکھ کر دروازہ کھولنا چاہا لیکن دروازہ نہیں کھلا۔اسے لگا ہی تھا کہ اس نے دروازہ لاک کیا ہو گا اور سہی ہی لگا تھا۔وہ گہری سانس بھرتا واپس پلٹا چابیاں لینے کے لیے۔اور جب چابی لاک میں گھمانے کے باوجود دروازہ نا کھلا تو یہ بھی حسب توقع تھا۔اب یہ تو جانتا تھا کہ اتنی بے وقوف نہیں تھی کہ صرف ہینڈل لاک ہی لگاتی۔لیکن کاش وہ اتنی بے وقوف ہی ہوتی۔فرہاد کو جانے کیوں لگا کہ اس کی آج

کی رات کمرے سے باہر ہی گزرنے والی تھی۔ناچار وہ واپس ہی پلٹا۔جانتا تھا دروازہ کٹھکٹھانے سے بھی نہیں کھلنے والا سو یہ کام کیا ہی نہیں۔

فریش ہو کر آیا تو فضل کھانا لگا رہا تھا۔فرہاد نے کھانا کھایا اس کے بعد ٹی وی آن کر کے بیٹھ گیا۔فضل اسے کافی دے کر جا چکا تھا۔کافی بھی ختم کر لی اب کیا۔وہ جو خود کو لاپرواہ بنا رہا تھا اب اور نہیں بن سکتا تھا۔فضل جا چکا تھا۔کافی کا خالی کپ اٹھا کر خود ہی کچن میں رکھا۔اور اوپر کمرے کی جانب گیا۔دروازے سے کان لگایا تو کچھ سنائی نا دیا۔فارہ ایک رات کی بے آرامی کے بعد گہری اور پر سکون نیند میں تھی۔فرہاد کو تشویش ہونے لگی۔دوسری جانب کوئی آواز نا تھی۔

"کہیں خود کو کوئی نقصان نا پہنچا لیا ہو اس نے۔۔۔"اس کے اندر خدشے نے سر اٹھایا۔

"نہیں ایسی نہیں ہے۔۔۔"فرہاد نے خود ہی اس خدشے کی نفی کی۔اب اتنی کمزور نہیں تھی وہ یہ تو جانتا تھا۔لیکن پھر بھی۔۔۔

"فارہ۔۔۔فارہ۔۔۔دروازہ کھولو۔۔۔"فرہاد نے دروازے کھٹکھٹایا اور اسے آواز دی۔لیکن دوسری جانب کوئی ہلچل نا ہوئی۔

"فارہ۔۔۔"فرہاد نے اب کے پہلے سے زیادہ زوردار انداز میں دروازہ کٹھکٹھایا۔لیکن صورتحال پھر وہی رہی۔

"اوف۔۔"فرہاد کو جھنجھلاہٹ ہونے لگی۔اور اسی جھنجھلاہٹ میں اسے نے دروازہ پیٹ ہی ڈالا۔خاموشی میں ایک شور سا اٹھا تھا۔فارہ بھی نیند سے جاگ گئی۔ایک دم اٹھنے سے دھڑکن بے ترتیب ہوئی تھی۔کچھ لمحے لگے حواس بحال ہونے میں۔

"فارہ دروازہ کھولو۔۔۔"فرہاد کی آواز پر اس نے یونہی لیٹے ہی بند دروازے پر نظر ڈالی۔دروازہ پھر زور و شور سے بجایا جا رہا تھا۔

"اوف۔۔۔کیا مصیبت ہے۔۔"فارہ کو نیند سے اٹھنے میں بیزاری ہوئی۔اس نے تکیہ کانوں پر رکھا۔اور آنکھیں بند کر کے سونے کی کوشش کرنے لگی۔لیکن اب نیند کہاں آنی تھی۔

"فارہ۔۔۔فارہ۔۔۔"فرہاد مسلسل آوازیں دے رہا تھا۔

"مر گئی فارہ۔۔"فارہ چڑ کر اٹھی تھی۔

"کیا ہے۔۔۔"دراوزے کے پاس آ کر وہ پھاڑ کھانے والے انداز میں بولی۔فرہاد نے اس کی آواز سن کر سکون کا سانس لیا۔

"دروازہ کھولو۔۔"فرہاد نے لہجہ حتی الامکان نارمل رکھا۔

"کیوں کس لیے۔۔۔"فارہ دروازے کو ایسے گھور کر بولی گویا فرہاد کھڑا ہو۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"فارہ ڈرامے مت کرو دروازہ کھولو۔۔۔"فرہاد ہینڈل گھماتا بولا۔

"کون ہو تم۔۔۔کس لیے کھولوں میں تمہارے کہنے پر دروازہ۔۔۔۔"

"میں فرہاد تمہارا شوہر۔۔۔"

"میں کسی فرہاد کو نہیں جانتی۔۔۔اب دروازہ ناک مت کرنا میں سونے لگی ہوں۔۔"اس نے ناک چڑھا کر کہا۔اب آیا نا اونٹ پہاڑ کے نیچے۔فارہ نے کہہ کر ٹی وی آن کیا اور اس کی آواز اتنی بلند کی کہ باہر کھڑے فرہاد کو سنائی دینے لگی۔

"فارہ۔۔"فرہاد نے لب بھینچ کر پھر دروازہ تھپتھپایا لیکن بے سود ٹی وی کی آواز میں فارہ کو سنائی کہاں دینا تھا۔فرہاد اب سہی معنوں میں کڑھنے لگا۔

کچھ دیر گزری ہو گی جب فارہ نے ٹی وی کی آواز ہلکی کی۔نیند تو اڑ چکی تھی۔آواز کم کرنے پر اسے کوئی ہلچل نا سنائی دی تو وہ اٹھ کر دروازے کے پاس آئی۔کان لگا کر سننا چاہ لیکن خاموشی ہی تھی۔

"لگتا ہے چلا گیا۔۔۔بے چارہ۔۔۔ہونہہ بے چارہ نہیں ہے۔۔۔کمینہ ہے پورا۔۔۔ہمدردی کرنے کی کوئی ضرورت نہیں اس کے ساتھ۔۔۔"وہ اپنے آپ سے ہی الجھتی بیڈ کی جانب آئی ریموٹ پکڑ کر چینل بدلنے لگی۔آواز بند کر دی تھی۔یونہی چینل سرچنگ کرتے دل اکتا گیا۔

"کیا مسئلہ ہے۔۔۔۔پتہ نہیں میں اداس کیوں ہو جاتی ہوں۔۔"دل کی بدلتی کیفیت سے وہ پھر تنگ ہوئی۔کچھ اچھا نہیں لگ رہا تھا۔پھر ذہن میں آیا دروازہ کھول دے۔پھر خود ہی نفی کر دیتی۔اسی تگ و دو میں کچھ دیر اور گزری ہو گی۔جب اسے کچھ آواز سنائی دی۔آواز بالکنی کی جانب سے آئی تھی۔آواز پھر آئی تو فارہ کو اٹھ کر دیکھنا ہی پڑا۔اس نے بالکنی کے دروازے کا پردہ پیچھے کیا۔تو بھونچکی رہ گئی۔فرہاد بالکنی میں کھڑا تھا۔لیکن وہ دوسری طرف رخ کیے بالکنی سے نیچے کی طرف دیکھ رہا تھا۔اس سے پہلے کہ وہ فارہ کو دیکھتا فارہ نے جلدی سے پردہ آگے کر دیا۔کچھ لمحوں بعد ہی بالکنی کا دروازہ کھٹکھٹا اور اس کی آواز آئی۔

"فارہ۔۔"فارہ تو پردے کے پیچھے ہی کھڑی تھی۔ٹی وی بھی میوٹ پر لگا تھا۔کوئی جواب دیے بغیر وہ جا کر بیڈ کے پاس جا کر کھڑی ہو گئی۔کیا کروں اور کیا نا کروں کے بیچ ہی پھنسی تھی کہ اچانک بالکنی کا دروازہ کھلا اور پردہ پیچھے کرتا وہ اندر آیا۔فارہ کا دل اچھل کر رہ گیا۔

"ہاں اب بولو۔۔۔کیا کہہ رہیں تھیں۔۔۔تم کسی فرہاد کو نہیں جانتیں۔۔"وہ اس کے نزدیک کھڑا اسے پوچھ رہا تھا۔فارہ جہاں کھڑی تھی وہیں بیڈ پر بیٹھ گئی۔فرہاد اس کے دائیں بائیں ہاتھ رکھ کر جھکا۔

"دونا جواب۔۔۔"وہ نزدیکی فاصلہ مٹانے کو تھا۔کہ فارہ نے اسے دھکا دے کر پیچھے کیا۔فرہاد دھکا لگنے سے بیڈ پر ہی ایک طرف کو گرا۔

"میرے نزدیک مت آؤ۔۔۔"وہ بیڈ سے اٹھ کر غصے سے اسے دیکھتے بولی۔اپنی ناکامی پر جھنجھلاہٹ بھی ہو رہی تھی۔وہ تو بہت آسانی سے کمرے میں آ گیا۔

"جو حرکت کی ہے اس کی سزا تو ملے گی۔۔۔"فرہاد بیڈ سے ہلکا سا اٹھا اور اسے ہاتھ سے پکڑ کر اپنی جانب کھینچا۔فارہ جو کچھ قدم کے فاصلے پر کھڑی ہوئی تھی اس کی کھینچنے پر جھٹکے سے اس کے پاس بیڈ پر گری۔

"تمہیں سمجھ کیوں نہیں آتی بات۔۔۔"فارہ کو وہ اس وقت زہر لگ رہا تھا۔اس کا خیال تھا آج کی رات تو فرہاد کو مزہ چکھائے گی لیکن الٹا وہ ہی پھر سے پھنس گئی۔

"کیا بات۔۔۔"فرہاد اس کے بال کان کے پیچھے کرتا ہوا دھیمے سے بولا۔اتنی نزدیکی فارہ کو جز بز کرنے لگی۔وہ پورا تو اس کے اوپر چھایا تھا۔ہمت کم پڑنے لگی تھی۔اگلے ہی پل فرہاد نے نرمی سے اس کے گال کو چھوا۔اس کا گال اس کے لمس سے جھلسنے لگا تھا۔

"کھانا نہیں کھایا تم نے۔۔۔ہوں۔۔"فرہاد جذبات کے زیر اثر بہک رہا تھا۔فارہ کا کومل وجود اس کے اندر کوئی خواہش جگا رہا تھا۔وہ حق دار تھا سو بلا جھجھک اپنا حق وصول رہا تھا۔جب کہ فارہ کو اس صورتحال سے نکلنا مشکل لگا۔اونچے لمبے فرہاد سے وہ کیا زور آزمائی کر سکتی تھی۔لیکن ایسے وہ اسے مزید اپنی مرضی بھی نہیں کرنے دینا چاہتی تھی۔

"کتنے دن اپنا مطلب پورا کرو گے۔۔۔"وہ چٹختے ہوئے بولی۔اس کی بات پر فرہاد چونک کر اسے دیکھنے لگا۔فارہ کے گرد قائم حصار کمزور پڑا تھا۔

"کیا مطلب۔۔۔"وہ اس کی بات کو سمجھا نہیں یا شاید سمجھنا نہیں چاہا۔

"تمہیں بھی مطلب کی ضرورت پڑتی ہے اتنے سمجھ دار ہو۔۔۔"فارہ نے اپنے چہرے پر دنیا جہان کی ناگواری لا کر اسے دیکھا۔نزدیکی فاصلے میں بدل چکی تھی۔

"کیا کہنا چاہ رہی ہو۔۔"فرہاد کے جذبات بھک سے اڑ چکے تھے۔لیکن وہ پھر بھی ایسی بات کے مطلب کی طرف جانے سے گریز کر رہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"میں یہ کہنا چاہ رہی ہوں۔۔۔کتنے دن لگے گے تمہارا دل بھرنے میں اور پھر یقیناً اپنا مطلب پورا کرنے کے بعد مجھے چھوڑو گے۔۔۔یہی پلان ہو گا نا تمہارا۔۔۔"فارہ بیڈ سے اٹھتے ہوئے بولی۔

"تمہیں میں ایسا لگتا ہوں۔۔"اس کی بات پر وہ سرخ چہرہ لیے بولا۔

"تم ایسے ہی ہو۔۔" فارہ اس کی جانب دیکھ کر بول تو پڑی لیکن پھر پچھتانے لگی۔ فرہاد کے چہرے کا رنگ تیزی سے بدلا تھا اور تاثرات سرد ہوئے تھے کہ اس اپنے الفاظ کی سختی کا احساس ہونے لگا۔

"کمرے سے باہر نکل جاؤ۔۔۔" سرخ چہرہ لیے لب بھینچے بولتا وہ ضبط کی انتہاء پر تھا۔ اس کی بات کا مطلب اسے اچھے سے سمجھ آ گیا تھا۔

"سنا نہیں کیا کہا ہے میں نے۔۔۔ جاؤ یہاں سے۔۔۔" وہ دھاڑا تھا۔ فارہ کا سانس رکا۔ اتنا شدید رد عمل۔ وہ ساکت کھڑی اس کی طرف دیکھتی رہ گئی۔ اسے یونہی جمے دیکھ کر فرہاد نے اس کا ہاتھ پکڑ کر دروازے کے پاس لے کر گیا۔ لاک کھولنے کے بعد دروازہ کھولا ہاتھ پکڑ کر اسے باہر نکال دیا۔ اور ایک جھٹکے سے دروازہ بند کیا۔ فارہ بے یقینی کی کیفیت میں بند دروازے کو دیکھتی رہ گئی۔ اسے محسوس ہوا جذبات میں آ کر وہ واقعی غلط بات کر چکی تھی۔ لیکن اب کیا ہو سکتا تھا۔ اسے کیا معلوم تھا کہ فرہاد کو اتنا غصہ آ جائے گا۔

"کیا غصہ نہیں آنا چاہیے۔۔" اس کے اپنے اندر سے آواز آئی۔ وہ وہی کھڑی تھی۔ جب دروازہ پھر سے کھلا اور فرہاد نے اسے اندر کھینچا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"تمہیں پتا ہے تم نے کیا بات کی ہے۔۔۔ ہمارے درمیان ایک رشتہ ہے پاکیزہ رشتہ۔۔۔ نکاح ہوا ہے ہمارا۔۔۔ مطلب پورا کرنے کے لیے لوگ نکاح نہیں کرتے۔۔۔ وہ بنا کسی رشتے کے مطلب پورا کر کے چھوڑ دیتے ہیں۔۔۔ سمجھیں۔۔" کہتے ہوئے اس نے جھٹکے سے چھوڑا تھا۔ اس نے اتنے سخت انداز میں اس کا بازو پکڑا تھا کہ اسے تکلیف ہوئی تھی۔ لیکن فرہاد اس وقت بہت غصے میں تھا۔ فارہ کی بات سے اس کا دماغ سنسنا اٹھا

تھا۔ٹھیک ہے وہ ناراض تھی لیکن کیا اسے محبت اور حرص میں فرق نہیں معلوم۔۔۔اس کی محبت کو وہ ہوس کا نام دے رہی تھی۔

فارہ اس کی بات پر لب بھینچ کر رہ گئی۔جواب تو اس کے پاس تھا لیکن وہ چپ رہی۔

"تمہیں پتا ہے تمہارا مسئلہ کیا ہے تم صرف اپنا نفع نقصان سوچتی ہو۔۔۔صرف اپنے بارے میں سوچتی ہو۔۔۔"وہ اس کی طرف انگلی اٹھاتا ہوا بولا۔

"کیا تم اپنے بارے میں نہیں سوچتے۔۔۔جب مجھے گھر سے نکالا تھا تو تم نے اپنے بارے میں ہی سوچا تھا۔۔۔لیکن۔۔۔"اس کے الزام پر فارہ کو آگ لگی۔تو چپ نا رہ سکی۔

"تم یہ کیوں نہیں سوچتیں کہ وہ سب ہمارے لیے بلکل غیر متوقع تھا۔۔۔دو ماہ بعد میری شادی ہونے والی تھی۔۔۔ہماری زندگی نارمل تھی۔۔۔تم نے آکر ہماری زندگیوں کو ڈسٹرب کیا۔۔۔میرے بابا اس دنیا سے چلے گئے تمہاری وجہ سے۔۔۔"اس کی بات کاٹتا فرہاد اس کی جانب غصے سے آیا اور اس کو دونوں بازوؤں سے جھنجھوڑ کر بولا۔اس کی آخری بات پر فارہ کی رنگت متغیر پڑی تھی۔وہ ایسا سوچتا تھا۔۔۔۔

"تم کو صرف یہ نظر آتا ہے کہ میں نے تمہیں گھر سے نکالا۔۔۔ہاں میں مانتا ہوں وہ ایک جذبات میں لیا گیا اقدام تھا۔۔۔لیکن تم یہ نہیں سوچتی کہ حالات وہاں تک کیسے پہنچے۔۔۔تمہاری وجہ سے۔۔۔صرف تمہاری وجہ سے۔۔۔"فرہاد نے اسے جھٹکے سے چھوڑا تھا۔فرہاد کی بات پر فارہ بے یقینی کی کیفیت سے گزری۔

"ہماری کسی سے کوئی دشمنی نہیں تھی۔۔۔میرے بابا اس دنیا سے جب گئے وہ ہم سے ناراض تھے۔۔۔میری ماں سے ناراض تھے۔۔۔ہمارا تعلق جو تمہارے تعلق سے کئی گنا گہرا تھا مضبوط تھا۔۔۔صرف تمہاری وجہ سے

کمزور ہوا تھا فارہ۔۔۔ تم کو صرف چند دن ہوئے تھے ان سے ملے۔۔۔ لیکن ان کو صرف تم ہی دکھائی دیں باقی سب وہ جیسے بھول گئے تھے۔۔۔" فرہاد کی باتیں کڑوی ترین تھیں۔ فارہ دم سادھے اسے بولتے سن رہی تھی۔

"اور اگر اس رشتے کو میں نے بڑھایا ہے تو صرف اس لیے کہ میری خود کی ذاتی خوشی تھی اس میں۔۔۔ سب باتیں پش پشت ڈالیں کیوں کہ محبت میں کچھ سوچا نہیں جاتا۔۔۔ لیکن تم ان باتوں کو کیسے جانو گی۔۔۔ تمہیں تو کبھی محبت ہوئی ہی نہیں نا۔۔۔

میں جانتا ہوں تم بھی سزا سہہ چکی ہو۔۔۔ اذیت تم نے بھی سہی ہے۔۔۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ بابا کے بعد ہم نے بہت پر سکون زندگی گزرای ہے۔۔۔ اذیت، تکلیفیں تو ہم نے بھی سہی ہے۔۔۔ بابا کا قاتل ابھی تک اپنے انجام کو نہیں پہنچ پایا۔۔۔ لیکن تمہیں اس سے کیا۔۔۔ تم صرف ایک بات کو لے کر روتی رہو کہ میں نے تمہیں گھر سے نکالا تھا۔۔۔" فارہ کا سر جھک چکا تھا۔ فرہاد کا غم و غصہ کم ہونے کا نام نہیں لے رہا تھا۔

"تمہیں جانا ہے نا۔۔۔ ٹھیک ہے جا سکتی ہو تم۔۔۔ نہیں رکھنا یہ رشتہ مت رکھو۔۔۔ اب اس بارے میں، میں کوئی بات نہیں کروں گا۔۔۔ تمہارا فیصلہ آخری ہو گا۔۔۔ چاہے جو بھی فیصلہ کرو اب۔۔۔" کچھ لمحوں کی خاموشی کے بعد وہ بولا۔ آخر میں اس پر ایک نظر ڈالی۔ پھر نظروں کا زاویہ بدل لیا۔

"میں نے سوچا تھا اپنی محبت سے تمہارے سب گلے شکوے دور کر دوں گا۔۔۔ تمہارے دکھوں کا مداوا کروں گا۔۔۔ تمہاری ہر بات۔۔۔ ناراضگی سہہ لوں گا لیکن خود سے الگ نہیں کروں گا۔۔۔ میری محبت میں اتنا دم ہے کہ تم سب بھول جاتیں۔۔۔ لیکن اپنے پاکیزہ جذبوں کے لیے گالی نہیں سن سکتا۔۔۔ مجھ میں اتنا حوصلہ نہیں ہے کہ تم میری محبت کو ایسے غلیظ انداز میں سوچو اور سمجھو۔۔۔ میری محبت کو اپنی تنگ نظری کے ترازو میں

تو لو۔۔۔مبارک ہو فارہ تم جیت گئیں۔۔تم مجھے شکست دے کر اپنا بدلہ پورا کرنا چاہتیں تھیں نا۔۔تو تم مجھے شکست دے چکی ہو۔۔۔"وہ کہہ کر رکا نہیں تھا کمرے سے باہر نکل گیا۔فارہ ساکت کھڑی تھی۔

****

فرہاد غم وغصے کی کیفیت میں جھلستا گاڑی نکال کر گھر سے ہی نکل آیا تھا۔گاڑی ڈرائیو کرتے اس کی آنکھوں کے سامنے سالوں پہلے کے منظر لہرائے تھے۔جب وہ اور فہیم بھائی بابا کے قتل کا سراغ لگانے کے لیے پولیس اسٹیشن کے چکر لگا لگا کر تھک چکے تھے۔لیکن ہر بار کوئی نا کوئی بہانہ،کوئی رکاوٹ ایسی آجاتی کہ بات آگے بڑھ نا پاتی۔انہیں جاوید نیازی پر شک نہیں یقین تھا۔لیکن پولیس ثبوت کے بغیر کوئی کاروائی شروع نہیں کر رہی تھی۔معاملہ مشکل کا شکار تھا۔

ان کی کسی سے کوئی ذاتی دشمنی نا تھی۔پولیس اس معاملے کو دہشت گردی کے خاطے میں ڈال کر رفع دفع کرنے کا کہہ رہی تھی۔کیونکہ معاملے کی تحقیق بھی کی جائے تو کس کے خلاف کی جائے۔کوئی سراغ نہیں تھا۔یا وہ دیکھنا نہیں چاہتے تھے۔فرہاد نہیں چاہتا تھا کہ اس کے بابا کی موت صرف ایک خبر بن کر رہ جائے۔ایسی خبر جو روز نیوز چینلز پر آتیں ہیں۔

"نامعلوم افراد کا ایک گاڑی پر حملہ۔۔۔گاڑی کو روک کر اندر بیٹھے افراد پر اندھا دھند گولیاں چلائیں گئیں۔۔ڈرائیور سمیت ایک آدمی موقع پر جاں بحق۔۔۔حملہ آور کاروائی کے بعد بھاگ نکلے اور کوئی سراغ نا مل سکا۔۔۔چھان بین جاری ہے۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ایسی چھان بین جس کا بعد میں کوئی سراغ نہیں ملتا۔وہ یہ ہونے نہیں دینا چاہتا تھا۔اس وقت سلیم نیازی تک پہنچنے کے لیے بھی انھیں بہت تگ ودو کرنی پڑی تھی۔جو پولیس کی ٹوٹی پھوٹی کاروائی سے زیادہ فرہاد اور فہیم کی محنت اور کوششوں سے ہو پایا تھا کہ وہ اس معاملے میں سلیم نیازی کا سراغ پا چکے تھے۔اس سب کے پیچھے اس کا ہی ہاتھ تھا۔یہ جان کر فرہاد اور فہیم دونوں کا شک یقین میں بدلا تھا۔فارہ کے لیے اس حد تک پہنچ گئے تھے وہ لوگ۔۔۔ان کی تو ان کے ساتھ کوئی ذاتی دشمنی نا تھی۔لیکن فہیم اور فرہاد نہیں جانتے تھے کہ سلیم نیازی جیسے غلیظ لوگوں کے لیے یہ سب تو عام سی باتیں ہیں۔گھر اجاڑ دینا، قتل کروادینا،یہ سب تو ان کے لیے کسی مشغلے جیسا تھا۔

معاملہ کو آگے بڑھانے کے لیے سلیم نیازی کے خلاف کاروائی شروع کروانی پڑی۔جو پہلے سے بھی زیادہ پیچیدہ ثابت ہوا۔لیکن فہیم اور فرہاد نے ہار نا مانی۔وہ لوگ پیچھے ہٹنے والے نہیں تھے۔اگر فہیم پر جان لیوا حملہ نا ہوا ہوتا۔فہیم بھائی کو جیسے دوسری زندگی ملی ہو۔یہ ان سب کے لیے دھچکہ تھا۔فرہاد بھی بے بس ہوا تھا۔لیکن باپ کی ایسی موت پر صبر بھی نہیں آرہا تھا۔اماں نے ان دونوں کو اس کیس سے پیچھے ہٹنے پر مجبور کیا۔اور وہ لوگ ہو بھی گئے۔زندگی بے مقصد سی ہو گئی تھی جیسے۔

یہ وہ وقت تھا جب فرہاد سخت ڈپریشن کا شکار ہوا تھا۔اتنی محنت اور کوششوں کا یہ نتیجہ نکلا تھا۔کہ وہ لوگ ہار مان کے بیٹھ جائیں۔فہیم بھائی کو باہر بھیج دیا گیا۔باہر ندا بھابھی کی فیملی تھی۔جس وجہ سے انھیں کافی ہیلپ ملی۔لیکن فرہاد یوں نارمل نہیں ہو سکا تھا۔وہ اس سب کو اتنی آسانی سے قبول نہیں کر پایا۔بابا کا معاملہ وہ ایسے نہیں چھوڑ سکتا تھا۔۔۔

یہ وہی دن تھے جب اس کی طرف سے پریشان ہو کر اس کی اور ایشال کی شادی کی بات اٹھی۔

جانے کیا وجہ تھی کہ فرہاد خود کو اس چیز کے لیے تیار نا کر پایا۔ جب کہ اب تو کوئی رکاوٹ بھی نہیں تھی۔ لیکن لا شعور میں فارہ کا خیال ہمہ وقت ساتھ تھا۔ ایک وجہ یہ بھی تھی کہ اسے لگا وہ ایشال کو خوش نہیں رکھ سکے گا۔ بابا بھی ناراض گئے تھے اس سے تو زندگی کی سب خوشیاں اس پر حرام ہو گئیں تھیں جیسے۔ بہت کوشش کے بعد بھی وہ خود کو اس کے لیے تیار نا کر پایا۔ زندگی سے وہ یہ نہیں چاہتا تھا اب۔۔۔ اور کیا چاہتا تھا وہ اس کا جواب اسے کچھ عرصے بعد مل گیا تھا۔ وہ سلیم نیازی کو اس کے انجام تک پہنچانا چاہتا تھا۔ اس کے بغیر اب وہ سکون سے نہیں بیٹھنا چاہتا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ اس میں بہت وقت لگے گا۔ وہ انتظار کر لے گا لیکن انتظار کا انعام اپنی مرضی کا چاہتا تھا۔ جو تھا سلیم نیازی کی تباہی۔ جہاں گزرتا وقت فرہاد کے پچھتاوے کو بڑھا رہا تھا۔ وہیں بابا کے قتل کا بدلہ لینے کی خواہش اور کوشش بھی زور پکڑتی گئی۔ اس سلسلے میں کوششوں کو دوبارہ شروع کیا تو دل کو ایک سکون سا بھی ہوا۔

بابا کے بزنس کو بھی سنبھالنا تھا۔ اور اس معاملے کو بھی۔ اس بار فرہاد نے اپنا لائحہ عمل بدلا تھا۔ عدالت سے انصاف کی کوئی امید نا تھی۔ اب جو کرنا تھا خود کرنا تھا۔ اور سوچ سمجھ کر کرنا تھا۔ کچھ زندگی میں دوست ایسے ملے کہ کچھ چیزیں آسان ہونے لگیں۔ لیکن کچھ معاملات جوں کے توں مشکلات کا شکار رہے بہت بار انھیں منزل کے قریب پہنچ کر شکست کا سامنا ہوا۔ لیکن گزرتے وقت سے وہ اپنی منزل کے قریب ہی پہنچ ہی گیا تھا۔

سلیم نیازی جیسے انسان کے لیے اگر گناہ کر کے بچنے کے بہت سے راستے تھے تو یہی راستے اسی کے دشمنوں سے بھی بھرے پڑے تھے۔ آج کل کے دور میں میڈیا نے بہت ترقی کی تھی۔ وہ راتوں رات ایک عام آدمی کو سٹار

بھی بنا دیتی تو ایک کامیاب انسان کی کامیابی کو منٹوں میں ناکامی میں تبدیل بھی کیا جا سکتا تھا۔اور اب وہ سلیم نیازی کو بیچ کر جانے نہیں دینے والا تھا۔وہ شاید ندیم ملک کو بھول چکا ہو۔لیکن نہیں جانتا تھا جس کے ساتھ زیادتی ہوئی ہو وہ کبھی نہیں بھولتے۔فرہاد اس بار اپنی فتح پر بہت پر یقین تھا۔سب معاملات ٹھیک اور حسب توقع چل رہے تھا۔

لیکن دل کا معاملہ سنگینی کا شکار ہو چکا تھا۔وہاں گھر میں وہ فارہ کے لیے جنگ کر رہا تھا۔اور فارہ۔۔۔

فرہاد نے گاڑی سڑک کے کنارے روک دی۔فارہ کے الفاظ نے تکلیف ہی اتنی دی تھی کہ وہ بے اختیار وہ سب باتیں کر گیا۔جو شاید کبھی نا کرتا۔۔۔اور وہ باتیں کر کے بھی اسے افسوس ہی ہو رہا تھا۔ان باتوں سے فارہ کے دل میں تو اور باتیں گرھ گئی ہوں گی۔وہ پہلے ہی اس سے بدگمان تھی اب اور ہو جائے گی۔۔۔

****

فرہاد کی باتیں اس کا لہجہ فارہ کے کانوں میں ساری رات گونجتا رہا۔وہ ساری رات کمرے میں نہیں آیا۔جانے کس وقت جا کر اس کی آنکھ لگی۔خواب بھی عجیب و غریب آیا۔جس وقت اٹھی سر اذیت بھری سوچوں کے زیر اثر بھاری ہو رہا تھا۔

دن نکل آیا تھا۔فرہاد تو نہیں آیا فضل ناشتے کا پیغام لیے آ گیا۔

"فرہاد کہاں ہے۔۔"فارہ کے لبوں سے بے اختیار سوال نکلا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"سر تو صبح کے ہی جا چکے ہیں۔۔"فضل کہہ کر واپس مڑ گیا۔فارہ بے دلی سے واش روم کی جانب گئی۔فریش ہو کر واپس کر نیچے گئی۔ہر جانب خاموشی تھی۔وہ ڈائننگ ٹیبل پر آ کر بیٹھی فضل ناشتہ رکھنے لگا۔ناشتہ کیا کرنا تھا وہ ویسے ہی بیٹھی رہی کسی چیز کو دل نہیں کر رہا تھا۔فرہاد کی باتیں تلخ تھیں۔لیکن سہی تھیں اس کے دل کو لگیں تھیں لیکن وہ اپنے دل میں اتنا کچھ رکھے تھا۔پھر کیسے کہہ رہا تھا کہ محبت ہے۔کیا اتنا کچھ ہونے کے بعد بھی محبت ہو جاتی ہے۔دل مان جاتا ہے محبت کرنے کو۔۔۔میرے دل میں جو اس کے لیے ہے میں اس کو بتانے سے ڈرتی ہوں۔ڈرتی ہوں کہ کہیں وہ میری محبت کو بھانپ نا لے مجھے میری انا روک دیتی ہے بے بس کر دیتی ہے۔لیکن وہ تو اپنی انا کو مار چکا ہو جیسے۔یہ محبت کی کون سی شکل تھی۔سب کچھ نظر انداز کیے محبت ہو گئی اور وہ نبھا بھی رہا تھا۔اور فارہ کو آگے بڑھنے میں ایک چیز روکے ہوئے تھی اس کی انا۔۔۔کیسے معاف کر دے اسے۔۔۔۔اتنی آسانی سے یہ سوچ ہی تو اسے روک رہی تھی نا۔۔۔اسی قسم کی سوچوں نے تو اسے پاگل کیا ہوا تھا۔

اور فرہاد کے پاس تو ہزاروں وجوہات تھیں اس سے جان چھڑانے کی۔لیکن وہ تو نہیں کر رہا تھا ایسا۔۔۔وہ بات فارہ کے منہ سے اس سچویشن کے حساب سے نکلی تھی۔ورنہ جان تو وہ بھی چکی تھی کہ وہ محبت ہی کر رہا ہے۔اس کا لمس،اس کا انداز،اس کی محبت کا گواہ تھا۔ایک عورت محبت کے لمس کو اور ہوس بھرے بڑھتے ہاتھ کو پہچان لیتی ہے۔اللہ نے عورت کو یہ خاص خصوصیت دی ہے کہ وہ دیکھنے والے کی نظر بھانپ لیتی ہے۔تو وہ کیسے نا جان پاتی۔فارہ ناشتہ کیے بغیر اٹھی اور کچن میں گئی۔

"کیا فرہاد کچھ بتا کر گیا ہے۔۔۔"کام کرتا فضل اس کی بات پر اس کی طرف پلٹا۔

"نہیں۔۔۔بس یہ کہا جب آپ ناشتہ کر لیں تو ڈرائیور آپ کو گھر چھوڑ آئے۔۔۔"اس کی بات سن کر فارہ خاموشی کچن سے باہر نکل گئی۔

****

فرہاد نے کبھی نہیں سوچا تھا۔ کہ اس کی محبت کو اس انداز میں بھی تولا جائے گا۔اس نے سوچا یہ شاید اس کو سزا ہی مل رہی ہے۔اپنی بیوی کو دنیا کے رحم و کرم پر چھوڑ دینے کی سزا۔اسے بے آسرا گھر سے نکال دینے کی سزا۔اللہ نے اس کے دل میں اسی کے لیے اتنی محبت پیدا کر دی کہ اب وہ اسے ہی یقین دلانے میں ناکام ہوا جا رہا ہے۔۔۔بلکہ ایک طرح سے تو ناکام ہی تھا۔

"شاید یہ ایشال کا دل توڑنے کی سزا ہے۔۔۔"دماغ میں یہ سوچ بھی لہرائی۔

خود کو کتنا سمجھایا کتنا باور کروایا۔ کہ وہ فارہ کے معاملے کو آرام سے نرمی سے حل کرے گا اپنی محبت کا یقین دلائے گا۔وہ آسانی سے یقین نہیں کرے گی جانتا تھا۔لیکن وہ اس کی محبت کے لیے یہ الفاظ استعمال کرے گی نہیں سوچا تھا وہ اپنے جذبوں کی ناقدری برداشت نہیں کر پایا۔اسے لگا فارہ نے اسے گالی دی ہو۔

"شاید میری محبت میں وہ آنچ اور تپش نہیں ہے جو فارہ کا دل پگلا دیتی۔۔۔"

رات بھر کے رتجگے اور سارا دن وہ باہر نکال کر آیا کہ فارہ جا چکی ہو گی۔ گاڑی کا ہارن دیا۔چوکیدار نے دروازہ کھولا۔ گاڑی پورچ میں آکر رکی۔دوسری گاڑی کھڑی تھی۔جو یقینا فارہ کو چھوڑ آئی ہو گی۔ فرہاد نے گہری سانس لے کر سیٹ بیلٹ کھولی اور باہر نکلا۔اندر گیا تو فضل نے اس سے کھانے کا پوچھا بھوک تو محسوس ہو رہی تھی اس نے اسے کہا کچھ دیر بعد کھانا لگائے تب تک وہ فریش ہو کر آجائے گا۔وہ کہہ کر اوپر اپنے کمرے میں

جانے کو بڑھا۔ کہ اسے ٹی وی کی آواز آئی۔ گھر میں تو کوئی تھا نہیں پھر ٹی وی کس نے لگایا۔ اسے تشویش ہوئی وہ لاؤنج میں گیا۔ تو فارہ ٹی وی لگائے بیٹھے تھی۔ فرہاد اسے دیکھ کر حیران ہوا۔

"تم۔۔۔" اس کے ماتھے پر بل پڑے تھے۔ وہ گئی کیوں نہیں تھی۔ فارہ جو ٹی وی لگائے جانے کہاں گم تھی اس کی آمد پر تو نہیں اس کی آواز پر چونکی۔

"تم گئیں نہیں۔۔۔" فرہاد کا لہجہ سرد ہوا تھا۔۔

"جانا اتنا آسان ہے۔۔۔ دو دن بعد تم کہہ رہے ہو چلی جاؤ۔۔" اس کی بات پر فرہاد نے لب بھینچے تھے۔

"تو اب کیا چاہتی ہو تم۔۔۔"

"میرے چاہنے سے کیا ہوا ہے اب تک۔۔۔" فارہ کے لہجے میں آزردگی تھی۔ اس کی بات پر وہ کچھ کہے بنا مڑا شاید جانے کے لیے۔۔۔

"تم نے مجھے یہاں زبردستی رکھا تھا اب تم ہی چھوڑ کر بھی آؤ۔۔۔ ان سوالات کے جواب بھی تم ہی دو جو تمہاری وجہ سے میرے کردار پر اٹھیں گے۔۔۔" فارہ کی بات پر فرہاد کے قدم تھمے تھے۔

"چلو۔۔۔" وہ مڑے بنا بولا تھا۔ فارہ کو اس سے اس جواب کی امید نا تھی۔ اس نے تو اپنی طرف سے فرہاد کو اس بات کا احساس دلانے کے لیے بات کی تھی کہ دو دن بعد گھر جانے پر اس پر جانے کیا کیا الزام عائد کیے جا چکے ہوں۔ جو شاید وہ بھولے بیٹھا تھا اسی لیے تو اتنی آسانی سے اسے جانے کا حکم دیا تھا۔ وہ مرے قدموں سے باہر گئی تھی۔ فرہاد گاڑی میں بیٹھ کر گاڑی سٹارٹ کر چکا تھا۔ فارہ گاڑی کا دروازہ کھول کر بیٹھ گئی تو فرہاد نے گاڑی باہر

نکالی۔ گاڑی تیزی سے سڑکوں پر بھاگ رہی تھی۔ فارہ کو وہ وقت یاد آیا جب فرہاد اسے یہاں لے کر آیا تھا۔ وہ فرہاد کی طرف دیکھنا چاہتی تھی۔ لیکن چاہ کر بھی نظر ڈالنے کی ہمت نا تھی۔ یہ وہ فرہاد تو لگ ہی نہیں رہا تھا جسے اس کا خیال تھا جس کی آنکھیں میں اسے دیکھتے ہی چمک آتی تھی۔ لیکن فارہ نے خود ہی ان آنکھوں کی چمک ماند کی تھی تو اب کیوں دکھ ہو رہا تھا اسے۔۔۔ دیکھا جائے تو ایک طرح سے وہ یہ ہی تو چاہتی تھی۔ تو اب کیوں دل ڈوب رہا تھا۔ یہ سفر اتنا برا کیوں لگ رہا تھا۔۔۔

فارہ نے خشک ہوتے لبوں پر زبان پھیری اور بہت ہمت کر کے گردن گھما کر اسے دیکھا۔ سپاٹ چہرہ لیے وہ یوں سامنے دیکھ رہا تھا جیسے بلکل اکیلا بیٹھا ہو۔ فارہ نے خاموشی سے چہرہ واپس گھما لیا۔ اور سامنے دیکھنے لگی۔ گھر آ گیا تھا۔ آگے کیا ہو گا سوچ کر ہی اس اندر عجیب سی بے چینی مچی۔ فرہاد گاڑی روک چکا تھا۔ فارہ نیچے اترنے لگی۔ دروازے کے قریب آ کر اس نے بیل پر ہاتھ رکھا۔ جانے آگے کیا ہونے والا تھا۔ آنٹی اور سوہا کس طرح ری ایکٹ کریں گے۔ فارہ کو خوف محسوس ہوا۔ وہ آئی ہی کیوں واپس۔۔۔ لیکن آنا تو تھا۔۔۔ فرہاد گاڑی میں ہی بیٹھا تھا۔ اس نے پھر بیل بجائی۔

"آ رہے ہیں۔۔" اندر سے سوہا کی آواز آئی اور دروازہ کھل گیا۔

"فارہ تم۔۔۔" سوہا کے تاثرات اس کی سوچ سے بلکل الگ تھے۔

"کیسی ہو۔۔۔" وہ گیٹ سے باہر آ گئی اور اس کے گلے لگتے بولی۔ فارہ کو ایسے استقبال کی بلکل امید نا تھی۔ وہ حیران سی وہیں کھڑی تھی۔ جب سوہا نے اس کے پیچھے گاڑی میں بیٹھے فرہاد کو دیکھا۔ اور اگلا لمحہ اس کے لیے مزید حیران کن تھا۔

"فرہاد بھائی۔۔۔ آپ کیا اسے چھوڑ کر جانے والے تھے۔۔۔"وہ خفا انداز میں کہتے فرہاد کی طرف گئی۔

"مجھے کچھ کام ہے۔۔۔ پھر کبھی سہی۔۔۔"ساکت کھڑی فارہ کے کانوں میں فرہاد کا یہ جملہ پڑا تھا۔وہ بے یقینی کی کیفیت میں پلٹی تھی۔

"امی کو معلوم ہو گا تو بہت ناراض ہوں گی۔۔۔ کہ آپ کو باہر سے ہی الوادع کر دیا۔۔۔"سوہا اسے ایسے جانے نہیں دینا چاہ رہی تھی۔

"ابھی وقت نہیں ہے میں پھر آؤں گا۔۔۔"فرہاد نے مسکرا کر کہا اور گاڑی موڑنے لگا۔اس نے فارہ کے حیرت بھرے چہرے پر غلطی سے نگاہ نا کی۔ جبکہ فارہ حیران کھڑی اسے دیکھ رہی تھی۔ گاڑی موڑ کر وہ تیزی سے گاڑی بھگا لے گیا۔ سوہا بھی اس کی جانب متوجہ ہوئی۔

"کیا ہوا۔۔۔"اسے وہیں ساکت کھڑے پا کر سوہا نے اسے ہلایا تو وہ چونکی۔

"اندر چلیں۔۔"اسے اپنی جانب دیکھتے سوہا نے کہا تو فارہ نے گھر کے اندر قدم رکھا۔

"امی بھابھی کے ساتھ بازار گئیں ہیں۔۔۔"سوہا اندر آتے ہوئے بولی۔اس کا انداز پہلے والا دوستانہ تھا۔فارہ کو تو خاموشی لگ چکی تھی۔جو سوچا تھا اس کے بلکل برعکس ہوا تھا۔لیکن یہ سب ہوا کیسے تھا۔اس کا دماغ تو کچھ سوچنے کے قابل ہی نہیں رہا تھا۔

"کیا ہوا۔۔۔"وہ اس کی جانب پانی کا گلاس بڑھاتے ہوئے پوچھنے لگی۔فارہ کے چہرے پر نا قابل فہم قسم کے تاثرات چھپے ہوئے نا تھے۔

"کچھ نہیں۔۔۔"فارہ نے آہستگی سے کہتے ہوئے اس سے پانی کا گلاس پکڑا اور ایک سانس میں پی گئی۔

"کھانا لگاؤں۔۔۔میں بھی کھانے والی تھی۔۔۔امی اور بھابھی کو تو وقت لگنا ہے۔۔۔وہاں سے طیب بھائی کے گھر جانا تھا۔۔۔"وہ بولتی ہوئی کچن میں گئی تھی۔فارہ کی تو سمجھ میں کچھ نا آیا۔یہ ہو کیا رہا تھا۔سوہا کا رویہ اس کے ساتھ نارمل کیسے ہو گیا تھا۔

"ابھی گرم ہی کیا تھا۔۔۔تم بہت وقت پر آئیں۔۔۔"وہ کھانا ٹیبل پر لگا رہی تھی۔

"لو نا۔۔۔"وہ خود کرسی پر بیٹھی تو اسے یونہی بیٹھے دیکھ کر بولی۔پھر خود ہی پلیٹ میں سالن اور روٹی نکال کر اس کے آگے رکھی۔فارہ کا دل اس وقت بلکل کھانے کو نہیں کر رہا تھا لیکن اس نے نوالا توڑ لیا۔سوہا بھی خاموشی سے کھانا کھانے لگی۔بیچ میں کوئی ہلکی پھلکی بات کر لیتی۔

کھانا کھانے کے بعد وہ چائے بنا لائی۔

"مجھے پتہ ہے تمہیں شاید میرا رویہ پریشان کر رہا ہے۔۔۔"سوہا نے خود ہی بات شروع کی۔فارہ خاموشی سے اسے دیکھنے لگی۔

"دراصل باتیں ہی کچھ اس طرح ہوئیں کہ۔۔۔یقین کرنا پڑا۔۔۔میں اس کے کیے معذرت خواہ ہوں۔۔۔"سوہا کا لہجہ شرمندگی سے بھرا تھا۔

"اور پھر سب ٹھیک کیسے ہوا۔۔۔"فارہ نے اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا بلکہ ذہن میں کلبلاتا سوال پوچھا۔

"فرہاد بھائی نے آکر سب سچ بتایا۔۔۔"

"اور تم لوگوں نے اس پر یقین کر لیا لیکن مجھ پر نہیں کیا جو اتنے سالوں سے ساتھ تھی۔۔۔ کیا بات ہے۔۔۔۔"ناچاہتے ہوئے بھی فارہ کا لہجہ طنزیہ ہوا۔

"تمہیں بتایا تھا نا میں نے کہ بھائی آرہے ہیں فیملی کے ساتھ۔۔ اب مجھے نہیں پتا کیسے لیکن بھائی فرہاد بھائی کو جانتے ہیں۔۔۔ اور اس بارے میں خود انھوں نے امی سے بات کی۔۔۔ تمہارے نکاح کے بارے میں بھی سب بتایا۔۔"سوہا کی اگلی بات فارہ کے لیے حیران کن تھی۔

"دانیال بھائی۔۔۔"اس نے سوہا کے بھائی کا نام لیا۔

"ہاں۔۔۔ جس دن فرہاد بھائی آئے اسی دن خالہ جان کے سسر کی طبعیت بگڑی۔۔۔ احد (سوہا کی خالہ کا بیٹا جس سے اس کا نکاح ہوا ہے) اور بھائی پھر اگلے دن پاکستان آ گئے۔۔۔ بھائی تو ویسے بھی آنے والے تھے۔۔۔ احد کو دادا کی وجہ سے ایمرجنسی آنا پڑا۔۔۔ اور پھر۔۔"

"پھر۔۔؟؟"فارہ نے اس کی بات ادھوری چھوڑنے پر اسے گھورا۔

"پھر یہ کہ شادی ہے میری۔۔۔ نکاح تو ہو چکا ہے۔۔۔"سوہا نے بمشکل خود کو نارمل رکھا۔ لیکن پھر بھی لبوں سے ہنسی چھوٹے جا رہی تھی۔ اس کی بات پر فارہ کی آنکھیں پوری کھلیں۔۔

"کب۔۔"

"پندرہ دن بعد۔۔۔ جس میں سے ایک دن تو نکل گیا۔۔۔ کل ہی ڈیسائیڈ ہوا ہے۔۔۔ دراصل دادا کی خواہش ہے کہ پوتے کی شادی ان کی زندگی میں انجام پائے تو۔۔۔"فارہ کو ایک ساتھ اتنی خبریں ملیں گی اندازہ نا تھا۔

"تم ناراض نہیں ہونا۔۔۔" آخر میں سوہا نے فارہ کی جانب امید سے دیکھا۔

"نہیں۔۔" فارہ نے گہری سانس بھر کر کہا۔اس کے لیے تو اتنا ہی کافی تھا کہ اس کے کردار پر لگا داغ دھل گیا تھا۔

"فرہاد بھائی نے بھی کہا تھا جب میں نے ان سے کہا کہ فارہ بہت دکھی ہے وہ مجھے معاف نہیں کرے گی تو کہتے کہ نہیں وہ نرم دل کی ہے معاف کر دیتی ہے۔۔۔" سوہا کی بات نے فارہ کو ساکت کیا تھا۔فارہ نے فرہاد کے معاملے میں ہی سخت دلی سے کام لے لیا تھا۔وہ ناراض ہو چکا تھا۔اور لگتا تھا کہ بہت زیادہ خفا ہوا ہے۔

"امی اور بھابھی بازار گئیں ہیں شاپنگ کے سلسلے میں۔۔۔خالہ نے جہیز لینے سے بلکل انکار کر دیا ہے۔۔۔" سوہا اسے باتیں بتا رہی تھی۔اس کی باتیں سنتی فارہ کبھی اپنی سوچوں میں گم جاتی کبھی اس کی بات کا جواب دے دیتی۔۔

کچھ دیر بعد آنٹی اور بھابھی آ گئیں۔دونوں بہت محبت سے ملیں۔دانیال بھائی بھی آ چکے تھے۔فارہ سے اچھے اخلاق سے پیش آئے تھے۔رات کا کھانا بھی نیچے ہی کھایا۔فارہ کا دل تو نہیں تھا لیکن ان سب کی محبت بھرے رویے کے آگے انکار کرنا اچھا نا لگا۔رات کافی ہو چکی تھی۔فارہ نے کھانے کے کچھ دیر بعد اوپر آنے کا کہا تو اس پر بھی ان سب نے اسے سوہا کے ساتھ روم شئیر کرنے کا کہا۔ان سب کے رویے میں واضح تبدیلی تھی۔فارہ نے انھیں اپنے کپڑے چینج کرنے کا بہانہ بنا کر ٹالا۔اور کمرے میں آ گئی۔

"یہ سب فرہاد کی وجہ سے ہے۔۔۔تمہاری حیثیت ان سب کی نظروں میں بدل چکی ہے۔۔۔یہ عزت، محبت اسی کی مرہون منت ہے۔۔۔" یہ فارہ کے اندر کی آواز تھی۔جو جانے کیا باور کروانے جا رہی تھی۔اپنے کمرے

میں وہ ایک ایک چیز دیکھتی جا رہی تھی۔اور دل اتھا گہرائیوں مین ڈوبتا چلا جا رہا تھا۔فرہاد نے ہر چیز کا خیال رکھا تھا۔

اس کی عزت کا۔۔۔

اس کی حفاظت کا۔۔۔

اس کی عزت پر ذرا آنچ نہیں آنے دی تھی فرہاد نے۔۔۔

فارہ گرنے والے انداز میں صوفے پر بیٹھی تھی۔اسے لگا قسمت اس پر مہربان ہوئی تھی۔لیکن اپنی نادانی اور غصے کی وجہ سے اس نے خود قسمت کی مہربانی کو بدقسمتی سے بدل دیا تھا۔۔

****

ایشال کو لڑکے والے دیکھنے آئے۔معاملہ بہت اچھے سے انجام پایا۔فہیم بھائی بیوی بچوں اور اماں سمیت وہاں جا چکے تھے۔لڑکے کی والد،والدہ،اور بھائی بھابھی دیکھنے آئے تھے۔ساتھ طارق صاحب کے وہ دوست جس کے توسط سے یہ سلسلہ شروع ہوا تھا۔ایشال کچھ اداس اور مغموم سی تھی۔لیکن موقع ایسا تھا کہ سب نے اس کی حالت کو شرم اور جھجھک سے معمور کیا۔لڑکے کے گھر والوں کے تاثرات میں پسندیدگی جھلک رہی تھی۔طارق صاحب نے اللہ کا شکر ادا کیا اور سکون کا سانس بھرا۔

"بہت شکریہ آپا۔۔۔آپ کے آنے سے بہت تسلی ہوئی۔۔۔"مہمانوں کے جانے کے بعد طارق صاحب فرحت بیگم سے بولے۔

"کیسی باتیں کرتے ہوں۔۔۔ایشال بیٹی ہے میری۔۔۔"فرحت بیگم نے انھیں مصنوعی خفگی سے دیکھا۔ان کے لہجے میں سچائی تھی۔شاید یہ انھیں بھی سمجھ آگیا تھا کہ جوڑے آسمانوں پر بنتے ہیں۔اور ایشال اور فرہاد کا جوڑ تھا ہی نہیں۔۔۔

"ایشال۔۔۔"سب کے جانے کے بعد ایشال خاموشی سے اپنے کمرے میں آگئی تھی۔فہیم بھائی اس کی خاموشی سمجھ رہے تھے۔وہ جو کھڑکی سے باہر نظریں جمائے جانے کہاں گم کھڑی تھی ان کے پکارنے پر چونکی۔

"جی۔۔"وہ سنبھل کر فہیم بھائی کو دیکھ کر بولی۔

"کیا ہوا اتنی خاموش کیوں ہو۔۔۔"

"بس ویسے ہی دل اداس ہو رہا تھا۔۔"

"ہوں۔۔۔کہیں پچھتاتو نہیں رہی اپنے فیصلے پر۔۔۔"انھوں نے اپنے خدشے کا بلا جھجک اظہار کر دیا۔

"نہیں۔۔۔بلکل بھی نہیں۔۔۔لیکن کچھ وقت تو لگتا ہے نا۔۔۔"ایشال کا لہجہ جو شروع میں حتمی تھا۔آخر میں کچھ افسردہ ہو گیا۔

"بلکل لیکن یہ وقت صرف کچھ وقت ہی رہے تو اچھا رہتا ہے۔۔۔"فہیم بھائی نے ذو معنی انداز میں اسے باور کروانا چاہا۔۔۔ان کی بات پر ایشال مسکرا کر رہ گئی۔اس کے مسکرانے پر انھیں تسلی ہوئی تو وہ اس کا سر تھپتھپاتے باہر نکل آئے۔۔۔سیدھا لان میں پہنچے اور فرہاد کو فون گھمایا۔

www.kitabnagri.com

"لو بھئی فرہاد صاحب۔۔۔یہ کام تو کر دیا ہم نے تمہارا۔۔۔اماں کا موڈ بھی بدل رہا ہے۔۔۔اب تم پر صرف اپنی بیوی کو منانا رہ گیا ہے۔۔۔بات کہاں تک پہنچی۔۔۔"اس کے سلام کا جواب دیتے ہی وہ شروع ہوئے۔دراصل وہ خود بہت ایکسائیٹڈ ہو رہے تھے معاملہ اس طرح سلجھ جائے۔۔۔اتنی جلدی امید نہیں تھی۔لیکن کیا پتا تھا جن دونوں کے لیے یہ سب ہو رہا تھا وہ خود ہی اپنا معاملہ بگاڑ چکے تھے۔

"اچھا۔۔۔"فرہاد کے یک لفظی جواب پر انھیں حیرت ہوئی۔

"کیا مطلب اچھا۔۔۔بات سنی ہے پوری۔۔کیا آواز آ رہی ہے۔۔۔"انھیں لگا شاید کنیکشن میں کچھ مسئلہ ہو گیا ہو۔جس وجہ سے اسے آواز نہیں گئی۔کیونکہ جو فرہاد اتنے جوش میں یہاں سے گیا تھا وہ ان کی بات کا یہ جواب تو نہیں دے سکتا تھا۔

"جی آ رہی ہے۔۔۔"وہ دھیمے انداز میں بولا۔

"کیا ہوا۔۔۔سب خیریت ہے۔۔۔"فہیم بھائی کو اس کا لہجہ چونکا گیا۔

"جی خیریت ہے سب۔۔۔"

"مجھے تو کچھ اور لگ رہا ہے۔۔۔یہ نا ہو لڑکے میں یہاں سب کے دل و دماغ بدل رہا ہوں اور تم دونوں اپنا کچھ اور ہی شروع کیے بیٹھے ہو۔۔۔"فہیم بھائی نے ہلکے پھلکے انداز میں کہا۔

"کچھ نہیں بس۔۔۔وہ اپنی ضد پر قائم ہے۔۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"تو کوئی بات نہیں آرام سے مناؤ۔۔۔بلکہ پہلے ولیمے کا کر لیتے ہیں یہ کام تو بعد میں بھی ہوتا رہے گا۔۔۔"فہیم بھائی نے اسے سمجھایا۔

"وہ جا چکی ہے۔۔۔"

"کیا مطلب کہاں چلی گئی۔۔۔"

"وہیں جہاں تھی۔۔۔"

"لیکن کیوں۔۔۔تم نے تو بتایا تھا کہ اب یہاں ہی رہے گی۔۔۔یہی بات ہوئی تھی نا ہماری۔۔"

"جی۔۔۔اس نے کہا اس نہیں رہنا۔۔۔میں اسے چھوڑ آیا۔۔۔"

"واہ واہ۔۔۔کمال یعنی خود ہی چھوڑ آئے۔۔۔ایسے ہی کرنا تھا تو لے کر ہی کیوں آئے تھے۔۔۔"

"میں نے نہیں کہا کچھ اس کا دماغ خراب ہے اسے کچھ نظر ہی نہیں آتا۔۔۔"فرہاد کو سہی معنوں میں غصہ تھا۔

"چلو جی۔۔۔یہاں میں اماں کے ساتھ دن رات۔۔۔سن رہے ہو دان رات دماغ کھپا رہ ہوں۔۔۔انھیں جانے کس کس طریقے سے اموشنل بلیک میل کر رہا ہوں۔۔۔کہ وہ سمجھ جائے اور وہ سمجھ بھی رہیں ہیں۔۔۔لیکن یہاں تو اور ہی سیاپا شروع ہو چکا ہے۔۔۔"فہیم بھائی حقیقتاً چڑے تھے۔

"جاؤ اور اسے لے کر آؤ۔۔۔یہ مسئلے ساتھ رہ کر حل ہوتے ہیں نا کہ دور رہ کر۔۔۔اور وہاں گھر والوں کو کیا بتایا۔۔۔"

"میں نے دانیال بھائی کو فون کر دیا تھا کہ مجھے کچھ کام کے سلسلے میں کراچی جانا ہے۔۔۔تو فارہ ادھر ہی رہے گی۔۔۔"

"شاباش۔۔۔ بھئی واہ۔۔۔مجھے سمجھ نہیں آ رہی کیا کہوں تمہیں۔۔۔میں تو یہاں ولیمے کا دن ڈیسائیڈ کیے بیٹھا تھا اور وہاں تو کچھ اور ہی چل رہا ہے۔۔۔"فہیم بھائی تپے ہوئے انداز مین بولے۔وہ خاموش ہی رہا۔

"جاؤ اور اسے لے کر آؤ۔۔۔"انھوں نے حکمیہ انداز میں کہا۔۔

"میں نہیں جانے والا اب۔۔۔اسے آنا ہو گا خود آئی گی۔۔۔لیکن میں نہیں جاؤں گا۔۔۔"فرہاد نے ان کی بات کا جواب نروٹھے انداز میں دیا۔

"چلو ٹھیک ہے بھائی۔۔۔جب تم دونوں یہ معاملہ سلجھالو تو ہمیں فون کر کے اطلاع کر دینا۔۔۔"اس کے انداز پر فہیم بھائی نے کہہ کر فون رکھ دیا۔

"ان کا تو دماغ ہی خراب ہے۔۔۔ساتھ ہمیں بھی پاگل بنا رکھا ہے۔۔۔"فہیم بھائی کو سہی معنوں میں اپنی کی گئی محنت پانی میں جاتی نظر آئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

****

"آئے گا تو وہ ہی۔۔۔اسے ہی آنا پڑے گا۔۔۔"یہ جواب فارہ نے اپنے اندر ابھرتی رات بھر کی سوچوں کو دیا تھا۔اگلا دن نکل آیا تھا۔وہ نیچے جا کر گرل کے پاس پہنچی تھی۔جب اسے دانیال بھائی اور آنٹی کی باتوں کی آواز آئی۔

"فرہاد کام کے سلسلے میں کراچی گیا ہے امی۔۔۔اسے وہاں کچھ دن لگے گے۔۔۔اسی لیے فارہ یہاں رہے گی۔۔۔ادھر فہیم بھی اپنی فیملی کے کسی فنکشن پر مصروف ہے۔۔۔اس کے سسرال میں بھی کوئی شادی ہے۔۔۔ورنہ وہ تو خود آپ سے ملنے کا کہہ رہا تھا۔۔۔اور ساتھ اپنی امی کو بھی لانے کا کہہ رہا تھا۔۔۔"دانیال بھائی کی آواز بلکل صاف تھی اور آسانی سے فارہ تک پہنچ رہی تھی۔

"ہاں ہاں ضرور میں تو کہہ رہی تھی سوہا کی شادی میں انوائیٹ کرنا ہے ان کو۔۔۔دیکھو بھلا کیسے رشتہ نکل آیا۔۔۔اتنے برسوں سے تم لوگ دوست ہو۔۔۔فارہ ہمارے پاس رہی لیکن کیسا اتفاق ہے کبھی آپس میں ملنا نا ہوا۔۔۔"

"بس اماں جب قسمت میں لکھا ہو تب ہی ہوتا ہے۔۔۔"وہ لوگ اور باتوں کی طرف چلے گئے تو فارہ بھی گرل کھولتی پردہ پیچھے کرتی اندر گئی۔وہ دونوں اسے دیکھ کر خوش اخلاقی سے مسکرائے۔حال احوال پوچھنے کے بعد وہ اندر سوہا پاس چلی گئی۔شادی میں دن کم تھے اور تیاری ابھی کچھ بھی نہیں تھی۔سہی معنوں میں ان سب کی دوڑ لگی ہوئی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

پھر ہوا یہ کہ دن پر دن گزرنے لگے سوہا کی شادی کا وقت قریب آرہا تھا مہمانوں کی آمد شروع ہو چکی تھی عادل بھی شادی میں بڑھ کر دانیال بھائی کا خوب ہاتھ بٹا رہا تھا ساتھ ساتھ ماحول کو بھی خوشگوار بنائے رکھتا۔وہ کبھی کبھی کوئی ایسی بے ساختہ بات کر جاتا کہ فارہ کی بھی ہنسی چھوٹ جاتی۔دیکھنے کو تو سب نارمل تھا لیکن یہ تو فارہ ہی جانتی تھی نارمل نہیں تھا۔اس کے اندر جو کچھ چل رہا تھا یہ تو وہی جانتی تھی۔فرہاد ایک بار بھی نہیں آیا۔اور فارہ کو جو شروع میں تشویش ہو رہی تھی وہ پریشانی میں بدل چکی تھی۔فون بھی نہیں تھا اس کے پاس کیا پتا فون پر ہی

بات ہو جاتی چاہے جھگڑا ہی سہی لیکن ایک رابطہ تو رہتا۔۔۔پھر ذہن میں آیا فرہاد کسی اور کے نمبر پر فون کر لیتا اسے تو اس کا نمبر یاد نہیں تھا۔لیکن یاد ہوتا تو کر لیتی کیا۔۔؟؟؟۔فارہ کو یہ بھی تھا کہ کوئی اس سے فرہاد کے متعلق پوچھے گا لیکن کسی نے بھی نہیں پوچھا۔

گزرتے دن رات میں فرہاد کی اہمیت مزید واضح ہوئی تھی۔رات سوتے آنکھیں بند کرتی تو اسی کی شبیہ بند آنکھوں کے پردوں میں آتی۔آنکھیں کھولتی تو وہ خیال میں ساتھ ساتھ رہتا۔کتنا خاص ہو گیا تھا اسے۔وہ ایک الگ حیثیت پا چکا تھا۔اس کی محبت اور خیال رکھنے کا انداز جیسے اب نظر آیا تھا۔وہ ناراض ہوا تھا تو جیسے سب باتیں پس وپشت چلی گئی تھیں۔جن باتوں پر فارہ کو اعتراض تھے۔وہی باتیں اب غیر اہم لگ رہیں تھیں۔لیکن اب کوئی سد باب ہوتا نظر نہیں آرہا تھا۔ہمیشہ کی طرح وہ ایک سوچ ابھرتی اسے دباتی پھر دوسری سوچ سوچتی۔۔۔کبھی خود پر غصہ آتا اور کبھی فرہاد پر۔۔۔

"جب میں گھر نہیں گئی تو اس کا مطلب تھا مجھے نہیں جانا۔۔۔بجائے کہ میری بات کا جواب دینے کے خود چھوڑنے آگئے جناب۔۔۔حالانکہ یہ سب وہ اس وقت بتا سکتا تھا جو مجھے یہاں آکر پتا چلا۔۔۔"فارہ نے کڑھ کر سوچا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

لیکن یہ اس نے سوچ لیا تھا کہ پیش قدمی تو فرہاد ہی کرے گا۔آئے گا تو وہ ہی۔۔۔اسے اگر واقعی محبت ہوئی تو وہ ضرور آئے گا۔

دوسری جانب فرہاد بھی جل بھن رہا تھا۔یعنی کہ فارہ اپنی ضد پر قائم ہے اور مسلسل قائم تھی۔ایک بار بھی اس کی جانب سے کوئی پیش قدمی نہیں ہوئی وہ ناراض ہوا تھا تو اب فارہ کو ہی اسے منانا چاہیے تھا۔گھر آجاتی اس نے

کون سا کچھ کہہ دینا تھا۔ایک بار آجائے بس وہ بھی سب ناراضگی بھول جائے گا۔لیکن وہ آنے والی ہوتی تو آتی نا۔۔۔ضد میں وہ اس دوہاتھ آگے ہی تھی۔

اور مزے کی بات تو یہ تھی کہ اس صورتحال میں دونوں کو شروع میں جتنا غصہ آیا تھا اس وقت تو لگ رہا تھا شاید یہ رشتہ بچے گا بھی نہیں لیکن ان دنوں میں دونوں میں سے کسی نے بھی اس حوالے سے بلکل نا سوچا تھا۔

یہاں تک کہ سلیم نیازی بھی اپنے انجام تک پہنچ چکا تھا۔سالوں کی جلتی آگ کو سکون ملا تھا۔فرہاد کو اب سکون بھری نیند آنی چاہیے تھی۔لیکن فارہ کی مرہون منت سکون بھری نیند تو دور صرف نیند بھی نہیں آرہی تھی۔

سلیم نیازی سے متعلق خبر نے فارہ کو حیران کیا تھا۔جب سے گھر میں مہمان آئے تھے ہر وقت ایک ہلچل سی مچی رہتی۔حالانکہ ابھی یہ صرف چند مہمان تھے۔فارہ بھی نیچے ہی سوہا کے پاس سو جاتی۔مایوں کی رسم شادی سے پانچ دن پہلے گھر کے افراد کر چکے تھے۔اور یہ مایوں سے دو دن بعد کی بات تھی۔عادل کچھ کام کے بعد فری ہوا تھا تو بچوں سے ریموٹ لے کر انھیں بھگایا جو ہر وقت کارٹون ہی لگائے رہتے تھے۔فارہ بھی ٹی وی لاؤنج میں بیٹھی سوہا کی رشتہ دار خالہ سے بات کر رہی تھی۔جب سلیم نیازی کے نام پر وہ چونکی تھی۔

www.kitabnagri.com

"یہ حال تو ہے ہمارے سیاست دانوں کا۔۔۔"جانے کیا خبر تھی کہ عادل بولا۔فارہ اٹھ کر قریب آئی تھی۔

"آپ کو ایک بار پھر بتاتے چلیں کہ سلیم نیازی جو کچھ عرصہ پہلے ہی ایک نمایاں کامیابی حاصل کر کے سیاست میں اپنے قدم جما رہے تھے۔کچھ دن پہلے ان کے غیر قانونی دھندوں کی ویڈیو وارل ہو چکی تھی۔لیکن اب ایک اور ویڈیو جس میں وہ پولیس کو رشوت دے رہے ہیں منظر عام پر آچکی ہے۔۔۔اور اس کے علاوہ بہت سے معاملات میں ان کا نام ملوث ہے۔۔۔جن میں کرپشن اول نمبر پر ہے۔۔۔کیا کہتے ہیں آپ ہمارے سیاست

دانوں کا یہ رخ کب بدلے گا۔۔"اینکر کہہ کر بلائے گئے مہمان سے پوچھنے لگی۔عادل نے چینل چینج کر لیا۔وہاں بھی سلیم نیازی ہی خبروں کی زینت بنا تھا۔

"خس کم جہاں پاک۔۔۔"اس کے جیل جانے کی خبر دیکھ کر فارہ کے منہ سے بے اختیار نکلا تھا۔وہ واپس اٹھ کر خالہ کے پاس چلی گئی۔

دراصل فارہ نے سلیم نیازی کو اہمیت ہی نا دی تھی۔اس نے کبھی خاص اس بارے میں سوچا بھی نہیں۔ندیم ملک کی وفات سے اسے دکھ ہوا تھا۔سالوں بعد قسمت اس پر مہربان ہوئی تھی کہ کوئی تھا جو اس لے لیے سٹینڈ لے رہا تھا اس کے لیے فکر مند تھا لیکن وقت نے وہ بھی چھین لیا۔اور پھر فرہاد کا گھر سے نکال دینا۔اس کے بعد کی زندگی بھی فارہ کے لیے آسان نا تھی۔اور انہی مشکلوں میں اپنے جینے،رہنے اور کھانے کے لیے کمانے کی کوشش میں وہ ان چیزوں میں زیادہ دیر ڈوبی نا رہی۔زندگی میں بہت سے مسئلے مسائل نکل آئے تھے۔ندیم ملک کی موت کا دکھ اس سب میں جیسے پس پشت گیا تھا لیکن وہ بھولی نہیں تھی۔جب اسے فرہاد یاد تھا تو وہ کیسے نا یاد رہتے۔لیکن جینے کی تگ و دو نے اسے مصروف کر دیا تھا۔ہاں یہ تھا کہ قسمت نے اس کے حق میں بہت اچھے فیصلے بھی کیے۔اس کی دوست جس کے توسط سے وہ لاہور چھوڑ کر اسلام آباد آئی۔وہاں جاب اور رہنے کی جگہ ڈھونڈنا ہر گز آسان نہیں تھا۔سب کچھ مشکل تھا اور کچھ چیزیں مشکل ترین ملیں تھیں۔اور کچھ کام آسانی سے ہو گئے۔لیکن گزرتے وقت سے وہ سنبھلی ہی تھی۔وہ بہکی نا تھی۔بہکنے کے بہت آسان اور ہزاروں رستے تھے جن سے اسے اپنے رہن سہن اور اخراجات کی کوئی فکر مندی نا رہتی۔کھانا پینا،مکان کا کرایہ اس چیز کی کوئی پریشانی نا رہتی۔وقتی طور پر اپنی ہوس کو پورا کرنے لیے یہ اخراجات اٹھانے کو بہت سے مل جاتے ہیں۔فارہ نے خود ان لڑکیوں کو دیکھا تھا جو محنت سے پیسے کمانے کی بجائے اپنی عزت کا سودا کر بیٹھتیں۔۔۔یا کسی کی باتوں میں

آکر اپنے رستے سے بہک جاتیں جس کا نتیجہ سوائے بدنامی اور رسوائی کے کچھ نا ہوتا۔۔۔فارہ کو بھی ایسی بہت سی آفر ہوئی تھیں۔اکیلی لڑکی کو دیکھ کر مرد شہد کی مکھیوں کی طرح اس پر جھپٹتے ہیں۔

ایک عورت کا معاشرہ میں اکیلے سروائیو کرنا بلکل آسان نہیں ہوتا۔۔۔لیکن اگر عورت کے اندر پختگی ہو۔۔وہ اپنے عزت نفس پر قابو پانا جانتی ہو۔۔۔سب سے زیادہ اپنی عزت کو سب سے قیمتی شے سمجھتی ہو تو وہ عورت مرد کے معاشرے میں بھی سروائیو کر لیتی ہے کبھی نہیں بہکتی۔۔۔اور آسان تو کچھ بھی نہیں ہوتا۔زندگی میں کچھ بھی آسانی سے نہیں ملتا۔اگر ملتا ہے تو۔۔۔محنت سے۔۔۔محنت سے نا ملے تو دعاؤں سے اور جو دعاؤں سے بھی نا ملے تو سمجھ لیں وہ آپ کے حق میں بہتر نہیں ہے۔

فارہ جانتی تھی سمجھتی تھی یہ شارٹ کٹ طریقے جو سکون مہیا کرتے ہیں حرام ہے اسلام اس کی پرزور مذمت کرتا ہے۔یہ ایک ایسا گناہ تھا جس کی کوئی بخشش نا تھی۔لیکن فارہ کے ساتھ ایک اور معاملہ بھی تھا۔وہ فرہاد کے نکاح میں تھی۔اور یہ بات اس کے شعور لاشعور دونوں میں زندہ تھی۔وہ اس بات کو کبھی نظر انداز نا کر سکی نا ہی بھول سکی۔اس کا شوہر تھا وہ کسی کی بیوی تھی۔یہ احساس ہمیشہ بہت جاندار انداز میں اس پر حاوی رہا تھا۔یہی وجہ تھی کہ وہ فرہاد سے چڑتی تھی۔غصہ کرتی تھی۔بیزاری دکھاتی تھی۔لیکن دل میں نرم گوشہ بھی موجود تھا۔اور اپنی اس دوغلی پالیسی پر اسے خود پر تاؤ آتا تھا۔وہ خود کو بے بس پاتی تھی۔فرہاد سے بھرپور نفرت وہ کبھی نا کر پائی تھی۔لاکھ چاہ کر بھی نا کر پائی تھی۔

اب بھی سلیم نیازی نے خود اس کو متوجہ کیا ورنہ تو وہ جانتی بھی نا تھی اسے۔۔۔زندگی کی اتار چڑھاؤ میں ویسے ہی اتنی تھک چکی تھی کہ کسی نئی مشکل سے بچ کر چلنا ہی بہتر لگتا۔ایک عرصہ سے خواہش تھی ایک گھر ہو جس

میں سکون کے ساتھ زندگی گزارے۔زندگی کی خوشیوں پر اس کا حق بھی تو ہونا چاہیے تھا۔ایک گھر جو اس کا ہوتا۔کوئی اس کے بھی لاڈ اٹھائے۔ساری عمر کبھی یہاں کبھی وہاں گزرای۔شادی ہوئی اس کے بعد بھی زندگی کا وہی چال چلن رہا۔ایک پر سکون زندگی اور اپنے گھر کی خواہش جو وقت کے ساتھ بڑی ہوئی تھی ایسا گھر جہاں سے نکالے جانے یا کرایہ دینے کی پریشانی نا ہوتی۔اور اب اس خواہش کے پورا ہونے کا دارو مدار صرف فرہاد پر تھا۔فارہ اب بھی پہل نا کرنے والی تھی۔منانا تو فرہاد کو ہی تھا۔اور اگر اس بار فرہاد پلٹ آتا تو فارہ پوری زندگی کے لیے اس کی غلام بن جاتی۔وہ خرید لیتا اسے۔۔۔یہ فارہ کی عجیب ہی منطق تھی۔اسے لگتا تھا فرہاد اب بھی اس کی طرف بڑھا تو اس کی محبت واقعی میں سچی تھی۔اور اگر وہ اپنی انا کو آڑے لا کر اس کے آنے کے انتظار میں تھا تو اس کا انتظار انتظار ہی رہنے والا تھا۔۔۔یہ واقعی عجیب منطق تھی۔۔۔

****

سوہا کی مہندی کا دن آچکا تھا۔دانیال بھائی سے معلوم ہوا کہ فہیم بھائی بھی فیملی سمیت یہاں سوہا کی شادی اٹینڈ کرنے آنے والے تھے۔اور لازمی تھا فرہاد بھی آتا۔اتنے دن بعد اس کا سامنا ہونے کے خیال سے دل خوشگوار سا ہوا تھا۔اپنے کپڑے وہ پریس کر چکی تھی آنٹی نے اسے بھابھی جیسا ہی سوٹ بنوا کر دیا تھا وہ کافی ہچکچائی تھی اور منع بھی کیا لیکن انھوں نے اس کی ایک نا سنی بلکہ تینوں دن کے کپڑے بنوا کر دیئے۔اور اس کے اعتراض پر کہنے لگیں۔

"میرے لیے تم بھی سوہا جیسی ہو۔۔۔اور یہ تو کچھ بھی نہیں۔۔۔اگر میری جانب سے تمہارا دل دکھا ہے تو اس کے لیے میں بہت شرمندہ ہوں"

"کیسی باتیں کر رہی ہیں آپ آنٹی۔۔۔"فارہ ان کی بات پر شرمندہ سی ہو گئی۔

"نہیں بیٹا غلطی تو سب سے ہو جاتی ہے کوئی بڑا ہو یا چھوٹا ہیں تو انسان ہی نا۔۔۔یہ مت سمجھنا کہ یہ سب میں کسی ازالے کے طور پر کر رہی ہوں۔۔۔یہ میں اپنی خوشی سے دے رہی ہوں تمہیں۔۔۔بے فکر ہو کر اپنی بہن کی شادی انجوائے کرو۔۔"وہ اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر بولیں تو فارہ نم آنکھوں سے مسکرا دی۔آنکھیں تو ان کی بھی نم تھیں۔پھر فارہ نے ان کے کہنے پر بنا کچھ کہے چپ چاپ وہ کپڑے رکھ لیے۔

نہا کر کپڑے بدلے مہندی کا فنکشن ہال میں تھا۔فارہ کا دل کیا آج خوب سجے۔خوبصورت دکھے۔اپنی زندگی میں وہ کبھی اتنے سج دھج سے تیار نا ہوئی تھی۔لیکن آج دل چاہ رہا تھا۔خوب تیار ہو کر فرہاد کے سامنے جائے اور اس کے تاثرات دیکھے۔

لائٹ گولڈن اور خوبصورت گرین کلر کے امتزاج سے تیار کیا گیا فراک دیدہ زیب تھا۔ساتھ کھلا پاجامہ تھا۔گولڈن کلر کا ڈوپٹہ جس پر گرین اور گولڈن لیس نے اس کی سجاوٹ کو نکھارا تھا۔فارہ نے کبھی اتنا ہیوی سوٹ نا پہنا تھا اس لیے ہچکچا بھی رہی تھی۔لیکن جب پہن کر آئی تو اپنا آپ ہی شیشے میں اتنا اچھا لگا کہ اسے اتنے اچھے کی امید نا تھی۔نیچے بیوٹیشن آئی تھی۔وہ بھی نیچے تیار ہونے گئی۔جب نیچے پہنچی تو آنٹی اور بھابھی نے اسے سراہنے والی نگاہ سے دیکھا۔آنٹی نے اسے گلے سے لگا کر دعا بھی دی۔فارہ کو سب اچھا لگنے لگا۔جانے کیوں اب لگا تھا کہ کچھ اچھا ہونے والا تھا بہت اچھا۔۔۔سب تکلیفیں ختم ہونے کا وقت آ گیا تھا شاید۔۔۔

وہ اپنی بدلتی کیفیت پر خوش تھی۔بیوٹیشن کو تیار کرنے کی ہدایت دی رہی تھی۔کہ اسی پل ایک بچہ آیا اور اسے دانیال بھائی کا پیغام دے کر گیا وہ اسے بلا رہے تھے۔فارہ ان کی بات سننے گئی۔

"یہ فون ہے تمہارا بات کر لو۔۔" اسے آتے دیکھ کر کہا اور فون تھما دیا۔ کس کا فون تھا یہ بھی نا بتایا اور باہر نکل گئے شاید جلدی میں تھے۔

"ہیلو۔۔" فارہ بولی۔

"ہیلو کیسی ہو فارہ۔۔"

"آپ کون۔۔۔" فارہ آواز نا پہچان پائی اسے لگا فرہاد ہو گا لیکن وہ نہیں تھا۔

"فہیم بات کر رہا ہوں۔۔۔"

"فہیم بھائی۔۔ آپ۔۔" فارہ کو جی بھر کر حیرانی ہوئی تھی۔

* *

فرحت بیگم آج صبح ہی بیٹے اور بہو کے ساتھ اسلام آباد پہنچیں تھیں۔ فرہاد کو ان لوگوں نے سرپرائز دیا تھا۔ جب فہیم بھائی نے اماں سے ذکر کیا کہ فرہاد کو ان کے آنے کا علم نہیں اسے سرپرائز دیں گے تو اماں کو اپنا دیا جانے والا سرپرائز یاد آ گیا۔ جب فارہ سے ان کا سامنا ہوا تھا۔ اب بھی انھیں کچھ ایسی ہی امید تھی۔ لیکن اس بار ویسا ہوا نہیں۔ فرہاد لان میں بیٹھا اخبار پڑھ رہا تھا جب وہ لوگ پہنچے۔ اور انھیں دیکھ کر حیران ہوا لیکن اتنا نہیں۔ اسے معلوم تھا کہ بھائی اپنے دوست دانیال کی بہن کی شادی تو اٹینڈ کرنے آئیں گے۔ فضل نے چائے کا انتظام کیا ساتھ کچھ ہلکا پھلکا کھانے میں ساتھ رکھا۔ کھانے کا ان سب نے منع کر دیا تھا۔ اماں بھی سفر سے تھک

چکیں تھیں۔سو چائے پینے کے بعد لیٹ گئیں۔بھابھی بچوں کو کمرے میں لے گئیں رات مہندی کا فنکشن بھی اٹینڈ کرنا تھا سو کچھ ریسٹ ہو جاتی۔باہر صرف فرہاد اور فہیم بھائی رہ گئے۔

"ہاں تو کیا بنا۔۔۔"فہیم بھائی نے اسے جانچتی نظروں سے دیکھا۔

"کچھ نہیں۔۔"ان کی بات سمجھ پس منظر سمجھ کر وہ بولا۔

"تم لینے نہیں گئے اسے۔۔۔"جواب تو وہ جانتے تھے پھر بھی پوچھا۔

"نہیں۔۔"

"کیوں۔۔"وہ اس کا جواب بھی جانتے تھے۔لیکن فرہاد کچھ نا بولا خاموش رہا تو وہ خود بول پڑے۔

"پاگل۔۔۔اگر لینے جاتے نا تو وہ آجاتی۔۔۔"

"اگر نا آتی تو۔۔۔"فرہاد نے اپنا خدشہ بیان کیا۔

"آجانا تھا اس نے۔۔۔شرط لگالو۔۔۔بنا کچھ کہے وہ آتی۔۔۔"فہیم بھائی ناک سے مکھی اڑانے والے انداز میں بولے جیسے یہ تو سامنے کی بات تھی وہ آجاتی۔

"ہونہہ آپ کو تو نا جانے کون کون سا تجربہ ہے۔۔۔"ان کے انداز پر فرہاد چڑ کر بولا۔

"ہاہاہا۔۔۔کیا کریں یار شادی کے اتنے سال بعد تجربہ ہی تو ملتا ہے۔۔۔"اس کی بات پر وہ قہقہہ لگا کر بولے۔

"لیکن میں نہیں لاؤں گا اسے اور نا ہی آنے کا کہوں گا۔۔۔"وہ بھی اپنی ضد پر اڑا تھا۔

"سوچ لو شکل دیکھی ہے اپنی۔۔۔ مجنوں بنے ہوئے ہو پورے۔۔۔ ویسے اگر اتنے ہی اپنے قول کے پکے ہو تو شادی پر مت جانا۔۔۔" فہیم بھائی آنکھیں گھماتے ہوئے بولے۔

"کیوں۔۔۔" فرہاد نے حیرت سے انھیں دیکھا۔

"شاید پھر تم اپنی اس نالانے والی بات پر قائم نا رہ سکو۔۔۔ یہ بھی تجربہ ہے میرا۔۔۔ بیویوں کے پاس شوہروں کو شکست دینے کے ہزاروں طریقے ہوتے ہیں فرہاد میاں۔۔۔ اور اچھے شوہر اس شکست کو کھلے دل سے قبول کرتے ہیں۔۔۔ اچھا اب زرا میں بھی ریسٹ کرلوں۔۔۔" وہ ذو معنی انداز میں بات ختم کرتے وہاں سے چلے گئے۔ پیچھے فرہاد ان کی باتوں کا مطلب سمجھنے کی کوشش کرتا رہ گیا۔

****

سب تیار ہو رہے تھے جو جو تیار ہوتا جاتا وہ ہال کی طرف روانہ کر دیا جاتا وقت تو پر لگا کر اڑنے لگا تھا۔ آہستہ آہستہ سب مہمان جا چکے تھے۔ سوہا نے فارہ کو روک لیا تھا۔ عادل کے ذمہ ان کو لے کر جانا تھا۔ عادل بھی آج الگ ہواؤں میں تھا۔ اس کی منگیتر جو یہاں موجود تھی جسے سوہا سے منت کر کے اس نے یہاں رکوایا تھا۔

گھر کو لاک لگا کر وہ سب بھی گاڑی میں بیٹھے۔ فارہ پر الگ ہی کیفیت بیت رہی تھی۔ فہیم بھائی اور ان کی فیملی سے کافی عرصہ بعد سامنا ہونا تھا۔ اور تائی اماں بھی تو موجود ہوں گی ان کا جانے کیا ردعمل ہوتا۔ اور فرہاد اس پر آکر تو دل کی دھڑکن مدھم ہو رہی تھی۔ اپنی بھرپور تیاری جس پر سب نے ہی خوب سراہا تھا خصوصاً فرہاد کے لیے ہی تو تھی۔ انھی سوچوں میں ہال تک کا راستہ طے پایا۔ فارہ کا دل دھک دھک کرنے لگا۔ عادل کی منگیتر نور سوہا کو

سنبھالے باہر نکلی۔فارہ دوسرے دروازے سے باہر آئی۔اور اپنا ڈوپٹہ سہی کرنے لگی۔عادل بھی گاڑی کا لاک لگا اندر کی جانب بڑھنے لگا اس کے پیچھے نور اور سوہا تھیں۔فارہ ان سے کچھ فاصلے پر پیچھے تھی۔

"باجی اللہ کے نام پر دے دو۔۔۔"اس کے پیچھے بچے نے فرہاد کی تو اس کے قدم تھمے۔وہ مڑی تو ایک چھوٹا بچہ ہاتھ میں کچھ پین پکڑے اس کو دیکھ رہا تھا۔فارہ کے پاس تو اس وقت پیسے موجود نا تھا۔آج کل وہ موبائل اور پیسوں کے جھنجھٹ سے آزاد تھی۔بچے کو واپس موڑنا بھی اچھا نا لگا۔اس نے پلٹ کر نظریں گھمائیں شاید کوئی جاننے والا مل جائے۔اور ملانا جاننے والا۔۔۔فرہاد ملک۔۔۔

جو داخلی دروازے پر ساکت کھڑا اسے ہی دیکھ رہا تھا شاید پہچان رہا تھا۔فرہاد جو گاڑی میں سے فہیم بھائی کے بیٹے کا فیڈر لینے آیا تھا بھول کر وہاں کھڑی فارہ کو دیکھ کر ساکت ہو چکا تھا۔فارہ کے قریب آنے پر جاگا تھا۔

"کچھ پیسے دیں۔۔۔"اس کے لہجے میں استحقاق تھا۔

"کیا۔۔"فرہاد سمجھا نہیں۔اس کی ہوش ربا تیاری پر وہ پہلے ہی ششدر تھا اوپر سے اس کا انداز۔۔۔وہ چاروں شانے چت ہوا تھا۔اسے فہیم بھائی کی بات بھی یاد آئی۔

"پیسے دیں۔۔۔بچے کو دینے ہیں۔۔۔"فرہاد کو بات تو اب بھی سمجھ نا آئی تھی لیکن جیب کی جانب ہاتھ گیا اور پرس نکالا انداز میکانکی تھا۔وہ الجھن میں لگ رہا تھا۔اور یہ الجھن بہت خوبصورت تھی۔فارہ اس کی حالت دیکھ رہی تھی دل ہی دل میں محظوظ ہوئی۔اس نے اس کے ہاتھ سے پرس پکڑا اس میں سے پیسے نکالے اور واپس فرہاد کے ہاتھ میں دیا۔فرہاد تو اسے دیکھتا ہی رہ گیا۔اس کی بھرپور تیاری جس میں وہ حسین تر لگ رہی تھی۔فرہاد کو تو لگا تھا وہ روتی دھوتی ہمیشہ کی طرح سڑے ہوئے انداز میں نظر آئے گی۔یہ تیاری تو وہم و گمان میں نا

تھی۔فارہ بچے کے پاس گئی۔اسے مسکرا کر پیسے پکڑائے بچہ اپنی سوچ سے زیادہ رقم پا کر خوش ہوا تھا۔اس کے جانے کے بعد فارہ پلٹی تو فرہاد داخلی دروازے کی سیڑھی اتر چکا تھا۔سائیڈ پر کھڑا اسے ہی دیکھ رہا تھا۔فارہ خاموشی سے اس کے پاس سے گزر کر جانے لگی۔فرہاد نے بھی اسے بلایا نہیں۔لیکن وہ پلٹی تھی۔ایک سٹیپ اتر کر اس کے سامنے آئی یوں کے قد فرہاد سے اونچا ہی رہا تھا۔کیونکہ فرہاد سب سٹیپ اترے نیچے تھا وہ دوسرے پر کھڑی تھی۔سو اس سے کچھ لمبی تھی۔

"ویسے یہ پیسے ادھار تو نہیں ہیں نا۔۔۔سنا ہے شوہر کی کمائی پر بیوی کا حق ہوتا ہے۔۔۔"وہ اس کے کان کے قریب جھک کر بولی تھی۔ایک ہاتھ اس کے کندھے پر رکھا تھا۔کیا انداز تھا۔آج فارہ اکرام فرہاد ملک کو بلکل چھوڑنے کے موڈ میں نا لگ رہی تھی۔وہ اسے آج حیرانگی سے مارنے والی تھی۔فرہاد نے اپنے قریب ترین چہرہ کیے فارہ پر نظر ڈالی۔لال سرخ ہونٹ اس کے دیکھنے پر دلنشین انداز میں پھیلے تھے۔پھر نظریں جھکاتی خوشبو بکھیرتی وہ جانے کو مڑی تھی۔

"اووففف۔۔۔"فرہاد کا دل کر لایا تھا۔

"اب کیسے قائم رہ سکو گے فرہاد ملک اپنے الفاظ پر۔۔۔"اس کا دل ہنسا تھا۔فرہاد نے ٹشو نکال کر ماتھے پر آنے والا پسینہ صاف کیا تھا۔اور کرتے کا اوپری بٹن کھولا تھا۔

فارہ اندر گئی۔تو نگاہ دوڑائی۔اور اسے ایک ٹیبل پر تائی اماں، فہیم بھائی اپنی فیملی سمیت بیٹھے نظر آئے۔وہ اعتماد سے ان کی جانب بڑھی۔لیکن دل اندر سے دھک دھک کر رہا تھا۔

اسے یہ اعتماد فہیم بھائی کے فون نے بھی دیا تھا۔ آج جب ان سے بات ہوئی تو انھوں نے بنا کچھ چھپائے اسے بلا جھجھک صاف بات کی تھی۔

"دیکھو بھئی۔۔۔وہ تمہارے لیے اتنا سٹینڈ لے رہا ہے تو تمہیں بھی تھوڑا صبر کرنا ہو گا جانتا ہوں جو تم بخوبی کرو گی۔۔۔اور یہ صرف تمہیں اماں کے معاملے میں کہہ رہا ہوں۔۔۔بس ان کو کچھ وقت لگے گا۔۔۔باقی تم دونوں آپس کے معاملات جیسے مرضی سلجھاؤ۔۔۔لیکن نتیجہ اچھا آنا چاہیے۔۔۔سمجھ رہی ہو نا میری بات۔۔۔"

اور فارہ ان کی بات سمجھ چکی تھی۔ فرہاد کے لیے یہ تو کر سکتی تھی۔

"اسلام علیکم۔۔"اس نے قریب جا کر سلام کیا۔ تو وہ سب اس کی جانب متوجہ ہوئے۔

"وعلیکم سلام۔۔۔"فہیم بھائی خاصے جوش میں اٹھے تھے۔اور اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر اسے ساتھ لگایا۔۔۔بھابھی بھی مسکرا کو اٹھیں اور اسے گلے لگایا۔ان سے ملنے کے بعد وہ تائی اماں سے پیار لینے کو جھکی تو انھوں نے سر پر پیار دے دیا۔انداز میں ہلکی سی سرد مہری تھی لیکن اتنی بھی نہیں۔یہ بھی غنیمت تھا کہ اسے پیار ہی دے دیا۔ فہیم بھائی نے آنکھوں ہی آنکھوں میں سے تسلی دی۔

"بھابھی یہ لیں۔۔"اسی لمحے فرہاد آیا اور ٹیبل پر فیڈر والا بیگ رکھتا بولا۔

"فرہاد تم فارہ سے ملے۔۔"فہیم بھائی کو شرارت سوجھی۔ فرہاد ان کے سوال پر خاموش ہی رہا۔لیکن فارہ پر نگاہ ضرور ڈالی جو باہر تو بڑی پر اعتمادی دکھا رہی اس پل نظریں جھکا گئی تھی۔

"یعنی کی نہیں ملے۔۔۔بہت بری بات ہے۔۔۔"اس کی خاموشی پر فہیم بھائی خود ہی شرارتی انداز میں بولنے لگے۔

"میں جاتی ہو سوہا کے پاس۔۔۔"فارہ کو یہاں سے بچ کر نکلنا ہے مناسب لگا۔

"جاؤ فرہاد کافی رش ہے فارہ کو چھوڑ کر آؤ۔۔۔"فہیم بھائی کو جو رش دکھائی دیا تھا وہ ان میں سے کسی کو نا دکھا تھا۔اور چھوڑ کر آنے کا ایسے کہا جیسے کہیں بہت دور جانا ہو۔

"جی بھائی جو آپ کا حکم۔۔چلیں۔۔۔"اس جواب کی فارہ کو تو بلکل امید نا تھی۔فارہ کے علاوہ اماں کو بھی امید نا تھی۔لیکن وہ دیکھ رہیں تھیں کہ بچے خوشگوار موڈ میں تھے۔خوش تھے۔اور ہنستے بچے کسے اچھے نہیں لگتے۔سو خاموش رہیں۔کچھ اچھا نہیں کہہ رہیں تھیں تو برا کہنے سے بھی گریز کیا۔اور یہ بہت بڑی بات تھی۔فہیم بھائی کی محنت واقعی رنگ لائی تھی۔

فرہاد جو اٹھ کھڑا ہوا تھا فارہ کی جانب دیکھ رہا تھا۔فارہ فہیم بھائی کی سائیڈ سے راستہ بناتے باہر نکلی تھی۔وہ بھی اسی جانب جانے لگا جہاں فارہ جا رہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"اماں دونوں کتنے اچھے لگ رہے ہیں نا۔۔۔کسی کی نظر نا لگے۔۔۔"فہیم بھائی نے اماں کو متوجہ کیا تو وہ بھی نظر اٹھا کر دیکھنے لگیں۔پھر نظر ہٹالی۔ان کے انداز پر انھوں نے اپنی ہنسی روکی۔اور پیار سے اماں کو کندھے سے لگا لیا۔

"شکریہ۔۔۔اپنے بھائی کی فرمانبرداری کے لیے۔۔۔"فارہ نے جان بوجھ کر طنزیہ انداز اپنایا۔وہ کہہ کر پلٹ رہی تھی۔لیکن فرہاد نے اسے بازو سے پکڑ کر روکا تھا۔اور اسے کھینچتا ہوا لے جانے لگا۔

"اتنا تیار کسی خوشی میں ہوئی ہو۔۔۔"وہ حیران ہوتی فارہ کو ایک جانب لے گیا جہاں لوگوں بمشکل متوجہ ہو سکتے تھے۔اور اس کی پشت دیوار سے لگاتا ہوا بولا۔فارہ کو اس کے تاثرات مزہ دے گئے۔

"کس خوشی میں تیار ہوئی ہوں یہ تو نہیں پتا۔۔۔لیکن ایک خاص انسان کے لیے تیار ہوئی ہوں۔۔۔جو میرے دل کے بہت قریب ہے۔۔۔"فارہ اس کی آنکھوں میں دیکھ کر بولی تھی۔

"ہونہہ۔۔۔وہ خاص انسان ناراض ہے۔۔۔دور دور سے نہیں مانتا۔۔۔"فرہاد نے ایک ہاتھ دیوار پر جما کر کہا۔فرہاد کی بات پر اس کی ہنسی چھوٹی تھی۔

"تو لے جاتا آ کر کس نے روکا تھا اسے میں پاس سے منا لیتی اب تک تو۔۔۔"فارہ کندھے اچکا کر بولی۔فرہاد کو اس کے انداز حیران پر حیران کر رہے تھے۔

"وہ کیوں آئے۔۔۔اس نے کہا تھا اب کی بار وہ کچھ نہیں کرے گا۔۔۔"فرہاد نے خفگی سے اسے دیکھا۔

"خیر آنا تو اسے ہی پڑے گا۔۔۔میں تو نہیں کہوں گی ایک بار بھی۔۔۔"فارہ نے آنکھیں گھماتے ہوئے کہا۔

"یہ خوش فہمی ہے تمہاری کہ اب کی بار وہ آئے گا۔۔۔اب کی بار تم پہل کرو گی۔۔۔"

"دیکھ لیتے ہیں پھر کون پہل کرے گا۔۔۔"فارہ نے اس کی گردن پر بازو ڈالے۔اور اس کے قریب ہو کر دلکشی سے بولی تھی۔اسی پل تالیوں کے شور کی آواز آئی اور لائیٹس بند ہوئیں تھیں۔گانے کی ٹون بھی بدلی تھی۔شاید سوہا سٹیج پر جا رہی تھی۔فارہ کو اس صورتحال کا بلکل اندازہ نا تھا۔لیکن فرہاد موقع کا فائدہ اٹھا کر اس کے گرد گرفت مضبوط کر چکا تھا۔فارہ کی ساری خود اعتمادی بھک سے اڑی تھی۔

"آنے والے وقت جو ہو گا دیکھا جائے گا۔۔۔ لیکن جو وقت میسر ہے اسے کیوں جانے دیا جائے۔۔۔" وہ کہتے ہوئے شوخ سی گستاخی کر چکا تھا۔ فارہ کا دل بے ہنگم سا سرپٹ دوڑنے لگا۔

"فرہاد پلیز۔۔۔" وہ منمنائی تھی۔

"نہیں جان من۔۔۔ ایسے موقع کو گنوا دینے والے بیوقوف ہوتے ہیں۔۔۔ اور میں یہ بیوقوفی بلکل نہیں کرنے والا۔۔۔" فرہاد اسے چھوڑنے کے موڈ میں بلکل نا تھا۔

"اوف تم کتنے۔۔۔" اسی پل فرہاد کا فون بجا تھا۔ طلسم ٹوٹا تو نا تھا۔ لیکن اس میں خلل پڑ چکا تھا۔ مسلسل بجتے فون کی جانب اسے متوجہ ہونا ہی پڑا کہ کوئی اور ان کی جانب متوجہ نا ہو جائے۔ اور فارہ نے سکون کا سانس لیا تھا۔ اسی پل روشنیاں دوبارہ پھیلیں تھیں۔ فارہ کے لیے شکر کا مقام تھا۔ فرہاد فون بند کر کے اسے دیکھنے لگا۔ وہ جو بچ کر نکلنے کے چکر میں تھی۔ لیکن اس کے ہاتھ رکھ کر روکنے پر جانا پائی۔

"فنکشن کے بعد گاڑی میں آ کر بیٹھ جانا۔ اگر جانا ہے تو۔۔۔" فرہاد نے انگلی اس کے لال رنگے ہونٹوں پر پھیری تھی۔ اس کی بات پر فارہ نے تیکھے انداز میں اسے دیکھا۔

"میں ایسے نہیں جاؤں گی۔۔۔"

"مرضی ہے آج کا ہی چانس ہے بس۔۔۔" فرہاد نے بھی لاپرواہ انداز اپنایا جبکہ دل تو اندر سے چاہ رہا تھا ابھی ہاتھ پکڑ کر لے جائے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"مجھے ایسا چانس چاہیے بھی نہیں۔۔۔" فارہ کہتے ہوئے اس کے بازو کے نیچے سے تیزی سے نکلی اور سٹیج کی جانب بڑھنے لگی۔

فنکشن کے ختم ہونے پر وہ لوگ گاڑیوں کی جانب گئے۔ اماں تو کب سے جانے کی ضد کر رہی تھیں۔ فرہاد ہی کان نہیں دھر رہا تھا۔ فہیم بھائی اپنے دوست کے ساتھ انجوائے کر رہے تھے۔ بچے نیند پوری کر کے فریش آئے تھے کھیل رہے تھے بھابھی بھی کبھی یہاں کبھی وہاں باتوں میں مصروف ہوتیں۔ اور اماں اکتا چکیں تھیں۔ دانیال بھائی کی امی نے انھیں کمپنی بھی دی تھی جس میں انھوں نے فارہ کی بہت تعریفیں کیں۔ جو فرحت بیگم نے خاموشی سے سنی تھی ظاہر ہے جب ان کے نکاح کی خبر پھیل ہی چکی تھی تو وہ چپ رہنے کے علاوہ اور کیا کرتیں۔ اب وہ جانے کا کہہ رہیں تھیں لیکن فرہاد نے جو فارہ کو کہا تھا اس سے مکرنا نہیں چاہتا تھا۔ وہ انتظار کرنا چاہتا تھا اور دیکھنا چاہتا تھا وہ آتی ہے یا نہیں۔

اور وہ نہیں آئی۔ اس کے سامنے وہ عادل کے ساتھ گاڑی میں بیٹھ کر گئی تھی۔ فرہاد کا موڈ آف ہوا تھا۔ یعنی کہ اتنی اتراہٹ۔۔۔ اب ایسا بھی کیا۔۔۔ کہہ تو دیا تھا کہ ساتھ چلو اب اور کیا کہتا۔۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

واپسی پر سب نے فرہاد کے موڈ کی خرابی کو نوٹ کیا۔

"ہمت رکھنا آج کی رات بہت بھاری گزرنے والی ہے۔۔۔" فہیم بھائی ہنسی دبائے اس کو تسلی دینے والے انداز میں بولے۔ اور کندھا تھپتھپاتے ہوئے چلے گئے۔ فرہاد نے غصے سے زوردار آواز سے گاڑی کا دروازہ بند کیا تھا۔

"ٹھیک ہے فارہ اگر تم ضد میں پکی ہو تو میں بھی اب ہار نہیں مانوں گا۔۔۔ آنا تو تمہیں ہی پڑے گا۔۔۔" جھنجھلاتے کر سوچتے ہوئے فرہاد نے کرتے کے بٹن کھولے تھے۔ کپڑے بدل کر بستر پر آیا آنکھیں بند

کرتے ہی فارہ کا سجا سنورا روپ جھلملایا۔ اسے نے تکیہ چہرے پر رکھا اور سونے کی کوشش کرنے لگا۔ لیکن کوئی فائدہ نا ہوا۔ نیند کہاں آنے والی تھی۔ وہ تو سبز سوٹ والی چڑیل جیسے اپنے قبضے میں کر چکی تھی۔

****

اگلے دن بارات کا وقت دن کا تھا۔ بھابھی کے مائکے میں بھی اس دن فنکشن تھا۔ بھائی کا فیملی اور اماں کو لے کر سوہا کی بارات کے بعد ادھر جانا تھا۔ وہاں انھیں رات رکنا تھا سو انھوں نے اپنا سامان اس حساب سے رکھا۔ رات بھر کی بے آرام نیند نے فرہاد پر اپنا اثر دکھایا اسے ہلکا سا بخار اور سر درد محسوس ہو رہا تھا۔ فہیم بھائی اسے دیکھ کر ذو معنی انداز میں نظریں گھماتے اور کوئی نا کوئی بات لگا رہے تھے۔

"رات کافی بھاری گزری ہے شاید۔۔۔" فرہاد خاموش ہی رہا۔ اماں کو پریشانی ہوئی تو پوچھنے لگیں۔

"کیا ہوا فرہاد طبعیت زیادہ خراب ہے۔۔"

"نہیں اماں جان۔۔۔ بس سستی سی محسوس ہو رہی ہے۔۔۔" اس نے ان کو تسلی دی۔

"سستی یا کسی کی یاد آرہی تھی۔۔۔" فہیم بھائی اس کی جانب جھک کر بولے۔ فرہاد بھائی کے شوخ انداز کو نظر انداز کر رہا تھا لیکن اب چپ نا رہ سکا۔

"مجھے کسی کی یاد نہیں آرہی تھی۔۔۔" انداز خفا تھا۔ فہیم بھائی کا قہقہہ نکل گیا۔ اماں دونوں کی شکل دیکھنے لگیں۔

"اماں جان۔۔۔اب بس کتنا صبر کروائیں گی۔۔۔لوگوں کے بچوں کی شادیاں اٹینڈ کر رہیں ہیں اپنے بچے کا بھی سوچ لیں۔۔۔"فہیم بھائی نے اماں کو کہا فرہاد جو وہاں سے اٹھنے لگا تھا ان کی بات پر بیٹھا رہا۔

"بلکل اب آپ دونوں ڈیسائیڈ کر لیں ولیمے کا دن۔۔"فرہاد بنا کسی جھجھک کے بولا۔اماں اور فہیم بھائی دونوں اسے دیکھتے رہ گئے۔

"دیکھا سہی کہانا میں نے۔۔۔بس ہو گئی ہے لڑکے کی۔۔۔"

"لیکن۔۔۔"اماں نے پھر کچھ اعتراض کرنا چاہا۔

"لیکن کیا۔۔۔نکاح کیا ہے تو کیا ساری عمر اسے اپنے نام پر بٹھائے رکھوں اتنے سال ہو چکے ہیں۔۔۔اب تو سب کو معلوم ہے کہ وہ میری بیوی ہے۔۔۔زیادہ لیٹ کیا کرنا اب۔۔۔"فہیم بھائی تو کچھ نا بولے۔اماں بھی خاموشی سے بیٹے کو سنجیدگی سے بولتے سنتی رہیں۔بیٹے کے لہجے میں تحکم تھا۔اس کی زندگی تھی وہ کب تک اپنی چلاتیں۔چلاتیں کیا وہ کب تک ان کی مانتا۔اور اس مقام پر آ کر انھیں اپنی چلانا زیادہ مناسب نا لگ رہا تھا۔بیٹے کا انداز وہ کل سے نوٹ کر رہیں تھیں۔فارہ کی جانب اٹھتی اس کی نگاہوں میں ایک محبت بھری تپش تھی۔وہ اس کی چاہت بن چکی تھی جو صاف اور واضح تھا۔اور اس واضح چیز کو وہ کب تک جھٹلا سکتی تھیں۔فرہاد اپنا فیصلہ انھیں پہلے ہی سنا چکا تھا۔اگر ان کے گھر میں اس کی بیوی کے لیے جگہ نا تھی تو وہ بھی نہیں رہنے والا تھا۔اب فارہ سے اتنی نفرت تو نا تھی کہ شوہر کے بعد بیٹے کی ناراضگی بھی مول لیتیں۔وہ پہلے ہی ایک پچھتاوے کے ساتھ جی رہیں تھیں۔اب تو عمر بھی اجازت نا دیتی تھی۔جانے زندگی کتنی بچی تھی۔تو بجائے کہ بیٹے کو دکھی کر کے خود بھی دکھیں ہوتیں بیٹے کی خوشی پوری کرنا ہی ٹھیک لگا۔چاہے دل سے خوش نہیں تھیں لیکن بیٹے کی خوشی میں

خوش تو ہو سکتیں تھیں۔ فرہاد ان کو خاموش دیکھ کر اٹھ چکا تھا فہیم بھائی بھی اماں کو سوچوں میں غرق دیکھ کر بنا کچھ کہے اٹھ گئے

اچھا تھا اماں اس بارے میں اب سنجیدگی سے سوچتیں۔

****

بارات آچکی تھی۔ فارہ اب تک نظر نا آئی تھی۔ فرہاد کی نگاہیں اسے ہی تلاش کر رہیں تھیں۔ حالانکہ وہ اس سے مزید ناراض ہو چکا تھا۔ کل اس کا نا آنا اس کے غصے کو بڑھا گیا تھا۔ ہاتھ میں کولڈ رنک پکڑے وہ بیزار ہوا تھا۔ کل کی نسبت آج ہال بھرا پڑا تھا۔ سو اب بار بار نظریں گھمانا بھی اچھا نا لگا کیا پتا کس کو اس کی حرکت ناگوار گزر جائے۔ اماں لوگ ٹیبل پر بیٹھے تھے۔ کھانا کھل چکا تھا۔ وہ ان سے کچھ فاصلے پر کھڑا تھا۔ ایسے کے پورے ہال پر نظر پڑ رہی تھی۔

"لگتا ہے کچھ ڈھونڈ رہے ہو۔۔۔" وہ خالی گلاس ٹیبل پر رکھ کر پلٹ رہا تھا جب اس کی آواز آئی۔ فرہاد نے اپنے تاثرات شعوری طور پر سرد کیے تھے۔ اب اسے پتہ بھی تو چلے کہ وہ ناراض ہے۔

"ہاں دوسری بیوی۔۔۔" اس نے لاتعلق انداز اپنایا۔ وہ آج بھی تیار تھی۔ اوپن کامدار شرٹ کے ساتھ تنگ پاجامہ اور ہلکے پھلکے کام والا ڈوپٹا جسے پیچھے سے لا کر دونوں بازوؤں میں ڈالا ہوا تھا۔ بال بندھے تھے جس وجہ سے کانوں میں ڈالے بڑے سے جھمکے مزید نمایاں ہو رہے تھے۔ ناچاہتے ہوئے بھی فرہاد اس پر بھرپور نگاہ ڈالنے پر مجبور ہوا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"آہ کاش میں بھی ڈھونڈ سکتی کوئی۔۔۔لیکن اسلام میں مرد کو تو اجازت ہے چار بیویوں کی۔۔۔لیکن عورت کو ایک پر ہی صبر شکر کرنا پڑتا ہے۔۔۔چاہے جیسا بھی ہو۔۔۔"فارہ کی افسوس بھرے لہجے میں کہی بات پر فرہاد نے اسے گھورا۔

"صبر شکر۔۔۔چاہے جیسا بھی ہو۔۔۔"وہ اس کے الفاظ دہراتا ہوا بولا۔

"فارہ بات سننا ذرا۔۔۔"

"جی بھابھی۔۔"اس سے پہلے کہ فارہ اسے کوئی جواب دیتی دانیال بھائی کی بیگم نے اس آواز دے لی۔فرہاد اس کی پشت کو گھور کر رہ گیا۔

"اسے تو کوئی پرواہ ہی نہیں ہے۔۔۔"فرہاد نے جل کر سوچا تھا۔رخصتی کا وقت آگیا تھا۔ماحول افسردہ ہو گیا۔سب کی آنکھیں نم ہوئیں۔فارہ کی آنکھوں میں بھی آنسو آئے جنہیں وہ صاف کرتی جا رہی تھی لیکن پھر بھی بہہ رہے تھے۔دل ایک دم اداس ہو گیا تھا۔رخصتی کے بعد وہ سب ہال سے روانہ ہونے لگے۔فہیم بھائی بھی نکلنے لگے تھے۔فرہاد نے فارہ کو دیکھنا چاہا تو کہیں نظر نا آئی۔لب بھینچ کر وہ بھی جانے کے لیے گاڑی میں بیٹھ گیا۔

گھر واپس گیا تو خاموشی کاٹنے کو دوڑنے لگی۔جب کہ پہلے بھی اکیلا ہی تھا۔جانے آج کیوں زیادہ محسوس ہو رہا تھا۔شاید اماں اور بچوں سے رونق ہو گئی تھی۔اس نے سوچا۔اور وقت گزارنے کے لیے ٹی وی آن کر کے بیٹھ گیا۔حقیقت میں وہ اپنا دھیان فارہ کی جانب جانے نہیں دینا چاہتا تھا۔کیونکہ اگر دھیان اس کی جانب جاتا تو نا رکنے والی سوچیں شروع ہو جاتیں۔اور ان سے وہ بچ رہا تھا۔تھک کر وہ کمرے میں آیا اور سگریٹ سلگا کر ٹیرس میں گیا۔دو چار سگریٹ پیے۔لیکن سکون نہیں آیا۔تنگ آکر اس نے آدھا جلتا سگریٹ بجھا دیا۔

"اگر لینے جاتے تو وہ آجاتی۔۔۔"فرہاد کے کانوں میں فہیم بھائی کی آواز گونجی۔اور اسی پل اس کے دماغ میں کلک ہوا تھا۔فارہ کا انداز بھی تو بلکل ناراضگی بھرا تھا۔آج اور کل کے گزرے واقع اس کی نظروں میں گھومے۔

"تو آکر لے جاتا کس نے روکا تھا میں اسے پاس سے منا لیتی اب تک تو۔۔"فارہ جیسے پھر سے اس کے قریب ہو کر بولی تھی۔فرہاد جیسے اب سمجھا تھا۔

اور سمجھتے ہی جلدی سے کمرے میں آیا گھڑی پر وقت دیکھا۔دس بج رہے تھے۔اس نے عجلت میں گاڑی کی چابی پکڑی۔اور نیچے گیا۔گاڑی سٹارٹ کی۔گیٹ کھلا گاڑی تیزی سے باہر نکلی تھی۔

"اسلام علیکم۔۔"پندرہ منٹ کی تیز ڈرائیونگ کے بعد وہ دانیال بھائی کے دروازہ کھولنے پر بولا تھا۔

"وعلیکم سلام فرہاد آؤ اندر آجاؤ۔۔"وہ خوش اخلاقی سے ملتے ہوئے بولے۔

"دانیال بھائی میں فارہ کو لینے آیا تھا۔۔۔"

"اوہ۔۔۔اچھا بیٹھو تو سہی میں بھیجتا ہوں اسے۔۔۔"وہ اسے بیٹھک میں لے گئے۔کچھ دیر بعد آنٹی بھی آ گئیں۔

"بیٹا وہ سامان وغیرہ رکھ رہی ہے آتی ہے۔۔"اس سے ملنے کے بعد وہ بولیں۔وہ لوگ شادی سے متعلق باتیں کرنے لگے۔آدھے گھنٹے بعد فارہ بیگ پکڑے اندر آئی تھی۔کچھ دیر بعد فرہاد نے اجازت لی۔اور وہ دونوں ان

سے ملتے باہر آ گئے۔ گیٹ کے پاس دو تین بیگ اور شاپر پڑے تھے۔ فرہاد نے خاموشی سے سامان گاڑی میں رکھا۔ اس دوران فارہ نے انھیں پھر الوادع کہا۔ اور گاڑی میں بیٹھ گئی۔

"کل ولیمے پر ضرور آنا بیٹا۔۔" وہ دانیال بھائی سے مل کر آنٹی کی جانب گیا تو انھوں نے کہا۔

"جی ضرور۔۔" فرہاد نے مسکرا کر کہا اور گاڑی میں بیٹھ گیا۔ گھر تک کا سفر خاموشی سے گزرا۔ گھر پہنچ کر بنا گاڑی سے سامان نکالے اور کوئی بات کیے وہ اپنے کمرے میں چلا گیا۔

"ہوں جناب ناراضگی دکھا رہے ہیں۔۔۔" فارہ نے اس کی خاموشی پر سوچا۔ اور جب اوپر کمرے میں گئی تو وہ آنکھوں پر بازو رکھے بیڈ پر لیٹا تھا۔ وہ بھی جا کر بیڈ پر لیٹ گئی۔ شادی میں تھکاوٹ بھی بہت ہوئی تھی دو دن تو ٹھیک سے سو بھی نا پائی تھی۔ وہ فرہاد کی طرف کروٹ لیے لیٹی تھی۔

فارہ کے انداز بہت کچھ واضح کر رہے تھے لیکن فرہاد چاہتا تھا کہ وہ اس سے اپنے جذبات کا کھل کر اظہار کرے۔

"فرہاد۔۔۔" کچھ دیر بعد وہ دھیمے سے بولی تو فرہاد کے کان کھڑے ہوئے تھے۔

"ہوں۔۔" فرہاد نے ہلکے سے کہا تھا۔ شاید وہ اظہار کرنے والی تھی۔

"مجھے بہت بھوک لگی ہے۔۔۔"

"کیا۔۔" اس کی بات پر فرہاد نے بازو ہٹا کر اسے دیکھا۔

"ہاں۔۔۔ آج صبح کی بس دو چمچ کھائے چاول کے پھر سوہا کے ساتھ پالر جانا تھا وہاں اتنا ٹائم لگا۔۔۔ وہاں سے پھر خود تیار ہونا تھا۔ بہت بھوک لگ رہی ہے۔۔"

"تو جب کھانا کھلا تب کہاں تھیں۔۔۔"فرہاد دانت پیس کر بولا۔

"سوہا کے پاس اس کا سولو فوٹو شوٹ ہو رہا تھا۔۔۔"فارہ اٹھ بیٹھی۔اس کی بات پر فرہاد لب بھینچ کر اٹھا تھا۔اور بنا کچھ کہے کمرے سے باہر گیا۔فارہ بھی جلدی سے اس کے پیچھے گئی۔

فرہاد نے کچن میں جا کر فریج کھولا۔لیکن وہاں بھی کچھ خاص نا تھا۔ہوتا بھی کیسے اس نے خود ہی فضل کے پوچھنے پر کچھ پکانے سے منع کیا تھا۔کہ انھیں تو شادی میں جانا تھا۔اس نے فریج میں پری ڈبل روٹی نکالی جام،مایو، نکال کر اس کے سامنے رکھ دیے۔فارہ کا منہ بن گیا اتنی شدید بھوک میں یہ روکھا سوکھا کھانے کا بلکل دل نہیں کر رہا تھا۔ساتھ فرہاد نے دودھ کا کپ رکھا تو فارہ کا منہ مزید بگڑا۔

"مجھے بھوک لگی ہے۔۔یہ کوئی مذاق کرنے کا وقت نہیں ہے۔۔۔"فارہ نے بگڑے انداز میں کہا۔

"اس وقت یہی مل سکتا ہے۔۔۔"فرہاد کو بھی غصہ آیا وہ ناراض تھا لیکن میڈم بجائے اس کو منانے کے اپنے نخرے دکھا رہیں تھیں۔اس کی بات پر کچھ بولے بغیر وہ خود فریج کھول کر دیکھنے لگی۔ایک چھوٹے سے باؤل میں اسے کچھ نظر آیا۔شاید کچھ بچا ہوا سالن ہو۔فارہ نے نکال کر دیکھا تو واقعی آلو پھلیوں کا سالن تھا۔یہ بھی غنیمت تھا۔اب بس آٹا مل جاتا روٹی بنانے کے لیے اور وہ ملنے پر فارہ نے حقیقتاً شکر کا سانس بھرا تھا۔وہ برنر آن کر کے اپنے لیے روٹی بنانے لگی۔چند منٹ میں سالن اوون مین گرم ہو چکا تھا اور روٹی بھی بن چکی تھی۔فرہاد کرسی پر بیٹھا اس کو بس دیکھ رہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"جب تم آئے میں اپنے لیے کھانا گرم کر رہی تھی۔ پھر سب کچھ ویسا ہی چھوڑ کر بیگ تیار کرنے بھاگی۔۔۔" وہ ٹیبل پر کھانا رکھتی ہوئی بولی۔ فرہاد بنا کوئی جواب دیئے اٹھ کر چلا گیا۔ اس کے خاموشی سے اٹھ کر جانے پر فارہ کا پہلا نوالا توڑتا ہاتھ تھما تھا۔

"ہاہ۔۔۔ناراض شوہر کے کرادر پر بلکل پورا اتر رہے ہو تم فرہاد ملک۔۔۔" فارہ نے گہرا سانس بھر کر پہلا نوالا منہ میں ڈالا۔ بھوک کے مارے جان نکلی جا رہی تھی۔

کھانا کھانے کے بعد برتن دھو کر اسٹینڈ میں رکھے۔ اور ہاتھ صاف کرتی باہر آئی۔ پیٹ بھرتے ہی اب غنودگی چھا رہی تھی۔ وہ جمائی لیتی ہوئی کمرے میں آئی۔ تو فرہاد لیپ ٹاپ آن کیے پاؤں لٹکائے بیڈ پر بیٹھا تھا۔ فارہ کا دل اس وقت لمبی تان کر سونے کا تھا۔ دل یہی کہہ رہا تھا چپ چاپ سے کروٹ لے کر سو جائے۔ لیکن فرہاد کا موڈ مزید خراب ہو جاتا۔ ناچار وہ بیڈ پر بیٹھ گئی۔ ایک زوردار جمائی پھر آئی تھی۔ جو اس نے ہاتھ رکھ کر روکی۔ گردن موڑ کر فرہاد کو دیکھا تو وہ لیپ ٹاپ بند کر رہا تھا۔ لیپ ٹاپ رکھنے کے بعد وہ لائیٹ بند کر تا لیٹ گیا۔ کمرے میں اندھیرا ہو گیا۔ فارہ نے بھی تکیے پر سر رکھا اور لیٹ گئی۔ آنکھیں نیند سے بوجھل ہو رہیں تھیں اور کچھ دیر بعد وہ نیند گہری میں تھی۔ فرہاد کو اس کی سانس کے زیر و بم سے اندازہ ہو کہ وہ تو سو چکی ہے۔ اس نے اس کے قریب ہو کر اپنے اندازے کی یقین دہانی کرنی چاہی تو وہ واقعی سو رہی تھی۔ فرہاد کو بہت زیادہ غصہ آیا۔ محترمہ تو ایسے تھیں جیسے صدیوں سے بھوکی اور نیند سے بیدار ہو۔ فرہاد نے خود کو پر سکون کرنے کی کوشش کی۔ لیکن وہ اس میں زیادہ دیر کامیاب نا رہ سکا۔ اور جھنجھوڑ کر فارہ کو اٹھایا۔

"کیا۔۔کیا ہوا۔۔" وہ نیند سے جاگنے پر ہڑبڑائی تھی۔

"تم یہاں سونے آئی ہو۔۔۔"

"کیا مطلب۔۔۔"اچانک نیند سے جاگنے پر حواس ابھی تک گم تھے۔

"مطلب یہ کہ اگر سونا ہے تو دوسرے کمرے میں جا کر سو۔۔۔"فرہاد کے لہجے میں غصہ تھا۔جو اس نے دبانے کی بلکل کوشش نا کی۔

"آج ابھی مجھے آئے ایک گھنٹہ ہوا ہے اور تم مجھے کمرے سے نکال رہے ہو۔۔۔"فارہ کو اس کی کہی بات سمجھ آتے ہی آگ لگی تھی۔

"میں نے کہا ہے کہ۔۔۔"

"اگر ایسے ہی کرنا تھا تو لے کر کیوں آئے ہو۔۔"فارہ نے اسے بات پوری کرنے نا دی۔

"اور اگر تم نے ایسا کرنا تھا تو آئیں ہی کیوں۔۔۔"فرہاد بھی دوبدو بولا تھا۔

"کیا کر دیا میں نے۔۔۔"فارہ نے اسے گھورا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کچھ نہیں۔۔۔سو جاؤ تم سکون سے۔۔۔"فرہاد تپ کر اٹھا اور کمرے سے باہر جانے لگا۔جاتے جاتے سگریٹ اور لائیٹر بھی اٹھایا۔جو فارہ نے بخوبی دیکھا۔اس کے جانے کے بعد وہ بستر پر گرنے کے انداز سے لیٹی۔

"فارہ بی بی۔۔۔بس بہت ہو گیا اب کتنا اور تنگ کرو گی اسے۔۔۔اب تمہیں منانا چاہیے۔۔۔"اپنے اندر سے آتی آواز پر فارہ گہرا سانس بھر کر اٹھی تھی۔سارا گھر گھومنے کے بعد وہ لان میں ملا۔بینچ پر بیٹھا سگریٹ سلگاتے ہوئے ایسے لگا جیسے خود بھی سلگ رہا تھا۔فارہ کے قریب آنے پر اس نے اس سے چہرہ دوسری سمت موڑا۔فارہ

اس کے ساتھ بیٹھی اور اس کے ہاتھ سے ادھ جلا سیگریٹ لے کر پھینک دیا۔اور اس کا سگریٹ والا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا۔فرہاد نے خاموشی سے اس کی کاروائی کو دیکھا تھا۔

"مجھے نہیں پتا کہ تمہارا دل میرے لیے۔۔۔اس رشتے کے لیے کب اور کیسے نرم پڑا۔۔۔لیکن میرے لیے تم بہت پہلے ہی اہم ہو چکے تھے۔۔۔میں یہ نہیں کہتی کہ جب نکاح ہوا تب سے۔۔۔نہیں۔۔۔یہ بعد کی بات ہے۔۔۔میں کسی کی بیوی ہوں یہ بات میں کبھی نہیں بھولی فرہاد۔۔میں کبھی اس بات کو نظر انداز نہیں کر پائی۔۔۔پھر یہ احساس مضبوط سے مضبوط تر ہوتا چلا گیا۔۔۔میرے شعور میں ہمیشہ یہ بات زندہ رہی تھی۔۔۔اور جب تم ملے میں اس شدید نفرت کا اظہار چاہ کر نا کر پائی جو مجھے کبھی مشکل وقت پڑنے پر تمہارے لیے محسوس ہوتی تھی۔۔۔"وہ اس کا ہاتھ پکڑے اپنی گود میں رکھے اس کے کندھے سے سر ٹکائے بول رہی تھی۔رات کی خاموشی میں مدھم سا بول رہی تھی۔حالانکہ فرہاد کو اس کی آخری بات پر اعتراض ہوا تھا۔

"اتنا غصہ دکھایا تھا اور محترمہ کہہ رہی تھی کہ نفرت نہیں دکھائی۔۔۔ابھی نہیں دکھائی تو یہ عالم ہے اگر دکھائی ہوتی تو جانے کیا ہوتا۔۔۔"فرہاد فقط سوچ کر رہ گیا۔

"اس دن جو باتیں تم نے کہیں وہ باتیں بلکل سہی تھیں۔۔۔مجھے شاید اپنی تکلیف کے آگے کچھ نظر نہیں آیا تھا۔۔۔لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ مجھے ندیم تایا کی وفات کا دکھ نہیں ہے۔۔۔وہ پہلے انسان تھے جنھوں نے کھل کر میرے لیے فکر مندی دکھائی تھی۔۔۔میں خود حیران ہوتی تھی کہ مجھے تو میری سگی ماں نے چھوڑ دیا۔۔اسے مجھ سے کوئی لگاؤ نا ہوا۔۔۔نا میرے باپ نے میرے بارے میں کبھی سوچا۔۔۔ان کو کیسے مجھ سے

اتنی محبت ہو گئی۔۔۔ جس سے ملے چند دن ہی ہوئے تھے۔۔۔"وہ اس کی ہاتھوں کی انگلیوں سے کھیلتے ہوئے بول رہی تھی۔

"اور۔۔۔"فارہ اپنی بات کر کے خاموش ہو چکی تھی۔ جبکہ فرہاد کو تھا ابھی وہ کچھ اور کہے گی۔

"اور کیا۔۔۔"وہ سر اس کے کندھے سے اٹھا کر اسے دیکھنے لگی۔

"بس اتنا ہی کہنا تھا۔۔۔"فرہاد نے اس کی آنکھوں میں جھانکا۔

"کچھ اور بھی ہے کیا۔۔۔"فارہ الجھی۔

"جب غصہ کرتیں تھیں تب تو بہت بولتیں تھیں۔۔۔اب تمہیں کچھ یاد نہیں آرہا۔۔۔"فرہاد نے گہری سانس بھری تھی۔

"جیسے کہ۔۔۔"فارہ سمجھ تو گئی تھی لیکن جان کر بولی۔

"کچھ نہیں۔۔۔"فرہاد نے کہہ کر اس پر سے نظریں ہٹالیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"میرے لیے تمہارا ساتھ بہت اہم ہے فرہاد۔۔۔اتنا کہ تم سوچ بھی نہیں سکتے۔۔۔تم بہت عزیز ہو مجھے۔۔۔میں تمہارے ساتھ اپنے خوبصورت دنوں کا آغاز کرنا چاہتی ہوں۔۔۔ایک خوبصورت زندگی کا۔۔۔جس میں، میں پچھلا سب بھول جاؤں۔۔۔میں فکروں سے آزاد ہو کر سکون سے سونا چاہتی ہوں۔۔۔روشن صبح کو تمہارے سنگ دیکھنا چاہتی ہوں۔۔۔اس دنیا میں میرا واحد رشتہ تم ہو۔۔۔میری ہر

خوشی تم سے وابستہ ہے۔۔۔"فارہ کے بات شروع کرنے پر فرہاد نے اسے دیکھا تو فارہ نے باقی بات اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر پوری کی۔ فرہاد محسور کن ہوا تھا۔ یہ لمحے بہت خوبصورت تھے۔

"باقی سب بھی تو ہیں۔۔"فرہاد نے مسکرا کر اسے دیکھا۔ اور ہلکے سے اس کے گال کر چھوا۔

"وہ سب تم سے ہیں۔۔۔"فارہ نے کہہ کر پھر سر اس کے کندھے سے ٹکا لیا۔

"ہوں۔۔۔"فرہاد نے جواب دیتے ہوئے اسے اپنے حصار میں لیا تھا۔

"اب تمہاری باری۔۔۔"کچھ دیر بعد فارہ بولی۔

"میں تو تمہیں کب کا یقین دلانے کی کوشش میں لگا ہوا ہوں۔۔۔میں کیا کہوں۔۔۔"

"مجھے کیا پتہ۔۔مجھے سننا ہے۔۔۔"وہ نروٹھے پن سے بولی۔

"ہمم۔۔تو پھر سنو۔۔۔جب تم ہاسپٹل میں تھیں میرے پاس۔۔۔اس وقت میرے دل میں تمہارے لیے فیلنگز شدید ہوئیں تھیں۔۔۔میں جو پہلے ہچکچاہٹ کا شکار تھا۔۔۔تب لگا کہ نہیں تم میرے لیے واقعی میں اہم ہو چکی ہو۔۔۔پھر بھی میں نے اس چیز کو نظر انداز کیا تمہارے لیے۔۔۔کہ تمہارا فیصلہ جو بھی ہوتا وہ آخری ہوتا۔۔۔لیکن میں نے یہ سوچ تو لیا پھر بہت ڈسٹرب ہوا۔۔۔پھر سوچا ہم ساتھ بھی تو رہ سکتے ہیں۔۔۔تمہیں منانا آسان نہیں تھا۔۔لیکن مجھے یقین تھا اپنے جذبوں پر۔۔۔"

"اور ایشال۔۔۔"

"ایشال سے اگر شادی کرنی ہوتی تو کب کی ہو چکی ہوتی۔۔۔میں نے اسے بہت پہلے منع کر دیا تھا۔۔۔لیکن وہ اس سب کو قبول نہیں کر پائی۔۔۔لیکن اب اس کی بھی کوئی فکر نہیں۔۔۔اس کی شادی بھی جلد ہو جائے گی۔۔۔"

"اور تائی اماں۔۔۔"

"اماں کو اپنا فیصلہ سنا چکا ہوں۔۔۔اور انھیں ماننا ہی پڑے گا۔۔۔ہمیشہ ان کی سنی ہے۔۔۔ایک منوانے کا حق تو مجھے بھی ہے۔۔۔"

"ہوں۔۔۔"فارہ نے دھیمے سے کہا۔

دونوں خاموش ہو چکے تھے۔بہت مشکل کے بعد وہ اس وقت تک پہنچے تھے جو اب ان کا اپنا وقت تھا۔فرہاد نے اس کے ہاتھوں میں دبے اپنے ہاتھ کو اپنی طرف کیا اور اس کے ہاتھ کی پشت پر بوسہ لیا۔طمانیت سے آنکھیں موندیں فارہ نے اس بوسے کی پاکیزگی کو محسوس کیا تھا۔

"آئی مس یو میری جان۔۔۔"فرہاد نے اب اس کے ماتھے پر بوسہ لیا۔

"آئی مس یو ٹو۔۔۔"فرہاد کو امید نہیں تھی کہ وہ یہ کہے گی۔

"اجازت ہے۔۔۔"اس کی سانسیں فارہ کی سانسوں سے الجھیں تھیں۔۔۔جب وہ خود کو روک کر بولا۔

"لیکن یہاں نہیں کمرے میں۔۔۔"فارہ دھیمے سے سر ہلاتے ہوئے جھینپی ہوئی بولی تو فرہاد قہقہہ لگا گیا۔

****

سلیم نیازی کو دیر سے ہی سہی اپنے کرموں کا کیا مل گیا تھا۔ اللہ نے اس کی رسی خوب دراز کی تھی اسے سدھرنے کے موقع بھی دیے لیکن اس نے ان سب موقع کو گنوایا تھا اور اب اپنے انجام پر تھا۔ اس کی لاکھ کوششوں، بے بہا پیسہ لگانے کے باوجود بھی اسے تاعمر جیل کی سزا سنا گئی تھی۔ دیکھنے سننے والے سب حیران تھے ایسا کون تھا جو اس کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑا تھا کہ بڑی سے بڑی رشوت بھی کام نا آئی تھی۔ لیکن ایسا ہوا تھا۔ اور جیل کی سلاخوں کے پیچھے بیٹھے سلیم نیازی کے وہم و گمان میں بھی فرہاد ملک کا نام تک نا آیا تھا۔ وہ اپنے سب مخالفین سے معافی مانگ رہا تھا۔ لیکن مخالفین نے اپنے بدلے خوب لیے تھے۔ وہ ڈوب رہا تھا تو اسے ڈوبایا گیا تھا۔ سیاست ایسی کی گھناؤنی چیز ہے۔ جس کے نام کا سورج چمکتا ہے۔ دن اسی کا ہوتا ہے۔ اور جس کے نام کا سورج ڈوب جائے وہ رات کی تاریکی میں ایسا گم ہوتا ہے کہ اگلا دن نکلنے پر بھی نہیں ملتا۔ سلیم نیازی بھی ایسی ہی رات کی تاریکی میں گم ہو چکا تھا۔

****

فرحت بیگم کو معلوم تھا اس بار وہ اکیلی ہیں۔ پہلے تو دونوں بیٹے ان کے ہم نوا تھے۔ جس وجہ سے انھوں نے کھل کر اپنی نفرت کا اظہار کیا۔ اور اپنے شوہر کی ناراضگی مول لی۔ انھیں کیا پتہ تھا۔ کہ وقت یوں بھی بدل جائے گا وہ اپنی انا کے زعم میں اس قدر ڈوبیں کہ نا ختم ہونے والا پچتاوا لے بیٹھیں۔ اور اب وہ کس سے لڑتیں اور کس کے لیے لڑتیں۔ بیٹے کی خوشی تھی اب وہ۔۔۔ پھر بھی اپنی من مانی تو کی انھوں نے۔ وہ الگ بات کی اب وہ پہلے کی نسبت کمزور تھیں سو بہتری اسی میں لگی کہ بیٹے کی خوشی میں خوش ہو لیا جائے بجائے کہ بند کمرے میں اکیلے جلنے کے۔

ان دونوں کے ولیمے کی تقریب لاہور میں طے پائی۔فارہ اور فرہاد دونوں کے چہرے حقیقی خوش کی عکاسی کر رہے تھے۔فرہاد کی محبت میں وہ مزید نکھری تھی۔ مسکراتی تھی تو آنکھیں اس مسکراہٹ کا ساتھ دیتیں۔کوئی فکر نا تھی اب۔زندگی میں پہلی بار فرہاد کی سنگت نے اسے سکون دیا تھا۔جب سے ہوش سنبھالا تھا سکون ہی تو میسر نا تھا۔

"تمہیں تو شکرانے کے سو نفل پڑھنے چاہیے اللہ اللہ کر کے یہ موقع آیا ہے تمہاری زندگی میں۔۔"فرہاد جو کوٹ کے بٹن بند کر رہا تھا فہیم بھائی کی بات پر قہقہہ لگا گیا۔

"ہنس لو۔۔۔پھر یہی حال ہونا ہے۔۔۔کر لو جتنے فیشن کرنے ہیں ابھی۔۔۔"فہیم بھائی اپنے بیٹے کو پکڑے بہلا رہے تھے ابھی تک وہ تیار نا ہوئے تھے کیونکہ ابھی تک بیگم تیار ہو کر نا آئیں تھیں۔ان کی بات سنتا فرہاد مسلسل مسکرا رہا تھا۔

"لائیں فہیم مجھے دیں اسے آپ جلدی سے تیار ہو جائیں۔۔۔فرہاد فارہ آگئی ہے پارلر سے تم چلو پھر اسے لے کر آہستہ آہستہ۔۔۔ہم آرہے ہیں تمہارے پیچھے۔۔۔"بھابھی اندر آتے ہوئے جلدی سے بولیں۔

"اور اماں۔۔۔"فرہاد خود پر آخری نگاہ ڈال کر بولا۔

"اماں اپنے کمرے میں تھیں۔۔۔انھیں بھی لے کر جانا ہے۔۔۔"ان کی بات پر سر ہلا کر وہ اماں کے کمرے میں گیا۔

"کیا ہوا اماں۔۔۔"فرحت بیگم جو ندیم صاحب کی تصویر آنکھیں نم کیے دیکھ رہیں تھیں اس کی آمد پر چونکیں۔اور آنکھیں صاف کرنے لگیں۔لیکن فرہاد ان کے آنسو دیکھ چکا تھا۔

"کیا ہوا۔۔۔"فرہاد ان کے ساتھ جا بیٹھا اور محبت سے اپنا بازو ان کے گرد پھیلاتے ہوئے دوبارہ پوچھا۔

"کچھ نہیں۔۔۔"وہ آنسو تو صاف کر چکیں تھیں لیکن آواز رونے کا صاف بتا رہی تھی۔

"بابا یاد آ رہے ہیں۔۔۔"فرہاد نے بابا کی تصویر پر نظریں جمائیں۔

"وہ تو ہمیشہ ہی یاد رہتے ہیں بھولتے ہی کب ہیں۔۔۔"اماں سنبھل کر بولیں۔لیکن لہجہ شوہر کے ذکر پر دھیما ہو گیا تھا۔

"اب تو یہ ہی خواہش ہے کہ روز محشر جب ملاقات ہو تو مجھے معاف کر دیا ہو انھوں نے۔۔۔"ان کے لہجے میں امید اور دکھ دونوں تھا۔

"ضرور کر دیا ہو گا۔۔۔بابا آپ سے بہت محبت کرتے تھے اماں۔۔۔مجھے یقین ہے وہ آپ سے ناراض نہیں ہوں گے۔۔۔"اس کی بات پر وہ خاموش رہیں۔

"اچھا اب مجھ سے تو ناراض نہیں ہیں نا۔۔۔"فرہاد نے موضوع بدلا۔

"نہیں۔۔۔"انھوں نے اس کا ہاتھ تھاما تھا۔انداز میں ممتا جھلک رہی تھی۔

"اور فارہ سے۔۔۔"کسی امید کے تحت فرہاد نے پوچھا۔

"وہ تیری خوشی ہے تو میں تیری خوشی میں خوش ہوں۔۔۔اور تیرے لیے دعا کرتی ہوں کہ اللہ تیری خوشی ہمیشہ سلامت رکھے۔۔۔"فرہاد بے اختیار خوش ہوا تھا اسے اماں کی طرف سے اس بات کی اتنی جلدی امید نا

تھی۔حالانکہ یہ سب انھوں اس کے لیے کہا تھا لیکن فارہ کے لیے اچھا نہیں تو برا بھی نہیں کہا تھا انھوں نے اور یہ ایک خوش آئند بات تھی۔۔۔اور اسے یقین تھا وقت کہ ساتھ فارہ اور اماں کا رشتہ بھی بہتر ہو جائے گا۔

"تم ابھی تک یہیں ہو میں تیار ہو کر باہر گیا تو معلوم ہوا کہ جناب ابھی وہاں تک پہنچے ہی نہیں۔۔۔لوگ آنا شروع ہو چکے ہیں ہال میں اور یہاں دولھا صاحب بجائے میزبانی کرنے کے گھر پر ہیں ابھی تک۔۔۔"فہیم بھائی غصے میں دروازہ کھولتے ساتھ ہی شروع ہو چکے تھے۔

"جاؤ تم فارہ کو لے کر میں اماں کو لے آتا ہوں۔۔۔باقی سب گاڑی میں بیٹھ چکے ہیں۔۔۔"ان کے کہنے پر وہ تیزی سے باہر نکلا۔اور گاڑی تک گیا۔وہاں بھابھی اسے دیکھتے ہی شروع ہو گئیں۔

"حد ہے فرہاد۔۔۔طارق انکل کا فون آیا کہ کہاں ہیں آپ لوگ مہمان آرہے ہیں۔۔۔ابھی تک تو تم پہنچے ہوتے وہاں۔۔۔"وہ فارہ کے ساتھ بیٹھیں تھیں۔فرہاد خاموش ہی رہا۔

ہال پہنچ کر ان دونوں کی خوبصورت طریقے سے انٹری تھی۔فرہاد فارہ کا ہاتھ تھامے آہستہ سے چلتے ہوئے سٹیج کی جانب بڑھ رہا تھا۔لوگوں کی آنکھوں میں ستائش ابھری تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"اوف۔۔۔"وہ جا کر بیٹھے ہی تھے کہ اسے فارہ کی ہلکی سی آواز سنائی دی۔

"یہ دلہن بننا بہت مشکل ہے۔۔۔شکر ہے ایک ہی دن تھا ہمارا۔۔۔"وہ اکتائی ہوئی بولی۔فرہاد کا قہقہہ نکلتے نکلتے رہ گیا۔

"کوئی نہیں ابھی صرف دو گھنٹے اور ہیں۔۔۔"فرہاد نے اسے تسلی دی۔لیکن دو گھنٹے کہاں تین سے چار گھنٹے لگے فوٹو شوٹ نے اتنا ٹائم لے لیا۔پہلے ان دونوں کا پھر دونوں کا الگ الگ پھر پوری فیملی کے ساتھ۔۔۔اور آخر تک فارہ اس بھاری ڈریس سے تھک چکی تھی۔اس کا دل چاہ رہا تھا گھر جا کر جلدی سے اس بھاری ڈریس سے جان چھڑائے۔تھوڑے سے انتظار کے بعد یہ وقت بھی آ ہی گیا تو فارہ نے شکر ادا کیا۔اپنے کمرے میں پہنچتے ہی اس نے پہلے چینج کیا۔جو ایک مشکل مرحلہ تھا۔پنز اور سیفٹی پنز کا بے دریغ استعمال کیا گیا تھا۔اور جب تک فرہاد آیا وہ ڈریس سے جان چھڑوانے میں کامیاب ہو چکی تھی۔

"یہ کیا۔۔۔تم نے چینج کر لیا۔۔۔"فرہاد کو امید نا تھی کہ وہ اس کا انتظار کیے بغیر چینج کر لے گی۔

"کیوں۔۔۔کیا ہوا۔۔۔"پلین لائٹ گرین سوٹ میں کھڑی وہ پوچھ رہی تھی۔

"پہلی بار دلہن بنیں تھیں اور میں نے غور سے دیکھا ہی نہیں۔۔"فرہاد کے لہجے سے شکوہ جھلکا تھا۔

"اور وہ جو اتنا لمبا فوٹو شوٹ کیا آپ کے ساتھ۔۔۔تب دیکھ ہی رہے تھے آپ۔۔۔"وہ فارہ ہی کیا جو بدل جائے۔لیکن کچھ تو بدلا تھا۔وہ تم سے آپ پر آ گئی تھی۔

"لیکن پھر بھی تب تو اتنے لوگ تھے اکیلے میں بات کچھ اور ہوتی ہے۔۔۔میں نے اتنا کچھ سوچا تھا یہ کہوں گا۔۔۔ایسے تعریف کروں گا۔۔۔"فرہاد کا افسوس کم نا ہو رہا تھا۔

"ہمم۔۔۔ویسے اس کا ایک حل ہے۔۔۔"وہ فرہاد کے قریب آ کر اس کا کوٹ کو چھیڑتے ہوئے بولی۔

"کیا۔۔۔"فرہاد نے اس کے گرد حصار باندھ کر بیچ کا فاصلہ ختم کرتے ہوئے پوچھا۔

"یہ کہ جب تصویریں آئیں تو آپ ان کو سامنے رکھ کر میری تعریف کر سکتے ہیں۔۔۔"وہ خود ہی کہہ کر ہنسی تھی۔فرہاد بھی مسکرانے لگا۔

"یہ بھی ٹھیک ہے ابھی کے لیے ہم دوسرا کام کرتے ہیں۔۔۔"وہ اس کے ماتھے سے اپنا ماتھا لگا کر ذو معنی انداز میں بولا تھا۔اس کی بات پر فارہ کے چہرے پر حیا کا خوبصورت عکس ابھرا تھا۔فرہاد نے دل کی گہرائیوں سے اس کے ماتھے پر بوسہ لیا تھا۔جس کی تاثیر فارہ کو سیدھی دل تک جاتی محسوس ہوئی تھی۔

محبت نے دونوں کو جیت لیا تھا۔اور محبت سے ان دونوں نے ایک دوسرے کو جیت لیا تھا۔

ختم شد۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسلام علیکم۔۔۔الحمد اللہ۔۔۔

اللہ کا جتنا بھی شکر ادا کروں کم ہے کہ میرا دوسرا ناول اختتام کو پہنچا۔

اور خاص شکریہ آپ سب کا۔۔۔ آپ سب نے اسے پڑھا اور سراہا۔۔۔ جس نے مجھے مزید اچھا لکھنے کا اعتماد بخشا۔اور ہمت دی۔ آپ سب کی محبتوں کی میں دل سے مشکور ہوں۔

آپ سب کے بعد کتاب نگری کا بہت شکریہ جن کے توسط سے ناول آپ تک پہنچا۔کتاب نگری کی اونر سامعہ چودھری نے میری ہر ممکن مدد کی۔جہاں بھی مجھے کوئی پریشانی کا سامنا وہ یک اچھی دوست کی صرح ہمیشہ ساتھ تھی۔کتاب نگری نئے آنے والے لکھاریوں کے لیے ایک بہت اچھا پلیٹ فارم ہے۔جہاں آپ اپنی صلاحیتوں کو آزما سکتے ہیں۔بہت سی دعائیں اور نیک تمنائیں کتاب نگری اور سامعہ چودھری کے لیے۔

ناول کیسا رہا پڑھ کر ضرور بتایئے گا۔میں یہ نہیں کہوں گی کہ یہ ناول میرے دل کے بہت قریب ہے۔میرے لیے تو دونوں ناول بہت اہم اور دل کے قریب ہیں۔آپ سب نے میرے لکھے کو اتنی محبت دی جس کی مجھے بلکل امید نا تھی۔امید کرتی ہوں کہ آئندہ بھی آپ مجھے ایسے ہی سپورٹ کریں گے۔دعاؤں میں یاد رکھیے گا۔۔خوش رہیے۔۔

اگلے ناول تک کے لیے اللہ حافظ۔

Kitab Nagri Special

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp No : 0316-7070977

انتباہ:اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔